

کتب تاریخ حدیث اور تفسیر کا پخوڑ

تکلیفات و شیاطین

امام جلال الدین سیوطی کی تاریخی تصنیف

لَقَطُ الْمَرْجَانِ فِي أَحْكَامِ الْجَانِّ

اردو ترجمہ و تشریح: مولانا امداد اللہ انور

مولانا امداد اللہ انور

سابقہ معین للتحقیق ہفتی جمیل احمد حقانی جامعہ شریعہ لاہور

دارالمعارف

عربی و عربی حکایات

کثرت اثریں مکاریاں

تاریخ جنات و شیاطین
قبل از آدم

خفاقت کے اعمال و تقصیر

تاریخ جنات و شیاطین

امام جلال الدین سیوطی کی نادر تالیف

لَقَطُ الْمَرْجَانِ فِي أَحْكَامِ الْجَانِّ

اردو ترجمہ و تشریح و تخریج احادیث

مولانا امداد اللہ انور

سابق معین التحقیق ہفتی جمیل احمد حقانوی جامعہ شرفیہ لاہور

دارالمعارف

عنایت پور، تحصیل جلالپور، پیر والا، ملتان

کاپی رائٹ کے تمام حقوق محفوظ ہیں

تاریخ جنات و شیاطین

کاپی رائٹ رجسٹریشن نمبر 10256

ادنیٰ اور فنی تمام قسم کے حقوق ملکیت مولانا مفتی امداد اللہ انور صاحب کے نام پر رجسٹرڈ اور محفوظ ہیں۔ اس لئے اس کتاب کی مکمل یا منتخب حصہ کی طباعت، فوٹو کاپی، ترجمہ، نئی کتابت کے ساتھ طباعت یا اقتباس یا کمپیوٹر میں یا انٹرنیٹ میں کاپی وغیرہ کرنا اور چھاپنا مفتی امداد اللہ انور صاحب کی تحریری اجازت کے بغیر کاپی رائٹ کے قانون کے تحت ممنوع اور قابل مؤاخذہ جرم ہے۔

امداد اللہ انور

تاریخ جنات و شیاطین

اردو ترجمہ: "لقطہ المر جان فی احکام الجان" امام جلال الدین سیوطی ۹۱۱ھ

علامہ مفتی محمد امداد اللہ انور دامت برکاتہم

رئیس التحقیق والتصنیف دار المعارف ملتان

استاذ العلوم والفنون جامعہ قاسم العلوم ملتان

سابق معین التحقیق، مفتی جمیل احمد تھانوی جامعہ اشرفیہ لاہور

سابق معین التحقیق مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید کراچی

سابق معین مفتی جامعہ خیر المدارس ملتان

سابق استاذ دار العلوم الاسلامیہ اقبال ٹاؤن لاہور

کاپی رائٹ رجسٹریشن نمبر 10256

عزیز اللہ رحمانی دار المعارف ملتان

تاریخ اشاعت: ذوالحجہ ۱۴۱۷ھ بمطابق اپریل ۱۹۹۷ء

۲۳۲ اعلیٰ طباعت، خوبصورت جلد

132/- روپے

ملنے کے پتے

مولانا مفتی محمد امداد اللہ انور جامعہ قاسم العلوم، گل گشت ملتان

مکتبہ عارفی جامعہ امدادیہ ستیانہ روڈ فیصل آباد

مکتبہ امدادیہ نزد خیر المدارس ملتان

مکتبہ حقانیہ نزد خیر المدارس ملتان

مکتبہ مجیدیہ بیرون یو بڑ گیٹ ملتان

مکتبہ شرکت علمیہ بیرون یو بڑ گیٹ ملتان

نور محمد کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی

ادارہ بیت القرآن اردو بازار کراچی

مکتبہ فریدیہ جامعہ فریدیہ E/7-اسلام آباد

مکتبہ رشیدیہ کوسٹ

مظہری کتب خانہ، گلشن اقبال، کراچی

فیروز سنز، لاہور-کراچی

مکتبہ رحمانیہ اتر اسلام آباد بازار لاہور

مکتبہ امدادیہ نزد بازار لاہور

ادارہ اسلام آباد بازار کراچی

مکتبہ رحمانیہ نزد بازار لاہور

مکتبہ رحمانیہ نزد بازار کراچی

ادارہ اقبال لہوری بازار لاہور

ادارہ اقبال لہوری بازار کراچی

مکتبہ رحمانیہ نزد بازار کراچی

مکتبہ رحمانیہ نزد بازار کراچی

مکتبہ رحمانیہ نزد بازار کراچی

اور ملک کے بہت سے دینی کتب خانے

تسعة
نيلية ثلثه ثلثه

لما كان يوم الجمعة
في شهر ربيع الأول سنة ١٢٨٥

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ١ الرَّحْمَنُ
الرَّحِيمُ ٢ مُلْكُ يَوْمِ الدِّينِ ٣ إِيَّاكَ
نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ٤ اهْدِنَا
الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ٥ صِرَاطَ الَّذِينَ
أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ٦ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ
عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ٧

سورة الفاتحة
بسم الله الرحمن الرحيم

تسعة

في شهر ربيع الأول سنة ١٢٨٥
في يوم الجمعة
في شهر ربيع الأول سنة ١٢٨٥
في يوم الجمعة
في شهر ربيع الأول سنة ١٢٨٥
في يوم الجمعة

في شهر ربيع الأول سنة ١٢٨٥
في يوم الجمعة
في شهر ربيع الأول سنة ١٢٨٥
في يوم الجمعة
في شهر ربيع الأول سنة ١٢٨٥
في يوم الجمعة



في شهر ربيع الأول سنة ١٢٨٥
في يوم الجمعة
في شهر ربيع الأول سنة ١٢٨٥
في يوم الجمعة
في شهر ربيع الأول سنة ١٢٨٥
في يوم الجمعة

فہرست تاریخ جنات و شیاطین

حالات امام جلال الدین سیوطی
عکس تحریر امام جلال الدین سیوطی
خصوصیات تاریخ جنات و شیاطین
تاریخ جنات و شیاطین کے متعلق قابل لحاظ امور
احوال جنات پر لکھی جانے والی کتابیں
حالات امام ابن ابی الدنیا
مصنف آکام الریان
عکس تحریر مصنف آکام الریان
مکرمین جنات و شیاطین کا رد
انتقام مقدمہ از مترجم غفرلہ
ابتداء کتاب تاریخ جنات و شیاطین

۳۳
۳۵
۳۶
۴۰
۴۳
۴۵
۴۵
۴۶
۴۹
۵۰

وجود جنات

جن کا معنی اور تعریف
جن کون ہیں؟
جان کون ہے
جن کو جن کہنے کی وجہ
شیطان کون ہیں۔
مردہ کون ہیں۔
جنات کے درجات
جنات کے وجود پر سب مسلمان متفق ہیں۔
فرقہ قدریہ کی رائے

۵۰
۵۰
۵۱
۵۱
۵۱
۵۱
۵۱
۵۱
۵۲
۵۲

ابتداء جنات

جنات حضرت آدم علیہ السلام سے دو ہزار قبل پیدا ہوئے
انسانوں سے پہلے زمین پر جنات رہا کرتے تھے۔
ابو الہیات کی خواہشات
ابلیس کب سے زمین پر رہنے لگا؟
فرشتوں نے تخلیق آدم پر کیوں اعتراض کیا؟
جنات کس دن پیدا ہوئے؟
کوئی مخلوقات پہلے اور کوئی بعد میں پیدا ہوئیں؟

۵۳
۵۳
۵۴
۵۴
۵۵
۵۷
۵۷

جن و انسان کی اصل

۱۔ آگ سے پیدا ہوئے تو ان کو شائبہ کیسے جلا سکتے ہیں؟

جنات کی شکلیں

جنات نظر آ سکتے ہیں۔

انسان لطیف ہیں

جنات کو خوبصورت آگ سے پیدا کیا گیا۔

جنات دوزخ کی آگ کے ستروں حصہ سے پیدا ہوئے۔

ان و شیاطین سورج کی آگ سے پیدا ہوئے۔

جنات کی اقسام

جنات کی تین قسمیں

جنات کی تین قسموں کی ایک اور حدیث

اصل کتنے جنات ہیں۔

۷
۷
۲۳
۲۳
۲۳
۲۳
۶۲
۶۲
۶۵

مختلف شکلیں بدلنا اور انسان وغیرہ کی صورت میں ظاہر ہونا

کالا کتا شیطان ہے

جنات کسی کس شکل میں آ سکتے ہیں۔

جنات کو قتل کرنے کا طریقہ۔

جنات کا اپنی صورت بدلنے کی حقیقت

فیضان جادوگر جنات ہیں۔

جب فیضان نظر آئے تو انسان کیا کریں؟

حکایت

دراگھٹ کا جن

بعض کتے اور اونٹ جنات میں سے ہوتے ہیں۔

بعض سانپ جنات ہیں۔

سرخ شدہ جن سانپ کی شکل میں۔

جادوگر جنات کا علاج

۶۷
۶۷
۶۸
۶۸
۶۹
۷۰
۷۰
۷۰
۷۱
۷۱
۷۱
۷۲

جنات کا کھانا پینا اور نکاح۔۔۔ ۷۳

جن کیا کھاتے ہیں؟

ایک جن کی اہل

ہڈی کو کلمہ الہیہ غذا ہے۔

حضور کی جنات کے وفد سے ملاقات اور غذا کا تحفہ

۷۴
۷۶
۷۶
۷۷

شیطان بائیں ہاتھ سے کھانا پیتا ہے۔
کھانے سے پہلے بسم اللہ شیطان کو کھانا کھانے سے روک دیتی ہے۔

نکاح و نسل — ۸۲

جنات کی کثرت اولاد
ابلیس کی بیوی
ابلیس نے انڈے دیئے

جن کا انسان سے اور انسان کا جن سے نکاح — ۸۳

شیطان انسان کی اولاد میں کیسے شریک ہو سکتا ہے۔
چھوڑا کیسے پیدا ہوتا ہے؟
اولاد کو شیطان سے بچانے کا طریقہ
جن و انسان کے اشتراک سے پیدا ہونے والی اولاد کا نام
ملکہ بلقیس کا باپ جن تھا
جن کی صحبت سے عورت پر غسل ہے
انسان میں شیطان کی مشارکت
جن کا بیٹا

جن کے انسان سے اور انسان کے جن سے جواز نکاح میں شرعی اختلاف — ۸۹

زید العمی کی دعا
جنات میں بھی فرقتے ہیں۔
جنات میں زیادہ بڑا مرد شیعیہ کا ہے
عجیب حکایت
خمر ناک جن بیوی کی حکایت
خوبصورت جن بیوی کی حکایت
وحشی جن عورت کا واقعہ
حنابلہ کا مذہب
شافعی مذہب

جنات کے گھر

گندے مقامات جنات کے گھر ہیں۔
بیت الخلاء جنات کے گھر ہیں۔
بیت الخلاء کی دعا۔
بسم اللہ جنات کے سامنے پردہ ہے۔

حضور بیت الخلاء میں جاتے وقت کیا پڑھتے تھے؟
گندی ٹالی میں پیشاب نہ کریں
مسلمان اور مشرک جنات کے گھر کہاں کہاں ہیں
شرر جنات کہاں رہتے ہیں۔
گوشت کی چکناہٹ والے کپڑے میں رہتے ہیں۔
جنات کے سامنے شرمگاہوں کے پردہ کی دعا
مل جنات کے گھر ہیں۔
جنات پانی میں بھی رہتے ہیں۔
رات کا پانی جنات کیلئے ہے۔
پانی کے جوڑ جنات کی جگہیں ہیں۔
آٹھائے حاجت کیلئے ننگے سر نہ جائے۔

جنات شریعت کے مکلف ہیں

جنات کے مکلف ہونے پر اہل نظر کا اجماع ہے
جنات میں سے کوئی نبی اور رسول نہیں ہوا — ۱۰۹
حضور سے پہلے جنات میں سے نبی ہوئے ہیں؟
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی تفسیر

حضور جن وانس کے نبی ہیں

جنات کو مومن اور مسلمان ہونا لازمی ہے۔
ایک جن صحابی کی شہادت کا عجیب واقعہ
حمید جن سے خوشبو۔ جنات کی جنگ
ایک صحابی جن کی وفات کا واقعہ
آپ کے پاس جنات کے کئی وفد آئے تھے۔
شیاطین کا آسمان سے باتیں چرانا کب بند ہوا۔
جنات کے وفد محسن کی حضور سے ملاقات
حضور نے جنات کے سامنے سورۃ الرحمن تلاوت فرمائی
شیطان کے پڑپوتے کا عجیب قصہ
ابلیس کا پڑپوتا جنت میں۔
دو عموں پر ایمان لانے والا جن صحابی
جنت میں جنات کا نکاح
جنات پر ظلم کرنا حرام ہے۔
آسیب کو بچانے کا طریقہ
جنات کے متعلق مختلف مسائل

- ۱۲۵ جنات کافر ہیں یا مسلمان
۱۲۵ جنات کے مختلف فرقے
۱۲۵ قبیح سنت آدمی جنات پر زیادہ بھاری ہے
۱۲۵ تہجد کی نماز پڑھتے ہیں
۱۲۶ جنات تلاوت سنتے ہیں۔
۱۲۷ جنات اور شیاطین تلاوت قرآن کرتے ہیں؟
۱۲۷ جنات کی مساجد
۱۲۸ سانپ کی شکل میں عمرہ کرنے والا جن
۱۲۸ عمرہ کرنے والا ایک اور جن
۱۲۹ طواف کرنے والے جن کے قتل پر جنگ
۱۲۹ عمرہ کرنے والا جن سانپ
۱۳۰ ختم قرآن میں جنات کی حاضری
۱۳۰ جنات کی نماز کی جگہ
۱۳۱ حضورؐ سے قرآن کا لقمہ لیا۔
۱۳۱ لیہوں والے گھر میں داخل نہیں ہوتے۔
۱۳۱ حضورؐ کیلئے سلام کا پیغام۔
۱۳۲ ایک جن کی محدث سے ملاقات کا عجیب قصہ
۱۳۲ دو جنوں کو خوشخبری
۱۳۲ جنات کو حج کی دعوت ابراہیمؑ۔
۱۳۲ خطرناک واقعہ
۱۳۶ جن کی افتاء میں انسان کی نماز
۱۳۶ جنات کے ساتھ انسانوں کی نماز
۱۳۷ موزن کے لئے روز قیامت گواہی دیں گے۔
۱۳۸ حدیث کی روایت کرنے والا جن
۱۳۹ ایک اور جن کا واقعہ
۱۴۰ ایک اور راوی حدیث
۱۴۰ راستہ پر مردہ جن
۱۴۱ ایک اور روایت
۱۴۲ آسمانوں کی پیدائش سے پہلے اللہ تعالیٰ کہیں تھا۔ جن راوی کو دیکھنے والی عورت
۱۴۳ نبیؐ کے خلاف بھڑکانے والا شیطان قتل ہوتا ہے۔
۱۴۳ سورۃ یس کا قافکہ
۱۴۳ نماز عیادت کی درخواست
۱۴۵ سورۃ النجم میں حضورؐ کے ساتھ مجدد کیل
۱۴۵ سورۃ حج میں تلاوت کے دو مجدد

- ۱۳۶ جن صحابی کا ۲۱۹ھ میں انتقال
۱۳۶ جو جن سانپ کی شکل میں مارا جائے اس کا قصاص نہیں
۱۳۶ پہلا واقعہ
۱۳۷ دوسرا واقعہ
۱۳۸ جن کا روایت حدیث کا معیار
۱۳۹ اہلبیس بازاروں میں جھوٹی حدیثیں سنائے گا۔
۱۳۹ شیاطین انسان کی صورت میں ظاہر ہو کر دین میں فساد کریں گے۔
۱۵۰ مذکورہ اشارہ کی مزید تفصیل
۱۵۱ مسجد خیمت میں قصہ گوئی کرنے والا شیطان
۱۵۱ مسجد منی میں من گھڑت حدیث سنانے والا شیطان
۱۵۲ مسجد حرام میں من گھڑت حدیث سنانے والا۔
۱۵۲ روایت حدیث کا ایک اصول

جنات کا ثواب و عذاب

- ۱۵۳ کافر جنات دوزخ میں جائیں گے
۱۵۳ مومن جنات کا حکم

جنات جنت میں جائیں گے

- ۱۵۸ جنت میں انسان جنات کو دیکھیں گے، جنات انسانوں کو نہیں۔
۱۵۹ مومن جنات جنت میں اللہ کی زیارت کریں گے
۱۵۹ جنات جنت میں کیا کھائیں گے
۱۶۰ جنات مقام اطراف میں رہیں گے۔

جنات کی موت

- ۱۶۱ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب
۱۶۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا مذہب
۱۶۳ اہلبیس کا بوڑھا اور جوانی
۱۶۳ انسان کے ساتھ کتنے شیطان ہوتے ہیں۔
۱۶۳ شیطان کے والدین کنوارے ہیں۔
۱۶۳ درازی عمر کا عجیب قصہ
۱۶۳ جنات کی ارواح قبض کرنے والا فرشتہ

قرین ہر انسان کے ساتھ رہنے والے شیطان

- ۱۶۵ حضورؐ کے ساتھ رہنے والا شیطان مسلمان ہو گیا۔

حضور اور آدم علیہ السلام کے شیطان میں فرق
آوی کافر شے اور شیطان کیا کرتا ہے۔
مومن اپنے شیطان کو تھکاتا ہے۔
مومن کا شیطان لاغر ہو جاتا ہے۔
شیطان پلے سے چڑیا بن گیا۔
شیطان انسان کے ساتھ کھاتا پیتا اور سوتا ہے۔
کافر کا شیطان دوزخ میں۔

وسوس شیطان

وسوسہ کیا ہے؟ کہاں سے ڈالا جاتا ہے۔
وسوس میں حضور کی دعا
الوسواس المناس کی تفسیر
شیطان وسوس کب اور کیسے ڈالتا ہے؟
شیطان دل کو لقمہ بنا لیتا ہے۔
وسواس والے شیطان کی شکل
حضور کی سر ختم نبوت کندھے پر کیوں تھی؟
وسواس کا دروازہ
شیطان کو دل سے ہٹانے کا عمل
جھگڑے کی بنیاد حرکت شیطانی ہے۔
وسواس کس کے دل میں ڈالتے ہیں۔
وسوسہ خالص مومن کو بھی ہوتا ہے۔
وسوسہ ایمان کی دلیل ہے۔
وضو کے وسوسہ سے پناہ مانگو
وضو کا شیطان "ولہان"
وسواس وضو سے شروع ہوتا ہے۔
غسل خانہ میں پیشاب کرنے سے وسواس کی بیماری ہوتی ہے۔
وسواس نہ ہونے کی صورت
خزب شیطان
شیطان کے لئے چھری
وسوسہ کا علاج
وسواس پر عمل کرنا زیادہ خطرناک ہے
خناس کے ذریعہ ان کی بات کا اظہار
دوسری حکایت
تاج بن یوسف کی حکایت
امیر معلویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حکایت

جنات کا انسانوں کو مرگی میں مبتلا کرنا
جن مرگی والے کے جسم میں داخل ہوتا ہے؟
امام احمد کا مذہب
حضور نے مرگی والے سے جن نکالا
آپ نے ایک اور بچے سے جن نکالا
آپ نے ایک اور جن نکالا
امام احمد کا جن نکالنے کا واقعہ
انسان کو جن کیوں ہوتے ہیں۔

جنات کا دفاع کیسے کیا جائے؟

جنات دفع کرنے کے وظائف
غیر شرعی طریقہ علاج
جنات کے دفع کرنے کا ایک عمل
جن نکالنے کا عجیب واقعہ
شاعر کی بیوی پر جنات
رافضی پر جنات
ایک معتزلی پر جن
ایک اور معتزلی پر جن

جنات کا انسانوں کو اغوا کرنا

پہلا واقعہ
ایک لڑکی کو اغوائے کا واقعہ
جنات کے عجائبات بیان کرنے والا
حضور نے اپنی ازواج کو حدیث خرافہ سنائی
انسانوں کو دوبا اور طاعون میں مبتلا کرنا

طاعون کیوں ہوتا ہے؟
طاعون میں ہلاک ہونے والا شہید
جنات کی نظربند
جنات و شیاطین سے حفاظت کے اعمال و وظائف

اعوذ باللہ کے ذریعہ پناہ
چور شیطان سے پناہ
ایک اور چور جن کا واقعہ
ایک اور چور جن کا واقعہ
ایک اور چور جن

ابو اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا چور جن

حضرت زید بن ثابت کا چور جن

درخت پر شیطان

سورۃ بقرہ والے گھر میں شیطان داخل نہیں ہوتا

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شیطان کو بچھاڑا

شیطان کا علاج دو آیات

شیطان کا ایک اور علاج

قرآن پاک کا اثر

شیطان کا دفاع

شیطان کے سامنے ذکر اللہ کا قلعہ

شیطان کا تخت

بھوتی کا خطرناک واقعہ

جنات کا ایک اور خطرناک واقعہ

آخری معوذتین کے ذریعہ جنات اور انسانوں سے پناہ

وضو اور نماز کے ذریعہ پناہ

مزید علاج

نظر بد سے بچنے کا انعام

شیطانی مکر کا علاج

دو فرشتے حفاظت کرتے ہیں۔

آیت الکرسی کی شان

شیطان گھر میں نہیں آسکتا۔

نظر بند کا علاج

سرکش شیاطین پر سخت آیات

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ضمانت

مدینہ سے جنات کو کس آیت نے نکالا۔

صبح تک فرشتے کے پر کا سایہ

سورۃ یس کی تاثیر

ایک اور تاثیر

ستر ہزار فرشتے حفاظت کرتے ہیں۔

اخیر سورۃ حشر کی تاثیر

سورۃ اخلاص کی تاثیر

وظیفہ جبرائیل

شیطان کا حملہ اور حضورؐ کا دفاعی وظیفہ

تعوذ کی تاثیر

حضرت خضرؑ والیاس کی ملاقات میں آخری کلمات

۲۰۵

۲۰۶

۲۰۶

۲۰۶

۲۰۷

۲۰۷

۲۰۸

۲۰۹

۲۰۹

۲۱۰

۲۱۱

۲۱۲

۲۱۳

۲۱۴

۲۱۵

۲۱۵

۲۱۵

۲۱۶

۲۱۶

۲۱۷

۲۱۷

۲۱۸

۲۱۸

۲۱۹

۲۱۹

۲۱۹

۲۲۰

۲۲۰

۲۲۰

۲۲۱

۲۲۲

۲۲۲

۲۲۳

۲۲۳

۲۲۳

تمام تکالیف سے نجات

کلمہ تجید کا مزید فائدہ

تورات میں جنات سے حفاظت کا وظیفہ

امام ابراہیم علیہ السلام کا وظیفہ

بسم اللہ کی مر

مکار جن کا علاج

حضورؐ کا تہدیدی نامہ مبارک۔۔ اور لا حول ولا قوۃ کی تاثیر

تین قسم کے افراد شیاطین سے محفوظ

سفید مرغ کی برکات

جنات نکالنے کا عجیب واقعہ

اس وظیفہ کی برکت سے ابلیس بھی ناکام

شیطان کو بے بس کرنے کا عمل

قتل جنات

دو لہا صحابی اور جن کا قتل

جنات کو قتل کرنا جائز ہے؟

جن کے فدیہ میں بارہ ہزار درہم کا صدقہ

قتل جن کے بدلہ میں چالیس غلام آزاد

کوئے گھریلو سانپ قتل کریں۔

گھر کے جنات کو کب قتل کریں۔

کوئی سانپ جن ہو نا ہے۔

آسمان سے باتیں چرائنا

شیطان باتیں کیسے چراتے تھے؟

ایک بات میں سو جھوٹ

ابلیس کو آسمانوں سے کب روکا گیا؟

شبابے آنحضرتؐ کی آمد کی دلیل ہیں۔

قتل از اسلام میں بھی شبابے کرتے تھے۔

لا حول ولا قوۃ کی شان۔ عجیب حکایت

جنات کو آسمان سے کب دھتکارا گیا؟

جنات آسمان میں کب تک بیٹھے؟

زمانہ فترۃ میں جنات آسمان پر بیٹھتے تھے۔

ماہ رمضان میں شیاطین کی بندش

۲۲۵

۲۲۶

۲۲۷

۲۲۸

۲۲۸

۲۲۹

۲۳۰

۲۳۱

۲۳۲

۲۳۲

۲۳۳

۲۳۴

۲۳۵

۲۳۶

۲۳۷

۲۳۸

۲۳۹

۲۴۰

۲۴۰

۲۴۱

۲۴۱

۲۴۲

۲۴۳

۲۴۳

۲۴۳

۲۴۳

۲۴۴

۲۴۵

۲۴۵

۲۴۷

۲۴۷

۲۴۷

۲۴۸

حصہ دوم جنت کے مجموعی حالات

- ۲۵۰ مدینہ میں بعثت نبوی کی پہلی خبر جنت نے دی۔
۲۵۱ صداقت نبوت کے واقعات
۲۵۲ عباس بن مرداس رحمہ اللہ کے اسلام لانے کا واقعہ
۲۵۳ ولادت نبی پر جبل ابو قیس پر جنت کی نداء
۲۵۴ مازن طائی کے مسلمان ہونے کا سبب
۲۵۵ حضرت ذباب بن الحارث رحمہ اللہ کے مسلمان ہونے کا سبب
۲۵۶ ام معبد رضی اللہ عنہا کو بعثت کی خبر
۲۵۷ سعد بن معاذ رحمہ اللہ اور سعد بن عبادہ رحمہ اللہ کے اسلام کی خبر
۲۵۸ جنگ بدر میں کفار کی شکست کی اطلاع
۲۵۹ عورتوں کے سامنے جنت کا ظہور
۲۶۰ عورتوں پر جنت کے حملہ سے اللہ تعالیٰ کی حفاظت
۲۶۱ ایک اور واقعہ
۲۶۲ ایک اور واقعہ
۲۶۳ جن لوگوں کو فتویٰ دے رہا تھا
۲۶۴ انسان کو جن کا وعظ
۲۶۵ سمجھدار جنت کی حکایت
۲۶۶ عجیب ترین علاج
۲۶۷ جنت کنویں سے پانی پینے پر پھر مارتے تھے۔
۲۶۸ بڑا عالم جنت میں ہے یا انسانوں میں
۲۶۹ جنت انسانوں سے ڈرتے ہیں

انسانوں کا تسخیر جنت

- ۲۷۰ گھڑوں میں بند جنت
۲۷۱ جنت سے نیکی کا بدلہ
۲۷۲ جن اور انسان کی نشی
۲۷۳ جن کے پیشاب سے سر کے بال جھڑ گئے
۲۷۴ جنت کے موسیقی
۲۷۵ ایک اور واقعہ
۲۷۶ جن سے نیکی کا بہترین بدلہ
۲۷۷ گمشدہ اونٹ تلاش کرنے والا جن
۲۷۸ انسان جنت کی عبادت کرتے تھے۔
۲۷۹ سبب اسلام حجاج بن علاط رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۲۸۰ ہاتھ جنت کے ذریعہ ہدایت
۲۸۱ سبب اسلام خرمیم بن فاتک بدری صحابی رضی اللہ عنہ

سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے قاتل جن ۵۔

- ۲۸۵ عورت کا شیطان
۲۸۶ مذکورہ واقعہ کی تفصیل
۲۸۷ جنت کا ڈاکا
۲۸۸ آنا پینے والا جن
۲۸۹ ابلیس کی خواہش
۲۹۰ جنت شیطاں کو نہیں دیکھ سکتے۔
۲۹۱ شیطان کے مقابلہ کا طریقہ
۲۹۲ شیطان نے کلام کی حقیقت بتلائی۔
۲۹۳ جن کی دعوت اسلام کا عجیب واقعہ
۲۹۴ قتل عثمان رضی اللہ عنہ میں جنت کی طرف سے مدد
۲۹۵ انسانوں پر شیطاں کے غصہ کی شدت
۲۹۶ تعمیر بیت المقدس کا عجیب واقعہ
۲۹۷ بسم اللہ کی طاقت کا عجیب واقعہ
۲۹۸ بچہ چور جنت
۲۹۹ جنت کو پانی پلانے کا ثواب
۳۰۰ شیطان کی طرف نسبت کرنے کی ممانعت
۳۰۱ حضورؐ نے شیطان والے نام بدل دیے۔
۳۰۲ ابدع شیطان کا نام ہے۔
۳۰۳ شباب شیطان کا نام ہے۔
۳۰۴ اشب بھی شیطان کا نام ہے۔
۳۰۵ شعر سکھانے والا شیطان
۳۰۶ بعض کتے جنت ہوتے ہیں۔
۳۰۷ نماز میں شیطان گردن موڑ دیتا ہے۔
۳۰۸ خستہ شیطان کا نام ہے۔
۳۰۹ خواب کا شیطان
۳۱۰ شیطاں کے پر بھی ہیں۔

اولیاء جنت کے واقعات

- ۳۰۱ رافضی شیعوں کے دشمن جنت
۳۰۲ آیت قرآن سن کر چار جنت فوت ہو گئے۔
۳۰۳ سری سقلی رحمۃ اللہ علیہ کو تعلیم دینے والے جن
۳۰۴ وعظ سننے والے جنت
۳۰۵ جن عہدت کی نصیحت
۳۰۶ گھروں میں رہنے والے مسلمان یا کافر جنت

شیطان کا ساتھ دینے سے سناپ کی بد بختی
سناپ کی ٹانگیں، جنات اونٹ کی شکل میں
ابلیس نے حضرت حواء کو کیسے دوسواں ڈالا؟
کوکہ پر ہاتھ رکھنا شیطان کا طریقہ ہے
شیطان زمین میں کہاں اتار آیا؟
ابلیس کے ہاتھ کی نحوست
شیطان حضرت حواء کے سامنے
شیطان حضرت نوح کے سامنے
حضرت موسیٰ علیہ السلام سے شیطان کی ملاقات کا واقعہ
ابلیس کی توبہ کی خواہش
ابلیس سفینہ نوح علیہ السلام میں کیسے داخل ہوا؟
کشتی میں داخلے کے وقت ابلیس کی شرارت اور حیلہ
ابلیس گدھے کی دم میں
شیطان کشتی نوح کے کپڑے پر
شیطان کا انگوڑا میں جھڑکا
شیطان حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مقابلہ میں
شیطان کا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قربانی میں رکاوٹ کی کوشش کرنا
حضرت ابراہیم نے شیطان کو سنگریاں ماریں
قرآن اسماعیل ہوئے یا اسحاق
شیطان زمین میں دھنسنے لگا
حضرت موسیٰ سے شیطان کا مقابلہ
حضرت موسیٰ سے شیطان کی امید گناہ
حضرت زکریا کے مقابلہ میں
شیطان کی ایذا اور صبر ایوب علیہ السلام
تکلیف ایوب سے شیطان لذت لیتا تھا۔
حضرت ایوب کی بیوی سے دھوکہ کی کوشش
دوسرا واقعہ
حضرت ایوب کو جلائے مصیبت کرنے والے شیطان کا نام
شیطان حضرت یحییٰ علیہ السلام کے سامنے
خواہشات انسانی شیطان کا جال ہیں۔
شیطان کے پسند و ناپسند کے لوگ
شیطان نے حضرت جبریل کے تھپڑ کھائے۔
حضرت عیسیٰ کے ہلاک کرنے کی سازش
خدا نے اللہ کا امتحان نہیں کر سکتے۔
حضرت عیسیٰ کی دنیا سے بے رغبتی

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں جن صحابی
جنات نے آیت قرآنی کے اسرار پوچھے (عجیب حکایت)
لڑکے نے جن عورت کو لا جواب کر دیا۔
جن کی نصیحت
چار سو سال کا شاعر جن
امام سیبویہ کے شاگرد نحوی جن
موصول کا شیطان شاعر کے پاس
دو شیطان جنت میں
اسود غنسی کے دو شیطان
اؤان شیطاں کا علاج ہے
شیطان کی نسل کا روی بادشاہ
دجال شیطانوں میں سے ہو گا۔
کثرت جنات
بیت اللہ کا طواف کرنے والی جن عورتیں

شیاطین کے مجموعی حالات

کیا اللہ تعالیٰ نے ابلیس سے بلا واسطہ کلام کیا تھا؟
کیا ابلیس فرشتوں میں سے تھا۔
شیطان کے مردود ہونے کا واقعہ
ابلیس کی کتنی عظمت تھی۔
ابلیس آسمان و زمین کا حاکم تھا۔
جن کو جن کیوں کہتے ہیں۔
ابلیس ہوا کا نظام بھی سنبھالتا تھا۔
ابلیس کا اصل نام
شیطان کا نام ابلیس کیوں رکھا گیا؟
ابلیس فرشتوں کے ایک قبیلہ سے تعلق رکھتا تھا۔
جنات جنتیوں کے لئے زیور بناتے تھے۔
ابلیس کی اصل صورت بدل دی گئی۔
شیطان کے فرشتہ نہ ہونے کے دلائل
فرشتوں کی جنات سے جنگ
شیطان کی گرفتاری
ابلیس فرشتہ نہ تھا۔
شیطان کے تکبر کی ایک اور وجہ
دوسواں ڈالنے کے لئے شیطان جنت میں کیسے داخل ہوا؟

شیطان کے جال

شیطان کا حضرت عیسیٰ کے پتھر کے ٹکڑے پر اعتراض

حضرت عیسیٰ سے پہاڑ کو روٹی بنانے کی خواہش

شیطان آنحضرتؐ کے مقابلہ میں

ابلیس چار دفعہ رویا۔

سورۃ فاتحہ کے نزول کے وقت بہت رویا

ابلیس کو آنحضرتؐ کی تلاش

آنحضرتؐ کی گردن دہانے کا منصوبہ

جبریل علیہ السلام نے شیطان کو ٹھڈا مارا

شیاطین سے بچنے کی دعائے جبریل

آگ اٹھا کر حضورؐ کا پیچھا کرنے والا شیطان

حضورؐ کے خلاف شیطان کا کفار مکہ کو بھڑکانا

آنحضرتؐ کے قتل کی سازش میں شرکت

جنگ بدر میں شیطان کی شرکت اور فرار

جنگ بدر میں ابلیس کی بدحواسی

جنگ حنین میں شیطان نے قتل حضورؐ کی معمولی مٹادی کی

ملک الغرائیق العلیٰ کی تحقیق

شیطان سے وحی کی حفاظت کے لئے فرشتوں کا نزول

شیطان حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ڈرتا تھا۔

دین میں شک پیدا کرنے کی کوشش

حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی شیطان سے جنگ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہ پر شیطان کا بس نہ چلا

ابلیس کا تخت

تخت ابلیس کے گرد سانپ ہیں۔

ابلیس کا ناکام شیاطین کے ہاتھ پاؤں کٹ دیتا ہے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کی شیطان سے ملاقات

شیطانوں کی کارگزاری

عورت فتنہ شیطانی کی مددگار

عورت شیطان کا آدھا لشکر

شیطان کا جال

شیطان انسان میں کہاں کہاں ہوتا ہے۔

شیطان کا سامان گمراہی

شیطان کا سرمہ چٹنی

شیطان کا سرمہ چٹنی اور نسوار کیا ہے؟

انسان شیطان کے قابو کب آتا ہے؟

شیطان انسان کے کتنا دور پے رہتا ہے

اولیاء پر شیطان کا آخری منصوبہ

ماہواری کی زیادتی شیطان کی حرکت سے

مسلمانوں کی جماعت سے ہٹنے والا شیطان کے نرغے میں

شیطان کے مقابلہ میں فقیہ اور عابد

عالم اور عابد کا شیطان کے ساتھ عبرتناک قصہ

شیطان سب سے زیادہ کب روٹا ہے

شیطان امام احمد کا خاتمہ خراب کرنے کی کوشش میں

شیطان سے نجات پانے پر فرشتوں کی داد

وفات کے وقت مسلمانوں کو شیطان سے بچانے کا طریقہ

ملک الموت نمازی سے شیطان کو بھاگتے ہیں۔

قبر میں شیطان کا فتنہ

وہ کام جو سب سے پہلے شیطان نے کئے

بازار اور شیطان

شیطان کی اولاد

بچہ کی پیدائش کے وقت شیطان کی شرارت

شیطان انسان میں خون کی طرح پھلتا ہے۔

شیطان کی خبیث حرکت

شیاطین سے حفاظت کی تدابیر

شیطان کے دفع شر میں کیوتر کا استعمال

شیطان کا بستر

شیطان دوپہر کو نہیں سوتا

شیطان کی گرہیں

شیطان کا پیشاب انسان کے کان میں

شیطانی خواب

خواب کی تین اقسام

شیطان آنحضرتؐ کی شکل میں نہیں آسکتا

شیطان کعبہ کی شکل اختیار نہیں کر سکتا

شیطان حضرت ابو بکرؓ کی شکل اختیار نہیں کر سکتا

شیطان کے سینک

شیطان کا سینک کیا ہے؟

شیطان کی بیٹھک

شیطان کی خوابگاہ

عالم حج شیطان کے نرغے میں

لڑاں اور نماز کے وقت شیطان کی حالت

۳۷۰

۳۷۱

۳۷۱

۳۷۲

۳۷۲

۳۷۲

۳۷۶

۳۷۶

۳۷۶

۳۷۶

۳۷۷

۳۷۷

۳۷۷

۳۷۸

۳۷۸

۳۷۹

۳۸۰

۳۸۱

۳۸۱

۳۸۲

۳۸۲

۳۸۲

۳۸۲

۳۸۵

۳۸۵

۳۸۶

۳۸۷

۳۸۷

۳۸۷

۳۸۸

۳۸۹

۳۸۹

۳۹۰

۳۹۰

۳۹۱

۴۱۰	شیطان کی کمین گاہیں۔
۴۱۰	انسان شیطان کے قبضہ میں کب جاتا ہے؟
۴۱۱	شیطان کیسے برتن سے پیتا ہے؟
۴۱۱	شیطان ایک انگلی سے کھاتا ہے
۴۱۲	شیطان کا ایک نبی سے مکالمہ
۴۱۳	دھوکہ بازی کی عجیب حکایت
۴۱۳	جنید بغدادی کی شیطان سے ملاقات، شیطان کے آلات گمراہی
۴۱۳	شیطان کے استوا
۴۱۵	شیطان کا رفق
۴۱۵	راستہ بھلانے والے شیاطین
۴۱۶	شیاطین سے حفاظت کا ایک طریقہ
۴۱۷	شیطان کے دوست کے عجائبات
۴۲۰	شیطان پلید ہے یا پاک؟
۴۲۰	اصل کتاب کا اختتام
۴۲۱	مصادر لفظ المرجان
۴۲۵	مصادر تخریج تاریخ جنت و شیاطین
۴۳۰	فہرست تصنیفات مترجم

۳۹۳	شیطان ایک جوتے میں چلتا ہے
۳۹۳	انسان کے سجدہ پر شیطان کا اوٹلا
۳۹۳	شیطان کو گالیاں مت دو
۳۹۳	نماز میں شیطان کی شرارتیں
۳۹۳	نماز میں اونگھنا شیطان کی طرف سے ہے
۳۹۵	نماز میں چھینک اور جمائی شیطان کی طرف سے ہے
۳۹۵	کوئی چیزیں شیطان کی طرف سے ہیں؟
۳۹۵	شیطان کا قارورہ
۳۹۶	جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے
۳۹۶	گردِ حاشیطان کو دیکھتا ہے
۳۹۷	مسجد والوں سے شیطان کی چال
۳۹۸	نماز کی صفوں میں شیطان کا گھسنا
۳۹۸	مسجد سے نکلنے وقت شیطان سے حفاظت کا وعید
۳۹۹	شیطان اور ابنِ حنظلہ کی ملاقات کی حکایت
۳۹۹	قارون کو شیطان کے گمراہ کرنے کا عبرتناک واقعہ
۴۰۱	قتل کا طریقہ شیطان نے سکھایا۔
۴۰۱	قتل ہاتل پر حضرت آدم اور شیطان میں مکالمہ
۴۰۲	شیطان نے حضرت زکریا کو کیسے قتل کرایا۔

مترقات

۴۰۳	جمائی اور شیطان
۴۰۵	شیطان جمائی لینے والے کے پیٹ میں ہنستا ہے
۴۰۵	جمائی کے وقت شیطان بندے کے پیٹ میں گھس جاتا ہے
۴۰۶	چیز چھینک اور جمائی شیطان کے اثر سے ہے۔
۴۰۶	چھینک اور ڈکار میں بلند آواز شیطان کو پسند ہے
۴۰۶	شیطان کا رنگ
۴۰۷	شیطان کا لباس
۴۰۷	شیطان کی بکری
۴۰۷	شیطان پانی کیسے پیتا ہے؟
۴۰۸	کھلے برتن میں شیطان تھوکتا ہے۔
۴۰۸	شیطان کا لقمہ
۴۰۸	شیطان کی سواری
۴۰۹	ہر گھنٹی کے پیچھے شیطان
۴۰۹	شیطان کی مومن کے ساتھ بزدلی اور جرم
۴۰۹	شیطان کو گالیاں مت دو

امام جلال الدین سیوطیؒ

اسم مبارک

ابو الفضل جلال الدین عبد الرحمن بن الکمال ابو بکر بن محمد سیوطی رحمہ اللہ

ولادت

بعد نماز مغرب شب اتوار یکم رجب ۸۲۹ھ میں مصر کے مشہور شہر قاہرہ میں پیدا ہوئے۔
جس گھرانے میں آپ کی ولادت ہوئی وہ علم و عرفان کا اپنے وقت میں مخزن اعلیٰ تھا،
آپ کے برادران حفاظ قرآن اور عالم تھے آپ کے والد حمید شافعی عالم، فقیہ وقت، کئی کتب کے
مصنف اور قاضی تھے اپنے گھر میں روزانہ ایک قرآن پاک تلاوت فرماتے تھے۔

والد کی وفات کے بعد علامہ ابن ہمام کی کفالت میں

جب آپ پانچ برس سات ماہ کے تھے اور قرآن پاک کو سورۃ تحریم تک حفظ کر لیا تھا تو
ان کے والد محترم کا سایہ سر سے اٹھ گیا ان کے اس یتیمی کے زمانہ میں مشہور حنفی عالم امام کمال بن ہمام
صاحب فتح القدیر شرح ہدایہ نے کفالت فرمائی۔

تحصیل علم

۲۱ھ سال کی عمر میں آپ نے حفظ قرآن پاک کے ساتھ صرف، نحو، لغت فقہ اور عقائد

رحمہ اللہ التحدیث بنعمۃ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

رحمہ اللہ بغیۃ الوعاة علامہ سیوطی

کی کتب کے ممتون یاد کر لیے تھے پھر آپ نے حصول علم کے لیے شام، حجاز، یمن، ہندوستان،
دمیاط وغیرہ ممالک اور شہروں کا سفر کیا۔ آپ نے دوران طالب علمی حج کے موقع پر آب زمزم
جن مقاصد کے لیے نوش فرمایا ان میں سے دو یہ تھے۔

- ① علم فقہ میں اپنے استاد حضرت سراج الدین بلقینی حنفی کے مقام پر۔
- ② اور علم حدیث میں حضرت حافظ ابن حجر عسقلانی کے مرتبہ پر فائز ہو جاؤں۔

اساتذہ کرام

آپ نے نو سو سے زائد اساتذہ کرام سے علم حاصل کیا جن میں اس زمانہ کے مذاہب اربعہ
کے ائمہ کبار بلا امتیاز شامل ہیں مثلاً امام سراج الدین بلقینی حنفی، شرف الدین مناوی شافعی،
بدیع اللہ عبد الرؤف مناوی شارح جامع صغیر، تقی الدین شہنی حنفی ۸۷۲ھ، محی الدین محمد بن
سیمان روحی حنفی، سیف الدین حنفی، علامہ ابن ہمام حنفی، علامہ جلال الدین محلی شافعی ۸۶۴ھ،
العزاحمد بن ابراہیم حنبلی۔

تلامذہ کرام

حضرت امام عبد الوہاب شرانی ۹۷۲ھ امام ابن طولون، محمد بن علی حنفی ۹۵۳ھ وغیرہ۔
آپ نے اپنی حیات مبارکہ میں جتنے فقہاء، محدثین اور علمائے عربیت وغیرہ تیار فرمائے ہیں ان سے
کہیں زیادہ اپنی کتب کے ذریعہ سے اپنے تلامذہ پیدا کیے ہیں۔

علوم سیوطی

حضرت علامہ نے اپنی کتاب ”حسن المحاضرہ“ میں اپنے متعلق جن علوم و فنون کی معرفت
اور نسبت بیان فرمائی ہے وہ درج ذیل ہیں:-

تفسیر متعلقات تفسیر، قرأت، حدیث، متعلقات حدیث، دعوات و اذکار، فقہ، علوم متعلقہ فقہ، فن اصول، علم تصوف، فن عربیت، فن متعلقات عربیت، فن تاریخ و ادب، علم نحو، علم معانی، علم بیان، علم بدیع، علم جمل، علم صرف، علم انشاء، علم تریل، علم فرائض و میراث۔

کثرت تالیفات و تصنیفات

علم کتب کی مشہور کتاب (ہدیۃ العارفین) میں حضرت علامہ سیوطیؒ کی کتب کی تعداد ایک قول میں چھ سو اور ایک میں سات سو بیان فرمائی ہے اور چھ سو کتب کے ناموں کی مکمل فہرست بھی دے دی ہے۔

آپ نے تقریباً ہر اسلامی موضوع اور مسئلہ پر اپنی تحقیقات اور تصنیفات پیش فرمائی ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کی اکٹھے سالہ زندگی میں کثرت عبادت، تعلیم، قضا کے تواضع اور کثرت مطالعہ کے ساتھ کثرت تالیفات و تصنیفات کی بہت بڑی نعمت عطا فرمائی تھی اگر ان کی تالیفات عام ہو جائیں تو آج علمائے کرام کو بہت سے مسائل پر لکھنے کی ضرورت نہ پڑے۔ احمد لہذا ج حضرت علامہ کی کتب وافر تعداد میں عرب ممالک سے شائع ہو رہی ہیں احقر مترجم کے پاس بھی حضرت علامہ کی بہت سی کتب کا ذخیرہ موجود ہے اللہ تعالیٰ نے حافظ سیوطیؒ کی عمر اور وقت و دنوں میں برکت رکھی تھی اور ان کو اللہ تعالیٰ نے ایک ایک فن میں کئی کئی مختلف طرز کی یادگار اور سرمایہ افتخار کتب لکھنے کی توفیق عطا فرمائی تھی جتنی علامہ کی کتب پر تکرار بھی تھا ہم وہ اپنی جگہ پر ضروری اور مفید معلوم ہوتا ہے اس طرح سے معلوم ہوتا ہے علامہ موصوف نے اپنے علم کو جدید طریقہ کے مطابق اپنے دور میں (کمپیوٹر انڈ) تقسیم فرما کر آج کی ضرورت کو بھی صدیوں پہلے پورا کیا اور مختلف علوم و فنون میں استعمال فرمایا۔ یہ بات ہر اہل علم کے نزدیک مسلم ہے کہ حضرت علامہ نے علوم اسلام کو مختلف شکلوں میں سہل الوصول بنایا اور ریتی و

تک ان کی کتب سے ہر طبقہ کے علماء محققین مستفید ہوتے رہیں گے۔

پہلی تصنیف

سترہ سال کی عمر میں ۷۶۶ھ میں آپ نے سب سے پہلی کتاب ریاض الطالبین تحریر فرمائی جس میں آپ نے اعوذ باللہ اور بسم اللہ کے متعلق علوم جمع فرمائے تصنیف کے ابتدائی زمانہ میں آپ نے مختلف علوم کی کتب کے خلاصے اور اضافے فرمائے بعد میں متقل تصانیف کا سلسلہ جاری رکھا حضرت علامہ کی بہت سی کتب کئی کئی جلدوں پر مشتمل ہیں اور بہت سی مختصر رسالوں پر، بہر حال جتنی کتب بھی تحریر فرمائیں سب علماء میں عظمت کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہیں۔

اعتراض و جواب

بعض لوگ حضرت علامہ سیوطیؒ کو عاظم لیل کا خطاب دیتے اور کہتے ہیں کہ یہ اپنی کتب میں رطب و یابس جمع کر دیتے ہیں اور کمزور باتیں تحریر فرماتے ہیں حالانکہ یہ بات نہیں حضرت علامہ نے ہر کتاب کو اپنے خاص مقصد کو سامنے رکھ کر تالیف کیا ہے اور قارئین کی مطلوبہ ضروریات کو اپنے انداز کے مطابق دوسری کتب میں تحریر کر دیا ہے اس لیے کسی تصنیف یا تحقیق کے متعلق ان کی دیگر تصنیفات کو مد نظر رکھ کر فیصلہ دیا جائے مثلاً انہوں نے ایک کتاب الجامع البکیر تالیف فرمائی جس میں ہر قسم کی روایات درج ہیں اس میں صحیح ضعیف وغیرہ میں امتیاز نہیں کیا بادی النظر میں یہ اعتراض ہو سکتا ہے لیکن جب ان کی کتاب "اللائی المصنوعہ" اور "الجامع الصغیر" اور "زوائد علی الجامع الصغیر" اور "الدرر المنتشرہ" وغیرہ کو دیکھا جائے تو یہ اعتراض قائم نہیں رہتا کیونکہ حضرت علامہ نے اس ضرورت کے حل کے لیے ایک ایک مستقل کتاب تصنیف فرمائی ہے جیسا کہ علامہ بن جوزی جیسے کثیر التصنیف عالم نے کیا ہے۔ ان کی کتابوں سے اس درجہ سے علماء فائدہ اٹھا سکتے ہیں جن کو کتب حدیث کے حالات معلوم ہوں

کراماتِ امام جلال الدین سیوطیؒ

جہاں اللہ تعالیٰ نے حضرت امام سیوطیؒ کو ظاہری علوم علما کر آپ کو عالم یگانہ روز بنایا تھا، وہاں پر آپ کو باطنی علوم اور ولایت خاص علما فرمائی تھی، اور یہ سب آپ کے روحانی مقام و مرتبہ ہی کی بدولت تھا کہ آپ نے تقریباً سات سو کتب مختلف علوم و فنون میں تصنیف فرمائی ہیں، چنانچہ امام شعرانی اور ابن عساکر نے ارشاد فرماتے ہیں:

اگر آپ کی کثرت تصانیف اور تہذیبات کے علاوہ کوئی اور کرامت نہ ہوتی تو یہ بھی ان کی جلالت شان کے لیے کافی تھا اس شخص کے لیے جو قدرت خداوندی پر ایمان رکھتا ہے۔

ستائیس قدم پر مکہ پہنچ گئے

علامہ جلال الدین سیوطیؒ کے خادم محمد بن علی الحباک بیان کرتے ہیں کہ ان کو علامہ سیوطیؒ نے ایک دن دوپہر کو آرام کے وقت فرمایا جبکہ آپ اس وقت مصر میں مسجد قراہ میں شیخ عبداللہ برہی کے ستون کے پاس تشریف فرماتے تھے، ہم عصر کی نماز مکہ میں پڑھنا چاہتے ہیں اس شرط پر کہ جب تک کہ میری وفات نہ ہو تم اس کرامت کا کسب کے سامنے ذکر نہیں کرو گے۔ میں نے عرض کیا بہت اچھا۔ تو انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا کہ آنکھیں بند کرو تو میں نے آنکھیں بند کر لیں پھر تقریباً ستائیس قدم اٹھائے ہوں گے کہ آپ نے فرمایا اپنی آنکھیں کھولو وہاں میں نے آنکھیں کھولیں تو ہم باب محلاۃ پر پہنچ چکے تھے، پھر ہم نے اماں خدیجہ الکبریٰؒ حضرت فضیل بن عیاضؒ، حضرت سفیان بن عیینہؒ وغیرہم کی رقبہ مبارکہ کی زیارت کی، حرم میں داخل ہوئے، طواف کیا، ماہ زمزم پیا اور مقام ابراہیمؑ کے پیچھے بیٹھ گئے حتیٰ کہ ہم نے

جامع کرامات الاولیاء جلد ۲ صفحہ ۱۱۱، شذرات الذہب ابن عساکر جلد ۱ صفحہ ۱۱۱

اور ایسا ہی فیصلہ دوسری کتب حدیث کا ہے چاہے اس کی وجہ کوئی اور ہو۔

علمی مقام و مرتبہ

آپ کا علمی مقام ان کے اساتذہ اور تلامذہ کے ساتھ ساتھ ان کی کتب سے بھی معلوم کیا جاسکتا ہے جو ان کے علم کی غایت درجہ بلندی پر واضح دلالت کرتی ہیں ذکر کیا گیا ہے کہ آپ دو لاکھ احادیث کے حافظ تھے (مقدمہ تدریب الراوی)

حضرت علامہ سیوطیؒ نے اپنے تفصیلی حالات حسن المحاضرہ فی اخبار مصر والقاهرہ میں اور التحدیث بنعمۃ اللہ وغیرہ میں تحریر فرمائے ہیں ان میں حضرت علامہ نے اپنی بہت سی کتب کا بھی تذکرہ فرمایا ہے۔

آخر عمر میں آپ نے اس بات کا اظہار فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ میں تمام علوم اجتہاد جمع فرمادیئے ہیں اس پر اس زمانہ کے علمائے ان سے اختلاف بھی فرمایا لیکن حضرت علامہ سیوطیؒ نے ان کے جواب میں کئی کتب تالیف فرمائیں اور ان کے تفصیلی جوابات لکھے اور ایک کتاب تالیف فرمائی جس کا نام ”الرد علی من اخلد الی الارض“ رکھا (مطبوعہ ہے) اس میں فرماتے ہیں (اس وقت) مشرق سے مغرب تک پوری روئے زمین پر کوئی آدمی علم حدیث اور عربی دانی میں مجھ سے آگے نہیں ہے سوائے حضرت خضر یا قطب یا ولی اللہ کے۔

تفصیل کے لیے فیض القدر شرح جامع صغیر ۱/۱۱-۱۲ ملاحظہ فرمائیں۔

مسند تدریس

آپ عمر کے سترہویں سال ۸۶۶ھ سے لغت اور علم فقہ کی مسند تدریس پر رونق افروز ہوئے اور حدیث کے اطار کے لیے ۸۶۷ھ میں مسند نشین ہوئے جس کے لیے ان کے استاد مکرم شیخ تقی الدین شمشی نے تصدیق فرمائی۔

عصر کی نماز ادا کی اور زمزم کا پانی پیا۔ اس کے بعد علامہ سیوطیؒ نے مجھے فرمایا اے فلاں ہمارے لیے زمین کا سمٹ جانا اتنا عجیب نہیں ہے جتنا یہ کہ مصر کا رہنے والا بیت اللہ کا مجاور ہمیں نہیں پہچانتا۔ پھر فرمایا اگر چاہو تو میرے ساتھ چلو اگر چاہو تو یہیں رہ جاؤ حتیٰ کہ حجاج آجائیں (پھر تم ان کے ساتھ واپس آجانا) میں نے عرض کیا کہ میں تو جناب کے ساتھ ہی آپس جاؤں گا چنانچہ ہم باب محلّۃ کی طرف چلے اور مجھے فرمایا اپنی آنکھیں بند کر لیں تو آپ نے سات قدم اٹھائے پھر فرمایا اپنی آنکھیں کھول دو، جب میں نے آنکھیں کھولیں تو ہم حیوٹی کے (اسی ستون کے) پاس تھے جہاں سے جاتے ہوئے روانہ ہوئے تھے، پھر ہم حضرت عمر بن الفارض کے پاس گئے اور شیخ اپنے گدھے پر سوار ہو گئے اور اس طرح سے ہم آپ کے گھر تک جامع مسجد طولون میں پہنچ گئے۔

(فائدہ) انسان روح اور جسم کا مرکب ہے روح لطیف ہے اور بدن کثیف، چوں کہ دیکھنے میں روح بدن کے تابع ہے لیکن جب انسان میں ملکہ ملکوتی یا ملکہ حیروتی پیدا ہوتا ہے تو بدن کی کثافت ختم ہو جاتی ہے اور روح غالب آجاتی ہے اسی غلبہ روحانی کی وجہ سے انسان مافوق العادۃ کام سر انجام دے دیتا ہے اگر ایسے کام ملکہ حیروتی (شیطانی طاقتوں) کی وجہ سے کفار اور بدکاروں سے ظاہر ہوں اس کو تردّج کہتے ہیں اور اگر خلاف عادت مافوق الفطرت کام ملکہ ملکوتی (عالم ملائکہ والی صفات) کی وجہ سے کامل مومنین اولیاء اللہ سے ظاہر ہوں یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ کرامت ہوتی ہے جس سے اولیاء کا اعزاز و اکرام مقصود ہوتا ہے، چنانچہ جو حضرات محوڑے سے وقت میں طویل فاصلہ طے کر لیتے ہیں وہ عام طور پر اسی ملکہ کے حاصل ہونے کی وجہ سے کرتے ہیں یا اس کے بغیر ہی محض اللہ تعالیٰ کی مشیت سے ایسا ہو جاتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ کی قدرت اور ولی کی کرامت کہیں گے، یہ مختصر وقت میں طویل سفر کرنے کی کرامات اولیاء کرام کے حق میں درجہ تو اتر تک پہنچی ہوتی ہیں، سید عبدالغنی نابلسیؒ فرماتے ہیں کہ یہ اہل سنت کے علماء کے نزدیک درست ہے اور علماء احناف و شوافع نے اس کو تسلیم کرتے ہوئے بہت سے

مسائل کی اس پر بنیاد رکھی ہے۔ حوالہ کے لیے فتح القدیر ابن ہمام کا باب ثبوت النسب اور فتاویٰ ابن حجر مکی اور علامہ یوسف بن اسماعیل بنہانی کی جامع کرامات الاولیاء کا مقدمہ ملاحظہ ہو۔ بعض حضرات اس کرامت کو خود اولیاء کا ذاتی اختیار مانتے ہیں اور پھر اولیاء کے حق میں ایسے کام اور عقیدے منسوب کرتے ہیں جو صرف اللہ تعالیٰ کی ذات والا صفات کے ساتھ مخصوص ہیں ایسے حضرات کی خدمت میں سلطان الاولیاء حضرت خواجہ بایزید بسطامیؒ کا ارشاد نقل کر دینا ہی کافی ہے اگر سمجھ لیں تو ہدایت کے لیے یہ بھی کافی ہے ورنہ گمراہ ہونیوالوں کو ہدایت پر لانا ہمارے بس میں نہیں ہے۔ (مترجم)

چنانچہ حضرت بایزید بسطامیؒ سے زمین کے لپیٹ لیے جانے کا سوال کیا گیا (کہ اولیاء جہاں جانا چاہتے ہیں بہت کم وقت میں وہاں پہنچ جاتے ہیں اس کی کیا حقیقت ہے؟) تو آپ نے ارشاد فرمایا اولیاء کے حق میں یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے کیونکہ ابلیس شیطان (اور جنات) بھی ایک لمحہ میں مشرق سے مغرب میں پہنچ جاتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کی کوئی حیثیت اور مرتبہ نہیں ہے۔

حضور نے آپ کو شیخ الحدیث کا خطاب دیا

۲ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی گئی اس میں دیکھنے والے نے دیکھا کہ حضرت سیوطیؒ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بعض احادیث کے بارے میں سوال فرما رہے ہیں اور جناب نبی کریمؐ ان سے فرما رہے ہیں اے شیخ السنۃ اس کا جواب یہ ہے اور پوچھو۔ اس طرح کا خواب خود علامہ سیوطیؒ نے بھی دیکھا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے فرما رہے ہیں اے شیخ الحدیث اور پوچھو۔

۱ جامع کرامات الاولیاء جلد ۱ ص ۶۷

۲ جامع کرامات الاولیاء جلد ۲ ص ۱۵۸

۱ جامع کرامات الاولیاء جلد ۲ ص ۱۵۸

حضور سے بجات کا سوال

علامہ سیوطیؒ کے شاگرد شیخ عبدالقادر شاذلیؒ کتاب الترجمۃ (السیوطی) میں فرماتے ہیں کہ آپ بیان فرماتے تھے کہ میں نے جناب بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے حالت بیداری میں مشرف ہوا تو آپ نے مجھے ارشاد فرمایا (یا شیخ الحدیث) اے شیخ الحدیث میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں جنتیوں میں سے ہوں؟ ارشاد فرمایا ہاں۔ پھر میں نے عرض کیا بغیر عذاب دیئے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا آپ کو یہ بھی حاصل ہے کہ بغیر عذاب کے جنت میں جاؤ گے۔

ستر سے زائد مرتبہ بیداری میں آنحضرتؐ کی زیارت ہوتی

علامہ سیوطیؒ سے شیخ عبدالقادرؒ (تلمیذ سیوطی) نے عرض کیا اے میرے آقا آپ نے جناب بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیداری میں کتنی مرتبہ زیارت فرمائی ہے؟ تو آپ نے فرمایا، ستر سے کچھ زیادہ مرتبہ۔

(فائدہ) کہیں دور دراز علاقہ میں بیٹھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہونا بہت سے اولیاء کو حاصل ہوا ہے، اس کی صحیح صورت یہ ہے کہ ان اولیاء کی روحانی طور پر بہت زیادہ ترقی ہوتی ہے جس سے نظر کی کثافت دور ہو جاتی ہے اور بعض مرتبہ اپنی ذاتی توجہ کرنے سے زیارت حاصل کرتے ہیں یا ان کے درمیان اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان اللہ تعالیٰ کے حکم سے حجابات زائل ہو جاتے ہیں اور یہ حضرات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہو جاتے ہیں اس میں کوئی وجہ استبعاد نہیں ہے، بعض لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ ان اولیاء کو آنحضرتؐ کے مثالی وجود کی زیارت ہوتی ہے یہ درست نہیں اور نہ ہی اس کو

۱۔ جامع کرامات اولیاء جلد ۲ ص ۱۵۵

۲۔ ایضاً

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک کی زیارت کہا جاسکتا ہے کیونکہ یہ مثال ہے حقیقت نہیں۔ (امداد اللہ اللہ)

ابن الکلب (کتابوں کا بیٹا)

علامہ سیوطیؒ کو ابن الکلب کے نام سے یاد کیا جاتا تھا وہ اس وجہ سے کہ ان کے والد نے ان کی والدہ سے ایک کتاب منگوائی تو ان کو دردِ ذہن شروع ہو گیا اور علامہ سیوطیؒ کتابوں کے درمیان میں ہی پیدا ہو گئے۔

وفات

وفات کے سات روز قبل داسپنے بازو میں ورم اٹھا جو وفات کا سبب بنا، سب جمعہ ۱۹ جمادی الاولیٰ ۹۱۱ھ میں وفات پائی اور اپنی عمر کے ۶۱ سال دس ماہ اٹھارہ یوم پورے کیے۔

دو جنازے

ان کا پہلا جنازہ حضرت امام عبدالوہاب شرعی نے بعد نماز جمعہ جامع مسجد احمد باریعی میں پڑھا جس میں خلق کثیر شریک ہوئی ان کا دوسرا جنازہ جامع مسجد جدید مصر میں پڑھا گیا آپ کا مزار مبارک حضرات اہل علم و عوام کی زیارت گاہ ہے۔

رُوحُ اللَّهِ رُوحَهُ وَأَنَارُ حُجْرَتِهِ وَأَفَاضَ عَلَيْهِ مِنْ رِضْوَانِهِ كُلَّمَا اسْتَنَارَتْ مَوَاقِفَاتِهِ الْقُلُوبُ وَكَمَعَتْ بِأَنْوَارِهَا الْغُيُوبُ۔
امداد اللہ اللہ عزوجل

تاریخ جنات و شیاطین

① علامہ جلال الدین سیوطیؒ تصنیفی دنیا کے بادشاہ گزرے ہیں تقریباً سات سو کتب کی تصنیف کی ہے جو ان کے وسیع مطالعہ کی شہادت ہے، اہل علم جانتے ہیں کہ انہوں نے اپنی کتب میں احادیث و اقوال کی تخریجات میں کتنا نمایاں مقام حاصل کیا ہے اور بعض موضوعات پر تو تمام مصنفین سے سبقت لے گئے ہیں۔

یہ کتاب فقط المرجان جس کا ہم نے اردو زبان میں ترجمہ کیا ہے ایک ایسی ہی ممتاز کتاب ہے جنات و شیاطین کے احوال اور تواریخ پر اس سے زیادہ عام فہم اور جامع کتاب شاید آج تک نہیں لکھی گئی۔

(۲) علامہ سیوطی نے اس کتاب کو اصل میں علامہ شبلی کی مشہور زمانہ کتاب اکام المرجان سے لیا ہے اور حسب منشاء ترمیم اور تبدیلی کی ہے اور مضامین کو مقدم و مؤخر کیا ہے۔

(۳) علامہ شبلی نے اپنی کتاب میں جن روایات کو چند ایک حوالوں سے مدلل کیا تھا علامہ سیوطی نے کئی جگہ اس سے دائد حوالہ جات بھی پیش کیے لیکن اکام المرجان میں بھی اتنا زیادہ منت کی گئی ہے جو اپنی تمام خوبیوں کے لحاظ سے علمی طور پر علامہ سیوطی کی کتاب لفظ المرجان سے بہت آگے ہے لیکن وہ چونکہ خاص علمی اور فقہی انداز کی کتاب ہے اور اس کی دقیق مباحث کی وجہ سے عوام ان کو سمجھنے سے قاصر تھی اس لیے بھی علامہ سیوطی نے اس کو اپنے حساب سے نقاب کر کے آسان کیا ہے۔

۴) آکام لہر جان سے کامل استغواہ کے ساتھ علائہ سید علی نے خود اپنے ذاتی مطالعہ سے بھی بہت سارے مضامین کا اضافہ کیا ہے جو ان کی ذاتی خصوصیت ہے۔

[illegible]

عبد الرحمن بن أبي بكر (الجلال) السويطي
نموذجان من خطه : عن « ثبت الشماخ » من مخطوطات مكتبة البلدية بالإسكندرية . رقم ١٩٦٢ هـ . ومعهد المخطوطات
رق ١٨٢ حديث .

- ⑤ علامہ سیوطی نے اس کتاب کی تالیف میں جتنا محنت برداشت کی ہے اس کا اندازہ آپ اس کتاب کے آخری صفحات میں ناخذ کی فہرست سے لگا سکتے ہیں، یاد رہے کہ ان ناخذ میں وہ حوالہ جات بھی درج ہیں جو اہل ترجمہ نے تخریج روایات و احادیث میں تواتر میں درج کیے ہیں۔
- ⑥ مضامین کے حساب سے یہ کتاب اکام المرجان سے زیادہ مفید ہے کیونکہ اس کے مضامین میں تنوع پایا جاتا ہے۔
- ⑦ اس کتاب میں فقہی مسائل بہت کم ذکر کیے گئے ہیں اور کہیں کہیں مترجم کی طرف سے فقہ حنفی کے مطابق وضاحت بھی کر دی گئی ہے تفصیل کے لیے اکام المرجان کی طرف رجوع کیا جائے کیونکہ علامہ سیوطی شافعی المذہب ہیں اور بعض بعض مسائل میں احناف اور شوافع کا اختلاف موجود ہے۔

کتاب ہذا

”تاریخ جنات و شیاطین“

کو سمجھنے کے لیے بھی درج ذیل باتوں کا لحاظ فرمائیں۔

- ① جس بات کے شروع مؤلف یا مصنف کا ذکر ہو تو اس سے مراد اکام المرجان کے مصنف ہوں گے۔
- ② چونکہ اصل کتاب میں کہیں کہیں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اکام المرجان کی عبارت ہے، یہ اضافہ ہے اور کہیں کہیں کچھ علامت معلوم نہیں ہوتی اس لیے ہم نے بھی عام طور پر ترجمہ پر اس کا لحاظ نہیں رکھا۔

- ① ترجمہ سلیس اور آسان اردو زبان میں کیا گیا ہے۔
- ② اصل کتاب میں مذکورہ آیات اور مرفوع احادیث کو ترجمہ میں جوں کا توں ذکر کیا گیا ہے، نیز اشعار کو بھی ترجمہ کے ساتھ ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔
- ③ مندرجہ عربی عبارات پر اکثر مقامات پر اسرار لگا دیئے ہیں۔
- ④ کتاب کے الگ الگ مضامین کو نمایاں کرنے کے لیے عنوانات بھی اپنی طرف سے ہم نے لگائے ہیں۔
- ⑤ جہاں کہیں ترجمہ میں اپنی طرف سے کسی بات کا اضافہ ضروری معلوم ہوا تو بریکٹوں کے میان اس کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔ اگر پھر بھی تفصیل کی ضرورت ہو یا بات سمجھ میں نہ آئے تو اہل اہل علم علماء کرام سے دریافت فرمائیں۔
- ⑥ فائدہ کے عنوان میں حدیث یا روایت کے متعلق مفید معلومات اور ضروری گذارشات کو دیا گیا ہے اگر تشریح کی ضرورت تھی تو وہ کی گئی ہے، اگر کسی سوال کا جواب دنیا ضروری تھا تو اس کا ذکر کیا گیا، بغیر اکثر جگہ صرف اس کا جواب لکھ دیا گیا ہے، اگر احادیث سے کچھ خاص فوائد معلوم ہوتے تھے جو صرف ترجمہ سے عام طور پر سمجھ میں نہ آ سکتے تھے ان کو بھی واضح کر دیا گیا۔
- ⑦ جہاں بریکٹوں کے درمیان کی عبارت ہے سب مترجم غفلت کی طرف سے ہے۔
- ⑧ ترجمہ عام فہم کیا گیا ہے اس لیے کئی جگہ پر اصل عبارت کی پابندی نہیں کی گئی۔
- ⑨ چند مقامات پر اصل عبارت میں کتابت کی غلطیوں کی وجہ سے ترجمہ تھوڑا دیا گیا ہے اور خالی اس طرح سے نکلتے لگا دیئے ہیں، ان کے حل کی تک دود جاری ہے جب حل ہو جائے گا۔
- ⑩ علامہ سیوطی نے جس جس روایت کے حوالہ جات لکھے تھے ہم نے ان کو حاشیہ میں لکھ دیا ہے۔
- ⑪ لہذا تواتر میں حوالہ جات جو (منہ) سے پہلے ہیں سب مصنف علامہ سیوطی کی طرف سے

ہیں اور جو حوالے (منہ) کے بعد کے ہیں وہ سب مترجم کی طرف سے ہیں۔

- ①۴ حاشیہ میں (منہ) سے پہلے جو عبارتیں بریکٹوں کے درمیان کی ہیں سب مترجم کا اضافہ ہیں
 ①۵ تخریج احادیث میں زیادہ تر محمد بن سعید زغلول کی موسومہ اطراف الحدیث النبوی الشریف پر
 اعتماد کیا گیا ہے، اور احادیث و آثار کی حتمی تخریج لفظ المرجان کے محقق اور محقق مصطفیٰ عبدالقادر عطا
 نے کی تھی اس کو بھی تخریج میں شامل کیا گیا ہے۔ اور مزید اپنی طرف سے بھی بہت محنت کے
 ساتھ بہت سی کتب سے تخریج کی ہے جو مذکورہ دونوں حضرات کی تخریج سے کہیں زیادہ ہے۔
 ①۶ حاشیہ میں جہاں کتاب کا نام ذکر کر کے صرف نمبرات لکھے گئے ہیں تو یہ اس کتاب کی
 حدیث کا سلسلہ نمبر ہے یا صفحہ نمبر ہے جس سے اصل کتاب میں آسانی سے حدیث تلاش کی جا
 سکتی ہے، ہاں اگر کوئی اور مطبوعہ ہو تو کچھ دقت ہوگی۔

- ①۷ جہاں مثلاً ۵/۴۴۴ کا حوالہ ذکر کیا گیا ہے ایسے مقامات میں پہلا ہندسہ جلد نمبر کے لیے
 اور دوسرا ہندسہ صفحہ نمبر کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔ ان حوالہ جات کی مدد سے اہل تحقیق کو
 اصل مصادر اور تائیدات، شواہدات اور متابعات کا علم بھی آسانی سے ہو سکے گا۔
 ①۸ تخریج میں جن مصادر کے حوالہ جات موجود ہیں ان سب کی فہرست کتاب ہذا کے اخیر
 میں ملاحظہ فرمائیں۔

①۹ اس کتاب میں کثرت سے مرفوع، موقوف، مقطوع اور شاذ اور اسرائیلی روایات بھی
 موجود ہیں ان میں سے کچھ روایات صحیح کے درجہ کی، کچھ حسن کے درجہ کی اور کچھ ضعیف کے درجہ کی
 ہوں گی اور موضوع دمن گھڑت اور شاذ بھی ہوں گی۔ چونکہ ہم نے تقریباً تمام روایات کی
 تخریج حاشیہ میں کر دی ہے جو حضرات ان کی تحقیق کرنا چاہیں تو ان حوالہ جات کی مدد سے کر
 سکتے ہیں اور ان روایات کے درجات تصحیح و تضعیف بھی کتب حدیث اور کتب رجال میں لکھے
 ہیں اور یہ کام اکابر علماء کا ہے چھوٹے موٹے مولوی صاحب کا نہیں ہے۔ اور جو واقعات اسرائیلی
 روایات سے ماخوذ ہیں ان کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے ”حَدِّثُوا عَنِ

بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا تَحْرُجْ“ بنی اسرائیل سے واقعات بیان کرو ان (واقعات) میں کوئی حرج
 نہیں۔ اس حدیث کی تشریح کے طور پر ہم اسرائیلی روایات کو تین طرح پر تقسیم کر سکتے ہیں۔

①۔ وہ واقعات جن کی تصدیق کتاب و سنت میں موجود ہے (مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ)
 وہ بالاتفاق مقبول ہیں۔

②۔ وہ جن کی تردید صراحتاً کتاب و سنت میں موجود ہے ایسی اسرائیلیات واجب الرد ہیں۔
 ③۔ وہ اسرائیلیات جن کی نہ تو تائید کتاب و سنت میں ہے اور نہ تردید ہے ایسی روایات
 کو اسی درجہ میں تسلیم کر لیا جائے گا یعنی نہ تو ہم ان کو ثابت مانیں گے نہ رد کریں گے۔

④۔ جن فوائد کے اخیر میں (منہ) کا نشان نہ ہو تو یہ مترجم کی طرف سے اضافہ شدہ ہیں
 ⑤ کتاب میں موجود عبارات کی اغلاط کو اکثر جگہ اصل ماخذ و مصادر سے مراجعت کر کے
 تصحیح کے بعد ترجمہ کیا گیا ہے اس لحاظ سے یہ ترجمہ اصل عربی طباعت سے زیادہ درست
 ہے۔

⑥ تین چار جگہ عبارتوں کے ترجمے چھوڑ دیئے ہیں ان کی طوالت اور تفصیل میں عوام بلکہ
 خواص کو بھی زیادہ فائدہ نہیں تھا جن مقامات پر ترجمے چھوڑے گئے ہیں وہاں اس کی
 وضاحت کر دی ہے۔

⑦ یہ کتاب لفظ المرجان (تاریخ جنات و شیطاں) ایک نہایت جامع اور معلوماتی کتاب
 ہے بہت سی عبارات کا ثبوت ضعیف اور موضوع بھی ہے لہذا عقائد اور عبادات میں
 اس کو مکمل طور پر تشریعی حیثیت نہ دی جائے۔

مصائب الانسان من مكائد الشيطان

اس کو شیخ ابراہیم بن محمد بن مفلح مقدسی الجنبیؒ نے تحریر کیا ہے کل ابواب کی تعداد ۳۳ ہے، کل صفحات ۱۹۰ ہیں، دارالکتب العلمیہ بیروت نے شائع کی ہے۔ احقر امداد اللہ کے پاس بھی اس کا نسخہ موجود ہے۔

احکام المرجان فی احکام الجان

اس کی تالیف امام علامہ بدرالدین محمد بن عبداللہ شبلی حنفیؒ نے ۱۲۹۹ھ کی ہے۔ جنات اور شیاطین کے موضوع پر جتنے اکابرین اسلام نے کتابیں تالیف فرمائی ہیں یہ کتاب ان سب سے بلند پایہ ہے۔ پاکستان میں نور محمد کراچی اور خیر کثیر کراچی والوں نے طبع کرائی ہے پاکستان کے علمی حلقوں میں یہی کتاب زیادہ مشہور ہے اور اس کا اردو ترجمہ ادارہ اسلامیات لاہور شائع ہو چکا ہے۔

ابن فی ذکر جمیع احوال الجن

سید عبداللہ حسین کی تالیف ہے قرآن پاک اور صحیح احادیث سے ماخوذ ہے۔ یہ مصنف علمائے جامعہ اذہر مصر سے تعلق رکھتے تھے، اس کو دار احیاء الکتب العربیہ بیروت نے طبع کیا تھا کتاب کی تکمیل کی تاریخ ۱۳۵۵ھ مطابق ۱۹۵۶ء ہے۔

اغاثۃ الکھفان من مصائد الشيطان

یہ علامہ ابن القیم الجوزیؒ کی کتاب ہے دو جلدوں پر مشتمل ہے اپنے موضوع جامع کتاب ہے۔

ابن ابی الدنيا

مصنف ہوائف الجان و مکائد الشيطان

۲۰۸ — ۲۸۱ھ — ۸۲۳ — ۶۸۹ھ

نام: عبداللہ بن محمد بن عبید بن سفیان ابن ابی الدنیا القرشی الاموی ابو بکر، حافظ الحدیث،

کثرت تصانیف

آپ نے ہوائف الجان اور مکائد الشيطان کے علاوہ بھی بہت سی کتب مختلف موضوعات پر تصنیف فرمائی ہیں علامہ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی تعداد ۱۲۴ تک شمار فرمائی ہے اس زمانہ میں چونکہ قدیم اسلامی کتب کثرت سے شائع ہو رہی ہیں ان کے دیکھنے سے احقر امداد اللہ نے امام ابن ابی الدنیا کی کتب کا جو شمار کیا ہے اس کی تعداد اڑھائی صد سے زائد ہے۔ اللہ کے امام موصوف کی جتنی کتب اس وقت دنیا کے مختلف کتب خانوں میں غیر مطبوعہ ہیں سب چھپ جائیں تو ان کی نادر کتب کا ایک یا سب سے محفوظ ہو کر فی زمانہ مسلمانوں کی بلکہ انسانوں کی ضرورت کو کافی حد تک پورا کرے گا۔

علامہ سیوطیؒ نے امام موصوف کی تین کتابوں کا لفظ المرجان میں کثرت سے حوالہ دیا ہے ہم نے ابن ابی الدنیا کے لفظ المرجان میں استعمال شدہ حوالوں کو اصل کتب سے مقابلہ کر کے ترجمہ کیا ہے اور جگہ جگہ اصل کتب کے حوالے بھی درج کر دیئے ہیں۔

اور یہ حقیقت ہے کہ اگر امام ابن ابی الدنیا کی اصل کتب لفظ المرجان کے ترجمہ کے وقت میرے پاس موجود نہ ہوتیں تو لفظ المرجان کے مطبوعہ نسخے کی کثرت اغلاط کی وجہ سے اس کا ترجمہ کتنا میرے لیے بہت ہی مشکل ہوتا اور درست شکل میں احقر مترجمان کا ترجمہ

قارئین کے سامنے پیش نہ کر سکتا۔

اگرچہ ۱۲۸۵ھ رمضان المبارک میں جب عمرہ کا سفر ہوا تو اس دوران لفظ المرجان بھی باب العمرہ کے سامنے کے ہتھ خانہ کے ایک کتب خانہ سے دستیاب ہو گئی تھی اور اسی وقت اس کے ترجمہ کرنے کا دل میں تقاضا پیدا ہوا تھا اور ساتھ ہی قدرتی طور پر ابن ابی الدنیا کی مذکورہ دو کتب ہوا لفظ المرجان اور مکائد الشیطان بھی دستیاب ہو گئی تھیں حالانکہ اس وقت ان کا وہم و گمان تک نہ تھا کہ یہ دونوں کتب لفظ المرجان کا ترجمہ کرتے وقت بہت ہی معاون ثابت ہوں گی، میں اس کو بھی مدد خداوندی سمجھتا ہوں کہ بلا خیال اس ضرورت کو اللہ تعالیٰ نے پورا فرمایا۔ **فلله الحمد والشکر**۔

مصنف آکام المرجان

محمد بن عبد اللہ شبلی دمشقی بدر الدین القاضی

۱۲۸۵ — ۱۲۹۹ھ — ۱۳۱۲ — ۱۳۶۶

بہت فاضل اور مختلف فنون کے عالم تھے، فقہائے احناف میں بہت بلند مرتبہ پر فائز تھے، دمشق میں پیدا ہوئے پھر قاہرہ (مصر) رحلت فرمائی، اور طرابلس ملک شام کے ۵۵۰ھ میں قاضی مقرر ہوئے اور تاحیات قاضی رہے۔ آپ مسائل فقہیہ کو پوری تحقیق کے ساتھ نافذ کرتے تھے، تحقیق کے بعد ہی تحریر و تصنیف میں لاتے تھے، اور ہتھیار پہنتے اور جہاد کرتے تھے، آپ کی مجلس بہت قیمتی ہوتی تھی نشر و نظم کا خوب کمال دکھاتے تھے، آپ کی تصنیفات درج ذیل ہیں:

- (۱) محاسن الرسائل الی معرفة الاوائل (۲) آداب الحمام (۳) تشقیف الالسنۃ
- (۴) ایضاً لازمنۃ
- (۵) زہد البدیع فی زہد الریبع

الدرر الکامنه ۳/۴۸۶، الفہرست التہمیدی ۲۵۵، معجم المطبوعات ص ۱۱۱، الفوائد البہیہ ص ۱۶ مع ماشیہ، معجم المؤلفین ص ۲۵۳، فہرست بروکلمان ۲/۹۰، ۲۰/۸۲، مجلۃ المجمع ۱۸/۴، الاعلام

للزکری ۲/۲۲۲ — ۲۳۵
کتاب تشقیف الالسنۃ شرح لازمنۃ وقان خانہ
 بوفی اللہ تعالیٰ واعانتہ وتيسیرہ فی العیشۃ من جمیع
 الاخیرۃ منہ ثمت ولہ تعزین منہ علیٰ ذلک مولفہ محمد بن عبد اللہ شبلی الخفی
 لہم شجود و صلوات علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ و صحبہ الطیبین الطاهرین
 عکس تحریر امام شبلی از کتاب تشقیف الالسنۃ فوراً از الاعلام للزکری ۲/۲۳۵

مُنکِرین جنات و شیطین کا ردّ

جتنے بھی سہادی دین ہیں یہودی، عیسائی اور مسلمان، اور ہندو سکھ وغیرہ سب جنات اور شیطین کے وجود کے قائل ہیں اور اکثر فلاسفہ بھی اس کے قائل چلے آئے ہیں۔ گذشتہ صدی میں سرسید احمد خاں نے محض اپنی ذاتی عقل کے بل بوتے پر ان کے وجود کا انکار کیا ہے اور اس کے چند پیروکار مغربی تہذیب کا دلدادہ گروہ اس کی تائید کر رہا ہے اور انکار کی دلیل یہ دیتے ہیں کہ اگر جنات کا کوئی وجود ہوتا تو وہ نظر ضرور آتے۔

علامہ ان کی یہ بات خلاف عقل اور خلاف قرآن و حدیث ہے قرآن پاک میں جنات اور شیطین کا تقریباً ایک صد اٹھائیس مرتبہ ذکر آیا ہے جو جنات اور شیطین کے وجود کی قطعی اور سچے دلیل ہے اہل اسلام کے سامنے قرآن پاک کے بعد انکار کی کوئی گنجائش نہیں رہتی، راجح حدیث میں تو آپ نے جنات و شیطین کو سینکڑوں اور ہزاروں مرتبہ ذکر کیا ہے جس کو اہل علم و حدیث میں خوب ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

عقلی طور پر یہ کہنا کہ چونکہ جنات اور شیطین ہمیں نظر نہیں آتے اس لیے ہم ان کا وجود نہیں مانتے یہی بات ہی خلاف عقل ہے کیونکہ دنیا میں کتنی باتیں ایسی ہیں جو نظر میں نہیں آتیں مگر اس کو عوام و خواص تسلیم کرتے ہیں مثلاً انسان کا کسی درد میں مبتلا ہونا کسی دوسرے کو نظر نہیں آ سکتا سوائے اس کے کہ خود درد میں مبتلا شخص اس کا ذکر کرے، پھول نظر آتا ہے مگر اس کی خوشبو سونگھی تو جاسکتی ہے مگر نظر نہیں آتی صرف سونگھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں خوشبو موجود ہے، اسی طرح ایسی ذرات جو بڑے تجربات کے بعد محسوس ہونے اور تسلیم کیے جاتے ہیں پھر مزید تجربات کے بعد ان کو تباہی کا سامان بنایا جاتا ہے، دنیا میں جو پروگرام براہ راست ٹیلی کاسٹ کیے جاتے ہیں وہاں

انے کوئی چیز نہیں ہوتی اصل پروگرام لوگوں کے سامنے نظر آنے والے ٹی وی سے ہزاروں ادا ہو کر بھی مواصلاتی ذرائع سے عکس بندی کر رہا ہوتا ہے، آڈیو اور وڈیو کیسٹ میں راز بند تو ہو سکتی ہے مگر مشین پر چلائے بغیر اس کا وجود نظر نہیں آتا۔ آج کے زمانہ میں یہ سب ایسے مظاہر قدرت ہیں جن کو دیکھ کر عقلمند انسان اللہ تعالیٰ کی ان بیان کردہ اشیاء کا مان نہیں کر سکتا جو نظر میں نہیں آتیں۔

اب رہا یہ مسئلہ کہ ہم مذکورہ اشیاء کے وجود کو موجود قرآن اور علامات کی وجہ سے تسلیم کرتے ہیں کیا ایسی علامات جنات اور شیطین کے موجود ہونے کی بھی موجود ہیں؟ جواب یہ ہے کہ ہاں یہ ایسی علامات بلکہ ان سے بھی بڑھ کر موجود ہیں۔ بہت سی علامات قرآن پاک میں اس کتاب تاریخ جنات و شیطین میں ہی ملاحظہ کریں گے ایک علامت یہ ہے کہ جب کسی شخص پر جن بھوت دیو پریت کا سایہ ہوتا ہے اور یہ اس کو ایذا پہنچاتے ہیں وہ معلوم ہوتا ہے کہ اس پر جنات کا سایہ ہے۔

دوسرے یہ کہ جنات کے عامل جو دفع جنات کا عمل کرتے ہیں اور جادو ٹونہ کرتے ہیں اور تسخیر جنات کرتے ہیں وہ جنات کو دیکھ بھی لیتے ہیں اور ایسے دیکھنے والے دنیا میں ہزاروں لاکھوں ہیں ان کی شہادت بھی ظاہر بین لوگوں کے خلاف ایک مضبوط دلیل ہے۔

تیسرے یہ کہ بہت سے لوگ ایسے ہیں جنہوں نے ویسے ہی جنات کو دیکھا ہے اور ان کی حرکات کا مشاہدہ کیا ہے۔ احتراماً اللہ نے بھی اپنی لائبریری میں بیٹھ کر کئی مرتبہ خود بخود کتابوں کے اُلٹنے پلٹنے کو دیکھا ہے اور کئی مرتبہ بڑے بڑے درختوں کی چوٹیوں پر آگ کو جلتے اور آگ کے ایک حصہ کو دوسرے حصہ پر حملہ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

چوتھے جو لوگ کسی گندی جگہ پر پیشاب پاخانہ کرتے ہیں ان پر جنات کا حملہ کرنا تو بہت شہہ ہے کیونکہ یہ جگہیں جنات کا مسکن ہیں۔

پانچویں جو لوگ بعض اوقات کسی سانپ کو مارتے ہیں اور وہ سانپ جن ہوتا ہے

تو دوسرے جنات سامپ بن کر یا ویسے ہی ان لوگوں پر حملہ کرتے ہیں اور یہ بات میں نے عوام سے بھی سنی ہے۔

غرضیکہ جنات و شیاطین کے وجود پر بہت سے دلائل موجود ہیں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں
وَالْهَاجِجَ خَلَقْنَاهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَارِ السَّمُومِ۔ (الحجر ۱۲۴)

ہم نے جنات کو اس (خلقتِ انسانی) سے پہلے لو کی آگ سے پیدا کیا ہے۔
اللہ تعالیٰ نے مزید ارشاد فرمایا:

يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ إِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَنْفُذُوا مِنْ أَثْقَالِ السَّمَوَاتِ
وَالْأَرْضِ فَافْعَلُوا۔ (الرحمن ۳۳)

اے گروہ جن و انس! اگر تم میں طاقت ہے کہ آسمانوں اور زمین کے اطراف سے نکل کر بھاگ جاؤ تو بھاگ کر دکھاؤ تم نہیں بھاگ سکتے مگر غلبہ کے ساتھ (اور وہ تمہارے پاس ہے نہیں اس لیے تم خدا کے سامنے پیش ہونے سے نہیں بھاگ سکتے)۔

اور ارشاد ہے۔ دَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ۔

اور ہم نے جن اور انسانوں کو نہیں پیدا کیا مگر صرف اپنی عبادت کے لیے۔

ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح سے انسان ایک مخلوق ہے اور اللہ کی عبادت کے لیے پیدا کی گئی ہے اسی طرح سے جنات کی مخلوق بھی عبادت کے لیے پیدا کی گئی ہے اور قرآن دونوں کے لیے ذریعہ ہدایت ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی دونوں مخلوقات کے لیے رسول بنا کر مبعوث کیے گئے ہیں۔ ہاں یہ اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے کہ اس دنیا میں جنات و شیاطین کو انسانوں کے سامنے پوشیدہ رکھا (اگرچہ جنات کی تعداد قرآن کریم کے فرمان کے مطابق انسانوں کے مقابلہ میں بہت زیادہ ہے تاکہ ہر ایک مخلوق کو دوسری مخلوق سے حرج نہ ہو) آخرت میں معاملہ برعکس ہوگا جب انسان اور جنات جنت میں جائیں گے تو انسان

جنات کو دیکھ سکیں گے مگر جنات انسانوں کو نہیں دیکھ سکیں گے اور یہی انسان اشرف المخلوقات ہونے کی بھی دلیل ہے تاکہ دنیا میں جنات کو دیکھے بغیر اور ان سے گتھم گتھا ہوئے کے بغیر انہی سے عبادت کی ذمہ داری ادا کریں اور جنت میں بے بس نہ ہوں چاہیں تو جنات کو بھی دیکھ سکیں فرشتوں کو بھی اور اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذات پاک کو بھی جب اتنی خصوصیات جنات کو جنت میں حاصل نہ ہوں گی۔

فقط واللہ اعلم

امداد اللہ نور غفرلہ اللہ

جان کون ہے ؟

حضرت جوہری (ابراہیم بن سعید ابوالاسحاق محدث عظیم بغدادی سن وفات ۳۲۷ھ) فرماتے ہیں
”جان جنات کا باپ (ابو الجن) ہے۔“

جن کو جن کہنے کی وجہ

حضرت ابن عقیل حنبلی (محمد بن عقیل بغدادی ظاہری ابوالوفاء عالم العراق شیخ الحنابلہ)
فرماتے ہیں ”جن کو جن اس لیے کہتے ہیں کہ وہ چھپ کر رہتے ہیں اور آنکھوں سے ادھیل
رہتے ہیں“۔

شیطان کون ہیں ؟

(یہی علامہ ابن عقیل) فرماتے ہیں ”شیاطین جنات کی وہ قسم ہے جو خدا کے نافرمان ہیں
اور یہ ابلیس (ملعون) کی اولاد میں سے ہیں۔“

مردۃ کون ہیں ؟

(علامہ ابن عقیل) فرماتے ہیں ”مردۃ انتہائی سرکش اور انتہائی گمراہ قسم کے جنات ہیں۔“

جنات کے درجات

(حافظ) ابن عبدالبر (یوسف بن عبداللہ بن محمد قرطبی مالکی ابو عمر مؤرخ ادیب محقق عظیم مصنف

۱۔ کتاب الفنون (مترجم)

وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم

الحمد لله الحنان والمنان والصلوة والسلام علی سیدنا محمد المبعوث الی الانس والجان

اتباعہ :

یہ کتاب شیخ امام قاضی بدرالدین شبلی رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ”اسکام المرجان فی احکام الجنان“
کا خلاصہ ہے۔ میں نے اس کا نام ”نقط المرجان“ رکھا ہے مذکورۃ العدر کتاب کو میں نے اپنی حسب
منشاء مختصر بھی کیا ہے اور اضافات بھی کثرت سے کیے ہیں۔

وجہ جنات

جن کا معنی اور تعریف

حضرت ابن دُرَیْد (محمد بن حسن ازدی امام الشعراء واللغات سن وفات ۳۲۱ھ) فرماتے ہیں
”جنات انسانوں سے ایک الگ مخلوق ہے، کہا جاتا ہے اس کو رات نے پھیلا لیا وہ اس پر چھا
گئی اور اس کو ڈھانپ دیا۔ جب چھپانے کے معنی میں استعمال ہوں تو ان سب کا معنی ایک ہے
ہر وہ شے جو آپ سے مخفی ہو وہ آپ سے چھپی ہوئی ہے، بعد میں یہ لفظ (جن) جنات کا نام رکھ
گیا۔ جتنے جن اور جان سب ایک شے ہے اور جن جنات میں سے ایک قسم کا نام ہے۔“

جن کون ہیں ؟

حضرت ابو عمر الزاہد (علامہ محمد بن عبدالواحد بغدادی ۳۴۵ھ) فرماتے ہیں ”جن جنات کے

کتب کثیرہ حافظ المغرب سن وفات ۴۶۳ھ) فرماتے ہیں ”اہل کلام اور اہل زبان کے نزدیک جنات کے کئی درجات ہیں، جب یہ صرف جن کا لفظ ذکر کریں گے تو اس سے صرف جن ہی مراد ہوگا، اگر وہ اس (جن) کو ذکر کریں گے جو انسانوں کے ساتھ سکونت رکھتے ہیں تو عامر کا لفظ ذکر کریں گے، (اور عامر کی) جمع عمار ہے، اگر سامنے آجانے والے جنات مراد لیں گے تو ”ارواح“ کا لفظ استعمال کریں گے، اگر شریر اور سرکش ہوں گے تو ان شیطان بولتے ہیں، اور اگر اس سے بھی آگے نکلے ہوئے ہوں اور معاملہ بہت خطرناک ہو تو اس کو عفریث بولتے ہیں۔“

جنات کے وجود پر سب مسلمان متفق ہیں

شیخ تقی الدین ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں کہ ”طوائف مسلمین میں سے کسی نے بھی جنات کے وجود کا انکار نہیں کیا، اکثر کفار بھی ان کے وجود کے قائل ہیں، کیونکہ جنات کے وجود کے متعلق انبیاء کرام کے ارشادات حدیث تو اتنے تک پہنچے ہوئے ہیں، جس کا یقینی طور پر معلوم ہونا لازمی ہے جس کو عوام بھی جانتے ہیں اور خواص بھی جانتے ہیں، جاہل فلسفیوں کی معمولی سی جماعت کے علاوہ جنات کا کوئی بھی انکار نہیں کرتا۔“

فرقہ قدریہ کی رائے

قاضی ابوبکر باقلانی دہلوی محمد بن الطیب بن محمد قاضی متکلم اسلام بغدادی اپنے زمانہ میں مذہب اشاعرہ کے سرخیل متوفی ۴۰۳ھ) فرماتے ہیں ”فرقہ قدریہ کے قدیم زمانہ کے اکثر حضرات تو جنات کے وجود کے قائل ہیں لیکن موجودہ زمانہ کے انکار کرتے ہیں، اور کچھ لوگ ان میں سے اب بھی ان کے موجود ہونے کے قائل ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ اپنی رفیق جماعت کی وجہ سے اور ان میں شعاع کے گزر جانے کی وجہ سے نظر نہیں آتے، اور ان میں کے بعض افراد کہتے ہیں کہ یہ نظر نہیں آتے اس لیے کہ ان کا کوئی رنگ نہیں ہوتا جیسے ہوا کا کوئی رنگ نہیں ہوتا اس لیے

نہیں آتے۔

ابتدائے جنات

جنات حضرت آدمؑ سے دو ہزار برس قبل پیدا ہوئے

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ فرماتے ہیں:-

خَلَقَ الْجِنَّ قَبْلَ آدَمَ بِأَلْفَيَّ عَامٍ ۖ

جنات کو حضرت آدمؑ سے دو ہزار سال پہلے پیدا کیا گیا۔

(فائدہ از مترجم) اس کے راوی ابو ذلیف بن بشر ضعیف اور متروک ہیں۔

انسانوں سے پہلے زمین پر جنات رہا کرتے تھے

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں ”جنات زمین پر اور فرشتے آسمان پر رہا کرتے تھے اور آسمان اور زمین کی آبادی تھے، ہر آسمان کے الگ فرشتے تھے، اور ہر آسمان والوں کی نماز جمع اور دعا مقرر تھی، اور ہر آدمی کے آسمان والے اپنے نیچے کے آسمان والوں سے زیادہ مار لے والے تھے، زیادہ نماز اور تسبیح کرنے والے تھے، پس آسمان کے آباد کنندگان آتے تھے اور زمین کے جنات۔“

(فائدہ از مترجم) اس روایت کو حضرت ضحاکؒ سے روایت کرنے والے جویر بن سعید، قاسم بنی مفسر ہیں جو انتہا درجہ کے ضعیف راوی ہیں۔

۱۔ البداء السخی بن بشیر (منہ)

۲۔ میزان الاعتدال ذہبی ۱۸۴/۱ ترجمہ نمبر ۷۳۹

۳۔ مغرب المہذیب ۱۳۶/۱، میزان الاعتدال ۲۲۷/۱

فرشتوں نے تخلیق آدم پر کیوں اعتراض کیا؟

حضرت مقاتل ۱۸ اور حضرت جویر ۱۹ حضرت صفاک ۲۰ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ”جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا تو انہوں نے فرمایا:-

إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً ۖ

میں زمین میں ایک جانشین بنانے والا ہوں۔

تو فرشتوں نے عرض کیا:-

أَتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ ۚ

کیا آپ زمین میں اس کو پیدا کرنا چاہتے ہیں جو اس میں فساد پیدا کرے گا اور خون بہائے گا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں یہ فرشتے معنیب نہیں جانتے تھے بلکہ انہوں نے اولادِ آدم کے اعمال کو جنات کے اعمال پر قیاس کر لیا تھا اسی لیے انہوں نے کہا ”کیا آپ زمین میں اس کو پیدا کرنا چاہتے ہیں جو فساد کریں گے جیسا کہ جنات نے فساد کیا اور خون بہائیں گے جیسا کہ جنات نے خون بہایا، اور یہ اس لیے کہ انہوں نے اپنے ایک نبی کو قتل کیا تھا جس کا نام یوسف تھا“ ۲۱

(فائدہ از مترجم) جنات میں نبی ہوئے ہیں یا نہیں اسکی مکمل تفصیل اسی کتاب میں آگے آرہی ہے۔

۱۷ تاریخ محمد بن اسحق (مترجم)

۱۸ تفسیر مقاتل بن سلیمان، تفسیر جویر (مترجم)

ابو الجحش کی خواہشات

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ”جب اللہ تعالیٰ نے ابو الجحش سموم کو آگ کے شعلے سے پیدا کیا تو فرمایا: تم کوئی تمنا کرو؟ اس نے کہا میری تمنا یہ ہے کہ ہم خود تو دیکھیں ہمیں کوئی نہ دیکھے اور ہم زمین میں چھپ سکیں اور ہمارا بوڑھا بھی جوان ہو کر فوت ہو کرے“ تو اس کی یہ خواہش پوری کی گئی اس لیے وہ خود تو دیکھتے ہیں لیکن دوسروں کو نظر نہیں آتے اور جب مرتے ہیں تو زمین میں فاسد ہو جاتے ہیں اور ان کا بوڑھا بھی فوت نہیں ہوتا مگر جوان ہو کر ۲۲ یعنی جیسے بچہ ۲۳ آخری عمر تک پہنچ جاتا ہے (اسی طرح ہے ان کا بوڑھا جوان ہو کر مرتا ہے)۔

ابلیس کب سے زمین پر رہنے لگا

جویر اور عثمان اپنی سندوں کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ ”اللہ تعالیٰ نے جنات کو پیدا کیا اور زمین کو آباد کرنے کا حکم فرمایا تو یہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں لگے رہے حتیٰ کہ عرصہ دراز گزر گیا تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی شروع کر دی اور خونریزی کرنے لگے۔ ان کا ایک بادشاہ تھا جس کا نام یوسف تھا اس کو انہوں نے مار ڈالا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر دوسرے آسمان کے فرشتوں کا ایک لشکر بھیجا اس لشکر کو جن کہا جاتا تھا، ان میں ابلیس بھی تھا جو چار ہزار کا سردار تھا، یہ (آسمان سے) اترے اور زمین سے سب اولاد جن کو تباہ کیا اور وہاں سے جلا وطن کیا اور سمندر کے جزیروں کی طرف مار بھگایا، اور ابلیس اپنے لشکر سمیت اس زمین پر رہنے لگا، ان پر عمل آسان ہو گیا اور زمین میں رہائش کو پسند کیا“ ۲۴

محمد بن اسحاق حضرت حبیب بن ابی ثابت (تابعی فقیہ متوفی ۱۱۹ھ) وغیرہ سے روایت کرتے ہیں کہ ”ابلیس (شیطان) نے اپنے لشکر سمیت زمین پر حضرت آدم علیہ السلام سے چاہا

۲۲ تفسیر جویر، تفسیر عثمان بن ابی شیبہ (مترجم)

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں ”اللہ تعالیٰ نے جنات کی طرف ایک رسول مبعوث فرمایا جس نے ان کو اللہ کی اطاعت کا حکم فرمایا اور یہ کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے اور ایک دوسرے کو قتل نہیں کریں گے جب انہوں نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت چھوڑ دی اور قتل کرنا شروع کر دیا تو (اس وقت سے) فرشتوں نے کہا تھا ”أَتَجْعَلُ فِيهَا.....“ (کیا آپ زمین میں اس کو پیدا کرنا چاہتے ہیں جو زمین میں فساد کرے گا اور خون بہائے گا)۔

(فائدہ از علامہ سیوطیؒ) میں کہتا ہوں ان مذکورہ دونوں روایات کی سندیں بناوٹی ہیں، ابو حذیفہ کذاب ہے، جو یہ متروک ہے اور ضحاکؒ نے حضرت ابن عباسؓ سے سماع نہیں کیا لیکن حاکمؒ (۳۲۱ھ) نے مستدرک میں حضرت ابن عباسؓ سے یہ روایت کی ہے اور اس کو صحیح بھی کہا کہ حضرت ابن عباسؓ اللہ تعالیٰ کے ارشاد اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً قَالُوْا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِكُ الدِّمَآءَ کی تفسیر میں ارشاد فرماتے ہیں :-

”حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق سے دو ہزار سال پہلے جنات رہا کرتے تھے انہوں نے زمین میں فساد برپا کیا اور خونریزی کی تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کا ایک لشکر بھیجا جنہوں نے ان کو مارا اور سمندروں کے جزیروں میں لے جا کر پھوڑ دیا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا :-

اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً قَالُوْا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِكُ الدِّمَآءَ۔

(یعنی میں زمین میں ایک نائب ضرور بناؤں گا، کہنے لگے کیا آپ پیدا کریں گے زمین میں ایسے لوگوں کو جو فساد کریں گے اور اس میں خونریزیاں کریں گے)۔“
جیسا کہ ان جنات نے کیا تھا۔

تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا :-

۱۔ مستدرک حاکم ۲/۲۲۱، امام ذہبی نے بھی اس تصحیح کو برقرار رکھا ہے۔

اِنِّیْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ۔
(یعنی میں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے)۔

جنات کس دن پیدا ہوئے ؟

حضرت ابو العالیہؒ سے روایت ہے فرماتے ہیں ”اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو بدھ کے دن پیدا کیا اور جنات کو جمعرات کے دن پیدا کیا اور حضرت آدم کو جمعہ کے دن پیدا کیا۔ پھر جنات کی آدم نے کفر اختیار کیا تو فرشتے ان کی طرف زمین پر اترتے تھے اور ان سے جنگ کرتے تھے۔ اور زمین میں خونریزی ہوتی تھی اور فساد برپا ہوتا تھا، اسی پر قیاس کرتے ہوئے فرشتوں نے کہا تھا ”آپ زمین میں اس کو پیدا کریں گے جو اس میں فساد کرے گا“ ۱۔

انسی مخلوقات پہلے اور کونسی بعد میں پیدا ہوئیں

حضرت وہبؒ حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ”اللہ تعالیٰ نے جنت کو ۱۔ رخ سے پہلے، اپنی رحمت کو غضب سے پہلے، آسمان کو زمین سے پہلے، سورج اور ۲۔ کستاروں سے پہلے، دن کو رات سے پہلے، سمندر کو خشکی سے پہلے، زمین کو پہاڑوں ۳۔ پہلے، فرشتوں کو جنات سے پہلے، جنات کو انسانوں سے پہلے اور نر کو مادہ سے پہلے ۴۔ پیدا فرمایا“ ۲۔

۱۔ ابن جریر (تفسیر طبری)، ابو حاتم، کتاب الغلطۃ ابو الشیخ (منہ)

۲۔ کتاب الغلطۃ ابو الشیخ (منہ)

جن و انسان کی اصل

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں :-

وَالْجَانَّ خَلَقْنَاكَ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَارِ السُّمُورِ ۝

(ترجمہ) اور ہم حضرت آدمؑ کی پیدائش سے قبل جن کو آگ سے پیدا کر چکے تھے (جو غایت لطافت کی وجہ سے) ایک گرم ہوا تھی۔

وَخَلَقَ الْجَانَّ مِنْ مَّارِجٍ مِنْ نَّارٍ ۝

(ترجمہ) اور جنات کو خالص آگ سے پیدا کیا (جس میں دھواں نہ تھا)۔

اور ابلیس سے حکایت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ حکایت فرماتے ہیں :-

خَلَقْتَنِي مِنْ نَّارٍ وَخَلَقْتَهُ مِنْ طِينٍ ۝

(ترجمہ) آپ نے مجھ کو آگ سے پیدا کیا، اور اس (آدمؑ) کو آپ نے آگ سے پیدا کیا ہے۔

(فائدہ) قاضی عبدالجبار (معتزلی) کہتا ہے "آگ کا جنات کی اصل ہونا دلائل سمعیہ سے

ثابت ہے عقل سے نہیں" (منہ)

جنات آگ سے پیدا ہوئے تو ان کو شہابے کیسے جلا سکتے ہیں؟

ابو الوفا ابن عقیل کہتے ہیں "ایک شخص نے جنات کے متعلق سوال کیا اور کہا "اللہ تعالیٰ نے

۱۔ سورۃ النجم آیت ۲۷

۲۔ سورۃ الرحمن آیت ۱۵

۳۔ سورۃ الاعراف آیت ۱۲

ان کے متعلق ارشاد فرمایا ہے کہ وہ آگ سے پیدا شدہ ہیں اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ شہابے ان کو بھی پہنچاتے ہیں اور ان کو جلاتے بھی ہیں۔ یہ آگ آگ کو کیسے جلاتی ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے شیاطین اور جنات کو آگ کی طرف ویسے ہی منسوب فرمایا ہے جیسے انسان کو خاک، گارہ اور بچنے والی مٹی کی طرف منسوب فرمایا ہے جس سے انسان کے حق میں مراد یہ ہے کہ اس کی اصل گارا ہے حالانکہ انسان حقیقت میں گارا نہیں ہے، تو اسی طرح سے جنات بھی اصل میں آگ سے پیدا ہوئے۔

اس کی دلیل جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی ہے :-

عَرَضَ لِي الشَّيْطَانُ فِي صَلَاتِي فَخَنَقْتُهُ فَرَأَيْتُهُ بَرْدًا رَقِيقًا عَلَى يَدَيْهِ ۝

(ترجمہ) شیطان نے نماز میں میرا مقابلہ کیا تو میں نے اس کا گلا گھونٹ دیا اور میں نے اس کی لعاب کی ٹھنڈک کو اپنے ہاتھ پر محسوس کیا۔

پس جو خود جلائے والی آگ ہو اس کی لعاب ٹھنڈی کیسے ہو سکتی ہے بلکہ سرے سے اس کی لعاب ہو ہی نہیں سکتی، پس ہم نے جو کہا ہے اس کی صحت معلوم ہو گئی اھ

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ان کو اس پانی کے ساتھ تشبیہ دی ہے جو کنواں کھودنے کے وقت نکلتا ہے، اور اگر وہ ایسی اشکال پر نہ ہوتے جو آگ کی نہیں ہیں تو ان کی صورتوں کا ذکر اور شعلوں اور چنگاریوں کے نہ ہر لے کا ذکر کیوں فرماتے۔

قاضی ابوبکر (باقلائی) فرماتے ہیں جنات کے آگ سے پیدا ہونے کی وجہ سے ہم ان میں غور و فکر نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ ان کو (انسانوں کے سامنے) ظاہر کر دے، ان کے اجسام

۱۔ مسند احمد ۵/۱۰۴، ۱۰۵، دلائل النبوت بیہقی ۹۹/۱ باب ماجاء فی الجنی والجنی الذی اور فتح الباری

۲/۵۴۷ مع بخاری شریف کتاب احادیث الانبیاء اور مسلم شریف باب جواز لعن شیطان فی اثبات الصلوۃ بھی ملا حلقہ

فرماتے ہیں۔ درمنثور ۵/۳۱۳، سنن الکبریٰ بیہقی ۲/۲۱۹، کثر العمال ۱۲۸۲۔

کو مٹا کر دے اور ان کے لیے ایسی صفات پیدا کر دے جو آگ کی صفات سے زائد ہوں، اور وہ اپنے آگ ہونے سے خارج ہو جائیں اور ان کے لیے (اللہ تعالیٰ) مختلف شکلیں اور صورتیں پیدا فرمادے۔

جنات کی شکلیں

قاضی ابوبکر الفراء فرماتے ہیں ”جنات کی شکلیں مختلف ہوتی ہیں اور جسم ملتے جلتے ہیں اور یہ بھی درست ہے کہ وہ لطیف ہوں اور یہ بھی درست ہے کہ وہ کشیف ہوں، معتزلہ اس کے مخالف ہیں وہ کہتے ہیں کہ ان کے اجسام لطیف ہی ہیں اور ان کی لطافت کی بنا پر ہم ان کو دیکھ نہیں سکتے“

جنات نظر آ سکتے ہیں

قاضی ابوبکر دباقلانیؒ فرماتے ہیں ”ہم کہتے ہیں جن لوگوں نے جنات کو دیکھا ان کو واقعی طور پر دیکھا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کی رویت کو پیدا کیا ہے، اور وہ شے جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے رویت کو پیدا نہیں کیا ان کو کوئی نہیں دیکھ سکتا، یہ جنات مختلف سطحوں میں ہیں اور نرم ہیں۔“

اجسام لطیف ہیں

اکثر معتزلہ کہتے ہیں ان کے اجسام لطیف اور بسیط ہیں۔ قاضی ابوبکر دباقلانیؒ فرماتے ہیں ہمارے نزدیک یہ بھی درست ہے اگر اس پر ہمارے سامنے کوئی قرآن و حدیث کی دلیل مل جائے جب کہ کوئی ایسی دلیل نہیں ہے جس کو ہم اس باب میں جانتے ہوں۔

میں علامہ جلال الدین سیوطیؒ کہتا ہوں امام مسلمؒ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسے کیا ہے آپ فرماتی ہیں کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نہ

خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُورٍ وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَّارِجٍ مِنْ نَارٍ وَخُلِقَ آدَمُ
مِمَّا وُصِفَ لَكَ ۚ

ترجمہ فرشتوں کو نور سے پیدا کیا گیا، جنات کو شعلہ زن آگ سے پیدا کیا گیا اور
آدم علیہ السلام کو اس سے پیدا کیا گیا جس کا تمہیں (قرآن پاک میں) ذکر کیا گیا ہے
(یعنی خاک سے)۔

فرمان خداوندی

وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَّارِجٍ مِنْ نَارٍ
(اور جنات کو آگ کے شعلہ سے پیدا کیا)

اس کی تفسیر میں حضرت ابن عباسؓ ارشاد فرماتے ہیں مارج میں نَار سے مراد آگ کا
شعلہ ہے۔ ۱

اور حضرت مجاہدؒ مذکورہ فرمان خداوندی وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَّارِجٍ مِنْ نَارٍ کی تفسیر میں
فرماتے ہیں (جنات کو) پیسے اور سبز شعلہ سے پیدا کیا جو آگ کے بھڑکنے کے وقت اُوپر کی سطح
پر نظر آتا ہے ۲

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اہلین فرشتوں کے قبیلوں میں سے
ایک قبیلہ سے تھا جس کو جن کہا جاتا تھا یہ فرشتوں میں سے لو کی آگ سے پیدا کیے گئے دنیہ

۱۔ صحیح مسلم کتاب الزہد حدیث نمبر ۶، مسند احمد ۲/۱۵۲، ۱۶۸، جامع صغیر حدیث ۳۹۳۶، مجمع ۸/۳۴۲

درمنثور ۶/۱۴۳، مشکوٰۃ ۵۷۱، مصنف عبد الرزاق ۴/۲۰۹، المحبانک فی اخبار الملائک ۹، زاد المسیر ۶

۵/۳۴۶، تفسیر ابن کثیر ۳/۲۸۸، ۵/۱۶۳، ۴/۲۶۴، تفسیر قطبی ۱۰/۲۴۲، الاسماء والصفات ۳۳۳، ۲۸۶

بدایہ والنہایہ ۴/۵۵۴، ۵/۵۵۵، تاریخ جرجان ۱۰۳، تہذیب تاریخ ابن عساکر ۲/۳۴۲۔

۲۔ فریبانی، ابن جریر، ابن القنذر، ابن ابی حاتم (منہ)

۳۔ فریبانی، عبد بن حمید (منہ) ۱

حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا وہ جنات جن کا ذکر قرآن پاک میں کیا گیا ہے یہ شعلہ زن آگ سے
پیدا کیے گئے ہیں ۱

جنات کو خوبصورت آگ سے پیدا کیا

فرمان خداوندی

وَالْجَانَّ خَلَقْنَاهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَارِ السَّمُومِ ۚ

(اور ہم نے جنات کو (حضرت آدم کی پیدائش) سے پہلے لو کی آگ سے پیدا کیا)
اس کی تفسیر میں حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں (جنات کو) خوب صورت ترین آگ سے
پیدا فرمایا ۲

جنات دوزخ کی آگ کے ستروں سے پیدا ہوئے

حضرت ابن مسعودؓ ارشاد فرماتے ہیں لو کی وہ آگ جس سے جنات پیدا کیے گئے دوزخ کی
اُن ستروں سے ہے، اور یہ دنیا کی آگ لو کی آگ کا ستروں سے ہے جس سے جنات کو پیدا کیا گیا ۳

بن دشیاطین سورج کی آگ سے پیدا ہوئے

حضرت عمرو بن دینارؓ فرماتے ہیں جنات اور شیاطین کو سورج کی آگ سے پیدا کیا گیا ۴

۱۔ تفسیر ابن جریر طبری (منہ)

۲۔ سورة الحجر آیت ۲۷

۳۔ ابن ابی حاتم (منہ)

۴۔ فریبانی، ابن جریر، ابن ابی حاتم، طبرانی، حاکم وصحیح، شعب الایمان بیہقی (منہ)

۵۔ ابن ابی حاتم (منہ)

جنات کی اقسام

جنات کی تین قسمیں

(حدیث) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا :-

خَلَقَ اللَّهُ الْجَنَّةَ ثَلَاثَةَ أَصْنَافٍ: صِنْفٌ حَيَّاتٌ وَعَقَارِبٌ وَخِشَاشٌ
الْأَرْضِ وَصِنْفٌ كَالْبُرُجِ فِي الْهَوَاءِ، وَصِنْفٌ عَلَيْهِمُ الْحِسَابُ الْعِقَابُ^۱
ترجمہ اللہ تعالیٰ نے جنات کو تین قسم پر پیدا فرمایا ہے، ایک قسم میں سانپ بچھو
اور زمین کے کیڑے مکوڑے ہیں، اور ایک قسم فضا میں ہوا کی طرح ہیں اور
ایک قسم وہ ہے جس پر حساب و عذاب ہے۔

(فائدہ از مولف) حافظ سیسیؒ فرماتے ہیں ”شاید کہ یہ دوسری قسم وہ ہے جو نہ تو کھاتی
ہے اور نہ پیتی ہے اگر یہ درست ہو کہ جنات کھاتے پیتے نہیں تو۔“

جنات کی تین قسموں کی ایک اور حدیث

حضرت ابو ثعلبہ ششتی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا :-

لَمْ يَكُنْ الشَّيْطَانُ ابْنَ ابْنِ الدُّنْيَا (۱) ص ۲، الهوائف ابن ابی الدنيا (۱۵۶)، المجروحین ابن ابی حبان ۳/۱۰۶،
طبرانی ۲۲/۲۱۴، حاکم ۲/۴۵۶، بیہقی الاسماء والصفات ص ۳۸۸، نوادر الاصول حکیم ترمذی، کتاب الغلظة ابو ایخ
ابن مردودہ (منہ) و منشور ۳/۱۴۷، اتحاف السادة ۴/۲۸۹، حدیث منکر میزان الاعتدال، الجامع الصغیر حدیث
نمبر ۳۹۳، المطالب العالیہ ۱۰۴، کنز العمال ۱۵۱۷۹، تذکرۃ الموضوعات قیسرانی ۲۵، علیہ البوعینم ۵/۱۳۷، الجامع کبیر
۱۰۳۶۷

الْجَنَّةُ ثَلَاثَةُ أَصْنَافٍ فَصِنْفٌ لَهُمْ أَجْنَحَةٌ يَطِيرُونَ بِهَا فِي الْهَوَاءِ
وَصِنْفٌ حَيَّاتٌ وَكَلَابٌ وَصِنْفٌ يَحِلُّونَ وَيَطْعَمُونَ^۲

ترجمہ جنات کی تین اقسام ہیں ایک قسم کے پر ہیں جن سے وہ ہوا میں اڑتے ہیں اور
ایک قسم سانپ اور کتے ہیں اور ایک قسم ادھر سے ادھر منتقل ہوتے رہتے
ہیں۔

(فائدہ از مولف) علامہ سیسیؒ فرماتے ہیں یہ آخری قسم (جو اوپر کی حدیث میں بیان کی
گئی ہے) ان جنات کی ہے جو اپنی شکلیں مختلف طور پر بدل سکتے ہیں۔

بعض کتے جنات ہیں

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں ”کتے جنات کی ایک قسم ہیں اور یہ ضعیف قسم کے جنات ہیں
جو کہ جس کے پاس کھانے کے وقت کتا بیٹھ جائے تو اس کو کچھ ڈال دے یا اس کو ہٹائے۔“
حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں ”کتے جنات کی ایک قسم ہیں جب یہ تمہارے کھانے
کے وقت آجائیں تو ان کو کچھ ڈال دو کیونکہ ان کا بھی ایک نفس ہے۔“^۳

(حدیث) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

لے نوادر الاصول، ابن ابی عاتم، طبرانی، ابوالشیخ، حاکم، الاسماء والصفات بیہقی (منہ) حدیث صحیح جامع
صغیر حدیث نمبر ۳۲۵، مجمع الزوائد ۸/۱۳۶، جامع کبیر حدیث نمبر ۱۰۳۶، ابوالکافی (ابوالقاسم ہبہ اللہ
ابن الحسن (۳۱۸ ھ) وغیرہ، دیلمی ۲۲۳۳-۲/۱۳۳، کنز العمال ۱۵۱۷۸، اتحاف السادة ۴/۲۸۹، تفسیر ابن کثیر
۸/۴۸۷، مستدرک ۲/۴۵۶، الجامع الصغیر ۳۶۵، ابن حبان ۲۰۰۷، مشکل الآثار ۲/۹۵، مشکوٰۃ ۴۸۸،
علیہ البوعینم ۵/۱۳۷، ابن کثیر ۶/۴۸۷، قرطبی ۱/۳۱۸،

ابو عثمان سعید بن العاص الرازی (منہ)

ابو عثمان سعید بن العاص الرازی (منہ)

لَوْلَا أَنَّ الْكَلْبَ أُمَّةٌ لَمْ مَوْتُ بِقَتْلِهَا وَلَكِنْ خِفْتُ أَنْ أَبِيدَ أُمَّةٌ
فَأَقْتُلُوا مِنْهَا كُلَّ أَسْوَدَ بِهِمٍ فَإِنَّهُ جُنَّهَا. أَوْ مِنْ جُنَّهَا ۚ

ترجمہ اگر یہ کہتے ایک مخلوق نہ ہوتے تو میں ان کے قتل کرنے کا حکم دے دیتا
لیکن مجھے ڈر ہے کہ میں کسی مخلوق کو مٹا نہ دوں، تم ان میں سے ہر سیاہ کہتے کو
قتل دیا کرو کیونکہ یہ شیطان کی ایک قسم ہے۔

مختلف شکلیں بدلنا

اور انسان وغیرہ کی صورت میں ظاہر ہونا

کالا کتا شیطان ہے

۲ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ سیاہ کتے کا دغا بازی کے سامنے سے گزرنا نماز
کو توڑ دیتا ہے، آپ سے عرض کیا گیا سرخ اور سفید کے مقابلہ میں سیاہ کتے نے کیا جرم کیا ہے؟ آپ
نے ارشاد فرمایا :-

الْكَلْبُ إِلَّا سَوْدَ شَيْطَانٍ ۚ

(اس لیے کہ) کالا کتا شیطان ہے۔

(فائدہ) سیاہ کتا چونکہ شیطان ہے اور شیطان اللہ تعالیٰ کا سرسرا فرمان ہے اور شیطان
درخ میں جا نہیں گئے اس لیے ان کو قتل کرنے کا کوئی گناہ نہیں بلکہ حضور کے ارشاد پر عمل کرنے
کا ثواب بھی ملے گا۔ (امداد اللہ)

جنت کس کس شکل میں آ سکتے ہیں

جنت بہت سی صورتیں بدل سکتے ہیں اور انسان، چوپائے، سانپ، بچھو، اونٹ، بیل،

۱۔ صحیح مسلم کتاب المساقات حدیث ۴، جامع ترمذی کتاب الصيد باب ۱۶، ۱۷۔ ابوداؤد کتاب الاضاحی ۱۶

ابن ماجہ کتاب الصيد باب ۲، سنن نسائی کتاب الصيد باب ۱۰، سنن داری کتاب الصيد باب ۲، مسند احمد ۵/۱۴۹،

باب ۱۶، سنن نسائی کتاب القبلہ باب ۷، ابن ماجہ کتاب الاقامہ باب ۳۸، مسند امام احمد ۵/۱۴۹،

۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۸، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۵۷، ۲۸۰، جامع صغیر حدیث نمبر ۶۴۶۱ حدیث صحیح از حضرت عائشہ رضی

۱۔ صحیح مسلم کتاب المساقات حدیث ۴، جامع ترمذی کتاب الصيد باب ۱۶، ۱۷۔ ابوداؤد کتاب الاضاحی ۱۶

ابن ماجہ کتاب الصيد باب ۲، سنن نسائی کتاب الصيد باب ۱۰، سنن داری کتاب الصيد باب ۲، مسند احمد ۵/۱۴۹،

باب ۱۶، سنن نسائی کتاب القبلہ باب ۷، ابن ماجہ کتاب الاقامہ باب ۳۸، مسند امام احمد ۵/۱۴۹،

۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۸، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۵۷، ۲۸۰، جامع صغیر حدیث نمبر ۶۴۶۱ حدیث صحیح از حضرت عائشہ رضی

ابوداؤد شریف و ترمذی شریف از حضرت عبداللہ بن مغفل رضی

بکری، گھوڑے، خچر، گدھے اور پرندے وغیرہ کی شکلیں (بھی) اختیار کر سکتے ہیں۔

جنات کو قتل کرنے کا طریقہ

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا:-

إِنَّ بِالْمِدْيَةِ جَنَاتٌ قَدْ أَسْكَمُوا فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْ هَذَا الْعَوَارِثِ شَيْئًا فَأَذُوهُ
ثَلَاثًا، فَإِنْ بَدَأَ لَكُمْ فَأَقْتُلُوهُ. ۱۰

ترجمہ مدینہ میں جو جنات تھے وہ مسلمان ہو چکے ہیں اب جب تم ان میں سے
کسی کو دیکھو تو تین مرتبہ تنبیہ کرو اگر پھر بھی وہ سامنے آئے تو اس کو قتل
کر دو۔

جنات کا اپنی صورت بدلنے کی حقیقت

قامنی ابوعلیٰ منبلی فرماتے ہیں: ”شیاطین کو اپنی صورت بدلنے کا اور صورت تبدیل
کرنے کا کوئی اختیار نہیں، ہاں یہ درست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو کچھ کلمات اور خاص قسم کا کوئی
فعل جتلا دیتے ہوں کہ جب یہ فعل اور کلمہ استعمال کریں اللہ تعالیٰ ان کو ایک صورت سے دوسری
صورت میں تبدیل فرمادیں۔“

پس یہ کہنا کہ شیطان (اور جن) اپنی شکل و صورت بدلنے پر قادر ہیں اس کا معنی یہ
ہے کہ شیطان (اور جن) اس کلمہ پر قادر ہیں کہ جب بھی وہ اس کلمہ کو ادا کریں اور اپنی مخصوص حکمت
کریں تو اللہ تعالیٰ ان کو ایک صورت سے دوسری صورت میں منتقل کر دیں اور ان کی فطرت میں

۱۰ مسلم شریف کتاب السلام حدیث نمبر ۱۳۹، سنن البوداؤد شریف کتاب الادب باب ۱۶۱، موطا امام

مالک کتاب الاستبذان حدیث نمبر ۳۳، مسند امام احمد ۱۲/۳

بی طریقہ جاری رہتا ہے۔

لیکن بذات خود اپنے آپ کو مختلف اشکال میں ظاہر کرنا جنات و شیاطین کے لیے
محال ہے کیونکہ ان کا اپنی ذاتی صورت سے دوسری صورتوں میں خود کو منتقل کرنا ان کی بنیاد کے
طواف اور اجزاء کی تفریق ہے اور جب ان کے اجزاء دوسری صورت میں منتقل ہو جائیں گے
اور پہلی صورت کی حیات باطل ہو جائے گی اور مجموعی طور پر وقوع فعل محال ہو جائے گا، تو یہ
جنات و شیاطین بذات خود اپنے آپ کو (دوسری صورتوں میں) کیسے تبدیل کر سکتے
ہیں؟

(قامنی ابوعلیٰ) فرماتے ہیں فرشتوں کے مختلف شکلیں بدلنے کے متعلق بھی یہی صورت
ہے اور یہ جو ابلیس کے بارے میں آیا ہے کہ وہ سراقہ کی شکل میں ظاہر ہوا، اور حضرت جبریل
علیہ السلام حضرت وحیہ دکھائی کی صورت میں (اکثر طور پر) آتے تھے یہ اسی بات پر محمول ہے جو
ہم نے ذکر کی ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے ایسے قول پر ان کو قدرت بخشی ہے جس کے کہنے سے
اللہ تعالیٰ ایک صورت سے دوسری صورت میں تبدیل فرمادیتے ہیں ۱۱

(رفاندہ) مزید تفصیل کے لیے ”فرشتوں کے عجیب حالات“ کا صفحہ ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲،
۴۳۳ ملاحظہ کریں۔

فیلان جادوگر جنات ہیں

حضرت عمرؓ کے سامنے غیلان کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا ”کسی میں طاقت نہیں کہ وہ
اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ صورت کو تبدیل کر سکے، لیکن انسانوں کے جادوگروں کی طرح جنات کے بھی
جادوگر ہوتے ہیں جب تم ان کو دیکھو تو اذان دیا کرو“ ۱۲

۱۱ المہامک فی اخبار الملأئک مترجم از امداد اللہ اور غفرلہ ص ۴۳

۱۲ مکالمہ شیطان (منہ حدیث نمبر ۲، مصائب الانسان من مکالمہ الشیطان ابن مفلح مقدسی ص ۳، آکام المرجان ص ۳۳

۱۔ نہ (صرف) دو انگشت تھا۔ انہوں نے اس سے پوچھا تو کیا چیز ہے؟ اس نے کہا میں اذہب
نہ ہوں، انہوں نے فرمایا تو تو جنات میں سے ہے؟ پھر اس کے سر پر ایک ڈنڈا مارا کہ وہ
صاف گیا۔

بعض کتے اور اونٹ جنات میں سے ہوتے ہیں

قاضی ابوعبلی (حنبل) فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کتے کے متعلق ارشاد کہ "یہ شیطان
ہے اس کا کیا مطلب ہے حالانکہ یہ معلوم ہے کہ کتا کتے سے پیدا ہوتا ہے۔ اسی طرح آپ کا
اونٹ کے بارے میں کہ یہ جن ہے حالانکہ وہ اونٹ سے پیدا ہوتا ہے

جواب

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات (کتے اور اونٹ کے متعلق جنات کے ساتھ تشبیہ
مطور پر فرمائی ہے، کیونکہ کالا کتا باقی قسم کے کتوں سے زیادہ شریر اور سب سے کم فائدہ مند
ہوتا ہے اور اونٹ مشکلات پھیلنے اور بار برداری میں جنات کے مشابہ ہے۔

بعض سانپ جنات ہیں

میں کہتا ہوں:

ابن النعم فرماتے ہیں "جنات کی تین قسمیں ہیں۔ ۱۔ جن پر ثواب بھی ہے اور عذاب بھی ہے
۲۔ آسمان اور زمین کے درمیان اڑنے والے۔ ۳۔ سانپ اور کتے،

بخ شدہ جن سانپ کی شکل میں

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ا۔

ابن ابی علقم (منہ)

حضرت عبداللہ بن عبید بن عمیرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے غیلان
کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا ا۔

مُسَحَّرَةُ الْحَبْنِ۔

(ترجمہ) یہ جادوگر جنات ہیں۔

جب غیلان نظر آئیں تو انسان کیا کریں؟

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں ا۔

أَمُونًا إِذَا رَأَيْنَا الْغِيلَانَ أَنْ نُنَادِيَ بِالصَّلَاةِ۔

(ترجمہ) ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم غیلان کو دیکھیں تو اذان دیا کریں۔

حکایت

(حضرت ابن عباسؓ کے شاگرد) حضرت مجاہدؓ فرماتے ہیں "جب میں نماز شروع کرتا تھا
تو شیطان میرے سامنے حضرت ابن عباسؓ کی صورت اختیار کر کے آجاتا تھا، تو مجھے حضرت
ابن عباسؓ کا ارشاد یاد آیا تو میں نے اپنے پاس ایک چھری رکھ لی جب وہ میرے سامنے آیا
تو میں اس پر چڑھ گیا اور اس کو چھری گھونپ دی (جس کی تاب نہ لاکر) وہ زمین پر دھڑام سے
گر پڑا، اس واقعہ کے بعد میں نے اس کو کبھی نہیں دیکھا۔

دو انگشت کا جن

حضرت عقیق ذکر کرتے ہیں کہ حضرت ابن ربیعؓ نے ایک آدمی کو پالان کے کپڑے پر دیکھا

۱۔ مکاتبا الشیطان (منہ) حدیث نمبر ۳، مسند، ۲ کام المرجان ص ۳۲

۲۔ مکاتبا الشیطان (منہ) حدیث نمبر ۱۰، بند ضعیف، ۲ کام المرجان ص ۳۳، ۳۴۔

۳۔ ابوبکر الباغندی (منہ)

الْحَيَاتُ مَسْخُ الْجَنِّ، كَمَا مَسَّحَتِ الْقَرَدَةُ وَالْخَنَازِيرُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَهُ
ترجمہ: سانپ جنات سے مسخ شدہ ہیں جس طرح کہ بنی اسرائیل بندروں اور خنزیروں
کی شکل میں مسخ ہوئے تھے۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ سانپ مسخ شدہ جنات سے ہیں جیسا کہ بندر اور خنزیر
مسخ شدہ انسان ہیں، جنات سفید سانپ ہوتے ہیں بلکہ

جادوگر جنات کا علاج

(حدیث) حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:-
عَلَيْكُمْ يَا لَدُنَّ لُجَّةٍ فَإِنَّ الْأَرْضَ تَطْوِي بِاللَّيْلِ فَإِذَا اتَّغَوَّلَتْ لَكُمْ الْغِيلَانُ
فَنَادَوْا بِالْأَذَانِ ۖ

ترجمہ: تم رات کو سفر کیا کرو کیونکہ رات میں زمین (سفر کے لیے) سمیٹ دی جاتی
ہے، جب تمہیں تھلا وہ بے راہ کر دے تو تم اذان دیا کرو (جس کی برکت
سے اللہ کے فرشتے راستہ بھٹکے ہوئے بندوں کو راہ پر لگا دیتے ہیں)۔

لے طبرانی، ابوالشیخ کتاب الغلظة (منہ) مسند احمد ۲/۲۸۸، جامع صغیر حدیث نمبر ۳۸۷۱، صحیح، مجمع الزوائد
وقال رجالہ رجال الصصح، طبرانی کبیر ۱۱/۳۲۱، درمنثور ۲/۲۹۰۔

لے ابن ابی حاتم (منہ)

لے ابن ابی شیبہ (منہ) مسند احمد ۲/۲۰۵، سنن ابوداؤد کتاب الجہاد باب ۵، مستدرک حاکم کتاب
الحج وقال علی شرطہا، سنن الکبریٰ بیہقی کلہم از حضرت انسؓ، جامع صغیر حدیث نمبر ۵۵۲۳۔

جنات کا

کھانا پینا اور نکاح

قاضی ابولعلؒ فرماتے ہیں: "انسانوں کی طرح جنات کھاتے بھی ہیں، پیتے بھی ہیں اور
ابھی نکاح بھی کرتے ہیں، اور ظاہر عموماً کا یہی ہے کہ تمام جنات اس میں شریک ہیں اور ایک
دوسرے کی رائے یہی ہے اس کے بعد علماء کا اختلاف ہے۔"

بعض کہتے ہیں ان کا کھانا اور پینا صرف سونگھنا اور سہوا پانا ہے چبانا اور نگلنا نہیں اور
ایسی بات ہے جس کی دلیل نہیں ہے۔

اکثر علماء یہی کہتے ہیں کہ وہ (کھانے کو) چباتے اور نگلتے ہیں۔
اور علماء کی ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ تمام جنات نہ تو کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں،
بات قابل اعتبار نہیں ہے۔

اور ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ جنات کی ایک قسم کھاتی اور پیتی ہے اور ایک قسم
کھاتی ہے اور نہ پیتی ہے اھ۔

حضرت وہب بن منبہؒ سے جنات کے متعلق سوال کیا گیا کیا یہ کھاتے، پیتے، مرتے اور
ابھی نکاح کرتے ہیں؟

آپ نے فرمایا "ان کی کئی اقسام ہیں پس جو خالصہ جن ہیں وہ تو سہوا ہیں نہ کھاتے ہیں،
پیتے ہیں، نہ مرتے ہیں، نہ بچے جنت میں، اور ان میں سے کچھ قسمیں وہ ہیں جو کھاتے، پیتے اور
تے اور باہمی نکاح کرتے ہیں یہ وہ جنات ہیں جن سے مجھوت دلیو اور ان جیسے جنات ہیں۔"

یزید بن جابر (تابعی) فرماتے ہیں "تمام مسلمانوں کے گھروں کی چھتوں میں مسلمان جنات

لے ابن جریر (منہ)

کے گھر والے رہتے ہیں جب اس گھر کے افراد کا کھانا رکھا جاتا ہے تو یہ بھی اتر کر ان کے ساتھ کھاتے ہیں اور جب ان کا شام کا کھانا رکھا جاتا ہے تو بھی اتر کر ان کے ساتھ شام کا کھانا کھاتے ہیں، انہیں کے ذریعہ سے شریعت جنات سے مسلمانوں کی اللہ تعالیٰ حفاظت فرماتے ہیں۔

جنات کیا کھاتے ہیں؟

حضرت علامہؒ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن مسعودؓ سے عرض کیا ”کیا آپ ہیں کوئی“ لیلۃ الجن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا تھا؟“ فرمایا ”ہم میں سے کوئی بھی آپ کے ساتھ نہیں رہا تھا، لیکن ہم نے آپ کو ایک رات مکہ میں گم پایا تو ہم نے کہا (شاید) آپ اچانک (کفار کے قابو) میں آگئے ہیں اور آپ کو جلدی سے غائب کر لیا گیا ہے، آپ کے ساتھ کیا بیٹی؟ ہماری مسلمانوں کی قوم نے یہ رات بہت بُری حالت میں کاٹی، جب صبح ہوئی تو آپ (غار) حراء کی جانب سے تشریف لارہے تھے، تو آپ سے صحابہ کرامؓ نے اپنی گزشتہ حالت کی اطلاع فرمائی تو آپ نے ارشاد فرمایا:-

أَتَانِي ذَا عَجَى الْجِنِّ فَذَاهَبَتْ مَعَهُ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ.

(ترجمہ) میرے پاس ایک جن نے آکر دعوت دی تھی میں اس کے ساتھ چل پڑا اور ان کے سامنے قرآن پاک پڑھ کر سنایا۔

پھر آپ ہمیں لے کر گئے ان کے آثار دکھائے اور ان کی آگ کے آثار دکھائے، جنات نے آپ سے توشہ سفر مانگا کیونکہ یہ کسی جزیرہ میں رہنے والے جنات تھے تو آپ نے فرمایا:-

لَكُمْ كُلُّ عَظْمٍ ذَكَرَ اسْمُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ.

(ترجمہ) ہر وہ ہڈی متہاری غذا ہے جس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا ہو۔

لے ابو ایسیخ کتاب العظمر، مکائد الشیطان (منہ) حدیث نمبر ۴، درمنثور ۴/۴۷

یعنی جب حلال جانور کو ذبح کرتے وقت بسم اللہ پڑھی جائے تو اس کی ہڈیاں جنات اپنی رک میں استعمال کریں، متہارے ہاتھ لگیں یا جس ہڈی کو گوشت لگا ہو اور ہر قسم کی لید متہارے پیا یوں کا چارہ ہے۔

(فائدہ) ترمذی شریف میں ہے جنات کا کھانا وہ ہڈیاں ہیں جن پر بسم اللہ نہ پڑھی جائے۔ مسلم اور ترمذی کی حدیثوں میں تطبیق اس طرح سے ہے کہ مسلم شریف کی حدیث مسلمان منات کے لیے ہے اور ترمذی شریف کی حدیث کافر جنات کے لیے ہے۔ (منہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:-

فَلَا تَسْتَنْجُوا بِهِمْ فَإِنَّمَا طَعَامُ اخْوَانِكُمُ الْجِنِّ.

(ترجمہ) تم (ہڈی اور لید) سے استنجاء مت کیا کرو یہ متہارے جن بھائیوں کا طعام ہے۔

علامہ سہیلی فرماتے ہیں کہ مذکورہ قول (جو مذکورہ فائدہ میں مذکور ہوا) صحیح ہے احادیث اس کی تائید کرتی ہیں۔

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فرمایا ”میرے لیے پتھر ڈھونڈ دو لاؤ میں استنجا کروں گا، میرے پاس (اس کے لیے) ہڈی یا لید لے کر کے نہ آنا“ میں نے عرض کیا لید اور ہڈی کی کیا تخصیص ہے؟ ارشاد فرمایا، یہ

لے مسند احمد، مسلم، ترمذی (منہ) ترمذی کتاب التفسیر سورۃ ۴۶، حدیث ۳۲۵۸، صحیح مسلم کتاب الصلوۃ حدیث ۱۵۰، مسند احمد ۴/۴۲۶، ۴۵۴، دارقطنی، مستدرک حاکم، بیہقی ۱/۱۱ و ۱۰۹، نصب الرایۃ ۳/۲۳۹ ابن کثیر، ۲/۲۵۵، فتح الباری ۴/۱۴۲ و ۶۶۰، تحف السادہ ۴/۴۶۲۔

لے اس قسم کی حدیث ان کتابوں میں ہے: بخاری کتاب الوضوء باب ۲۱۰۲، مسلم طہارت حدیث ۵۸، ابو داؤد طہارت باب ۴، ترمذی طہارت باب ۱۴، ابن ماجہ طہارت باب ۱۲، نسائی طہارت باب ۳۵، دارمی کتاب الوضوء باب ۱۴، مسند احمد ۲/۲۴۴، ۲۵۰، ۵/۴۲۸۔

دونوں جنات کا طعام ہے، میرے پاس نصیبین کے جنات کا ایک وفد آیا۔ اور یہ نیک جنات تھے۔ انہوں نے مجھ سے توشہ سفر طلب کیا تو میں نے ان کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ تم کسی ہڈی کے اور لید کے پاس سے نہ گزرو گے مگر اس پر اپنا طعام موجود پاؤ گے۔

ایک جن کی اپیل

حضرت جابر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا کہ آپ کے پاس ایک سانپ آیا اور آپ کے ایک پہلو میں کھڑا ہو گیا تو میں نے اس کو آپ کے قریب کر دیا تو وہ آپ کے کان مبارک میں گویا کہ سرگوشی کر لے لگا، تو جناب بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”ٹھیک ہے“ پھر وہ چلا گیا، تو میں نے آپ سے استفسار کیا تو آپ نے مجھے فرمایا یہ جنات کا ایک شخص تھا یہ یہ کہہ گیا ہے کہ آپ اپنی امت (انسانوں) کو فرمادیں کہ وہ لید اور ہڈی سے استنجامت کیا کریں کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے ان میں ہمارا رزق بنا رکھا ہے۔

ہڈی، کوئلہ، لید جنات کی غذا ہے

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جنات کا ایک وفد حاضر ہوا اور عرض کیا اے محمد! آپ کی امت ہڈی، لید اور کوئلہ سے استنجانہ کیا کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان میں ہمارا رزق مقرر فرمایا ہے۔

۱۔ بخاری (منہ) بخاری مناقب الانصار باب ۲۲ و کتاب الوضوء باب ۲۰، ۵۰/۱، ۵۹/۵، بیہقی ۱/۱۰۴

نصب الراية ۲/۲۱۹، فتح الباری ۱/۲۵۵، ۴/۱۸۱۔

۲۔ ابن العربی قاضی (منہ)

۳۔ ابوداؤد (منہ) ۱/۶ کتاب الطہارت باب ۲۰، صحیح بخاری شریف مناقب الانصار باب ۲۲۔

صور کی جنات کے وفد سے ملاقات اور غذا کا تحفہ

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ایک مرتبہ) مکہ مکرمہ کے حواف میں ہجرت سے پہلے تشریف لے گئے۔ تو آپ نے میرے لیے ایک لائن کھینچ دی اور مایا جب تک میں نہ آؤں کسی سے بالکل بات نہ کرنا، پھر فرمایا تم جس چیز کو دیکھو اس سے مت کہرنا۔ پھر آپ تھوڑا سا آگے چلے اور بیٹھ گئے تو آپ کے سامنے کالے آدمی جمع ہو گئے۔ باکوہ قبیلہ زط کے آدمی ہیں اور ان کی شکلیں ایسی تھیں جیسے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

كَادُّوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَیْہِ لَبِداً۔ (سورۃ النہن آیت ۱۹)

ترجمہ: تو یہ (جنات) لوگ اس بندہ (نبی) پر بھیڑ لگانے کو ہوتے ہیں۔ اس کے بعد وہ لوگ آپ سے چلے گئے میں نے ان سے سنا وہ کہہ رہے تھے یا رسول اللہ! ہمارا وطن بہت دور ہے اب ہم چلتے ہیں آپ ہمیں توشہ سفر عنایت فرمادیں، تو آپ نے مایا کو برہمتہارا طعام ہے اور تم جس ہڈی کے پاس جاؤ گے اس پر ہمتہارے لیے گوشت ڈالنا ہوگا، اور جب تم لید کے پاس جاؤ گے تو وہ ہمتہارے لیے کھجور بن چکی ہوگی پس جب وہ چلے گئے تو میں نے عرض کیا یہ کون تھے؟ فرمایا یہ نصیبین (شہر) کے جنات تھے بلکہ

نصیبہ

علامہ زرکشیؒ فرماتے ہیں ہڈیوں سے جنات کی غذا کی کیفیت کے متعلق سوال پیش آیا جب کہ ہڈیوں کو گندگی کے ڈھیر پر پھینکا جاتا ہے اور ان کی حالت نہیں بدلتی؟ اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ جنات ہڈیوں کی ہوا سے غذا پاتے ہیں اور یہ وہ جواب ہے جو امام غزالیؒ نے احیاء العلوم میں دیا ہے۔

۱۔ دلائل النبوت البغیم (منہ)

علامہ زرکشیؒ فرماتے ہیں یہ جواب سنت سے لاعلمی کی بنا پر ہے اس کے بعد انہوں نے مسلم شریف کی سابقہ حدیث اور حضرت ابن مسعودؓ کی یہ حدیث ذکر فرمائی اھ

شیطان بائیں ہاتھ سے کھانا پیتا ہے

(حدیث) حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُلْ بِيَمِينِهِ وَإِذَا شَرَبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِينِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ۔

(ترجمہ) تم میں سے جب کوئی کھانا کھائے تو دائیں ہاتھ سے کھایا کرے اور جب پانی پئے تو دائیں ہاتھ سے پیا کرے۔ کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔

حافظ ابن عبد البرؒ فرماتے ہیں اس حدیث میں دلیل ہے کہ شیطان کھاتے بھی ہیں اور

پیتے بھی ہیں۔

اور ایک جماعت علماء نے اس حدیث کو مجاہد پر محمول کیا ہے یعنی شیطان بائیں ہاتھ سے کھائے کو پسند کرتا اور اس کی طرف بلاتا ہے۔ جیسا کہ سُرخ کی متعلق وارد ہے کہ یہ شیطان کی زمینت ہے، اور سر پر پگڑی باندھنا شیطان کی پگڑی ہے یعنی خالص سُرخ کپڑا پہنتا اور ایسا عمامہ باندھنا جس کا شملہ نیچے نہ چھوڑا گیا ہو شیطان کی زمینت ہے اور شیطان اس کی دعوت

لے الخادم لزرکشی (منہ)

لے مسلم، ابوداؤد، ترمذی (منہ) مسلم کتاب الاثر بہ حدیث ۱۰۵، سنن ابوداؤد کتاب الاطعمہ باب ۹، سنن دارمی، الاطعمہ باب ۹، مؤطا امام مالک صفحۃ البنی حدیث ۲، مسند احمد ۲/۳۲۰، ۳۳۰، ۱۰۶، ۱۲۸۰، ۱۲۵، ۱۴۶، ۳۲۵، ۳۱۱، سنن ترمذی الاطعمہ باب ۹، جامع صغیر حدیث ۴۸۱۔

ا ہے (اس جملہ میں جس روایت کا حوالہ ہے وہ انتہائی ضعیف ہے یہ حدیث کتاب کے آخری صفحات میں ملاحظہ فرمائیں)۔

(ابن عبد البرؒ) فرماتے ہیں میرے نزدیک اس کی کوئی حیثیت نہیں جب حقیقی معنی ممکن نہ کلام میں مجاز مراد لینا کسی چیز میں کوئی معنی نہیں رکھتا۔

کھانے سے پہلے بسم اللہ شیطان کو کھانا کھانے سے روک دیتی ہے

(حدیث) حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں جب ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی (جگہ) کھانے میں حاضر ہوتے تو ہم میں سے کوئی بھی (کھانے پر) ہاتھ نہ رکھتا یہاں تک کہ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم شروع فرماتے۔ چنانچہ ہم ایک کھانے میں حاضر ہوئے تو ایک دیہاتی آیا۔ گویا کہ وہ کھانے سے دور کیا جا رہا تھا پس وہ چلا کہ کھانے کے لیے ہاتھ پڑھائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ہاتھ سے پکڑ لیا، پھر ایک لڑکی آئی گویا کہ اس کو بھی دور کیا جا رہا تھا، پس وہ آئی کہ اپنا ہاتھ کھانے کے لیے بڑھائے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ہاتھ سے پکڑ لیا اور فرمایا :-

إِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَسْتَعِجِلُ الطَّعَامَ الَّذِي كَرِهَ أَنْ يَأْكُلَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ جَاءَ بِهَذَا الْأَعْرَاجِيَّ يَسْتَعِجِلُ بِهِ فَأَخَذَتْ بِيَدِهِ، وَجَاءَ بِهَذِهِ الْمَذْرُوءَةِ يَسْتَعِجِلُ بِهَا فَأَخَذَتْ بِيَدِهَا فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ يَدَهُ فِي يَدِي مَعَ أَيْدِيهِمَا۔

(ترجمہ) جس کھانے پر بسم اللہ نہ پڑھی جائے شیطان اس کو اپنے لیے حلال کر لیتا ہے یہ شیطان اس دیہاتی کے ساتھ اس کھانے کو آیا تھا تو میں نے اس کا ہاتھ

لے ابوداؤد (منہ) سنن ابوداؤد کتاب الاطعمہ باب ۵ حدیث ۳۷۶، مسند احمد ۵/۳۸۲، ۳۹۸، مسلم شریف کتاب الاثر بہ حدیث نمبر ۱۰۲، جمع الجوامع حدیث ۵۷۲، کنز العمال ۴۰، ۴۱، قرطبی ۱/۹۸، ۲/۷۵۔

پکڑ لیا، پھر وہ اس لٹکی کے ساتھ آیا اور اس کے ذریعے سے اس کو کھانا چاہا تو میں نے اس کے ہاتھ سے بھی پکڑ لیا۔ مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ میں میری جان ہے شیطان کا ہاتھ ان دونوں کے ہاتھوں کے ساتھ میرے ہاتھوں میں ہے۔

(حدیث) حضرت امیر بن محسنیؒ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے رہے تھے اور ایک شخص کھانا کھا رہا تھا، اس نے بسم اللہ نہ پڑھی حتیٰ کہ اس کے طعام میں سوائے ایک لقمہ کے کچھ باقی نہ رہا، جب اس نے اس کو اپنے منہ کی طرف اٹھایا تو کہا یسیر اللہ اولہ و آخرہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس دیئے اور فرمایا :-

مَا زَالَ الشَّيْطَانُ يَأْكُلُ مَعَهُ فَلَمَّا ذَكَرَ اسْمَ اللَّهِ تَعَالَى اسْتَقَاءَ مَا فِي بَطْنِهِ . ۛ

(ترجمہ) شیطان اس کے ساتھ کھانے میں شریک رہا پس جب اس نے اللہ تعالیٰ کا نام ذکر کیا تو جو کچھ اس کے پیٹ میں تھا اس کی قے کر دی۔

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

إِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ أَحَدَكُمْ عِنْدَ كُلِّ شَيْءٍ مِنْ شَأْنِهِ حَتَّى يَحْضُرَ طَعَامَهُ فَإِذَا سَقَطَتْ مِنْ أَحَدِكُمْ لُقْمَةٌ فَلْيَمِطْ مَا بَيْنَ أَذْيِ ثُمَّ لْيَأْكُلْهَا وَلَا يَدْعُهَا لِلشَّيْطَانِ . ۛ

ۛ ابو داؤد (منہ) ابو داؤد کتاب الاطعمہ باب ۱۵، مسند امام احمد ۴/۳۳۶ - الاذکار ۲۰۶

ۛ ترمذی، حاکم (منہ) مسلم : الاشریہ : حدیث نمبر ۱۳، ۱۳۶۰، ابو داؤد الاطعمہ باب ۱۳، ترمذی الاطعمہ باب ۱۵

مسند احمد ۴/۱۰۰، ۱۰۰، ۲۹۰، ۳۰۱، ۳۱۵، ۳۳۱، ۳۶۶، ۳۹۴، جمع الجوامع ۵۶۱۹، کنز العمال ۱۱/۶۱،

فتح الباری ۱۰/۲۶، کامل ابن عدی ۲/۱۱۷۲، مجمع الزوائد ۵/۱۳۰.

ترجمہ شیطان تم میں سے ہر ایک کے پاس ہر وقت ہر حالت موجود رہتا ہے، حتیٰ کہ کھانے کے وقت بھی، پس جب تم میں سے کسی سے کوئی لقمہ گر پڑے تو وہ اس سے گندگی صاف کر لے پھر اس کو کھائے شیطان کے لیے مت چھوڑے۔

(حدیث) حضرت جابرؓ نے جناب بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا :-

إِنَّ دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَذَكَرَ اسْمَ اللَّهِ تَعَالَى عِنْدَ دُخُولِهِ وَعِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ لَا مَبِيتَ لَكُمْ وَلَا عِشَاءَ، وَإِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ عِنْدَ دُخُولِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ : أَذَرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَالْعِشَاءَ . ۛ

(ترجمہ) جب کوئی آدمی اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے اور داخل ہوتے وقت اور اپنے کھانے کے وقت بسم اللہ پڑھتا ہے تو شیطان (اپنے دیگر شیطانوں کو) کہتا ہے کہ تمہارے لیے (میں) رہنے کی اور کھانے کی کوئی گنجائش نہیں، اور جب وہ داخل ہوتا ہے اور اللہ کا نام داخل ہوتے وقت نہیں لیتا تو شیطان کہتا ہے کہ تمہیں رات رہنا اور شام کا کھانا مل گیا۔

ۛ مسلم، ابو داؤد (منہ) مسلم الاشریہ حدیث ۱۰۳، ابو داؤد الاطعمہ باب ۱۵، ابن ماجہ کتاب الدعاء باب ۱۸، ۳۸۸،

مسند احمد ۴/۲۴۶، بیہقی ۲۷۱، مشکوٰۃ ۴۱۶، الادب المفرد ۱۰۹۲، ویشور ۵/۵۹، فتح الباری ۱۱/۸۷، کنز العمال ۱۵/۵۲۳.

نکاح و نسل

جنات کے آپس کے نکاح کرنے کے متعلق درج ذیل آیت سے استدلال کیا گیا ہے
 اَفْتَتَّخِذُوْنَهُ وَاَزْوَاجَهُ مِنْ دُوْنِیْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ (سورة الکہف آیت ۵۰)
 ترجمہ کیا تم مجھے چھوڑ کر شیطان کو اور اس کی اولاد کو اپنا دوست بناتے ہو، حالانکہ
 یہ تمہارے دشمن ہیں۔

یہ آیت دلالت کرتی ہے کہ شیاطین اولاد حاصل کرنے کے لیے باہمی نکاح کرتے ہیں۔

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے :-

لَمْ یَطْمِئْنُوْا اِنْشَ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ (سورة الرحمن آیت ۵۶)
 ترجمہ ان سے پہلے نہ تو ان سے کسی انسان نے قربت کی ہوگی اور نہ کسی جن نے
 اس آیت سے معلوم ہوا کہ وہ جماع بھی کرتے ہیں۔

میں (علامہ بیوطیؒ) کہتا ہوں

ارشاد خداوندی اَفْتَتَّخِذُوْنَهُ وَاَزْوَاجَهُ کی تفسیر میں حضرت قتادہؒ (مشہور تابعی مفسر)
 فرماتے ہیں: جنات کی اولاد بھی ویسے ہی پیدا ہوتی ہے جیسے انسان کی اولاد پیدا ہوتی ہے کہ
 جنات کے بچے پیدائش میں بہت ہوتے ہیں۔

جنات کی کثرت اولاد

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں ”اللہ تعالیٰ نے انسانوں اور جنات کو دس حصوں
 تقسیم فرمایا ہے، ان میں سے نو حصے جنات ہیں اور ایک حصہ انسان، جب انسان کا ایک بچہ
 لے ابن ابی حاتم، ابوالشیخ کتاب الغنمۃ (منہ)

ما ہے تو جن کے نو بچے پیدا ہوتے ہیں۔

حضرت ثابتؒ فرماتے ہیں ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ ابلیس نے کہا اے میرے پروردگار
 اے آدم کو پیدا کیا اور میرے اور اس کے درمیان عداوت ڈال دی، آپ مجھے اس پر مسلط
 ہیں۔ ارشاد فرمایا انسانوں کے سینے تیرے گھر ہیں، اس نے کہا اے پروردگار اور بڑھائیے،
 انسان کا کوئی بچہ بھی پیدا نہ ہوگا مگر تیرے دس پیدا ہوں گے۔ شیطان نے کہا اے پروردگار
 بڑھائیے، فرمایا تو ان پر اپنے سوار اور پیادے لے آ، اور ان کے مال و اولاد میں شریک
 رہا۔

ابلیس کی بیوی

امام شعبیؒ سے ابلیس کے متعلق پوچھا گیا کہ کیا اس کی کوئی بیوی ہے؟ فرمایا میں نے اس
 (نادی کے متعلق کسی سے) نہیں سنا۔

ابلیس نے انڈے دیئے

حضرت شعبیؒ نے فرمایا ابلیس نے پانچ انڈے دیئے اس کی ساری اولاد انہیں سے پیدا
 ہوئی، اور فرمایا کہ مجھے یہ بات بھی پہنچی ہے کہ یہ شیاطین ایک مومن کو گمراہ کرنے کے لیے قبیلہ
 و قبیلہ مضر سے بھی زیادہ تعداد میں هجوم کر لیتے ہیں۔

ابن الرزاق، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، حاکم (منہ)

مسند الامیان سہیتی (منہ)

ابن المنذر (منہ)

ابن ابی حاتم (منہ)

جن کا انسان سے اور انسان کا جن سے نکاح

جن کا انسان سے اور انسان کا جن سے نکاح ممکن ہے اس کا امکان درست ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں لوگوں کا خیال ہے کہ نکاح اور حمل جن اور انس دونوں کے درمیان واقع ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:-

وَسَارِكُهُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ . (سورة الاسراء آیت ۶۴)

(ترجمہ) تو (شیطان) انسانوں کے مال و اولاد میں شریک ہو جا۔

شیطان انسان کی اولاد میں کیسے شریک ہو سکتا ہے؟

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں جب کوئی شخص اپنی بیوی سے جماع کرتا ہے اور بسم اللہ نہیں پڑھتا تو جن پیشاب نکلنے کے سوراخ پر لپٹ جاتا ہے اور مرد کے ساتھ وہ بھی جماع کر شریک ہو جاتا ہے۔ اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:-

لَمْ يَطْمِئِنُّوا إِلَىٰ شَيْءٍ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ . (سورة الرحمن آیت ۵۶)

(ترجمہ) ان خوروں سے اس سے قبل نہ تو کسی آدمی نے تصرف کیا ہوگا اور نہ کسی جن نے۔

ہیجڑا کیسے پیدا ہوتا ہے؟

حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا ہیجڑے جنات کی اولاد ہیں، کسی نے حضرت ابن عباسؓ سے عرض کیا یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ فرمایا اس لیے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ نے منع

۱۔ حکیم ترمذی (نوادرا اصول)، ابن جریر (منہ)

ایا ہے کہ آدمی اپنی بیوی کے پاس حالت حیض میں آئے، پس جب وہ (اسی حالت میں) کے ہاں آتا ہے تو شیطان اس کی طرف سبقت کر جاتا ہے اور اس سے وہ حاملہ ہو جاتی ہے اور ہیجڑا جنتی ہے۔

اولاد کو شیطان سے بچانے کا طریقہ

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-
لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ قَالَ «بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا» فَإِنَّهُ إِنْ يُقَدَّرَ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِي ذَلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ الشَّيْطَانُ أَبَدًا۔

(ترجمہ) جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس جانا چاہے تو وہ یہ دعا پڑھے
«بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا» میں اللہ کے نام سے ابتداء کرتا ہوں، اے اللہ ہمیں شیطان سے محفوظ فرما، اور ہماری اولاد کو بھی شیطان سے محفوظ فرما پس اگر اس وقت میں میاں بیوی کے لیے کوئی اولاد متقدر میں ہے تو شیطان اس کو کبھی بھی نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

انسان کے اشتراک سے پیدا ہونے والی اولاد کا نام

علامہ شعبیؒ فرماتے ہیں جو بچہ انسان اور جن سے پیدا ہوا اس کو غنّس کہتے ہیں۔ اور جو

۲۔ طبری کتاب تحریم الفواحش باب من ای شئی یكون المحدث (منہ)

۳۔ ابی سلم (منہ) بخاری بذا المخلق باب ۱۱، الوضو باب ۸، نکاح باب ۶۶، دعوات باب ۵۵، توحید باب ۱۳، مسلم
۴۔ طلاق حدیث ۱۰۶، ابوداؤد نکاح باب ۴۵، ترمذی نکاح باب ۶، ابن ماجہ نکاح باب ۲۷، دارمی نکاح باب ۲۹،
۵۔ جامع صغیر سیوطی حدیث نمبر ۴۰، حدیث صحیح مشکوٰۃ ۲۴۱۶، ابن ابی شیبہ

انسان اور مہبوت یا بھتتی سے پیدا ہوا اس کو مخلوق کہتے ہیں۔

جن کی صحبت سے عورت پر غسل ہے۔

ابو المعالی بن النخعی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر ایک عورت کہتی ہے کہ میرے پاس جن آتا ہے جس طرح کہ میاں بیوی کے پاس آتا ہے تو اس پر غسل نہیں ہے۔ بعض اخلاف بھی اسی طرح فرماتے ہیں کیونکہ یہاں غسل کا سبب موجود نہیں اور وہ ہے دخول اور انزال۔

مؤلف کہتا ہے اس میں اعتراض ہے کہ اس عورت پر غسل ہونا چاہیے کیونکہ اگر دخول نہ ہوتا تو عورت کو علم نہ ہوتا کہ جن اس کے ساتھ مرد کی طرح صحبت کر رہا ہے۔

ملکہ بلقیس کا باپ جن تھا

کہا گیا ہے کہ بلقیس کے والدین میں سے ایک جن تھا۔ ابن الکلبی کہتے ہیں اس کے باپ نے جنات کی عورت سے شادی کی تھی جس کا نام ”ریحانہ بنت سکن“ تھا، بلقیس اسی سے پیدا ہوئی تھی، اس کا نام ”بلقمہ“ رکھا گیا، بیان کیا گیا ہے کہ بلقیس کے پیروں کے اگلے حصے چوپائے کے کھڑوں کی طرح تھے اور اس کی پنڈلیوں پر بال بھی تھے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس سے شادی کی تھی اور شیاطین کو حکم فرمایا تھا کہ تم حمام اور بال صفا پاؤ ڈر بناؤ۔

میں (علامہ سیوطی) کہتا ہوں کہ

(حدیث) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

لے فقہ اللغة الشعالی (منہ)

لے شرح الہدایہ ابو المعالی بن النخعی صلی اللہ علیہ وسلم (منہ)

لے ابن الکلبی (منہ)

أَحَدًا أَبَوَيْهِ بَلَقِيْسَ كَانَ حَنِئًا۔

(ترجمہ) بلقیس کے والدین میں سے ایک جن تھا۔

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں ملکہ سبا (بلقیس) کی والدہ جن تھی۔

حضرت زہیر بن محمدؒ فرماتے ہیں بلقیس کی والدہ ”فارحہ“ جن تھی۔

حضرت ابن جریرؒ فرماتے ہیں بلقیس کی والدہ ”بلقنہ“ تھی۔

حضرت عثمان بن حاضرؒ کہتے ہیں بلقیس کی ماں جنات میں سے تھی اور اس کا نام

بلقمہ بنت سیدسان تھا۔

ابن عساکر (رحمۃ اللہ علیہ) ایک جن سے نقل کرتے ہیں کہ اس سے ملکہ سبا کے بارے

میں سوال کیا گیا اور انہوں نے کہا (کیا) اس کے والدین میں سے کوئی ایک جن تھا؟ کہا ”جن

نہ نہیں دیتے“، یعنی انسانوں کی عورت جنات سے بچے نہیں جنتی۔

انسان میں شیطان کی مشارکت

(حدیث) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

إِنَّ فِيكُمْ مُغْرِبًا يُقِيلُ يَارَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْمُغْرِبُونَ؟ قَالَ: الَّذِينَ يَشْتَرِكُ فِيهِمُ الْجِنُّ۔

لے کتاب الغنۃ الباری، ابن مردویہ، ابن عساکر (منہ) میزان الاعتدال ۳۱۴۲، کنز العمال ۲۹۱۲، کامل ابن عدی ۱۲۰۹۔

لے ابن ابی شیبہ، ابن المنذر (منہ)

لے ابن ابی حاتم (منہ)

لے ابن عساکر (منہ)

لے حکیم ترمذی نوادر الاصول (منہ) کنز العمال ۲۵۴/۱۶ حدیث ۴۴۹۰۰

ترجمہ) تم میں مغربوں ہیں عرض کیا گیا اے اللہ کے رسول! مغربوں کون ہیں؟ ارشاد فرمایا یہ لوگ وہ ہیں جن میں جنات مشترک ہوتے ہیں۔

ابن اثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان کو مغربوں اس لیے کہا گیا کیونکہ ان میں دوسرا بصری بھی شامل ہو گیا ہے یا اس لیے کہا گیا ہے کہ یہ دور کے نسب سے پیدا ہوئے بلکہ (فائدہ) اس کی کچھ تفصیل آئندہ مضامین میں ملاحظہ فرمائیں۔

یہ بھی (اس کے مطلب میں) کہا گیا ہے کہ انسانوں میں جنات کی مشارکت جنات کا انزال کو زنا کرنے کی ترغیب دینا ہے، اسی کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:
 وَشَارِكُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ (سورۃ بنی اسرائیل آیت ۶۴)
 ترجمہ) اور (اے شیطان) ان کے مال و اولاد میں شریک ہو جا۔

جن کا بیٹا

حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں میں حضرت علیؓ کے ساتھ نہروان میں حدودیہ کے قتل کرنے میں شامل تھا۔ انہوں نے میرے پاس تالیف کو تلاش کیا تو اس کو نہ پایا حضرت علیؓ نے فرمایا اس کو تلاش کر دو۔ اس کے بعد انہوں نے اس کو ڈھونڈ لیا، تو حضرت علیؓ نے فرمایا اس کو کون جانتا ہے؟ موجود حضرات میں سے ایک آدمی نے کہا اس کو ہم جانتے ہیں یہ ”قوص“ ہے اور اس کی مال بھی یہاں ہے۔ تو حضرت علیؓ نے اس کی مال کی طرف ایک اقا صد روانہ کیا اور اس سے پوچھا اس کا باپ کون ہے؟ اس نے جواب دیا میں نہیں جانتی۔ بس اتنا علم ہے کہ میں عہد جاہلیت میں اپنی قوم کی بکریاں چرا رہی تھی کہ مجھ سے کسی سایہ دار شکل کی چیز نے صحبت کی جس سے مجھے اُمید ہوئی اسی سے میں نے اس کو جتنا ہے لے لیا۔

۱۔ سنہایہ ابن اثیر (منہ) نہایہ ۳/۳۴۹۔

۲۔ نزہۃ المذاکرۃ (منہ)

فصل

ن کے انسان سے اور انسان کے جن سے جو از نکاح میں شرعی اختلاف

مالکؒ

اس کے متعلق علماء کرام میں اختلاف ہے، ابو عثمان سعید بن العباس رازیؒ فرماتے ہیں یہیں مقاتلؒ نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں مجھے سعید بن ابوداؤد زہیدیؒ نے بیان کیا کہ مین کے لوگوں امام مالکؒ سے جن کے ساتھ نکاح کے متعلق سوال لکھ کر بھیجا اور کہا کہ ہمارے یہاں ایک جن ہے وہ ہماری ایک لڑکی کو نکاح کا پیغام دے رہا ہے وہ کہتا ہے کہ میں حلال کا خواہشمند ہوں، تو امام مالکؒ نے فرمایا اس کے بارے میں میں دین میں کوئی حرج نہیں سمجھتا لیکن اس کو بھی جن کرتا کہ جب کوئی عورت حاملہ پائی جائے اور اس سے پوچھا جائے تیرا خاوند کون ہے؟ کہہ کہ (میرا خاوند) جن ہے اور اس طرح سے اسلام میں فساد پیدا ہو بلکہ

ابن عتیبةؒ

امام سفیان ثوریؒ حضرت حجاج بن ارطاة سے روایت کرتے ہیں وہ حضرت حکم بن عتیبةؒ سے کہتے ہیں جن سے نکاح کرنے کو مکروہ فرماتے تھے۔

۱۔ الہام والوسوسہ باب نکاح البغی مصنف ابو عثمان سعید بن عباس رازیؒ (منہ)

امام زہریؒ سے (باسند حسن) روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جن سے نکاح کرنے کو منع فرمایا ہے۔

حضرت قتادہؒ، حضرت حسن بصریؒ

حضرت عقبہ الرومانيؒ فرماتے ہیں میں نے حضرت قتادہؒ سے جن کے ساتھ نکاح کرنے کا سوال کیا تو انہوں نے اس کو مکروہ بیان کیا، اور حضرت حسنؒ (بصری) سے اس کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے بھی اس کو مکروہ بیان کیا۔

حضرت عقبہ بن عبد اللہؒ فرماتے ہیں ایک آدمی حضرت حسن بن ابوالحسنؒ کے پاس آیا اور عرض کیا اے ابوسعید! جنات میں سے ایک شخص ہماری ایک لڑکی کو نکاح کا پیغام دے رہا ہے تو حضرت حسنؒ نے فرمایا اس سے نکاح نہ کرنا اور اس کی عزت نہ کرنا، پھر وہ شخص حضرت قتادہؒ کے پاس آیا اور عرض کیا اے ابوالخطاب! جنات میں سے ایک آدمی ہماری لڑکی کو نکاح کا پیغام دے رہا ہے تو انہوں نے بھی فرمایا تم اس سے (اس کا) نکاح نہ کرنا لیکن جب وہ تمہارے پاس آئے تو تم اس کو کہنا ہم تم پر چڑھائی کر دیں گے اگر تو مسلمان ہے تو ہم سے دور ہو جا، ہمیں ایذا مت دے، پس جب رات ہوئی تو وہ جن آیا اور دروازہ پر کھڑا ہو گیا اور کہا تم حسن کے پاس گئے تھے اور ان سے پوچھا تھا تو انہوں نے تمہیں فرمایا تم اس سے (اپنی لڑکی کا) نکاح نہ کرنا اور اس کی عزت بھی نہ کرنا، پھر تم حضرت قتادہؒ کے پاس گئے اور ان سے سوال کیا تو انہوں نے تم سے فرمایا تم اس سے (اپنی لڑکی کی) شادی نہ کرنا بلکہ یہ کہنا ہم تم پر چڑھائی کر دیں گے اگر تو مسلمان شخص ہے تو ہم سے دور ہو جا ہمیں ایذا مت دے۔

لے مسائل حرب بن الکرمانيؒ عن احمد بن حنبلؒ و اسحق بن عبدہما (منہ)

انہوں نے اس سے بھی یہی کہا جس سے وہ ان سے چلا گیا اور کوئی تکلیف نہ پہنچائی۔

نجاحؒ (بن اوطاة)

حضرت سفیان (بن عیینہ) سے روایت ہے کہ نجاحؒ جن سے شادی کو مکروہ کہتے تھے۔

عقبۃ الاہمؒ، قتادہؒ

حضرت عقبۃ الاہمؒ اور حضرت قتادہؒ سے جن کے ساتھ شادی کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے اس کو مکروہ فرمایا۔

حسن بصریؒ

حضرت حسنؒ نے (ان لوگوں سے) فرمایا جو جن کے اپنی لڑکی سے پیغام نکاح پر نکاح کرنے کے متعلق آپ سے مسئلہ پوچھنے آئے تھے، تم ان کو جتلا دو کہ اگر تم (جنات) ہماری اور اذن رہے ہو اور تمہاری قوم ہمیں دیکھ رہی ہے (تو سن لو) ہم تم پر چڑھائی کر دیں گے اگر تم اپنی اس مذموم حرکت سے باز نہ آئے تو ہم انہوں نے ویسا ہی کیا جس سے وہ جن چلا گیا۔

اسحقؒ (بن راہویہ)

حضرت حرب کہتے ہیں میں نے حضرت اسحقؒ سے پوچھا ایک شخص سمندر کا سفر کرتا ہے اور کشتی ٹوٹ جاتی ہے اور وہ جن عورت سے نکاح کر لیتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا جن کے شادی کرنا مکروہ ہے۔

لے البوائف ابن ابی الدنیا (روایت نمبر ۱۶۸ ص ۱۳) (منہ) احکام المرجان ص ۱۶

حنفی مذہب

ائمہ احناف میں سے حضرت شیخ جمال الدین سبکتانیؒ فرماتے ہیں اختلاف جنس کی وجہ سے انسان، جن اور سمندری انسان سے شادی کرنا جائز نہیں بلکہ

قاضی القضاۃ شرف الدین بارزی حنفیؒ

قاضی القضاۃ حضرت شرف الدین بارزیؒ سے جو مسائل پر چھے گئے تھے ان میں شیخ جمال الدین اسنوی ذکر فرماتے ہیں ”بطور امکان جب کوئی انسان جن عورت سے شادی کرنے کا ارادہ کرے تو کیا یہ اس کے لیے جائز ہے یا ممنوع ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:-

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا. (سورۃ الروم آیت ۲۱)

(ترجمہ) اور اسی کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے یہ (امر) ہے کہ اس نے تمہارے (فائدہ کے) لیے تمہاری جنس کی بیویاں پیدا کیں۔

پھر (امام) بارزیؒ نے احسان کے طور پر بتلایا کہ اللہ تعالیٰ نے بیویوں کو (انسان کی) جنس سے پیدا فرمایا جس سے ان کو انس ہوتا ہے۔

پس اگر ہم اس کو جائز قرار دے دیں جیسا کہ شرح الوجیز میں ابن یونس کے حوالہ سے مذکور ہے تو اس پر کئی اشکالات وارد ہوتے ہیں:-

①— کیا جن کو (چاہے وہ مونث ہو یا مذکر) گھر میں رہنے کا پابند کیا جائے گا یا نہیں؟

②— کیا مرد کے لیے درست ہے کہ وہ جن عورت کو انسانوں کی شکل کے علاوہ دوسری شکل اختیار کرنے سے روک دے جب کہ اس کو شکل بدلنے کی قدرت ہو، کیوں کہ اس سے

۱۔ منیۃ المفتی شیخ جمال الدین سبکتانی حنفی بحوالہ فتاویٰ سراجیہ (مند)

ت مائل ہوتی ہے؟

③— شرائط صحت نکاح میں اس کے ولی کی اجازت کے متعلق اور موانع نکاح سے اس لہ بری ہونے کے متعلق جن عورت پر اعتماد کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟

④— کیا یہ جنات کے قاضی سے اس کی قبولیت کا جواز ہے یا نہیں؟

⑤— کیا جب انسان جن عورت کو اس کی غیر مانوس صورت میں دیکھے اور وہ عورت مرنے کرے کہ میں وہی (مہتاری) عورت ہوں کیا اس پر اس کا اعتماد کیا جائے گا؟ اور اس سے صحبت جائز ہوگی یا نہیں؟

⑥— اور کیا انسانی خاوند کو اس کا ذمہ دار ٹھہرایا جائے گا کہ وہ اپنی جن بیوی کی رزی ان کی خوراک مثلاً ہڈی وغیرہ جمع کرے جب کہ دوسری چیز سے اس کی رزی مہیا کرنا ممکن ہو یا نہیں؟

تو علامہ بارزیؒ نے فرمایا ”انسان کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ جنات کی عورت سے ان دو آیات کے مفہوم کی وجہ سے نکاح کرے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:-

وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا. (سورۃ النحل آیت ۷۲)

(ترجمہ) اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے تمہاری جنس کی بیویاں مقرر کی ہیں۔

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا. (سورۃ الروم آیت ۲۱)

(ترجمہ) اور اسی کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے یہ (امر) ہے کہ اس نے تمہارے (فائدہ کے) لیے تمہاری جنس کی بیویاں پیدا کیں۔

”جعل لکم من انفسکم“ کے متعلق مفسرین بیان فرماتے ہیں یعنی تمہاری جنس تمہاری

نوع اور تمہاری شکل پر (تمہاری بیویوں کو) پیدا فرمایا جیسا کہ لفظ جاء کہ رسول من انفسکم

(سورۃ التوبہ آیت ۱۲۸) میں ارشاد ہے کہ ”بے شک تمہارے پاس ایک عظیم الشان رسول آیا

جو تمہاری جنس سے ہے (یعنی وہ بھی انسان ہی ہے)۔

اور اس لیے بھی کہ جن عورتوں سے نکاح ممکن ہے وہ چچا زاد، چھوٹا چچا زاد، ماموں زاد اور خالہ زاد عورتیں ہیں پس اس اعتبار سے وہ عورتیں انسان کے نکاح میں آ سکتی ہیں جو انسان کی نہایت (غیر محرم) میں ہوں جیسا کہ سورۃ احزاب میں اللہ تبارک و تعالیٰ کے ارشاد و بَنَاتِ عَمِّكَ وَبَنَاتِ عَمَّاتِكَ وَبَنَاتِ خَالَكَ وَبَنَاتِ خَالَاتِكَ (سورۃ احزاب آیت ۵۰) کا مفہوم ہے کہ تیرے لیے تیرے چچا کی بیٹیاں، تیری چھوٹھی بیٹیوں کی بیٹیاں اور تیرے ماموں کی بیٹیاں اور تیری خالوں کی بیٹیاں (تیرے نکاح کے لیے حلال کی ہیں)۔

اور ان کے علاوہ کی عورتیں محرم ہیں اور وہ اصول و فروع میں اور اول اصول کی فروع میں اور باقی اصول سے فرع، جیسا کہ سورۃ نساء میں آیت تحریم (پارہ چہارم کے اخیر میں موجود ہے) اور یہ نسب میں شمار ہیں جب کہ انسان اور جن میں کوئی نسب نہیں ہے۔

(۲ کام المرجان) کے مؤلف فرماتے ہیں حضرت امام مالکؒ سے جو حوالہ پہلے گزرا ہے وہ انسان کے جن عورت سے نکاح کرنے کے جواز پر دلالت کر رہا ہے اور اس کے برعکس یعنی جن کا انسان عورت سے نکاح کی نفی کر رہا ہے اس لیے مردوں اور عورتوں کے لیے جنات سے مطلقاً نکاح کرنے کی اجازت نہیں ہے اور اس کی وجہ سے اسلام میں فساد کی کثرت بھی نہیں ہوگی۔

زید العمیؒ کی دُعا

مردی حضرات کے شیخ محرقؒ فرماتے ہیں میں نے حضرت زید العمیؒ کو یہ دُعا کرتے ہوئے سنا:-

اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي جَنِيَّةً اَتَزَوَّجُهَا.

(ترجمہ اے اللہ! مجھے ایک جن عورت عطا فرما، میں اس سے شادی کروں گا۔

ان سے پوچھا گیا اے ابو الحواری! تم اس کا کیا کرو گے؟ فرمایا وہ میرے سفروں میں

مانہ رہے گی جہاں میں ہوں گا وہ میرے ساتھ ہوگی (کیونکہ میں نابینا ہوں ہر شکل کام میں وہ میری مدد کرے گی)۔

بنات میں بھی فرقے ہیں

حکایت: امام عیشؒ بیان فرماتے ہیں بچیلہ قبیلہ کے ایک بوڑھے نے ہمیں بیان کیا کہ بنات میں کا ایک جوان ہماری ایک لڑکی پر عاشق ہو گیا، پھر اس نے ہمیں اس کے نکاح کا پیغام دیا اور کہا کہ میں اس کو ناپسند کرتا ہوں کہ (بغیر نکاح کے) اس کے ساتھ (حرام) صحبت کروں، ہم نے اس لڑکی کا نکاح اس سے کر دیا، پس وہ ہمارے سامنے ہو جاتا تھا اور ہم سے باتیں کیا کرتا تھا۔ ہم نے اس سے پوچھا تم کیا ہو؟ اس نے کہا ہم تمہاری طرح کی امتیں ہیں ہم میں بھی تمہاری طرح کے قبائل ہیں۔ ہم نے پوچھا کیا تم میں فرقے بھی ہیں؟ اس نے بتایا ہاں۔ ہم میں بھی قدریہ، شیعہ اور مرجئہ ہر قسم کے فرقے ہیں۔ ہم نے پوچھا تم کون سے فرقے سے تعلق رکھتے ہو؟ اس نے کہا میں مرجئہ فرقے سے ہوں۔

بنات میں زیادہ بڑا فرقہ شیعہ کا ہے

امام عیشؒ فرماتے ہیں ہمارے ہاں ایک جن نے نکاح کیا تو میں نے اس سے پوچھا تمہیں دن سا کھانا زیادہ مرغوب ہے؟ کہا چاول۔ تو ہم اس کے پاس چاول لے آئے۔ ہم نے دیکھا کہ لقمے تو اٹھ رہے ہیں لیکن (اٹھانے والا) کوئی نظر نہیں آ رہا۔ میں نے کہا تم میں یہ فرقے بھی ہیں جو ہم میں ہیں؟ اس نے کہا جی ہاں۔ میں نے پوچھا تم میں رافضیوں کی کیا پوزیشن ہے؟ کہا وہ ہم میں بدترین فرقہ ہے۔

۱۔ اتباع السنن والآثار امام دارمی (منہ)

۲۔ امالی احمد بن سلیمان الخجاد (منہ) ۳۔ کام المرجان ص ۶۹

امام عیشؒ فرماتے ہیں میں ایک جن کے نکاح میں ”کوی“ (ایک جگہ کا نام ہے) میں شریک ہوا۔ ایک انسان نے جنات میں نکاح کیا تو جنات سے پوچھا گیا تمہیں کون سا کھانا دیا، پسند ہے؟ کہا چاول۔ امام عیشؒ فرماتے ہیں پس لوگ جنات کے پاس چاولوں کے ٹب لاتے رہے اور چاول ختم ہو رہے تھے لیکن (کھانے والوں کے) ہاتھ دکھائی نہ دیتے تھے بلکہ

خطرناک جن بیوی کی حکایت

حضرت ابو یوسفؒ مروی فرماتے ہیں کہ ایک عورت مدینہ منورہ میں ایک شخص کے پاس آئی اور کہا کہ ہم تمہارے گھروں کے پاس اترے ہوئے ہیں تم مجھ سے نکاح کر لو، تو اس نے اس سے نکاح کر لیا۔ جب رات ہوتی تو یہ عورت کی شکل میں اس کے پاس آجاتی۔ ایک مرتبہ وہ اس کے پاس آئی اور کہا کہ ہم نے اب چلے جانا ہے تم مجھے طلاق دے دو۔ ایک مرتبہ وہ مدینہ منورہ کے کسی راز میں جا رہا تھا کہ اچانک اس نے اس عورت کو دلے چھتے ہوئے دیکھا جو دلانے والوں سے گرے تھے۔ اس نے کہا کیا تو دانے چُن رہی ہے؟ تو اس نے مرد کی طرف آنکھ اٹھائی اور اس سے کہا تم نے مجھے کس آنکھ سے دیکھا ہے؟ مرد نے کہا اس آنکھ سے۔ تو اس عورت نے اپنی انگلی سے اشارہ کیا جس سے اس کی آنکھ بہہ پڑی۔

خوبصورت جن بیوی کی حکایت

(علامہ شبلی بدر الدین) مؤلف (آکام المرجان) فرماتے ہیں ہمیں جناب قاضی القضاۃ جلال الدین احمد بن قاضی القضاۃ حسام الدین رازی حنفی نے بیان کیا کہ میرے والد (قاضی حسام الدین) رحمہ اللہ ہوائف الحبان و عجائب ما یحکی عن الحبان امام ابو بکر خراطی (منہ)

سک ابن ابی الدنیا (منہ)

نے اپنے بیوی بچے مشرق سے لانے کے لیے مجھے سفر پر روانہ کیا، جب میں نے سیرہ کو پار کیا، اس نے ہمیں ایک غار میں پناہ لینے اور نیند پر مجبور کر دیا، میں ایک جماعت کے ساتھ تھا، پس دیا ہوا تھا کہ اچانک کوئی چیز مجھے جگانے لگ گئی، جب میں بیدار ہوا تو میرے پاس درمیانہ قد و صورت کھڑی تھی اس کی ایک ہی آنکھ تھی طول میں پھٹن کی طرح جسے دیکھ کر میں گھبرا گیا، اے کہا تم گھبراؤ مت میں تمہارے ساتھ اپنی چاند جیسی بیٹی بیاہنے آئی ہوں۔ تو میں نے کہا کہ اللہ خیر کرے، پھر میں نے دیکھا کہ کچھ لوگ میری طرف آ رہے ہیں ان کی شکل بھی اس کی طرح تھی ان کی آنکھیں بھی طول میں پھٹی ہوئی تھیں ایک قاضی بھی تھا اور گواہ بھی، پس اے نکاح کا پیغام دیا اور نکاح پڑھا دیا، جسے میں نے قبول کر لیا، اس کے بعد وہ چلے۔ دو روز عورت دوبارہ میرے پاس آئی اب اس کے ساتھ ایک حسین لڑکی بھی تھی، ان کی دہلی اس کی ماں کی طرح تھی، اس نے لڑکی کو میرے پاس چھوڑ دیا اور چلی گئی، پس میرا خوف و شہت اور بڑھ گئی اور اپنے پاس والوں کو کنکریاں مارنے لگ گیا تاکہ وہ جاگ جائیں لیکن اس سے کوئی بھی نہ اٹھا تو میں دعا اور انکساری کرنے لگ گیا، پھر کچھ کا وقت آگیا اور ہم نے لیکن وہ لڑکی مجھے نہیں چھوڑتی تھی، اسی حالت میں تین دن گزر گئے، جب چوتھا دن وہ عورت آئی جو سب سے پہلے آئی تھی اور کہنے لگی یہ لڑکی شاید تجھے پسند نہیں آئے گی شاید اس سے فراق چاہتا ہے؟ میں نے کہا ہاں اللہ کی قسم، اس نے کہا تو پھر اس کو طلاق دے دو۔ طرح سے میں نے اس کو طلاق دے دی، اور وہ چلی گئی بعد میں میں نے اس کو کبھی نہ

پھر اس کے متعلق قاضی شہاب بن فضل اللہ سے پوچھا کہ انہوں نے اس جنیہ عورت سے کیا کیا؟ فرمایا نہیں بلکہ

دستی جن عورت کا واقعہ

حافظ فتح الدین ابن سید الناسؒ فرماتے ہیں میں نے امام تقی الدین بن دقین العیدؒ سے فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے شیخ عز الدین بن عبدالسلامؒ سے سنا آپ نے فرمایا جناب (قاضی ابو بکر ابن العربی (مالکی) جن کے ساتھ (انسان کے) نکاح کا انکار کرتے تھے اور فرماتے تھے جن لطیف روح ہے اور انسان کثیف جسم یہ دونوں جمع نہیں ہو سکتے، پھر انہوں نے فرمایا کہ انہوں نے ایک جن عورت سے نکاح کیا جو ان کے پاس ایک مدت تک رہی پھر ان کو اونٹ کی ٹہنی ماری اور زخمی کر دیا، پھر انہوں نے اپنے چہرے پر زخم دکھایا اور وہ بھاگ گئی۔

حنابلہ کا مذہب

ابن العمادؒ فرماتے ہیں:-

وَهَلْ يَجُوزُ نِكَاحُهَا مِنْ جَنَّةٍ
عِنْدَ الْإِمَامِ الْبَارِزِيِّ يُمْتَنَعُ
مُؤْمِنَةٌ قَدْ آيَقَنْتْ بِالسَّنَةِ
وَقَوْلُهُ إِلَّا بِالذَّلِيلِ يُنْدَقِعُ

۱۔ جس جن مسلمان عورت نے سنت پر ایمان و یقین قائم کر لیا ہو کیا اس سے ہمارا (انسانوں) کا نکاح درست ہے۔

۲۔ امام بارزئیؒ کے نزدیک یہ ممنوع ہے اور ان کا یہ سلسلہ بغیر دلیل کے نہیں چھوڑا جاسکتا۔

شافعی مذہب

جنات سے انسانوں کا نکاح درست ہے اور یہی دونوں آیتوں کے موافق ہے،

لے تذکرہ صلاح الدین صفدی (منہ)

لے ابو جوزہ ابن العماد (منہ)

ان اس کی بحث میں تشریح کرتے ہیں بعض اس سے منع کرتے ہیں اور کہتے ہیں باہمی نکاح جنس کا اتحاد ہے، لیکن جو بات ظاہر ہے وہ جواز نکاح ہے کیونکہ وہ ہمارے بھائی

اس مسئلہ میں جو جانب ظاہر ہے وہ جواز نکاح ہے کیونکہ ان کو بھی ناس (لوگ) مال (مرد) کہا جاتا ہے، اور ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارا بھائی فرمایا ہے اس لئے جواز پر جو چیز دلالت کرتی ہے وہ یہ کہ بلقیس نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے نکاح کا معاملہ لایا وہ اس کی ماں جنتی تھی، پس اگر جنات سے نکاح جائز نہ ہوتا تو اس سے نکاح نہ ہوتا کیوں کہ جس کے والدین میں سے کوئی ایک ایسا ہو جس سے نکاح درست نہیں ہے، اس سے بھی نکاح حرام ہے۔

اس کی اس تفصیل کی ضرورت ہے کہ اگر جن آئے اور گفتگو بھی کرے اور اس کا جتنہ بھی آئے ویسے ہی ہم نے اس کا مشاہدہ کیا جو اور اس کے مومن بچے کا بھی ہمیں علم ہوتا اس سے نکاح منع التردد۔

اور عماد بن یونس سے نقل کیا کہ انہوں نے فرمایا جن سے نکاح جائز نہیں کیوں کہ اس کا اتفاق اور اتحاد جنس صحت نکاح میں شرط ہے اور اس شرط میں شبہ ہے اور یہی دلیل بھی نہیں ہے۔

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جنات سے نکاح کو منع فرمانا اولادِ زنا پر محمول ہے اس صحت اس دوسری حدیث میں ہے کہ:-

لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكْثُرَ ذَنْبُكُمْ أَوْ لَا دَوْلَةُ لَكُمْ

قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم میں جنات کی اولاد کی کثرت

ابن الجوزی (منہ)

ابن الکام علی غوامض الاحکام (منہ)

نہیں ہو جائے گی۔

صاحب فوائد الاخبار فرماتے ہیں اس سے مراد اولاد زنا ہے کیونکہ جن سے بھی حشمت ہوتی ہے اور طبیعت کتراتی ہے پس زنا سے پیدا شدہ عورتوں سے نکاح نہ کرنے پر اس حدیث کو محمول کیا جائے گا۔
یہاں تک کی سب گفتگو ابن العماد کی ہے۔

جنّات کے گھر

گندے مقامات جنّات کے گھر ہیں

عام طور پر جنّات کی جگہیں نجاستوں والے مقامات ہوتے ہیں جیسے کھجوروں کے ٹھنڈ، گدی کے ڈھیر اور حمامات۔ اسی وجہ سے حمام میں اور اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہوں وغیرہ پر مارا کرنے سے منع کیا گیا ہے کیونکہ یہ مقامات شیاطین کی جگہیں ہیں۔

یت الخلاء جنّات کے گھر ہیں

حدیث: حضرت زید بن ارقم سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناد فرمایا:-

إِنَّ هَذِهِ الْحُشُوشَ مُحْتَضَرَةٌ، فَإِذَا أَخَذَ أَحَدُكُمْ الْخَلَاءَ فَلْيَقُلْ:
اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبَيْثِ وَالْخَبَائِثِ۔

ترجمہ: یہ گندگی کی جگہیں شیاطین و جنّات کے رہنے کی جگہیں ہیں پس جب تم میں سے کوئی قضاے حاجت کو جائے تو دیر، کہہ لیا کرے۔ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبَيْثِ وَالْخَبَائِثِ رے اللہ! میں آپ سے پناہ مانگتا ہوں شریر جنوں اور شریر جنیوں سے۔

(فائدہ) جب قضاے حاجت کرنے والا یہ دعا پڑھ لیتا ہے تو جنّات کے آگے پردہ

۱. نسائی، ابن ماجہ (منہ) البوداؤد کتاب الطہارۃ باب، سنن ابن ماجہ طہارۃ باب، نسائی طہارۃ باب، ہند احمد ۴/۳۶۹،
۱۰۰۔ صحیح ابن حبان ۱۳۲، مستدرک حاکم ۱۸۴، بیہقی ۹۲، مشکوٰۃ ۳۵۷، طبرانی کبیر ۲۳۲، ۲۳۶، اتحاف السادۃ ۴۳۹/۲،
۱۰۱۔ ابن ابی شیبہ ۱۱۱، ۵۳، تاریخ بغداد ۲۸۷/۳۰، ۳۱۔

ہو جاتا ہے اور یہ اس کے تنگ کو نہیں دیکھ سکتے۔ (منہ)

”بسم اللہ جنات کے سامنے پردہ ہے“

(حدیث) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

إِنَّ هَذِهِ الْحُشُوشَ مُنْتَصَرَةٌ فَإِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْخَلَاءَ فَلْيَقُلْ:
بِسْمِ اللَّهِ

(ترجمہ) یہ گندے مقامات شیاطین کے رہنے کی جگہیں ہیں پس تم میں سے جب کوئی بیت الخلاء جائے تو بسم اللہ کہہ لیا کرے۔

(حدیث) حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

يَسْتَوِيَانِ أَعْيُنَ الْحَيِّ وَ عَوْرَاتِ بَنِي آدَمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْخَلَاءَ
أَنْ يَقُولَ بِسْمِ اللَّهِ

(ترجمہ) جنات کی آنکھوں اور انسانوں کی شرمگاہوں کے درمیان پردہ یہ ہے کہ جب تم میں سے کوئی قضا نے حاجت کے لیے جائے تو بسم اللہ کہہ لیا کرے۔

حضور بیت الخلاء میں جاتے وقت کیا پڑھتے تھے؟

(حدیث) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضا حاجت کو جاتے تو یہ پڑھا کرتے تھے:-

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (منہ) عمل الیوم واللیلۃ حدیث ۲۰۔

۱۔ مسند احمد، ترمذی، ابن ماجہ (منہ) ترمذی کتاب الجہود باب ۳، ابن ماجہ کتاب الطہارۃ باب ۹، ہند ۱۰۰

۳۶۳، جامع الصغیر مسند حدیث نمبر ۴۶۶۶، مجمع الزوائد ۱/۲۵۵۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ

(ترجمہ) اے اللہ! میں آپ سے پناہ پکڑتا ہوں خبیث جنوں سے اور خبیث جنیوں سے۔

(فائدہ) امام سعید بن منصورؒ نے اس دعا کے شروع میں بسم اللہ کے الفاظ بھی بیان کیے ہیں۔ (منہ)

گندی نالی میں پیشاب نہ کریں

حضرت ابراہیمؑ (نخعیؒ) فرماتے ہیں گندی نالی پر پیشاب مت کریں اس سے کوئی مرض کم گئی تو اس کا علاج بہت مشکل سے ہوتا ہے۔

مسلمان اور مشرک جنات کے گھر کہاں کہاں ہیں

(حدیث) حضرت بلال بن عمارؓ فرماتے ہیں ”ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک گھر میں کسی جگہ اترے، آپ قضا نے حاجت کے لیے تشریف لے گئے اور میں آپ کے پاس نالی کا برتن لے گیا، پس میں نے کچھ لوگوں کا جھگڑا اور شور مچا، اس طرح کاشور میں نے پہلے یہ سنا تھا جب آپ تشریف لے آئے تو میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں نے آپ کے پاس لوگوں کا جھگڑا اور شور مچا ہے۔ اس طرح کام میں نے لوگوں سے کبھی نہیں سنا تو آپ نے

۱۔ بخاری، مسلم (منہ) بخاری کتاب الوضوء باب ۹، کتاب الدعوات باب ۱، صحیح مسلم کتاب الجہیز حدیث ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ابن ماجہ ۲۹۶، ترمذی ۵۵، ابوداؤد ۴۹۹، مسند احمد ۳/۹۹، ۴/۳۶۹، ۳۴۳، بیہقی ۱/۹۵، دارمی ۱/۴۴، مشکوٰۃ ۳/۳۲، تعلیق تعلیق

۹۸، ۹۹، تحف السادة ۲/۳۳۹، الذکاء ۲/۱۰۲، البوعوانہ ۱/۲۱۶، ابن ابی شیبہ ۱/۱۰۸

۱۔ (سنن) سعید بن منصور (منہ) مسند احمد ۶/۳۲۲، ابن ابی شیبہ ۱/۱۰۸، کنز العمال ۴/۲۲۲۰

۱۔ کتاب الوضوء ابو بکر بن ابی داؤد (منہ)

ارشاد فرمایا :-

اِخْتَصَمَ عِنْدِي : الْجَنُّ الْمُسْلِمُونَ وَالْجَنُّ الْمُشْرِكُونَ فَسَأَلُونِي اَنْ اُسْكِنَهُمْ ، فَاسْكَنْتُ الْجَنَّ الْمُسْلِمِينَ الْجُلُوسَ وَاسْكَنْتُ الْجَنَّ الْمُشْرِكِينَ الْغُورَ .

یعنی میرے پاس مسلمان جنات اور مشرک جنات جھگڑا کر رہے تھے انہوں نے مجھ سے درخواست کی تھی کہ میں ان کو سکونت دوں ، تو میں نے مسلمان جنات کو مجلس دے دیا اور مشرک جنات کو غور دے دیا۔

میں (عبداللہ بن کثیر راوی) نے عرض کیا یہ مجلس اور غور کیا ہیں ؟ (حضرت بلال بن کثیر نے فرمایا مجلس (سے مراد) بستیاں اور پہاڑ ہیں اور غور (سے مراد) کھائیاں غاریں اور سمندری جزیرے ہیں بل

شریعہ جنات کہاں رہتے ہیں ؟

حضرت عمر بن الخطابؓ نے جب عراق کی طرف جانے کا ارادہ فرمایا تو ان سے حضرت کعب بن جراحؓ نے عرض کیا : اے امیر المؤمنین ! آپ اس کا شفرہ کریں کیونکہ وہاں لوے فیصد جادو ہے ، فاسق (بدکار) جنات رہتے ہیں اور عاجز کردینے والی مرض بھی ہے بل

گوشت کی چکناہٹ والے کپڑے میں رہتے ہیں

(حدیث) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا :-

لہ طبرانی ، کتاب الحکمۃ الباشیخ ، دلائل النبوة امام بیہقی (منہ) مجمع الزوائد ۲۰۳ ، کنز العمال ۱۵۲۳۲۔

لہ موطا مالک (منہ) موطا کتاب الجوامع باب الاستیذان حدیث ۳۰۔

اُخْرِجُوا مِنْ دَائِلِ الْغَمْرِ مِنْ بَيُوتِكُمْ فَإِنَّهُ مَبِيتُ الْجَنِّثِ وَمَجْلِسُهُ .
(ترجمہ) اپنے گھروں سے گوشت کی چکناہٹ والا کپڑا نکال دو ورنہ چکناہٹ والا کپڑا صاف کر لیا کرو کیونکہ یہ خبیث جنات کی رہائش اور مجلس کی جگہ ہے۔

جنات کے سامنے شرمگاہوں کے پردہ کی دعا

(حدیث) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

نار فرمایا :-

يَسْتُرُ مَا بَيْنَ اَعْيُنِ الْجِنِّ وَعَوْدَاتِ بَنِي اَدَمَ اَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ اِذَا ارَادَ اَنْ يَطْرَحَ ثِيَابَهُ : بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ .
(ترجمہ) جنات کی آنکھوں اور انسانوں کی شرمگاہوں کے درمیان کا پردہ یہ ہے کہ مسلمان آدمی جب کپڑے اتارنے کا ارادہ کرے "بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ" پڑھے۔

جنات کے گھر ہیں

(حدیث) حضرت عبداللہ بن مسرجؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے بل میں پشیاب کرنے سے منع فرمایا ، لوگوں نے حضرت قتادہؓ (راوی حدیث) سے عرض کیا کہ میں پشیاب کرنے کی وجہ کراہت کیا ہے ؟ فرمایا کہ کہا جاتا ہے کہ جنات کے رہنے کی

لہ دہلی (منہ) دہلی حدیث نمبر ۳۴۳ ، جمع الجوامع حدیث ۸۲۰ ، کنز العمال ، ۴۱۴۹ ، جامع الصغیر سیوطی حدیث

۲۹۲ (حدیث ضعیف جدا)

لہ ابن سنی (منہ) عمل الیوم واللیلہ باب ما یقول اذا خلع ثوبا حدیث نمبر ۲۶۸ ص ۹ ، الجامع الکبیر حدیث نمبر ۴۲۲۲

۲۳۹/۲ مشکوٰۃ ۳۵۸ ، مجمع الزوائد ۱۰۵

جنت پانی میں بھی رہتے ہیں

حضرت ابوسعید (خدریؓ) فرماتے ہیں میں نے حضرت حسنؓ و حضرت حسینؓ کو لپٹے ہوئے دیکھا اور ان پر دو چادریں بھی تھیں، ان چادروں کے (اس طرح سے) لپٹنے کو میں نے اہمیت دی (اور ان سے سمٹ کر چادروں کو اوپر لپیٹنے کی وجہ دریافت کی) تو انہوں نے فرمایا اے ابوسعید! تمہیں پتہ نہیں پانی میں بھی کچھ مخلوق رہتی ہے۔

حضرت (امام باقر) محمد بن علیؓ سے روایت ہے کہ حضرت حسنؓ و حضرت حسینؓ صبح کے وقت آئے انہوں نے چادریں اوڑھی ہوئی تھیں، انہوں نے فرمایا کہ پانی میں بھی (جنت و شیاطین) رہتے ہیں۔

رات کا پانی جنت کے لیے ہے

کہا گیا ہے کہ رات کے وقت پانی جنت کا ہوتا ہے اس لیے مناسب نہیں کہ اس میں پیشاب کیا جائے اور نہ (اس میں) غسل کیا جائے ایک مخلوق (جنت) کے خوف سے ان کی طرف سے کوئی تکلیف نہ پہنچ جائے۔

۱۔ ابوداؤد (منہ) ابوداؤد کتاب الطہارت باب ۲۹، ۱۱۲، سنائی طہارت باب ۱۲۹، احمد ۵/۸۲، متذکر صحیح ابن خزيمة، بیہقی، ابن سکن، جامع صغیر ۹۵۲۔

۲۔ الکافی للعلی (منہ)

۳۔ مصنف عبدالرزاق (منہ)

۴۔ شرح الرافعی (منہ) یعنی فتح العزیز فی شرح الوجیز للفرالی۔

پانی کے جو ہر جنات کی جگہیں ہیں

(حدیث) حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ:-

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَغُوطَ الرَّجُلُ فِي الْقَرْعِ قُبُلَ دَمَا الْقَرْعِ قَالَ إِنَّ يَأْتِي أَحَدَكُمْ الْأَرْضُ فِيهَا النَّبَاتُ كَمَا قُمْتَ قَتَّاسَهُ فَبِتْلَكَ مَسَاكِينُ إِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ۔

(ترجمہ) جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ انسان قرع میں غوطہ لگائے، پوچھا گیا کہ قرع کیا چیز ہے؟ فرمایا یہ کہ تم میں سے کوئی آدمی ایسی جگہ جائے جہاں پر پودے اور گھاس وغیرہ بہت ہوں اور وہاں کے پانی کو پھلانگتا رہے کیونکہ یہ تمہارے بھائی جنات کے رہنے کی جگہیں ہیں۔

(فائدہ) شیخ ولی الدین عراقی فرماتے ہیں قرع کھیت میں خالی جگہ کو کہتے ہیں جیسے سرکی ہوئی (خالی ہوتی ہے)۔

قنائے حاجت کے لیے ننگے سر نہ جائے

ابن رفعہؒ کہتے ہیں کہ حضرات (فقہائے شافعیہ) فرماتے ہیں کہ یہ مستحب ہے کہ آدمی ننگے سر قنائے حاجت کے لیے نہ جائے، اگر اور کوئی چیز نہ ملے تو جنت کے خوف کی وجہ سے اپنی آستین ہی سر پر رکھ لے۔

۱۔ کامل ابن عدی (منہ)

۲۔ شرح سنن ابوداؤد شیخ ولی الدین عراقی (منہ)

۳۔ کتاب الکفایۃ علامہ ابن الرفعۃ (منہ)

جنات شریعت کے مکلف ہیں

جنات کے مکلف ہونے پر اہل نظر کا اجماع ہے:-

حافظ ابن عبد البرؒ فرماتے ہیں "ایک جماعت اہل علم کے نزدیک جنات شریعت کے مکلف بھی ہیں اور اس کے مخاطب بھی ہیں کیونکہ ارشاد خداوندی ہے:-

يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ

(اے جن و انس کی جماعت)

مزید ارشاد ہے:-

فَبَايِعُوا اللَّهَ رِيبَكُمْ أَتَكْذِبُونَ

(پس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے)

ان دونوں آیات میں اللہ تعالیٰ نے انسانوں اور جنات کو مخاطب فرمایا ہے پس معلوم

ہوا کہ یہ دونوں شریعت کے مکلف ہیں۔

امام رازیؒ فرماتے ہیں کہ تمام دامت کا اتفاق ہے کہ تمام جنات مکلف ہیں۔

قاضی عبد الجبار معتزلیؒ کہتے ہیں کہ ہم جنات کے مکلف ہونے کے متعلق اہل نظر میں

کسی کا اختلاف نہیں جانتے۔

علامہ عزالدین بن جماعةؒ فرماتے ہیں مکلفین کی تین قسمیں ہیں:-

① وہ قسم ہے جو شروع پیدائش سے مکلف ہیں یہ فرشتے، حضرت آدم اور حضرت حوا ہیں۔

② وہ قسم ہے جو شروع پیدائش سے بالکل مکلف نہیں رہے یہ حضرت آدم کی اولاد

ہیں۔

۳۔ تفسیر کبیر امام رازیؒ (منہ)

(۲) ایک قسم وہ ہے کہ اس میں اختلاف ہے ظاہری ہے کہ یہ بھی شروع پیدائش سے مکلف ہیں یہ جنات ہیں۔

جنات میں سے کوئی نبی اور رسول نہیں ہوا

اکثر علمائے سلف و خلف یہی فرماتے ہیں کہ جنات میں سے کوئی رسول اور کوئی نبی نہیں۔
حضرت ابن عباسؓ، حضرت مجاہدؒ، حضرت کلبیؒ، حضرت ابو عبیدہؒ سے بھی اسی طرح سے منقول ہے فرمان خداوندی:-

يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِنْكُمْ

(ترجمہ) اے جنات اور انسانو! کیا تمہارے پاس تم میں سے رسول نہیں آئے تھے۔

اس کی تفسیر میں حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں جنات میں سے کوئی رسول نہیں ہوا رسول

انسانوں میں سے مبعوث ہوئے تھے جنات میں سے "نَذَارَةٌ" ڈرانے والے ہوئے

پھر انہوں نے (اس کی دلیل میں) یہ آیت پڑھی:-

فَلَمَّا قَضَوْا إِلَيْهِ قُومِهِمْ مُنْذِرِينَ

(سورۃ احقاف آیت ۲۹)

رسولؐ منکے (تم جنات اور انسانوں میں کے رسول) کے متعلق فرماتے ہیں کہ یہاں پر

ان کے قاصدین مراد ہیں پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی:-

وَلَوْ إِلَيْهِ قُومِهِمْ مُنْذِرِينَ

(جب جنات نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہدایت کی باتیں سن لیں تو) اپنی قوم کی

نذرین (ڈرانے والے) بن کر دوڑ پڑے۔

۴۔ تفسیر کبیر امام رازیؒ (منہ)

۵۔ ابن حمید، ابن المنذر، ابن ابی حاتم (منہ)

۶۔ ابن منذر (منہ)

سے پہلے جنات میں سے نبی ہوتے ہیں؟

حضرت صحاکؒ کا مذہب

حضرت صحاکؒ سے جنات کے متعلق سوال کیا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے کے جنات میں سے کوئی نبی آیا ہے یا نہیں؟

تو آپ نے فرمایا کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا ارشاد نہیں سنا۔

يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ أَلَا تَشْعُرُونَ أَنَّكُمْ رَسُولٌ مِّنكُمْ.

(ترجمہ) اے جن و انس کے گروہ کیا تمہارے پاس تم میں سے رسول نہیں آئے۔

اس ارشاد میں اللہ تعالیٰ نے انسانوں اور جنات کے رسولوں کا بتلایا ہے۔ شاگردوں

نے کہا کیوں نہیں (ہم نے یہ ارشاد سنا ہے) بلکہ

حضرت ابن جریرؒ فرماتے ہیں وہ حضرات جو حضرت صحاکؒ کا مذہب رکھتے ہیں، وہ

فرماتے ہیں ”اللہ تعالیٰ نے بتلایا ہے کہ جنات میں سے بھی رسول ہوتے جن کو جنات کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا تھا۔

یہ حضرات فرماتے ہیں اگر یہ درست ہے کہ انسانوں کے رسولوں سے حقیقی انسانی رسول

مراد ہیں تو انسانوں کے رسولوں کی خبر سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جنات کے رسول بھی ہوتے ہیں۔

علامہ ابن حزمؒ کا مذہب

علامہ ابن حزمؒ فرماتے ہیں ”حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل انسانوں میں سے کوئی

لہ ابن جریر (منہ)

ات کی طرف نہیں بھیجا گیا کیونکہ جنات انسانوں کی قوم میں سے نہیں ہیں۔

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے (کہ پہلی امتوں میں ہر نبی کو کسی نہ کسی قوم کے پاس بھیجا جاتا تھا) بلکہ

ابن حزمؒ ہی فرماتے ہیں یہ بات تو ہم یقینی طور پر جانتے ہیں کہ ان کو ڈرایا گیا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد (يَا تَكْفُرُ رُسُلٌ مِّنكُمْ) سے واضح ہے کہ ان میں سے انبیاء کرام مبعوث ہوئے ہیں۔

رسول ابن عباسؓ کی تفسیر

(احکام المرءان کے) مؤلف فرماتے ہیں حضرت صحاک کے مذہب کی تائید حضرت ابن عباسؓ کی

سے فرمان خداوندی (وَمِنَ الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ) (سورہ طلاق آیت ۱۲) کی تفسیر میں مروی ہے کہ زمینیں

ات ہیں ہر زمین میں تمہارے نبی کی طرح ایک نبی ہے اور آدمؑ کی طرح ایک آدم ہے اور

کی طرح ایک نوح ہے اور ابراہیمؑ کی طرح ایک ابراہیم ہے اور عیسیٰؑ کی طرح ایک عیسیٰ ہے۔

اکثر علماء نے اس کی تاویل یہ فرمائی ہے کہ یہ جنات میں سے کچھ لوگ تھے جو اللہ تعالیٰ

دفع سے رسول نہیں تھے، لیکن ان کو اللہ تعالیٰ نے زمین پر پھیلایا اور انہوں نے اللہ کے ان

روں کا کلام سنا جو انسانوں سے مبعوث ہوئے تھے اور اپنی قوم جنات کی طرف لوٹ آئے۔

حدیث کا کتاب ہے جو ان کتب میں مروی ہے بخاری کتاب التیم باب کتاب الصلوٰۃ باب ۵۶، جہاد باب ۱۲،

روایا باب ۱، الاعتصام باب ۱، مسلم مساجد حدیث ۵۰۳، ۸۰، ۷۵، ۸۰، ترمذی کتاب السیر باب ۱، دارمی کتاب السیر باب ۲۸،

من لسانی کتاب الغسل باب ۱، الجہاد باب ۱، مسند احمد ۲/۲۰۳، ۲۲۲، ۲۲۸، ۲۲۹، ۳۱۴، ۳۹۶، ۴۱۲، ۴۵۵، ۵۰۱، ۵۰۳، ۵۰۴،

۴۱۶، ۴۱۷، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵،

میں (علامہ سیوطی) کہتا ہوں:

علامہ شبلیؒ اور امام کلبیؒ

فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے انبیاء کرام انسانوں میں سے بھیجے جاتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنات اور انسان دونوں کی طرف مبعوث فرمائے گئے ہیں علامہ زمخشریؒ فرماتے ہیں اس بات میں امام صفحاؒ کی موافقت نہیں ہے کہ جنات سے بھی رسول ہوئے ہیں بلکہ یہ مراد ہے کہ انسانوں کے رسول ان کو خصوصی طور پر خطاب کرتے تھے جنات کو خطاب نہیں کرتے تھے جس طرح سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جنات کو خطاب فرمایا جب وہ ان کے پاس حاضر ہوتے تھے، یہ جنات انبیاء کرام سے یا بعض مومنین سے (انبیاء کی دعوت کو) سنا کرتے تھے۔ لہ

جنّ والنس کے نبی ہیں

مسلمانوں کے مذاہب میں سے کسی نے اختلاف نہیں کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم انسانوں جنات دونوں کی طرف مبعوث فرمائے گئے ہیں بخاری اور مسلم شریف کی حدیث ”بُعِثْتُ بِالْإِنْسَانِ وَالْجِنِّ“ کی تفسیر اسی سے کی گئی ہے کہ میں جنات اور انسانوں کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

بنات کا مومن اور مسلمان ہونا لازمی ہے

شیخ ابوالعباس (ابن تیمیہؒ) فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دو ثقین (جنات اور انسانوں) کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے ان کا آپ پر ایمان لانا لازم یا ہے اور جس کو آپ ساتھ لے کر آئے ہیں اور آپ کی اطاعت بھی لازم فرمائی ہے اور یہ کہ وہ اس کو حلال جانیں جس کو آپ نے حلال فرمایا اور اس کو حرام جانیں جس کو آپ نے حرام فرمایا، اور اس سے محبت رکھیں جس سے آپ نے محبت فرمائی اور اس کو ناپسند کریں جس کو آپ نے ناپسند کیا۔ اور ہر وہ شخص جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی دلیل قائم ہو چکی ہو یا ہے وہ انسان ہو یا جن اور وہ آپ پر ایمان نہ لائے تو وہ اللہ کے عذاب کا مستحق ہے، یہاں کہ وہ کافر اللہ کے عذاب کے مستحق ہیں جن کی طرف اللہ نے رسول مبعوث فرمائے تھے۔

۱۔ شریف حدیث نمبر ۳ کتاب المساجد، مسند امام احمد ۲۵۰/۲، ۳۱۱/۲، ۴۱۶/۵، ۱۳۵/۵، ۱۳۸۶، ۱۶۲، ابن حبان

حدیث نمبر ۲۰، مجمع الزوائد ۶/۲، ۶۵/۸، ۲۵۸/۲۶۹، طبقات ابن سعد ۱/۱، ۱۲۶، البدایہ والنہایہ ۲/۱۵۴،

تفسیر ابن کثیر ۶/۱۰۰، ۵۰۶، قرطبی ۱/۴۹۔

۲۔ شبلی فی فتاویہ، کلبی فی ما حکاہ الزمخشری (منہ)

۳۔ زمخشری (منہ) لعلہ فی تفسیر الکشاف

اور یہ ایسا اتفاقی قانون ہے جن پر صحابہ کرامؓ، تابعین عظام، ائمہ مسلمین اور اہل سنت وغیرہ کی تمام جماعتوں کا اتفاق ہے۔

ایک جن صحابی کی شہادت کا عجیب واقعہ

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ آپؓ چند صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ساتھ سفر کر رہے تھے کہ ایک بگو لے نے ان حضرات کو اٹھالیا، اس کے بعد اس سے بھی بڑا ایک اور بگو لایا جو بکھر گیا۔ پھر ہم نے دیکھا کہ ایک سانپ مردہ پڑا ہے تو ہم میں سے ایک آدمی نے آگے بڑھ کر اپنی چادر کے دو حصے کیے اور ایک حصہ میں اس کو کفن دے کر دفن کر دیا۔ جب رات ہوئی تو دو عورتیں پوچھ رہی تھیں تم میں سے کس نے عمرو بن جابرؓ کو دفن کیا ہے؟ ہم نے کہا ہم تو عمرو بن جابرؓ کو نہیں جانتے؟ تو انہوں نے کہا اگر تم نے ثواب کی جستجو کی تھی تو وہ تمہیں مل گیا ہے۔ کچھ فاسق جنات نے مومن جنات کے ساتھ لڑائی کی تھی اور انہوں نے عمرو بن جابرؓ کو قتل کر ڈالا تھا اور یہ وہی سانپ تھا جس کو تم نے دیکھا اور دفن کیا ہے؟ اور یہ ان جن حضرات سے تھا جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن پاک سنا تھا۔ پھر اپنی قوم کی طرف داعظ بن کر لوٹے تھے بلکہ

شہید جن سے خوشبو

حضرت معاذ بن عبد اللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ کے پاس ایک آدمی آیا اور عرض کیا میں آپ کو ایک عجیب بات بیان کرنا چاہتا ہوں "ہم ایک وسیع بیابان میں تھے کہ ہمارے سامنے دو بگو لے آئے ایک ایک طرف سے دوسرا دوسری طرف سے، پھر ان کی مڈ بھٹیر ہوئی اور مقابلہ ہوا پھر وہ الگ الگ ہو گئے پس

صلی اللہ علیہ وسلم (منہ)

ہم نے دیکھا کہ ان میں کا ایک دوسرے سے درآمد تھا، پھر میں ان کے اکھاڑے کی جگہ پر آیا تو وہاں پر بہت سے سانپ پڑے ہوئے تھے، ان سے زیادہ میری آنکھوں نے کوئی چیز نہیں دیکھی، ان میں سے ایک سانپ سے کستوری کی خوشبو آرہی تھی اور وہاں پر ایک بڑا بیک زرد رنگ کا سانپ بھی پڑا تھا میں ان کو اُلٹنے پلٹنے لگا تاکہ دیکھوں کہ یہ خوشبو کس سانپ سے آرہی ہے۔ تو وہ خوشبو اسی زرد باریک سانپ سے آرہی تھی، مجھے یقین ہو گیا کہ یہ اس کی کسی نیکی کی وجہ سے ہے تو میں نے اس کو اپنی پگڑی میں لپیٹا اور دفن کر دیا۔ اس کے بعد میں جا رہا تھا کہ ایک منادی کی میں نے آواز سنی جو مجھے نظر نہیں آ رہا تھا۔ اس نے کہا، اے اللہ کے بندے! تم نے یہ کیا کیا ہے؟ میں نے اس کو وہ کچھ بتا دیا جو کچھ میں نے دیکھا تھا، اس نے کہا تم نے درست کیا، یہ جنات کے قبیلے بنو شعیان اور بنو اقیس تھے۔ ان کی آپس میں مڈ بھٹیر اور لڑائی ہوئی اور ان کے مقتولین میں سے ایک وہ بھی تھا، جس کو تم نے دیکھا اور یہ شہید ہوا ہے اور یہ ان جن حضرات میں سے تھا جنہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن کریم کو سنا تھا۔

ایک صحابی جن کی وفات کا واقعہ

حضرت کثیر بن عبد اللہ ابو ہاشم تاجیؓ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابو جہاد عطار دمیؓ کے پاس حاضر ہوئے اور ان سے سوال کیا کہ آپ کے پاس ان جنات صحابہ کرام کا علم ہے جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کا شرف حاصل کیا تھا؟ تو وہ مسکرائے اور فرمایا میں وہ بات بتلاتا ہوں جس کو میں نے خود دیکھا اور سنا ہے وہ یہ کہ ہم ایک سفر میں تھے جب ایک پانی کی جگہ پر آئے اور اپنے خیمے نصب کیے اور میں دوپہر کے آرام کرنے کو چلا گیا۔ خیمہ میں میرے سامنے ایک سانپ لوٹ پوٹ ہو رہا تھا۔ میں نے اپنا برتن کیا اور اس پانی

چھڑکنے لگ گیا تو اس کو سکون ہو گیا جب ہم نے نماز عصر ادا کی تو وہ مر گیا اور میں نے اپنے
تھپے سے ایک سفید کپڑے کا ٹکڑا نکالا اور اس کو لپیٹ دیا اور گرٹھا کھود کر اس میں دفن کر
دیا اور باقی دن اور رات ہم سفر میں مصروف رہے جب دن پڑھا اور ہم ایک پانی کی جگہ اترے
اور خیمے لگاتے اور میں دو پہر کے آرام کے لیے چلا گیا تو میں نے دو مرتبہ "سلام علیکم" کی آواز
سنی یہ لوگ ایک یادس یا سو یا ستر نہیں تھے بلکہ اس سے کہیں زیادہ تھے میں نے ان سے
پوچھا تم لوگ کون ہو؟ کہنے لگے "ہم جنات ہیں اللہ تمہیں برکت دے تم نے ہمارا ایک ایسا
کام کیا ہے جس کے بدلہ چکانے کی ہم میں طاقت نہیں" میں نے پوچھا میں نے تمہارا کونسا
کام کیا ہے؟ کہنے لگے وہ ناپ جو تمہارے پاس فوت ہوا تھا وہ ان آخری حضرات سے تھا
جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کا شرف حاصل کیا تھا بلکہ

آپ کے پاس جنات کے کئی وفد آتے تھے

مؤلف (امام شبلیؒ) فرماتے ہیں کہ اس میں شک نہیں ہجرت کے بعد مکہ اور مدینہ میں
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جنات کے وفد کئی مرتبہ حاضر ہوئے ہیں۔

شیاطین کا آسمان سے باتیں چرانا کب بند ہوا؟

(حدیث) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
إِذْ طَلَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ عَامِدِينَ
إِلَى سُوقٍ عَكَاظٍ وَقَدْ حِيلَ بَيْنَ الشَّيَاطِينِ وَبَيْنَ خَيْرِ السَّمَاءِ وَأُرْسِلَتْ
عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ فَوَجَّهَتِ الشَّيَاطِينُ إِلَى قَوْمِهِمْ فَقَالُوا حِيلَ بَيْنَنَا

۱۔ ابن ابی الدنیاء، دلائل النبوت، البغیم، ص ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳

مستوجب ہوتے اور کہنے لگے قسم بخدا! یہی چیز ہے جو تمہارے اور آسمان کی اطلاع کے درمیان حامل ہے، اس وقت یہ اپنی قوم کی طرف لوٹ آئے، اور کہنے لگے اے ہماری قوم (جنات) ہم نے قرآن عجیب سنا ہے جو ہدایت کی رہنمائی کرتا ہے پس ہم اس پر ایمان لائے ہیں اور ہم اپنے پروردگار کا ہرگز کوئی شریک نہیں بنائیں گے۔

جنات کے وفد نصیبین کی حضور سے ملاقات

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اہل صفہ کے لوگوں میں سے ہر ایک کو کوئی نہ کوئی کھانے کے لیے لے گیا اور میں رہ گیا مجھے کوئی لے کر نہ گیا، میں مسجد میں بیٹھا ہوا تھا کہ آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ کے دست اقدس میں کھجور کی چھڑی تھی اس کو آپ نے میرے سینے پر مارا اور فرمایا میرے ساتھ چلو، پھر آپ چل پڑے میں بھی آپ کے ساتھ چل پڑا۔ حتیٰ کہ ہم بقیع غزہ پہنچ گئے۔ پھر آپ نے اپنے عصا شریف سے ایک لائن کھینچی اور فرمایا، اس میں بیٹھ جاؤ حب تک میں لوٹ کر نہ آؤں یہیں رہنا، پھر آپ چل پڑے اور میں آپ کو کھجوروں کے درمیان سے دیکھتا رہا، یہاں تک کہ ایک سیاہ غبار چھا گیا اور میرا آپ سے رابطہ ٹوٹ گیا، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ اپنا عصا مبارک بھی کھٹکھٹاتے تھے اور فرماتے تھے ”بیٹھ جاؤ“ حتیٰ کہ صبح ظاہر ہونے لگی، پھر غبار بلند ہوا اور چلے گئے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا ”اگر تم اس حلقہ سے میرے امن دینے کے بعد نکلے تو ان میں سے کوئی (جن) تمہیں اچک لے جاتا، کیا تم نے کچھ دیکھا تھا؟“ میں نے عرض کیا: میں نے کچھ سیاہ لوگ غبار آلود سفید کپڑوں میں دیکھے تھے، آپ نے ارشاد فرمایا: ”یہ نصیبین کے جنات کا وفد تھا، انہوں نے مجھ سے سامان اور تو مشہ کا سوال کیا۔ میں نے ان کو ہر قسم کی ہڈی اور گوہر اور لید کا سامان خرچ دیا ہے۔ میں نے عرض کیا یہ ان کے کیا کام آئیں گے؟

آپ نے ارشاد فرمایا ”ان کو جو ہڈی بھی ملے گی اس پر اسی طرح کا گوشت پائیں گے جس دن اس کو لہا یا گیا تھا، اور ان کو گوہر ملے گا اس پر وہ اناج پائیں گے جو اس کے کھانے کے دن میں اس پر موجود تھا، اس لیے تم میں سے کوئی شخص کسی ہڈی اور گوہر سے استیخانہ کیا کرے“

نصوٰر نے جنات کے سامنے سورۃ الرحمن تلاوت فرمائی

(حدیث) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرات صحابہ کرامؓ کے پاس تشریف لائے اور ان کے سامنے اول تا آخر سورۃ الرحمن کی تلاوت فرمائی تو صحابہ کرامؓ خاموش رہے، آپ نے فرمایا تم خاموش کیوں ہو گئے ہو؟ میں نے یہ سورت لیلۃ الجن میں جنات کے سامنے پڑھی تو انہوں نے تم سے زیادہ بہتر جواب دیا، جب میں ارشاد باری تعالیٰ ”فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ“ تک پہنچا تو انہوں نے کہا اے ہمارے پروردگار! ہم آپ کی نعمت کا انکار نہیں کر سکتے سب تعریفیں آپ کے لیے ہیں۔

شیطان کے پڑ پوتے کا عجیب قصہ

(حدیث) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلمؐ پاس تیار کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ پر بیٹھے تھے کہ ایک بوڑھا اپنے ہاتھ میں عصا لے کر سامنے آیا اور سرکار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ آپ نے سلام کا جواب دے کر اس کو

۱۔ ابن جریر تفسیر طبری، (الوفیم) (منہ) نصب الراية ۱/۱۴۵، تفسیر ابن کثیر ۲/۲۸۲

۲۔ ترمذی، حاکم، بیہقی و صحیحہ (منہ) سنن ترمذی تفسیر سورۃ ۵۵، دلائل نبوت بیہقی ۲/۲۳۲، ۱۴، ۴۷۳،

درمنثور ۲/۱۴۰، کنز العمال حدیث نمبر ۲۸۲۳، ۴۱۴۶، مستدرک حاکم ۲/۴۳، الشکر لابن ابی الدنیا

حدیث نمبر ۳، تہذیب تاریخ دمشق ابن عساکر ۲/۲۴۲، ۲۹۷/۵، میزان الاعتدال ۱۸/۲۹، زاد المسیر

۱۱۲/۸، تفسیر ابن کثیر ۴/۲۸۵

اس کی زبان میں پوچھا تم کون ہو؟ اس نے کہا میں ہامہ بن سہیم بن لاقیس بن ابلہ بن ہوں۔ آپ نے فرمایا تیرے اور شیطان کے درمیان صرف دو باپوں کا فاصلہ ہے تو نے کتنا زمانہ طے کیا ہے؟ کہا میں نے دنیا کی عمر پوری کی ہے بس تھوڑی سی اور باقی ہے، جن راتوں کو قابیل نے ہابیل کو قتل کیا تھا اس وقت میں چند سال کا بچہ تھا بات سمجھ لیتا تھا، ٹیلوں کو پھلانگتا تھا، کھانا خراب کرنے کا اور قطع رحمی کا حکم کرتا تھا۔ تو جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جدا فی ذالینے والے بوڑھے اور سستی کرنے والے جوان کا کام بہت بُرا ہے“ اس نے کہا آپ مجھے اس بارے میں معاف فرمائیں میں اللہ تعالیٰ سے توبہ کر چکا ہوں، میں حضرت نوح علیہ السلام کے ساتھ ان کی مسجد میں ان لوگوں کے ساتھ تھا جو ان کی قوم میں سے ان پر ایمان لانے تھے، میں ہمیشہ ان کو ان کے اپنی قوم کو دعوت پر سخت سست کہا کرتا تھا حتیٰ کہ وہ خود بھی رو پڑے اور مجھے بھی رُلادیا، انہوں نے فرمایا تھا کہ (اگر میں تمہاری بات مان لوں تو) میں ضرور شرمندگی اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤں اور میں پناہ مانگتا ہوں کہ میں جاہلین میں سے بن جاؤں۔ میں نے عرض کیا تھا اے نوح! میں ان لوگوں میں سے ہوں جو قابیل بن آدم کے سعادت مند شہید کے خون کرنے میں شریک تھا کیا آپ اللہ تعالیٰ کے ہاں میری توبہ کی قبولیت پاتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا اے ہامہ! خیر کی نیت کر اور حسرت اور ندامت سے پہلے بھلائی پر لگ جا اللہ تعالیٰ نے جو مجھ پر نازل فرمایا ہے میں نے اس میں پڑھا ہے کہ جو شخص اپنی پوری دینداری کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ تائب ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول فرماتے ہیں، اٹھ وھو کر اور دو رکعات پڑھ، تو میں نے اسی وقت عمل شروع کر دیا جس کا انہوں نے مجھے حکم فرمایا تھا، پھر انہوں نے مجھے پکارا کہ اپنا سر اٹھا لو، تمہاری توبہ آسمان سے ماڈل ہو چکی ہے، تو میں اللہ کے لیے ایک سال تک سجدہ میں پڑا رہا۔ اور میں حضرت ہود علیہ السلام کے ساتھ سجدہ میں شریک تھا۔ جب انہوں نے اپنی قوم کے ساتھ سجدہ کیا تھا، میں ان کو بھی ان کے جہیل قوم کو (بار بار) دعوے پر متاب کرتا تھا۔ حتیٰ کہ وہ بھی اپنی قوم پر روئے اور مجھے بھی رُلایا، اور میں حضرت یعقوب علیہ السلام کی زیارت بھی کیا کرتا تھا۔ اور حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس

اور اسی کے عہدہ پر فائز تھا، اور میں حضرت الیاس کو وادیوں میں ملا کرتا تھا اور اب ملا کرتا ہوں میری حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بھی ملاقات ہوئی تھی۔ انہوں نے سکھائی تھی اور فرمایا تھا اگر تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کرو تو ان کو میرا کہنا۔ اور میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بھی ملا ہوں اور ان کو ان کا سلام بھی پہنچایا۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے مجھے فرمایا تھا اگر تم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ملو تو ان کی طرف سے سلام پیش کرنا تو انہوں نے انہوں کے انوار آئے اور رونے لگے۔ ”ہامہ! اور عیسیٰ علیہ السلام پر بھی رہتی دنیا تک سلام ہو اور اے ہامہ! امانت پہنچانے سے تم پر بھی سلام ہو“ ہامہ نے کہا یا رسول اللہ! آپ بھی میرے ساتھ وہی کریں جو بن عمر ان علیہ السلام نے کیا تھا۔ انہوں نے مجھے تورات سکھائی تھی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو سورۃ واقعہ، سورۃ مرسلات، سورۃ عم یقیناً، سورۃ اذا الشمس کورت، سورۃ زمر اور قل ہو اللہ احد سکھائیں اور فرمایا اے ہامہ! اپنی ضرورت ہمارے پیش کر دو اور ہماری زیارت کرنا نہ چھوڑنا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات حسرت آیات ہو گئی اور اس کی ہمیں خبر نہ ہوئی نہ معلوم کہ یہ ہے یا فوت ہو گیا ہے۔

(فائدہ) یہ مذکورہ حدیث زوائد زہد میں حضرت عبد اللہ بن امام احمد نے حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے اور عقیلی نے (ضعفاء میں) اور شیرازی نے کتاب حباب میں اور ابونعیم نے (دلائل میں) اور ابن مردودہ نے بھی ذکر کی ہے۔ نیز یہ روایت ابن فاکہی نے کتاب مکہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے، اس حدیث کے متن میں جن کی وجہ سے یہ حدیث درجہ حسن کو پہنچتی ہے۔ (علامہ سیوطی)

اب الضعفاء عقیلی، ابونعیم، بیہقی (منہ) دلائل النبوة ابونعیم (صہباتی ۱۳۱)
حضرت الیاس اور حضرت خضر و نوح کی ارواح کو اللہ نے حسب منشاء خداوندی کمال بدلنے کی طاقت ہے اب بھی ان کی
ایسی عزت و اہمیت وغیرہ ملاقات کرتی ہیں (تفسیر مظہری ماخوذ از حضرت مجدد الف ثانی ۲۰ مترجم)

ابلیس کا پڑ پوتا جنت میں

(حدیث) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

إِنَّ هَامَةَ بَنَ هَيْمَ بْنَ لَاقِيسَ فِي الْجَنَّةِ -

(ترجمہ) ہامہ بن ہیثم بن لاقیس جنت میں جائے گا۔

دونہیوں پر ایمان لانے والا جن صحابی

حضرت سہل بن عبد اللہ (تسریؒ) فرماتے ہیں کہ میں قوم عاد کے کسی علاقہ کی سمت میں گئے تو وہاں پر ایک غار دیکھا جو کھد اہوا تھا۔ اس کے درمیان میں پتھروں کا ایک محل تھا۔ میں جنت میں جنت رہتے تھے، میں اس میں داخل ہوا تو وہاں پر ایک بوڑھا آدمی دیو سیل جہنم کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز ادا کر رہا تھا، اس پر اُون کا ایک جبہ بھی تھا جس میں تازگی مٹی مجھے اس کے عظیم الجثہ ہونے نے اتنا تعجب میں نہ ڈالا جتنا اس کے جبہ کی تازگی اور تراویح نے تعجب میں ڈال دیا، میں نے اس کو سلام کیا اور اس نے مجھے سلام کا جواب دیا، اور کہا اے سہل! جہنم کپڑوں کو پُرانا نہیں کرتے بلکہ ان کو گناہوں کی بدبو اور حرام کھانے پُرانا کرتے ہیں، یہ جبہ مجھ پر سات سو سال سے ہے۔ اس میں میں نے حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد علیہما السلام سے ملاقات کی تھی اور ان پر ایمان لایا تھا۔ میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ وہاں میں ان حضرات میں سے ہوں جن کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی تھی :-

قُلْ أُدْعِي إِلَى آثِهِ اسْتَمِعْ نَقَرَاتِ الْجَنِّ - (سورة الجن آیت ۱)

۱۔ کتاب السنن ابو علی بن اشعث (منہ) تذکرۃ الموضوعات طبعی ۱۱۱، لاسلی مصنوعہ ۹۲

۲۔ صنفہ الصفوة ابن جوزی (منہ)

ت میں جنات کا نکاح

مجھے احادیث میں مومن جنات کے متعلق یہ بات نہیں ملی کہ یہ جنت میں نکاح بھی کریں۔ انہیں، لیکن جنات کے جنت میں داخل ہونے کا استدلال اس آیت مبارکہ سے کیا گیا۔ لَمْ يَطْعَمُوا أَنْشَ قَبْلَهُمْ وَلَا جَنَّاتٍ۔ (سورة الرحمن آیت ۵۶) پس اگر وہ جنت میں داخل نہ ہوتے تو انہیں کچھ نہ کھانا پڑتا۔ لیکن ان میں سے ان کے مرد بھی اسی طرح سے نکاح کریں گے جس طرح سے نکاح کریں گے۔ لیکن آدمی جس طرح سے حور عین سے نکاح کریں گے اسی طرح سے جنی سے بھی نکاح کریں گے۔ مگر مومن جنات صرف حور عین اور جن عورت سے نکاح کریں۔ انسان عورت سے نہیں، کیونکہ جنت میں کوئی بے شوہر نہیں ہوگی۔ لیکن جنات کا انسانوں سے اور انسان کا جنات عورتوں سے نکاح کرنا محمل نظر ہے۔

ظلم کرنا حرام ہے

جنات کا انسان پر اور آپس میں ایک دوسرے پر ظلم کرنا حرام ہے۔ دلائل سے یہی ہے۔ حدیث شریف میں ہے :-

يَا عِبَادِي إِنِّي حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَلَمُوا۔

(ترجمہ) اے میرے بندو! میں نے ظلم کو خود اپنے آپ پر بھی حرام کیا ہے اور تمہارے درمیان بھی حرام کیا ہے۔ تم ایک دوسرے پر ظلم مت کیا کرو۔ یہ بات معلوم ہے کہ جو ظلم اور تعدی کرے اس کو تنبیہ کرنا حتیٰ الوسع ضروری ہے۔

۱۔ التعلیق ابن حجر ۲۰، ۵۶۰، ترغیب و ترہیب ۲/۵۷، تحف السادة ۵/۶۰، تحفات سنیہ ۲۹۴،

۲۔ تاریخ دمشق ابن عساکر ۲/۴۶، اذکار امام نووی حدیث ۲۶۷، مشکوٰۃ حدیث ۲۳۲۶، زاد المسیر ۳/۳۷۰۔

آسیب کو بھگانے کا طریقہ

ہمارے شیخ کے پاس جب کوئی مرگی کا مریض آتا تھا تو اس کو مرگی کا وعظ دیا اور امر و نہی فرماتے تھے پس اگر وہ اس سے باز آجاتا اور مرگی کے مریض کو چھوڑ جاتا تو اس سے اس کا عہد لیتے تھے کہ وہ دوبارہ نہیں آئے گا۔ اور اگر وہ علیحدہ نہیں ہوتا تھا تو مارتے تھے حتیٰ کہ وہ علیحدہ ہو جائے، ظاہر میں تو مار مرگی کے مریض کو پڑتی ہے، حقیقت میں مرگی ڈالنے والے دھن پر پڑتی ہے اسی وجہ سے وہ درمند ہوتا اور سخت بیمار اور مرگی کے مریض سے ہوش آنے کے بعد جب مار کھالے کا پوچھا جاتا ہے تو وہ اس کا نہیں رکھتا ہوتا۔

جنات کے متعلق مختلف مسائل

حضرت ابوالمعالیؒ فرماتے ہیں اکیسے میں فرشتوں اور جنات سے ننگ کا پردہ ہے میں فقہاء (شافعیہ) کا ظاہر کلام یہ ہے کہ جنات سے بھی پردہ ہے کیوں کہ وہ اجنبی حکم میں ہیں اور ان سے یہ پردہ اس وقت ہوگا جب جنات کی موجودگی کا علم ہو۔ اور اگر جنات کسی مردہ کو غسل دیں تو ان کا غسل دے دینا کافی ہے کیونکہ وہ ہم ہیں اور اس کے فرض کفایہ والے مسائل بھی ادا ہو جاتے ہیں صرف ان کی اذان ان کے لیے کافی نہیں ہوگی۔ اور اگر ان کے اذان دے دینے کی خبر سچی ہو تو ان کی اذان کافی ہوگی۔ کیوں کہ اذان کے کافی ہونے کا کوئی مانع نہیں ہے۔ اور اگر کوئی مانع ہوگی وجہ سے ان کا ذبح شدہ جانور بھی حلال ہے۔

(نوٹ) ہم نے اس باب میں لفظ المرجان کی چیدہ چیدہ عبارات کا ترجمہ کیا ہے تاکہ قارئین پوری دلچسپی برقرار رکھیں تفصیل کے طالب اصل کتاب کی طرف رجوع فرمائیں۔ (امداد اللہ النور غفرلہ)

عقائد و عبادات

کافر ہیں یا مسلمان؟

فرمان خداوندی کُنَّا طَرِيقًا قَدَدًا (سورۃ الجن آیت ۱۱) کی تفسیر میں حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں دو قسموں میں بٹے ہوئے تھے۔ ۱۔ مسلمان۔ ۲۔ کافر۔

کے مختلف فرقے

مذکورہ آیت کی تفسیر میں حضرت قتادہؒ فرماتے ہیں جنات میں بھی مختلف فرقے ہیں۔ حضرت سہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جنات میں بھی قدریہ، مرجئیہ، رافضی اور شیعیہ ہیں۔

سنت آدمی جنات پر زیادہ بھاری ہے

حماد بن شعیبؒ ایک ایسے آدمی سے روایت کرتے ہیں جو جنات کے متعلق کلام نہ کرے کہ جنات کہتے ہیں کہ ہم پر متبع سنت آدمی زیادہ بھاری ہے۔

لی نماز پڑھتے ہیں

حضرت یزید رقاشیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت صفوان بن محرز مازنی جب تہجد کی نماز کے لیے رات

حمید (منہ)
ع. و. السنو، امام احمد، کتاب العظمت ابو الشیخ (منہ)
المنہج (منہ)

کو اٹھتے تھے تو ان کے ساتھ گھر میں رہنے والے جنات بھی کھڑے ہوتے تھے اور ان کے ساتھ یہ نماز بھی ادا کرتے تھے اور ان کی تلاوت قرآن بھی سنا کرتے تھے۔ حضرت سہری نے یزید رقاشیؒ سے پوچھا کہ (صفوانؒ) کو اس کا علم کیسے ہو جاتا تھا؟ فرمایا جب تیغ و پکار سنتے تو گھبرا جاتے تھے تو ان کو آواز آتی تھی کہ اے اللہ کے بندے گھبراؤ مت، آپ کے بھائی ام کے ساتھ نماز تہجد کے لیے کھڑے ہوئے ہیں، اس کے بعد اس حرکت سے ان کی وحشت ختم ہو گئی تھی۔

جنات تلاوت سنتے ہیں

(حدیث) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

مَنْ صَلَّى مِنْكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَجْهَرْ بِقِرَاءَتِهِ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُصَلِّي بِصَلَاتِهِ وَتَسْمَعُ لِقِرَاءَتِهِ وَإِنْ مُوَمِّنٌ مِنَ الْجِنِّ الذَّائِبِ يَكُونُونَ فِي الْهَوَاءِ وَجَنَائِهِ مَعَهُ فِي مَسْكِنِهِ يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ وَكَيَسْمَعُونَ لِقِرَاءَتِهِ وَإِنَّهُ لَيَطْرُدُهُ بِجَهْرِهِ بِقِرَاءَتِهِ مِنْ دَارِهِ وَمِنْ الدُّورِ الَّتِي تَحُولُهُ فَسَاتُ الْجِنِّ وَمَوَدَّةُ الشَّيَاطِينِ۔

(ترجمہ) تم میں سے جو آدمی رات کی نماز ادا کرے تو اسے چاہیے کہ وہ اونچی آواز سے قرأت کرے کیونکہ فرشتے بھی اس کی نماز کے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں اور اس کی تلاوت کو سنتے ہیں۔ اور مومن جنات جو ہوا میں ہوتے ہیں یا اس کے پڑوسی ہوتے ہیں وہ بھی اس کے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں اور اس کی تلاوت کو

۱۔ ابن ابی الدنیا (منہ) البیہاقی ابن ابی الدنیا (۱۰۷) ۹۲

۲۔ مسند بزار (منہ) ترمذی و ترمذی ۴۳۱، مجمع الزوائد ۲/۲۶۶، الحاوی للفتاویٰ ۲/۳۰

سنتے ہیں، اور انسان کا اونچی آواز سے تلاوت کرنا اس کے اپنے گھر اور اس کے پاس کے گھروں سے شریر جنات اور سرکش شیاطین کو بھگا دیتا ہے۔

جنات اور شیاطین تلاوت قرآن کرتے ہیں؟

امام ابن صلاح (شافعی) سے اس آدمی کے متعلق سوال کیا گیا جو یہ کہتا ہے کہ شیطان اور جنات کو قدرت ہے کہ وہ تلاوت قرآن کر سکتے ہیں اور نماز بھی پڑھ سکتے ہیں؟ آپ نے جواب میں فرمایا: قرآن و حدیث کے ظاہری دلائل سے ان کے لیے قرآن کا تلاوت کرنا معلوم ہوتا ہے ان کا نماز پڑھنا بھی معلوم ہو رہا ہے۔ کیونکہ تلاوت قرآن نماز کا ایک جزو ہے۔ یہ بات تو پختہ ہے کہ حضرات مائیکہ کرام کو تلاوت قرآن کی فضیلت عطا نہیں کی گئی حالانکہ ان کے حریف ہیں کہ قرآن پاک کو انسانوں سے سنیں، یہ تلاوت قرآن ایسا شرف ہے جس کا انہیں کو عطا فرمایا ہے۔ ہاں یہ بات درست ہے کہ جنات کے قرآن پاک پڑھنے کی بات صحیح ہے۔

ت کی مساجد

حضرت سعید بن جبیرؒ ذکر کرتے ہیں کہ جنات نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا ہم ان میں آپ کے ساتھ نماز پڑھنے کے لیے کیسے حاضر ہوں؟ ہم تو آپ سے کہیں دور دراز میں رہتے ہیں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی:-

إِنَّ الْمَسَاجِدَ لِلَّهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَدًا۔ (سورۃ احزاب آیت ۱۸)

سب مساجد اللہ کے لیے ہیں (جہاں چاہو نماز ادا کر لیا کرو مسجد نبوی میں اگر نماز ادا کرنا پس اس بات کا لحاظ رکھو) کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کی عبادت نہ کرنا (جیسا کہ یہود

۱۔ ابن ابی الدنیا (منہ)

سانپ کی شکل میں عمرہ کرنے والا جن

حضرت ابو الزبیرؓ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عبداللہ بن صفوانؓ کے ساتھ بیت اللہ شریف کے پاس بیٹھے تھے کہ اچانک ایک سانپ عراقی دروازہ سے داخل ہوا اور بیت اللہ شریف کے ساتھ ساتھ مرتبہ طواف کیا۔ پھر حجر اسود کے پاس آکر اس کو استلام کیا تو اس کو حضرت عبداللہ بن صفوان نے دیکھ کر فرمایا اے جن! تو نے اپنا عمرہ اب پورا کر لیا ہے ہمارے بچے تم سے ڈرتے ہیں۔ تم اب چلے جاؤ چنانچہ وہ جہاں سے آیا تھا اسی طرف کو واپس ہو گیا۔

عمرہ کرنے والا ایک اور جن

حضرت طلق بن حبیبؓ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ایک پتھری زمین پر بیٹھے تھے کہ سایہ سمٹ گیا اور محافل برخاست ہو گئیں ہم نے اچانک دیکھا کہ بریق مقام سے باب بنی شیبہ سے ایک سانپ نمودار ہوا تو لوگ اس کو نظر انداز کر دیکھنے لگ گئے، اس نے کعبہ کے گرد سات مرتبہ طواف کیا اور مقام ابراہیم کے پیچھے (طواف کی) دو رکعتیں پڑھیں تو ہم اس طرف چلے گئے اور اس سے کہا اے عمرہ کرنے والے اللہ نے تمہارا عمرہ پورا کر دیا ہے، یہاں پر ہمارے غلام اور بے وقوف (نا سمجھ بچے اور عورتیں) بھی ہیں ہم ان کی خاطر تم سے ڈرتے ہیں۔ تو اس نے اپنے سر سے لٹحا کی چوٹی پر چھلانگ ماری اور اپنی دم اس پر جا رکھی پھر وہ آسمان کی طرف اڑ گیا اور ہماری نظروں سے اوجھل ہو گیا۔

۱۔ تفسیر حضرت سفیان ثوریؓ (منہ) معارف القرآن ۸/۵۴۴ بحوالہ تفسیر مظہری

۲۔ ابن ابی الدنیا (منہ) الہوائف ابن ابی الدنیا (۱۵۶) ص ۳۳

۳۔ تاریخ مکہ از رقی (منہ) ۲/۱۴

انہ کے قتل پر جنگ

حضرت ابو طفیلؓ فرماتے ہیں زمانہ جاہلیت میں جنات کی ایک عورت وادی ذی طویٰ میں رہتی تھی اس کا صرف ایک بیٹا تھا اور کوئی اولاد نہ تھی یہ اس سے بڑی محبت کرتی تھی۔ یہ وہی قوم میں بڑے مرتبہ کا تھا۔ اس نے شادی کی اور اپنی بیوی کے پاس آیا جب سات سالہ تو اپنی ماں سے کہا اے اماں! میں چاہتا ہوں کہ کعبہ کا سات دفعہ دن کو طواف کروں، اس کو ماں نے کہا اے بیٹے میں تمہارے متعلق قریش کے بے وقوفوں سے ڈرتی ہوں، تو ان کے لئے کہا مجھے امید ہے کہ میں صحیح و سالم لوٹ آؤں گا، چنانچہ ماں نے اس کو سات دفعہ دی اور یہ سانپ کی شکل اختیار کر کے چلا اور سات بار بیت اللہ شریف کا طواف کیا اور مقام ابراہیم کے پیچھے نماز ادا کی۔ پھر واپس آنے لگا تو بنی ہبہ قبیلہ کے ایک شخص نے اس کو پاس آکر قتل کر دیا تو مکہ میں جنگ مہڑک اٹھی اور پہاڑ بھی دکھائی دیتے تھے۔

حضرت ابو طفیلؓ فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ یہ غیرت کی جنگ بہت بڑے والے جن کی موت پر ہی بھڑکتی ہے، جب صبح ہوئی تو جنات کے ہاتھوں بہت سے قبیلہ کے لوگ اپنے اپنے بستروں پر سرورہ پڑے تھے۔ اس جوان کے علاوہ ستر لڑکے مارے گئے تھے۔

عمرہ کرنے والا جن سانپ

حضرت عطاء بن ابی رباحؓ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمروؓ کے ساتھ مسجد میں موجود تھے کہ ایک سفید اور سیاہ رنگ کا سانپ آیا اور کعبہ شریف کا سات مرتبہ

۴۔ مکہ (منہ) لم اجدہ فیہ مع کثرة التخص (مترجم)

طواف کیا اور پھر مقام ابراہیم کے پاس آیا گو یا کہ وہ وہ نماز ادا کر رہا تھا، تو حضرت عبداللہ عمرؓ اس کے پاس آئے اور کھڑے ہو کر کہا اے سائپ! امید ہے کہ تو نے عمرہ کے احکام کو یاد کر لیے ہیں اب میں تمہارے بارے میں اپنے ملاقات کے کم عقلوں سے ڈرتا ہوں (کہ تمہیں قتل نہ کر دیں تم یہاں سے چلے چاف) تو وہ گھوما اور آسمان کی طرف اڑ گیا۔

ختم قرآن میں جنات کی حاضری

حضرت ابن عمران النمارؓ فرماتے ہیں کہ میں ایک دن فجر سے پہلے حضرت حسن امیر کی مجلس کے لیے نکلا دیکھا کہ مسجد کا دروازہ بند ہے اور ایک شخص دعا مانگ رہا ہے۔ پوری جماعت اُس کی دعا پر آمین کہہ رہی ہے، چنانچہ میں بیٹھ گیا، حتیٰ کہ مؤذن آیا اور اذان اور مسجد کا دروازہ کھولا میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت حسن امیریؓ اکیلے تشریف فرما۔ ان کا رخ قبلہ کی طرف ہے، میں نے عرض کیا کہ میں فجر ہونے سے پہلے آیا تھا اس وقت دعا کر رہے تھے اور لوگ آمین کہہ رہے تھے۔ جب میں اندر آیا تو آپ کے علاوہ کسی کو نہ دیکھا تو انہوں نے فرمایا یہ اہل نصیبین کے جنات تھے یہ شب جمعہ ختم قرآن میں میرے پاس ہیں پھر چلے جاتے ہیں۔

جنات کی نماز کی جگہ

(حدیث) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

لَا تَحْدِثُوا فِي الْقَرَعِ فَإِنَّهُ مُصَلَّى الْخَائِنِينَ

۱۔ دلائل النبوت ابو نعیم اصبہانی (منہ)

۲۔ المجالس امام دینوری (منہ)

۳۔ نہایہ ابن اثیر (منہ) مجمع بحار الانوار ۲۵۳

ترجمہ تم لوگ گھاس والی زمین پر قضاے حاجت نہ کیا کرو یہ جنات کی نماز پڑھنے کی جگہ ہے۔

رسول سے قرآن کا لقمہ لیا

(حدیث) حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ ہم جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہے تھے کہ ایک بہت بڑا اژدہ سامنے آیا اور اپنا سر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کان پر رکھ دیا۔ اور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا منہ اس کے کان پر رکھ دیا اور سرگوشی فرمائی: پھر ایسے لگا جیسے زمین سے اس کو نکل لیا ہو۔ ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ہم تو آپ کے بارے میں ڈر ہی گئے تھے۔ فرمایا یہ جنات کے وفد کا سربراہ تھا جنات ایک سورت بھول گئے تھے اور میری طرف ان کو بھیجا تھا اور میں نے ان کو قرآن پاک کی وجہ جگہ بتلا دی۔

لوگوں والے گھر میں داخل نہیں ہوتے

قاضی (علی بن حسن بن حسین) غلغلی کے حالات میں ہے کہ جنات ان کے پاس آتے تھے پھر وہ ایک عرصہ دراز تک نہ آئے تو قاضی صاحب نے ان سے اس کا سبب پوچھا تو انہوں نے بتایا آپ کے گھر میں لمبوں تھا اور ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں لمبوں موجود ہو۔

صویر کے لیے سلام کا پیغام

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی خیبر سے چلا تو دو شخص اس کے پیچھے لگ گئے

۱۔ دلائل النبوت ابو نعیم اصبہانی (منہ)

۲۔ تارخ جرجان سہی حدیث ۵۶۱

۳۔ تارخ جرجان سہی حدیث ۵۶۱

اور ایک اور ان دو کے پیچھے لگ گیا، وہ یہ کہہ رہا تھا تم دونوں لوٹ آؤ، تم دونوں لوٹ آؤ، حتیٰ کہ اس نے ان کو پکڑ لیا اور ان کو ٹوٹا دیا۔ پھر وہ پہلے شخص سے ملا اور کہا یہ دونوں شیطان ہیں میں ان دونوں کے ساتھ رہا ہوں حتیٰ کہ ان کو تم سے ہٹا دیا۔ تم جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہو تو ان کو میرا سلام کہنا اور عرض کرنا ہم صدقات جمع کرنے پر لگے ہوئے ہیں اور اگر تیار ہو گئے تو ہم ان کو آپ کے پاس روانہ کر دیں گے۔ جب وہ آدمی مدینہ منورہ پہنچا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور آپ کو یہ واقعہ سنایا۔ تو اس وقت سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اکیلے سفر کرنے سے منع فرما دیا کیونکہ اس طرح سے آدمی گناہوں میں بھی بہت دفعہ ملوث ہو جاتا ہے اور خدا کی بھینٹ بھی چڑھ جاتا ہے اور جنات و شیطاں کے شر میں بھی مبتلا ہو سکتا ہے۔

ایک جن کی محدث سے ملاقات کا عجیب واقعہ

ابو ادیس کے باپ فرماتے ہیں کہ وہب اور حسن بصری حج کے موسم میں مسجد خیف میں ہمارے تھے۔ ایک مرتبہ کچھ لوگ اچانک گر پڑے اور آنکھوں پر نیند طاری ہو گئی، ان دونوں حضرات کے پاس دو آدمی ایسے بیٹھے ہوئے تھے جو آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ ایک رات یہ دونوں اپنے ساتھیوں سے گفتگو کر رہے تھے کہ ایک ہلکا سا پرندہ سامنے آیا اور وہب کی ایک جانب حلقہ میں آ بیٹھا اور سلام کیا تو حضرت وہب نے اس کو سلام کا جواب دیا اور جان کہ یہ جنات میں سے ہے، پھر وہ اس کی طرف متوجہ ہو کر حدیث بیان کرنے لگے حضرت وہب نے اس سے پوچھا اے جوان تم کون ہو؟ اس نے کہا مسلمان جنات میں سے ایک ہوں نہ تمہیں کیا کام ہے؟ کہا کیا آپ لوگ اس کو اچھا نہیں سمجھتے کہ ہم تمہاری مجلس میں بیٹھیں تم سے

نمل کریں، ہم میں آپ کے علم کو بیان کرنے والے بہت حضرات ہیں، ہم آپ کے ساتھ نماز، عبادت، صیام، جہاد، حج، عمرہ وغیرہ کے بہت سے کاموں میں شریک ہوتے ہیں ہم آپ سے علم کو حاصل کرتے ہیں، آپ سے قرآن کو سنتے ہیں۔ حضرت وہب نے پوچھا، تمہارے باب کون سے جن راوی افضل ہیں؟ اس نے حضرت حسن (بصری) کی طرف اشارہ کر کے کہا بیعت کے راوی جب حضرت حسن بصری نے حضرت وہب کو دوسری طرف مصروف دیکھا تو پوچھا ہمارے اللہ تم کس سے باتیں کر رہے ہو؟ کہا اپنے کسی ہم مجلس سے جب وہ جن چلا گیا تو حضرت حسن بصری نے حضرت وہب سے پوچھا تو انہوں نے جن کا واقعہ بتلایا۔ حضرت وہب نے مزید بتلایا میں اس جن سے ہر سال موسم حج میں ملا کرتا ہوں وہ مجھ سے سوال کرتا ہے اور میں جواب دیتا ہوں۔ میں ایک سال اس کو حالت طواف میں ملا تھا۔ جب ہم نے طواف پورا کر لیا تو میں اور وہ حد (حرام) کے ایک کونہ میں بیٹھ گئے۔ میں نے اس سے کہا مجھے اپنا ہاتھ دکھلاؤ تو اس نے اپنی طرف اپنا ہاتھ بڑھا دیا تو وہ بتی کے پیچھے کی طرح تھا اور اس پر بال بھی تھے۔ پھر میں ہاتھ اس کے کندھے تک لے گیا تو وہ پر کی جگہ معلوم ہو رہا تھا۔ پھر میں نے اپنا ہاتھ اپنی تیزی سے باہر نکال لیا، اس کے بعد ہم تھوڑی دیر باتوں میں مصروف رہے۔ پھر اس نے کہا اے ابو عبد اللہ! آپ بھی اپنا ہاتھ مجھے دکھلائیے جس طرح سے میں نے آپ کو اپنا ہاتھ دکھلایا ہے۔ جب میں نے اس کو اپنا ہاتھ دکھلایا تو اس نے اس کو اتنا زور سے دبایا کہ قریب تھا کہ میری چیخ نکل جاتی پھر وہ ہنسنے لگا۔ میں اس جن کو ہر سال حج کے موسم میں ملا کرتا تھا۔ اس دفعہ وہ نہیں ملا۔ میرا خیال ہے کہ وہ فوت ہو گیا ہے۔ پھر حضرت وہب نے اس جن سے پوچھا تمہارا کون سا جہاد افضل ہے؟ کہا ہمارا اپنے آپ کو سر سے جہاد کرنا افضل ہے۔

دو جنوں کو خوشخبری

(حدیث) ایک صحابی جو ان سے روایت ہے کہ میں اندھیری رات میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا آپ نے ایک شخص کو ”قل یا ایہا الکافرون“ پڑھتے ہوئے سنا تو ارشاد فرمایا ”یہ شخص شرک سے بُری ہو گیا“ پھر ہم چلتے رہے پھر ایک شخص سے ”قل ہو اللہ احد“ پڑھتے ہوئے سنا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”اس شخص کی مغفرت کر دی گئی ہے“ میں نے اپنی سواری روک دی کہ دیکھوں تو یہی شخص کون ہے؟ چنانچہ میں نے دائیں بائیں دیکھا تو کوئی نظر نہ دیا۔

جنات کو حج کی دعوت ابراہیمی

حضرت سعید بن جبیرؓ فرماتے ہیں جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ شریف کی تعمیر مکمل کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کو وحی فرمائی کہ لوگوں میں حج کا اعلان کرو تو آپ لوگوں میں منادی کے لیے نکلے کہ اے لوگو! تمہارے رب نے ایک گھر بنایا ہے تم اس کا حج کرو، تو آپ کی آواز کو مومن انسان اور مومن جنات نے سُن کر کہا۔ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ۔

خطرناک واقعہ

حضرت ابن عقیلؓ فرماتے ہیں ہمارا ایک گھر تھا جب بھی لوگ اس میں سکونت اختیار کرتے تھے صبح کو مُردہ پاتے جاتے تھے، ایک مرتبہ ایک مغربی آدمی آیا، اس نے اس گھر کو کرایہ پر لیا اور اس کو پسند کیا اور رات گزار دی اور صبح کو صبح سالم تھا یہ دیکھ کر پڑوسی حیران ہوئے۔

... وقت تک اس میں رہا پھر کہیں چلا گیا، اس سے (اس کے صحیح سالم رہنے کا سبب) معلوم ہوا کہ اس نے کہا جب میں رات کو اس میں ہا تو عشاء کی نماز پڑھی اور قرآن پاک کی کچھ تلاوت کی، میں نے ایک جوان کو دیکھا جو کنویں سے اوپر کو نکل رہا تھا اس نے مجھے سلام کیا تو میں نے اس کو کہا خوف نہ کرو مجھے بھی کچھ قرآن پاک سکھادو تو میں نے اس کو سکھانا شروع کیا۔ پھر میں نے اس سے پوچھا اس گھر کا کیا تقدس ہے؟ کہا ہم مسلمان جنات ہیں تلاوت بھی قرآن نماز بھی پڑھتے ہیں مگر اس گھر میں اکثر بدمکاروں کی سکونت رہتی ہے جو شراب کی مجالس منعقد کرتے ہیں اس لیے ہم ان کا گلا گھونٹ دیتے ہیں۔ میں نے اس کو کہا میں رات کے وقت تم سے تمہارے دن کو آیا کرو۔ اس نے کہا بہت اچھا پھر وہ دن کے وقت کنویں سے نکلا کرتا تھا، ایک دن قرآن پاک پڑھ رہا تھا کہ ایک منتر پڑھنے والا دروازہ پر آیا اور صدا لگائی کہ میں سانپ، اسی اور جن کا دم کرتا ہوں، تو اس جن نے کہا یہ کیا چیز ہے؟ میں نے کہا یہ جھاڑ پھونک والا ہے۔ اس نے کہا اسے بلاؤ، تو میں اٹھ کھڑا ہوا اور اس کو بلا لے آیا۔ تو میں نے دیکھا کہ وہ بہت بڑا سانپ بن گیا ہے، تو اس جوان نے جھاڑ پھونک کی تو سانپ لوٹ کر ہونے لگا۔ حتیٰ کہ گھر کے درمیان میں گر پڑا۔ تو یہ جوان اٹھا کہ اس کو بچو کہ اپنی گڈری میں ڈال دو۔ میں نے اس کو منع کیا، اس جوان نے کہا کیا تو مجھے میرے شکار سے منع کرتا ہے؟ پھر میں نے اس کو ایک اشرفی دی اور وہ چلا گیا تو اس اثر دہانے حرکت کی اور جن کی شکل میں ظاہر ہو گیا لیکن وہ بڑا بڑا پتھر چکا تھا اور پتلا ہو گیا تھا۔ میں نے اس سے کہا تمہیں کیا ہے؟ اس نے کہا اس کے لیے ان اسماء مبارکہ سے قتل کر دیا مجھے یقین نہیں تھا کہ میں چھٹکارہ حاصل کر سکوں گا، اب جب میں سے چیخ کی آواز سُنو تو یہاں سے چلے جانا، چنانچہ میں نے رات کے وقت آواز سنی کہ اب دور چلے جاؤ۔

ابن عقیلؓ فرماتے ہیں اس کے بعد سے اس گھر میں لوگ رہائش کرنے سے رُک گئے بلکہ

جن کی اقتداء میں انسان کی نماز

شیخ ابوالبقا عکبری حنبلیؒ سے جن کے متعلق سوال کیا گیا کہ اس کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں؟

انہوں نے فرمایا درست ہے کیونکہ یہ بھی مکلف ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف بھی مبعوث فرمانے گئے ہیں بلکہ

(فائدہ) یہ اقتداء تب درست ہوگی جب انسان کو جن کی اقتداء کا کامل علم ہو، صرف آواز سننے پر اقتداء درست نہیں ہوگی اگر وہ امامت کرنے والا جن نظر آ رہا ہو تو اس کے پیچھے نماز درست ہوگی ورنہ نہیں۔ واللہ اعلم (امداد اللہ انور)

جنت کے ساتھ انسانوں کی نماز

(حدیث) حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ ہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ شریف میں بیٹھے تھے، آپ کے ساتھ آپ کے صحابہؓ کی ایک جماعت بھی موجود تھی، اچانک آپ نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی آدمی میرے ساتھ کھڑا ہو لیکن ایسا کوئی شخص کھڑا نہ ہو جس کے دل میں فدا پر اب رکھوٹ ہو چنانچہ میں آپ کے ساتھ کھڑا ہوا اور پانی کا ایک برتن اٹھایا۔ میرا خیال ہے کہ میں پانی بھی تھا پس میں آپ کے ساتھ نکل کھڑا ہوا۔ جب ہم مکہ کے بالائی علاقہ میں پہنچے تو میں نے بہت سے سانپ جمع دیکھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے ایک لائن کھینچ دی، اور فرمایا ”میرے آنے تک یہیں ٹھہرو“ تو میں وہیں ٹھہر گیا اور آپ ان کی طرف روانہ ہو گئے میں نے ان سانپ (جنت) کو دیکھا کہ وہ آپ کی طرف سمٹے آ رہے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ رات گئے تک گفتگو فرماتے رہے حتیٰ کہ آپ میرے پاس فجر کے وقت تشریف لے

ملہ فوائد ابن صیرفی حجازی حنبلی (منہ)

ایسا کیا تمہارے پاس وضو کے لیے پانی ہے؟ پھر آپ نے وضو کیا جب نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو ان جنات میں سے دو شخص آپ کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہم چاہتے ہیں کہ آپ اپنی نماز میں ہماری امامت فرمائیں، چنانچہ ہم نے آپ کے پیچھے صف بنائی، اور آپ نے نماز پڑھائی۔ پھر سلام پھیرا تو میں نے پوچھا اے رسول اللہ! یہ کون لوگ تھے؟ ایسا یہ نصیبین کے جنت تھے ان کے آپس میں کچھ جھگڑا تھا۔ ان کو لے کر کے میرے پاس آئے تھے اور مجھ سے توشہ سفر بھی مانگا تو میں نے ان کو توشہ سفر بھی دیا ہے، میں نے عرض کیا آپ نے ان کو کیا توشہ دیا ہے؟ فرمایا گوبر اور لید، یہ جہاں کہیں لید کو پائیں گے اس پر گوبر پائیں گے اور جہاں کہیں کوئی بڑی پائیں گے اس پر غذا پائیں گے۔ اس وقت سے اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لید اور بڑی سے استنجا کرنے سے منع فرما دیا۔ ملہ

روزن کے لیے روز قیامت گواہی دیں گے

حضرت ابن ابی صعصعہؒ سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید خدریؓ نے ان سے فرمایا میں نے تمہیں دیکھا ہے کہ تم بکریوں اور صحرائی کو پسند کرتے ہو، جب تم اپنی بکریوں میں ہو یا کسی صحرائی، اور نماز کی اذان دو تو اذان میں آواز کو ادب کیا کہو کیونکہ جہاں تک جنت انسان اور چیزیں ان کی آواز کو سنیں گے روز قیامت اس کی گواہی دیں گے، حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں میں نے یہ بات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ ملہ امام احمد بن حنبلؒ سے اس بارے میں روایت مختلف ہے کہ جب کوئی جن نمازی کے سامنے

۱۔ نوادر ابن صیرفی بحوالہ طبرانی والنعیم (منہ) طبرانی ۱۰/۹، مجمع الزوائد ۸/۳۱۳، مسند احمد ۴/۵۸، بیہقی ۹/۱۰۰
۲۔ بخاری (منہ) بخاری کتاب الاذان باب، بدائع الخلق باب، التوحید باب، نسائی اذان باب، ابن ماجہ باب، موطا مالک النذر للصلوة حدیث ۵، مسند احمد ۲/۳۵۰، مشکوٰۃ ۲/۶۵۱، تفسیر البحر ۱/۱۰۸

ادکار نووی حدیث ۳۵، اتحاف السادہ ۲/۵

سے گزرے تو نماز ٹوٹے گی یا نہیں؟

ایک روایت تو ان سے یوں منقول ہے کہ اس کی نماز ٹوٹ جائے گی کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیاہ کتے کے سامنے سے گزرنے سے نماز کے ٹوٹنے کا حکم فرمایا ہے اور اس کی وجہ یہ بیان کی کہ یہ سیاہ کتا شیطان ہے۔

اور ان سے دوسری روایت یہ ہے کہ نمازی کی نماز نہیں ٹوٹے گی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ ”عفريت جن گذشتہ رات میری نماز توڑنے کے درپے ہوا“ اس میں احتمال یہ ہے کہ اس کے گزرنے سے نماز ٹوٹی اور وہ اس طرح سے کہ اس کی مدافعت میں حضور کو کچھ ایسے افعال کرنے پڑتے جس سے نماز ٹوٹ جاتی۔

دفاۃ فقہ حنفی میں یہ ہے کہ شیطان اور جن کے نمازی کے سامنے سے گزرنے سے انسان کی نماز نہیں ٹوٹتی، اور نہ ہی جن کی نماز جن کے سامنے سے گزرنے سے ٹوٹتی ہے اور یہ نماز کے ٹوٹنے نہ ٹوٹنے کا مسئلہ بھی تب ہے جب نمازی کو جن کے گزرنے کا علم ہو جائے اگر نمازی کو جن کے گزرنے کا علم نہ ہو تو یوں ہی سمجھا جائے گا کہ نمازی کے سامنے کوئی جن نہیں گزرا۔ ہاں نمازی کے آگے کسی جن یا انسان کے گزرنے سے نماز کو کچھ نہیں ہوتا گزرنے والے کو گناہ ضرور ہوتا ہے۔

حدیث کی روایت کرنے والا جن

حضرت ابی بن کعبؓ فرماتے ہیں کہ ایک جماعت نے مکہ کا سفر کیا اور راستہ بھٹک گئے جب ان کو موت کا یقین ہو گیا یا مرنے کے قریب ہو گئے تو انہوں نے کفن پہن لیے اور موت کی انتظار میں لیٹ گئے، تو ان کے سامنے ایک جن درخت کے درمیان سے نکل آیا، اور کہا میں ان حضرات میں سے باقی رہ گیا ہوں جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (سورۃ

۱۰ صحیح بخاری کتاب الصلوۃ باب ۱، الانبیاء باب ۱، تفسیر سورۃ ۳۸) مسلم مساجد حدیث ۳۹، مسند احمد ۲/۲۹۸

کا سماع کیا تھا، میں نے آپ سے ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔

الْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ (وَعَيْنُهُ) وَحِيلُهُ لَا يَخْذُلُهُ، هَذَا الْمَاءُ وَهَذَا الطَّرِيقُ۔

ترجمہ: مومن مومن کا بھائی ہے اور اس کا نگران ہے اور اس کا تقاضا یہ ہے کہ وہ اس کو بے مدد بھٹکتا ہوا نہ چھوڑے۔

پھر اس جن نے ان حضرات کو پانی کا بھی بتلایا اور راستہ کی راہنمائی فرمائی۔

ایک اور جن کا واقعہ

مولیٰ عبدالرحمن بن بشر فرماتے ہیں کہ ایک قوم حضرت عثمانؓ کی خلافت کے زمانہ میں حج کے ارادہ سے چلی، ان کو راستہ میں خوب پیاس لگی اور ایک جگہ کھارے پانی پر جا پہنچے، ان میں سے کسی نے کہا اگر تم یہاں سے آگے چلو تو بہتر ہے ہمیں خوف ہے کہ ہمیں یہ پانی ہلاک کر دے آگے بھی پانی موجود ہے تو وہ لوگ چل پڑے حتیٰ کہ شام ہو گئی لیکن پانی تک نہ پہنچ پائے، انہوں نے ایک دوسرے سے کہا کاش تم اسی کھارے پانی کی طرف ہی لوٹ جاؤ، پھر یہ ساری رات سفر کرتے رہے یہاں تک کہ لکیر کے ایک درخت کے پاس جاؤ گے، تو ان کے پاس کالا سیاہ موٹا تازہ جوان نمودار ہوا اس نے کہا اے قافلہ والو! میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سنا ہے۔

مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُحِبِّ لِلْمُسْلِمِينَ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ وَنِكَرَهُ لِلْمُسْلِمِينَ مَا نَكَرَهُ لِنَفْسِهِ۔

ترجمہ: جو شخص اللہ تعالیٰ اور روز قیامت پر یقین رکھتا ہے اسے چاہیے کہ وہ مسلمانوں کے لیے وہی پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے اور مسلمانوں کے

لیے اس چیز کو ناپسند کرے جس کو اپنے لیے ناپسند کرتا ہے۔

تم یہاں سے روانہ ہو جاؤ جب تم ٹیلہ تک پہنچو تو اس کے دائیں مڑ جانا تمہیں وہاں پانی مل جائے گا۔ تو ان لوگوں میں سے کسی نے کہا ہمارا خیال ہے کہ یہ شیطان ہے اور دوسرے نے کہا شیطان اس طرح کی بات نہیں کرتا جیسی اس نے کی ہے یہ کوئی مومن جن ہے، چنانچہ یہ اس جگہ کو چل پڑے جس کی اس نے نشاندہی کی تھی، تو ان کو وہاں پر سے پانی مل گیا۔

ایک اور راوی حدیث

ابن حبان اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ تیم قبیلہ کی ایک جماعت نے کسی علاقہ کا سفر کیا تو ان کو پیاس نے آگھیرا، تو انہوں نے ایک منادی کو سنا کہ وہ کہہ رہا ہے آگھیرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم لے سنا ہے کہ۔

إِنَّ الْمُسْلِمَ أَخُو الْمُسْلِمِ وَعَيْنِ الْمُسْلِمِ۔

(ترجمہ مسلمان مسلمان کا بھائی اور اس کا محافظ ہے۔)

ایک کنواں فلاں جگہ پر ہے تم وہاں چلے جاؤ اور وہاں سے پانی پی لو۔

راستہ میں مردہ جن

حضرت عمر بن عبد العزیزؓ خچر پر سوار ہو کر اپنے ہمراہیوں کے ساتھ سفر کر رہے تھے کہ اچانک راستہ پر ایک مردہ جن کے پاس جا پہنچے وہاں پر آپ اتر پڑے اور اس کے متعلق حکم دیا کہ اس کو راستہ سے ہٹا دو۔ پھر اس کے لیے گڑھا کھدوایا اور اس کو اس میں چھپا دیا،

۱۔ ابن ابی الدنیا (منہ) البیہاق ابن ابی الدنیا (۱۰۸) منہ

۲۔ مکارم الاخلاق خرائطی (منہ)

میں گئے تو اچانک ایک بلند آواز سنی حالانکہ ان کو کوئی نہیں نظر آتا تھا وہ یہ کہہ رہا تھا،
 ۱۔ امیر المؤمنین! اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو بشارت ہے میں اور میرا یہ ساتھی جس کو آپ
 لے ابھی دفن کیا ہے اس جماعت میں سے ہیں جن کے متعلق ارشاد باری ہے۔
 وَإِذْ صَرَفْنَا إِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَتَّبِعُونَ الْقُرْآنَ۔
 (سورۃ احقاف: ۲۹)

جب ہم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے
 ساتھی سے فرمایا تھا۔

أَمَّا أَنْتَ سَتَمُوتُ فِي أَرْضٍ غُرْبَةٍ يُدْفِنُكَ فِيهَا يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ أَمَّا الْأَرْضُ
 تم پردیس میں فوت ہو گے تمہیں وہاں پر (اس وقت کا) زمین والوں میں سے
 سب سے اچھا شخص دفن کرے گا۔

ایک اور روایت

حضرت عباس بن ابی راشد اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیزؓ
 ہمارے ہاں مہمان ہوتے جب وہ واپس جانے لگے تو مجھے میرے غلام نے کہا آپ ان کے
 تھ سوار ہو جائیں اور ان کو الوداع کہہ آئیں تو میں بھی سوار ہو گیا، ہم ایک وادی کے پاس
 سے گزر رہے تو ہم نے دیکھا کہ وہاں راستہ پر پھینکا ہوا ایک سانپ پڑا ہے، تو حضرت
 عمر بن عبد العزیزؓ اتر پڑے اور اس کو ایک جانب ہٹا کر چھپا دیا اور سوار ہو گئے، اسی دوران میں
 ہم چل رہے تھے کہ ایک ہاتھ لے آواز دی۔ وہ کہہ رہا تھا اے خرقار! اے خرقار!
 ہم نے دائیں بائیں مڑ کر دیکھا تو ہمیں کوئی بھی نظر نہ آیا تو اس کو حضرت عمر بن عبد العزیزؓ نے
 فرمایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں اگر تو ظاہر ہونے والوں میں سے ہے، تو

۱۔ ابن ابی الدنیا (منہ) البیہاق ابن ابی الدنیا ص ۳۴ حدیث ۳۴

ہمارے سامنے ظاہر ہو جا اور اگر ظاہر ہونے والوں میں سے نہیں تو ہمیں خرقاء کے متعلق ہے۔
اس نے کہا یہ سناپ جس کو آپ نے اس جگہ دفن کیا، اس کے متعلق میں نے حضور صلی اللہ
وسلم سے فرماتے ہوئے سنا، آپ اس سے فرما رہے تھے۔

يَا خُرَقَاءَ تَمُوتَانِ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ وَيَذَرُكَ خَيْرُ مَوْتَيْنِ مِنْ
أَهْلِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ۔

(ترجمہ) اے خرقاء! تو بیا بان میں مرے گی اور تجھے اس دن کا روئے زمین کا
افضل مومن دفن کرے گا۔

تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کیا تو نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرمان ارشاد
کرتے ہوئے خود سنا ہے؟ اس نے کہا جی ہاں۔ تو حضرت عمر بن عبد العزیزؓ کی آنکھیں ڈبل
گئیں پھر ہم واپس ہو گئے۔

آسمانوں کی پیدائش سے پہلے اللہ تعالیٰ کہاں تھا؟

حضرت عبد اللہ بن حسین فرماتے ہیں کہ میں طرسوس میں گیا تو مجھے اطلاع ملی کہ یہاں
ایک عورت ہے جس نے ان جنات کو دیکھا ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دفن کر گئے
تھے، تو میں اس عورت کے پاس گیا تو وہ سیدھی لیٹی ہوئی تھی اور اس کے گرد ایک جماعت
موجود تھی، میں نے اس سے کہا تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے کہا منوسہ، میں نے کہا کیا تو
نے ان جنات کو دیکھا ہے جو وفد کی شکل میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
حاضر ہوئے تھے؟ اس نے کہا ہاں مجھے سمجھ (جس کا نام عبد اللہ ہے) نے بتایا کہ میں نے
کیا یا رسول اللہ! آسمانوں کی پیدائش سے قبل ہمارا رب کہاں تھا؟ فرمایا نور کی مچھلی پر تھا، جو

۱۔ عباس بن عبد اللہ ترمذی فی جزئہ منہ (دلائل النبوت) بیہقی ۶/۲۹۴، ۲۹۵

ابن کثیر ۶/۲۴۰

از سے حرکت کرتی تھی۔

(فائدہ) ابن حبان فرماتے ہیں کہ مذکورہ بات کا راوی عبد اللہ بن حسین روایات کو اکٹ
یا مٹا اور ان کے سرفہ میں مبتلا تھا جب یہ منفرد ہو تو اس سے احتجاج درست نہیں۔

ابو موسیٰ نے اپنی کتاب الصحابہ میں اس روایت کو نقل کر کے کہا ہے کہ ہم نے اس
حدیث کو اس لیے روایت کیا ہے کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنات اور انسان
دونوں کی طرف مبعوث تھے اور صحیح کا ذکر ایک اور روایت میں بھی آیا ہے، میں نہیں جانتا
کہ وہ یہی صحیح ہے یا اس کے علاوہ ہے۔

نبی کے خلاف بھڑکانے والا شیطان قتل ہوتا ہے

حضرت عباس بن عامر بن ربیعہ فرماتے ہیں کہ ہم ابتدائے اسلام میں حضور علیہ السلام کے
ساتھ مکہ میں تھے۔ ایک ہاتف نے مکہ کے ایک پہاڑ پر آواز دی اور مسلمانوں کے خلاف (کفار
اور بھڑکایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شیطان ہے اور کسی شیطان نے بھی کسی نبی کے
قتل پر لوگوں کو نہیں بھڑکایا مگر اس کو اللہ تعالیٰ نے قتل کر دیا۔ پھر آپ نے کچھ دیر کے بعد فرمایا
اللہ تعالیٰ نے اس کو ایک عفریت جن کے ہاتھوں قتل کرایا ہے جس کا نام سمجج ہے میں نے
اس کا نام عبد اللہ رکھا ہے، جب شام ہوئی تو ہم نے ایک ہاتف سے اس جگہ سے سنا وہ
یہ کہہ رہا تھا:-

نَحْنُ قَتَلْنَا مُسْعِرًا لَّمَّا طَغَىٰ وَاسْتَكْبَرَا وَصَفَرًا لِّحَقٍّ وَسَنَّا الْمُنْكَرَا

بِشَّمَةِ نَبِيِّنَا الْمُظْلَمَرَا

۱۔ طبرانی کبیر، خیر ازلی فی الاقاب، الاصابہ ابن حجر، کتاب الضعفاء ابن حبان (منہ)

۲۔ کتاب الضعفاء ابن حبان (منہ)

۳۔ کتاب الصحابہ ابو موسیٰ (منہ)

ترجمہ ہم نے مسعر کو اس وقت قتل کر دیا جب اس نے سرکشی دکھائی اور تکبر کیا
حق کو مٹانا چاہا اور گناہ کی داغ بیل ڈالنی چاہی ہمارے کامیاب بنی کو بُرا
بھلا کہہ کر۔

(فائدہ) یہاں پر بھی سمجھ کی ایک روایت مذکورہ روایت کے ہم معنی بیان کی گئی ہے ہم
نے تکرار معنی کی وجہ سے اس کا ترجمہ چھوڑ دیا ہے۔

سُورَةُ يٰسَ كَا فَا نَدَه

عبداللہ (صحیح جن صحابی) فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا
آپ نے ارشاد فرمایا:-

مَا مِنْ مَّرِيضٍ يُقْرَأُ عِنْدَهُ سُورَةُ يٰسَ إِلَّا مَاتَ رَيًّا نَا وَادْخَلَ قَبْرَهُ
رَيًّا نَا وَحَشِرَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَيًّا نَا۔

(ترجمہ) جس مریض کے پاس سورۃ یس پڑھی جائے تو (موت کے وقت) وہ سیراب
ہو کر مرے گا، اور اپنی قبر میں بھی سیراب رہے گا، اور روز قیامت بھی سیراب
رہے گا (یعنی ان تینوں مقامات میں اس شخص کو پیاس نہیں لگے گی)۔

نماز چاشت کی درخواست

عبداللہ (صحیح) فرماتے ہیں کہ میں نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے
سنا ہے کہ:-

مَا مِنْ رَجُلٍ كَانَ يُصَلِّي صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ تَرَكَهَا إِلَّا عَرَجَتْ إِلَى

لہ کتاب مکہ فاکہی (منہ)

لہ رباعیات ابو بکر بن محمد بن عبداللہ الشافعی (منہ)

اللہ تَعَالٰی عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَتْ يَا رَبِّ اِنَّ فُلَانًا حَفَظَنِي فَاَحْفَظْهُ وَاِنَّ
فُلَانًا ضَيَّعَنِي فَضَيِّعْهُ۔

(ترجمہ) جو آدمی چاشت کی نماز ادا کرتا ہو پھر اس کو چھوڑ دے تو یہ نماز اللہ تعالیٰ
کے سامنے جاتی اور کہتی ہے اے پروردگار! فلاں شخص نے میری حفاظت
کی آپ بھی اس کی حفاظت کریں، اور فلاں شخص نے مجھے ضائع کیا ہے آپ
مجھے اسے ضائع کر دیں۔

سُورَةُ النِّجْمِ مِیْن حَضْرَةِ كَسَا مَحْدَه كِیَا

حضرت عثمان بن صالح فرماتے ہیں مجھے جن صحابی حضرت عمرؓ نے بیان کیا کہ میں جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں موجود تھا۔ آپ نے سورۃ النجم کی تلاوت کی
نے سجدہ کیا تو میں نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا۔

سُورَةُ الْحَجِّ مِیْن تِلَاوَتِ كَسَا مَحْدَه كِیَا

حضرت عثمان بن صالح فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرو بن طلحہ جن صحابی کی زیارت کی
ان سے پوچھا کیا آپ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل
کیا تو انہوں نے فرمایا ہاں۔ اور میں نے آپ سے بیعت بھی پائی اور اسلام بھی لایا، اور
مجھے صبح کی نماز بھی پڑھی، آپ نے (اس میں) سورۃ الحج کو تلاوت کیا اور اس میں دو سجدے
کے، ادا فرمائے۔

۱۔ الشافعی فی رباعیات (منہ) کنز العمال حدیث نمبر ۲۱۵۲۲ مسند الفردوس دہلی ۴/۲۱ حدیث نمبر ۶۰۲،
۲۔ اوس ۴/۱۱، تجرید الصحابہ ۲۳۸/۱ (۲۳۹۹)

۳۔ البیہقی (منہ)

۴۔ ابن ہدی (منہ)

جن صحابی کا ۲۱۹ھ میں انتقال ہوا

حافظ ابن حجر (عسقلانی) فرماتے ہیں حضرت عثمان بن صالح (جن صحابی) دو سو انیس ہجری میں فوت ہوئے اگر کسی جن لے ان سے حدیث کی روایت کی ہو تو اس کی تصدیق نہ کی جائے گی پس وہ صحیح حدیث جس میں یہ ہے کہ حضورؐ کی وفات کے سال سے لے کر سو سال تک رہے پر کوئی شخص زندہ نہیں رہے گا حضورؐ کے اس ارشاد فرمانے کے وقت سے، تو آپ کا یہ صرف انسانوں کے متعلق ہو گا نہ کہ جنات کے متعلق بلکہ

بس اس اعتبار سے ۲۱۹ تک کچھ احادیث ثلاثی الرواقہ بھی ہیں اگرچہ اکثر روایات

ہیں۔ (بتغیر)

(نوٹ) یہاں پر علامہ سیوطی نے مذکورہ بالا معنی کے چند اشعار ذکر کیے ہیں ہم نے ان کی وجہ سے ان کا ترجمہ چھوڑ دیا ہے۔

جو جن سانپ کی شکل میں مارا جائے اس کا قصاص نہیں

(پہلا واقعہ) حکایت ہے کہ نور الدین علی بن محمد مقولہ میں تھے ان کے سامنے ایک قسم کا سانپ ظاہر ہوا یہ اس سے ڈر گئے اور اس کو مار ڈالا تو ان کو اسی وقت وہاں سے لیا گیا اور یہ اپنے گھر والوں سے گم ہو گئے اور ان کو جنات کے ساتھ رکھا گیا۔ یہاں تک کہ ان کے قاضی کے سامنے پیش کیا گیا اور مقتول کے وارث نے ان پر قتل کا دعویٰ کیا تو انہوں نے اس کا انکار کیا کہ میں نے کسی جن کو قتل نہیں کیا، تو قاضی نے اس وارث جن سے سوال کس صورت پر تھا، بتایا گیا کہ وہ اژدہا کی شکل میں تھا تو قاضی اپنے پہلو میں بیٹھے ہوئے شخص منوجہ ہوا تو اس نے بتایا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے

بلہ الاصابہ ابن حجر عسقلانی (منہ)

مَنْ تَزَيَّا لَكُمْ فَاَقْتُلُوْهُ۔

جو تمہارے سامنے اپنی شکل بدل کر آئے تو تم اس کو قتل کر دو۔
تو جن قاضی نے ان کو روکا کر دینے کا حکم کیا اور یہ اپنے گھر لوٹ گئے بلکہ یہ نور الدین میں فوت ہوئے۔

(فائدہ) ایک روایت میں حدیث کے الفاظ یہ ہیں :-

مَنْ تَزَيَّا بِغَيْرِ ذِيْهِ قُتِلَ فَذَا مَلَهُ هَذَا۔

(ترجمہ) جس نے اپنی شکل بدل کر کسی اور چیز کی شکل اختیار کی اور اس کو قتل کر دیا گیا تو اس کا خون معاف ہے۔ (املاؤ اللہ نور)

(فائدہ دوم) اس طرح کا ایک واقعہ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ملازم میں بھی پیش آیا تھا کسی نے مسجد میں ایک سانپ کو قتل کر دیا تھا تو اس شخص کو جنات کا تار کر کے اپنے حاکم کے سامنے پیش کیا تھا اور حضرت شاہ عبدالعزیزؒ کے اس حدیث کے بیان کرنے اور اس کی ایک جن صحابی سے تصدیق ہوئے پر اس جن کے قاتل کو رہا کر دیا۔ (مترجم)

(دوسرا واقعہ) گذشتہ واقعہ کی ایک نظیر یہ ہے کہ ایک بزرگ سیر کے لیے اپنے ایک

ملازم کے ساتھ نکلے تو اس کو انہوں نے ایک کام کو بھیجا اور اس نے تاخیر کر دی۔ چنانچہ صبح تک وہ نہ آیا نہ چلا، پھر جب وہ ان کے پاس آیا تو اس کی عقل ٹھکانے نہ تھی، انہوں نے اس کی بات کی تو اس نے کافی دیر کے بعد جواب دیا۔ تو انہوں نے اس سے پوچھا تمہاری یہ حالت

۱۔ بناء الغمر ابن حجر (منہ) فتح الباری ۲۱

۲۔ بناء الغمر ابن حجر (منہ)

۳۔ اسرار المرفوعہ ۳۳۸، تذکرۃ الموضوعات ۱۵۸، کشف الخفاء ۳۳۱/۲

کیسے ہوئی؟ اس نے بتلایا کہ میں ایک ویرانے میں پیشاب کرنے کے لیے داخل ہوا تو وہاں میں نے ایک سانپ کو دیکھا اور اس کو قتل کر دیا، جب میں نے اس کو قتل کیا تو مجھے کسی نے پکڑ لیا اور زمین میں اتار کر لے گئی اور ایک جماعت نے مجھے گھیر لیا اور کہنے لگے اس نے فلاں کو قتل کیا ہے ہم اسے قتل کریں گے۔ تو کسی نے کہا اس کو شیخ کے پاس لے کر چلو تو وہ مجھے اس کے پاس لے گئے۔ وہ شیخ بہت خوبصورت شکل کے تھے طویل سنیہ داڑھی والے تھے، جب ہم ان کے سامنے کھڑے ہوئے تو انہوں نے پوچھا کیا بات ہے؟ تو انہوں نے اپنا مقدمہ پیش کیا تو شیخ نے پوچھا وہ کس شکل میں ظاہر ہوا تھا؟ تو انہوں نے بتلایا کہ وہ سانپ کی شکل میں ظاہر ہوا تھا تو شیخ نے فرمایا میں نے جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے ہمیں لیلۃ اکبر میں ارشاد فرمایا تھا:-

مَنْ تَصَوَّرَ مِنْكُمْ فِي صُورَةٍ غَيْرِ صُورَتِهِ فَقُتِلَ فَلَا شَيْءَ عَلَى قَاتِلِهِ۔
(ترجمہ) تم میں سے جس نے اپنی شکل بدل کر کوئی اور شکل اختیار کی اور مارا گیا تو اس کے قاتل پر ضمان اور قصاص وغیرہ کچھ نہیں۔

اس کو چھوڑ دو، چنانچہ انہوں نے مجھے چھوڑ دیا۔

جن کا روایت حدیث کا معیار

حضرت عثمان بن صالح (جن صحابی) کی حدیث کے متعلق حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ”وہ جن جس نے اس حدیث کو بیان کیا ہے اس نے سچ کہا“ ابن حجر کا یہ اس بات کی دلالت کرتا ہے کہ جن کی روایت میں توقف کیا جائے گا کیوں کہ راوی حدیث میں ”عدالت“ اور ”ضبط“ دونوں شرط ہیں، اسی طرح جو صحابی ہونے کا دعوے دار ہو اس

لے تغلیق لتعلیق ابن حجر عسقلانی، فتح الباری، تہذیب تاریخ دمشق ابن عساکر ۵/۱۵۵

لے تاریخ ابن عساکر (منہ) مع بالاحوالہ جات

۱۔ ابھی عادل ہونا شرط ہے اور جناب کی عدالت معلوم نہیں ہو سکتی مزید براں یہ کہ شیطان ہمارے میں (احادیث میں) تنبیہ وارد ہے کہ وہ (قرب قیامت) لوگوں کے سامنے اپنی طرف سے من گھڑت احادیث بیان کیا کریں گے۔

بازاروں میں تھوٹی حدیثیں سنائے گا

حضرت واثلہ بن اسقعؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَطُوفَ ابْنُ الْبَلَسِ فِي الْأَسْوَاقِ وَيَقُولَ حَدَّثَنِي
فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ بِكَذَا أَوْ كَذَا۔

(ترجمہ) قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک ابلیس بازاروں میں پھر کر یہ نہیں کہے گا کہ مجھے فلاں بن فلاں نے ایسی اور ایسی حدیث بیان کی ہے۔

اہلین انسان کی صورت میں ظاہر ہو کر دین میں فساد کریں گے

(حدیث) حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

يُؤْتِيكَ أَنْ تَظْهَرَ مِنْكُمْ شَيَاطِينُ كَانُوا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَوْ ثَقَفَا
فِي الْبَحْرِ يُصَلُّونَ مَعَكُمْ فِي مَسَاجِدِكُمْ وَيَقْرَأُونَ مَعَكُمْ الْقُرْآنَ وَ

(منہ)

ابن عدی، بیہقی (منہ) کامل ابن عدی ۵/۵۹، ۶۰، بیہقی دلائل النبوة ۵/۵۵۶ باب ما جاء في اخباره وما

ابن عدی، بیہقی (منہ) کامل ابن عدی ۵/۵۹، ۶۰، بیہقی دلائل النبوة ۵/۵۵۶ باب ما جاء في اخباره وما

وَيُجَادِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَإِنَّهُمْ لَشَيَاطِينُ فِي صُورَةِ الْإِنْسَانِ لَهُ

(ترجمہ) حضرت سلیمان بن داؤد نے شیاطین کو سمندر میں پابند کر دیا تھا وہ زمانہ قریب ہے جب شیاطین تم میں ظاہر ہوں گے تمہارے ساتھ تمہاری مجلسوں میں نہا نہیں ادا کریں گے، تمہارے ساتھ قرآن پاک کی تلاوت کریں گے اور تمہارے ساتھ دین کے بارے میں جھگڑا فساد کریں گے، خبردار! یہ انسان کی صورت میں شیاطین ہوں گے۔

مذکورہ ارشاد کی مزید تفصیل

(حدیث) حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

إِنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ أَتَى شَيَاطِينَ فِي الْبَحْرِ فَإِذَا كَانَتْ سَنَةٌ خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ دِمَاءٌ خَرَجُوا فِي صُورِ النَّاسِ وَأَبْشَارِهِمْ فِي الْمَجَالِسِ وَالْمَسَاجِدِ وَنَادَوْهُمْ الْقُرْآنَ وَالْحَدِيثَ. ۞

(ترجمہ) حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے شیاطین کو سمندر میں پابند کر دیا تھا جب سنہ (۱۳۵) ہو گا تو یہ انسانوں کی شکل اور صورتوں میں مجالس اور مجالس میں ظاہر ہوں گے اور ان کے ساتھ قرآن و حدیث میں جھگڑے کریں گے۔

(حدیث) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ

وسلم ارشاد فرماتے ہیں :-

۞ طبرانی (منہ) جامع کبیر ص ۱۱۹، کنز العمال ۲۹۱۲۶/۱۰، دلائل النبوة بیہقی بلفظ ۵۵۰/۶

۞ شیرازی فی الاقواب (منہ) جامع کبیر ۲۴۴/۱ حدیث ۶۵۹۸، کنز العمال ۲۹۱۲۴/۱۰

إِذَا كَانَ سَنَةٌ خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ دِمَاءٌ خَرَجَتْ شَيَاطِينُ كَانَتْ حَسَبَهُمْ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ فِي جَزَائِرِ الْبَحْرِ ذَهَبَ مِنْهُمْ تِسْعَةٌ أَعْشَارٍ إِلَى الْعِرَاقِ يُجَادِلُوكُمْ بِالْقُرْآنِ وَعَشْرٌ بِالشَّاهِدِ ۞

(ترجمہ) جب سنہ ۳۵ ہو گا تو وہ شیاطین جن کو حضرت سلیمان بن داؤد نے سمندر کے جزیروں میں قید کیا تھا وہ نکلیں گے ان میں نو دہائیاں (۹۰ فیصد) عراق کا رخ کریں گے اور ان کے ساتھ قرآن پاک کے ساتھ فساد برپا کریں گے یعنی غلط روایات کے امت کو گمراہ کریں گے جیسا کہ آج بھی نابالغ لوگ قرآن کے ساتھ بیکھیل کھیل رہے ہیں اور ایک دہائی (۱۰ فیصد) شام کا رخ کریں گے۔

بدخف میں قصہ گوئی کرنے والا جن

حضرت سفیانؒ فرماتے ہیں مجھے اس آدمی نے بیان کیا جس نے ایک قصہ گو کو مسخرف بدخف گوئی کرتے ہوئے دیکھا وہ کہتا ہے جب میں نے اس (قصہ گو) کو طلب کیا تو وہ طمان نکلا ۞

بدخی میں من گھڑت حدیث سنانے والا شیطان

حضرت سفیان ثوریؒ فرماتے ہیں کہ مجھے اس شخص نے بیان کیا جس نے خود دیکھا تھا کہ وہ مسجد منیٰ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کر کے (من گھڑت) احادیث سنانا رہا ہے اور لوگ اس کے احادیث کو سن کر لکھ رہے تھے ۞

ابن عدی (منہ) کنز العمال حدیث نمبر ۲۹۱۲۸ جلد ۱۰ ص ۲۱۳ (بحوالہ عقیلی، ابن عدی، الابانہ بن نصر سجری، ابن ہشام، ابن ابی اہل لہذا الحدیث، قال ابو نصر غریب الاسناد والمتن وادروہ ابن الجوزی فی المصنوعات) ۲/۳۴۴ ص ۱۹۴ عقیلی

ص ۲۱۳/۲، ابن عدی ۱۴۰۳، تنزیہ الشریعۃ ۳۱۳، فوائد مجموعہ ص ۵۰، لآلی مصنوعہ ۱۲۹۔

۞ ابن عدی (منہ)

۞ (کبیر) بخاری (منہ) دلائل البدت بیہقی ۵۵۱/۶

مسجد حرام میں من گھڑت حدیث سنانے والا

حضرت عینی بن ابی ناظمہ فزاریؒ فرماتے ہیں کہ میں مسجد حرام میں ایک محدث کے پاس بیٹھ کر اس سے احادیث لکھ رہا تھا جب اس محدث نے فرمایا مجھے شیبانی نے حدیث بیان کی تو ایک آدمی نے (جو وہاں موجود تھا) کہا مجھے بھی شیبانی نے حدیث بیان کی، تو محدث نے کہا امام شعبی روایت فرماتے ہیں تو اس شخص نے بھی کہا کہ مجھے بھی امام شعبی نے حدیث بیان فرمائی، تو محدث نے کہا عارض روایت کرتے ہیں تو اس شخص نے کہا قسم بخدا میں نے عارض کی زیارت بھی کی ہے اور ان سے حدیث کی سماعت بھی کی ہے، تو محدث نے کہا حضرت علیؓ سے روایت ہے تو اس شخص نے کہا قسم بخدا میں نے حضرت علیؓ کی بھی زیارت کی ہے اور میں نے ان کے ساتھ تھک صفین میں شریک بھی ہوا ہوں جب میں نے (اس کی) یہ بات دیکھی تو آیۃ الکرسی پڑھی جبیر (وَلَا يُوَدُّهَا حِفْظُهُمَا) پر پہنچا اور مڑ کر دیکھا تو کوئی چیز نظر نہ آئی۔

روایت حدیث کا ایک اصول

امام شعبہؒ بیان فرماتے ہیں جب تمہیں کوئی ایسا محدث حدیث بیان کرے جس کا چہرہ تجھے نظر نہ آئے تو اس سے روایت مت کرنا، ہو سکتا ہے وہ شیطان ہو اور محدث کی شکل اختیار کر کے آیا ہو اور کہے (حدثنا و اخبرنا)

(تنبیہ) محدثین کرام نے صحیح، ضعیف اور من گھڑت احادیث کی کامل تحقیق فرما کر اپنی کتب میں تفصیل لکھ دی ہے۔ جھوٹے اور سچے راویوں کے حالات پر بھی کئی کئی جلدوں پر اسماء الرجال کی کتابیں موجود ہیں (مثلاً میزان الاعتدال، لسان المیزان، تہذیب التہذیب، تذکرۃ الحفاظ، سیر اعلام النبلاء، الکمال، تہذیب الکمال، الکمال وغیرہ) اس لیے مذکورہ

امانات کو ملاحظہ کر کے کوئی شک و شبہ نہ کرے۔ ذخیرہ حدیث پوری احتیاط اور دیانت کے ساتھ صحاح ستہ اور دیگر حدیث کی مستند کتابوں کی شکل میں ہمارے پاس موجود ہے۔ محدثین نے روایت راویوں کی من گھڑت روایات کو پوری محنت کے ساتھ الگ الگ اپنی اپنی کتابوں میں لکھ دیا ہے (مثلاً تنزیہ الشریعہ، موضوعات کبریٰ، المقاصد الحسنہ، کشف الخفاء، الفوائد المجموعۃ، الیٰ مصنوعہ، تذکرۃ الموضوعات وغیرہ وغیرہ) امداد اللہ النور

جَنّات کا ثواب و عذاب

کافر جنّات دوزخ میں جائیں گے

علمائے اسلام کا اتفاق ہے کہ کافر جنّات کو آخرت میں عذاب دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :-

قَالَ النَّارُ مَثْوَاكُمْ - (سورة النعام آیت ۱۲۸)

(ترجمہ) فرمایا دوزخ ہی تمہارا ٹھکانا ہے۔

اور ارشاد فرمایا :-

وَأَمَّا الْقَاسِطُونَ فَكَانُوا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا - (سورة جن آیت ۱۵)

(ترجمہ) ہم جنّات میں سے، جو ظالم (کافر و مشرک) ہوں گے وہ دوزخ کا ایندھن بنیں گے۔

مومن جنّات کا حکم

مومن جنّات کے متعلق کئی مذہب ہیں :-

پہلا مذہب

ان کو کوئی ثواب نہیں ملے گا صرف دوزخ سے نجات ہی ان کا انعام ہوگا، پھر ان کو حکم دیا جائے گا کہ تم بھی جالوروں کی طرح مٹی ہو جاؤ، یہ امام ابوحنیفہؒ کا مذہب ہے۔

لے ابن حزم الملل والنحل (منہ)

حضرت لیث بن ابی سلیمؒ فرماتے ہیں کہ جنّات کا ثواب یہ ہے کہ ان کو دوزخ سے باہر دے دی جائے گی پھر ان کو کہا جائے گا کہ تم مٹی ہو جاؤ۔

حضرت ابو الزنادؒ فرماتے ہیں جب جنتی جنّت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل ہو جائیں نہ تو اللہ تعالیٰ مومن جنّات اور باقی سب مخلوقات کو حکم دیں گے کہ تم مٹی ہو جاؤ تو وہ مٹی ہو جائیں گے۔ اسی موقع پر کافر بھی (بطور تمنا) کہے گا :-

يَا لَيْتَنِي كُنْتُ تُرَابًا - (سورة نبا آیت ۴۰)

کاش! میں بھی خاک ہو جاتا۔

دوسرا مذہب

ان کو اطاعت کا انعام ملے گا اور نافرمانی کی سزا ملے گی۔ یہ ابن ابی لیلیٰؒ، امام مالکؒ، امام اوزاعیؒ، امام شافعیؒ، امام احمدؒ اور ان کے شاگردوں کا مذہب ہے اور ایک روایت میں حضرت امام ابوحنیفہؒ اور ان کے صاحبین (امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ) سے یہی نقل کیا گیا ہے۔ علامہ ابن حزمؒ فرماتے ہیں مومن جنّات جنّت میں جائیں گے۔

ابن ابی لیلیٰؒ

امام ابن ابی لیلیٰؒ فرماتے ہیں جنّت کو آخرت میں انعام بھی ملے گا، اس کی تصدیق ہمیں قرآن پاک کی اس آیت سے ملتی ہے :-

وَلِكُلِّ دَرَجَاتٍ يَمْعَمَلُوا - (سورة النعام آیت ۱۳۲)

لے ابن ابی الدینا (منہ)

لے عبد بن حمید، ابن المنذر، کتاب العجائب والغرائب امام ابن شاہین (منہ)

لے الملل والنحل (منہ)

ترجمہ) ہر ایک (انسان اور جن) کے لیے ان کے اعمال کے حساب سے جنت اور دوزخ کے درجات ہیں۔

حضرت خزیمہؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن وہبؒ سے سوال کیا گیا جس کو میں بھی سُن رہا تھا کہ جنات کو ثواب و عذاب ہو گا یا نہیں؟ تو ابن وہبؒ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:-

حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي أُمِّ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ
إِنَّهُمْ كَانُوا خَاسِرِينَ. (سورۃ حم سجدہ آیت ۲۵)

ترجمہ) اور (کفر پر اصرار کرنے کی وجہ سے) ان کے حق میں بھی ان لوگوں کے ساتھ اللہ کا قول (یعنی دوزخ کا عذاب) پورا ہو کر رہے گا جو ان سے پہلے جن اور انسان (کفار) ہو گئے ہیں، بے شک یہ خسارے میں ہیں۔

وَلِكُلِّ دَرَجَاتٍ مِّمَّا عَمِلُوا. (سورۃ النعام آیت ۱۳۲، سورۃ اتحاف آیت ۱۹)
(ترجمہ) اور ہر ایک (انسان اور جن) کے لیے ان کے اعمال کے حساب سے جنت اور دوزخ کے درجات ہیں۔

حضرت ابن عباسؒ

حضرت ابن عباسؒ فرماتے ہیں کہ مخلوقات کی چار قسمیں ہیں، ایک مخلوق جنت میں جائے گی، ایک مخلوق دوزخ میں جائے گی، اور دو مخلوقات جنت اور دوزخ میں جائیں گی، پس وہ مخلوق جو کامل طور پر جنت میں جائے گی یہ ملائکہ کی مخلوق ہے، اور وہ مخلوق جو کامل طور پر دوزخ میں جائے گی یہ شیاطین کی مخلوق ہے، اور وہ دو مخلوقات جو جنت اور دوزخ میں

۱۔ کتاب العظمت ابو الشیخ (منہ)

۲۔ کتاب العظمت ابو الشیخ (منہ)

۳۔ ابن ابی حاتم، ابو الشیخ (منہ)

ہاں کی یہ جنات اور انسانوں کی مخلوقات ہیں، ان میں مسلمانوں کو انعام و اکرام ملے گا اور انہیں کو عذاب ملے گا۔

مغیث بن سحیؒ

حضرت مغیث بن سحیؒ فرماتے ہیں تمام مخلوقات جن کو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا ہے سب دوزخ کی خطرناک دھاڑیں سنتی ہیں مگر دو مخلوقات (جنات اور انسان) جن پر انعام و عذاب ہے۔

حضرت حسن بصریؒ

(حضرت حسن بصریؒ) فرماتے ہیں جنات ابلیس کی اولاد ہیں اور انسان حضرت آدمؑ کی اولاد ہیں ان سے بھی مومن ہیں اور ان سے بھی اور یہ انعام اور عذاب میں بھی حصہ دار ہیں پس اس مخلوق سے یا اس مخلوق سے مومن ہو گا وہ اللہ تعالیٰ کا دوست ہے اور جو اس مخلوق سے یا اس مخلوق سے کافر ہو گا وہ شیطان ہے۔

۴۔ ابن ابی حاتم (منہ)

۵۔ کتاب العظمت ابو الشیخ (منہ)

جنات جنت میں جائیں گے

حضرت صحا کہ فرماتے ہیں جنات جنت میں داخل ہوں گے اور کھائیں پئیں گے۔
حضرت ارطاة بن منذرؒ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت حمزہ بن حبیبؓ کی مجلس میں اس کا
مذکر کیا کہ جنات جنت میں جائیں گے یا نہیں؟ تو انہوں نے فرمایا یہ جنت میں جائیں گے اور
بابت کی تصدیق قرآن پاک کی اس آیت میں ہے:-

لَهُمْ يَطْعَمُهُمْ فِي النَّارِ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ (سورة الرحمن آیت ۵۶)

ترجمہ ان حور ان جنت کو اس سے قبل نہ انسانوں نے چھوا ہے اور نہ
جنات نے۔

جنات کے لیے جن عورتیں ہوں گی اور انسانوں کے لیے انسان عورتیں ہوں گی۔

جنت میں انسان جنات کو دیکھیں گے، جنات انسانوں کو نہیں

علامہ عابد بن عبد اللہؒ فرماتے ہیں کہ جنات جو جنت میں داخل ہوں گے ان کو انسان دیکھ سکے
گے لیکن جنات انسانوں کو نہیں دیکھ سکیں گے وہاں دنیا کے برعکس معاملہ ہوگا۔

کیا جنات جنت میں اللہ کی زیارت کریں گے؟

شیخ عزالدین بن عبدالسلامؒ نے کچھ ایسے دلائل ذکر کیے ہیں کہ مومن جنات جب جنت میں
داخل ہوں گے تو اللہ تعالیٰ کی زیارت سے مشرف نہیں ہوں گے، زیارت خداوندی فقط

۱۔ تفسیر صفیان ثوری، تفسیر منذر بن سعید، تفسیر ابن منذر، ابوالشیخ (منہ)

۲۔ ابن منذر، ابوالشیخ (منہ)

ان انسانوں کے ساتھ مخصوص ہے۔ اور یہ بات بھی واضح طور پر معلوم ہے کہ ملائکہ کرام بھی
جنت میں اللہ تعالیٰ کی زیارت نہیں کر سکیں گے چنانچہ اس بات کا متفقہی یہی ہے کہ جنات
میں اللہ تعالیٰ کو جنت میں نہ دیکھیں۔

میں (علامہ سیوطیؒ) کہتا ہوں کہ اس کا ثبوت موجود ہے کہ ملائکہ کرام اللہ تعالیٰ کی
زیارت کریں گے۔ امام بیہقیؒ نے بھی اسی کا فیصلہ فرمایا ہے اور اس کے متعلق انہوں نے
ہی کتاب الرویۃ میں باب بھی قائم کیا ہے۔

قاضی جلال الدین بلقینی نے اپنی طرف سے اس پر تبصرہ کر کے فرمایا ہے کہ عموم دلائل
ہی کہتے ہیں کہ جنات اللہ تعالیٰ کی زیارت کریں گے۔ اس بات کو ابن عمامہؒ نے "شرح الرجوزہ
فی ابن" میں اپنے شیخ سراج الدین بلقینی سے بھی نقل کیا ہے۔ لیکن ائمہ احناف کے امام
حضرت (اسماعیل) صفار کی کتاب "مسئلۃ الصفار" میں ہے کہ جنات جنت میں اللہ تعالیٰ
کی زیارت نہیں کر سکیں گے۔

تیسرا مذہب

اور جنات جنت میں کیا کھائیں گے؟

حضرت مجاہدؒ سے مومن جنات کے متعلق سوال کیا گیا کہ یہ جنت میں داخل ہوں گے؟
اپنے فرمایا یہ جنت میں جائیں گے لیکن کھائیں پئیں گے نہیں، ان کو صرف تسبیح و تقدیس

۱۔ القواعد الصغریٰ ابن عبدالسلام (منہ)

۲۔ کتاب الرویۃ (منہ)

۳۔ شرح الرجوزہ فی ابن (منہ)

۴۔ مسئلۃ الصفار (منہ)

کا الہام کیا جائے گا جس کو جنت والے (انسان) کھانے پینے دوران کہا کریں گے بلکہ

چوتھا مذہب

جنت جنت میں داخل نہیں ہوں گے بلکہ اس کے ایک پست علاقہ میں رہیں گے ۱۶۔
پران کو انسان دیکھ سکیں گے وہ انسانوں کو نہیں دیکھ سکیں گے۔

حضرت لیث بن ابی سلیمؒ فرماتے ہیں مسلمان جنات نہ تو جنت میں جائیں گے نہ دوزخ
میں، اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو باپ (بلیس) جنت کے لیے، نکال دیا تھا اس
لیے اس کو جنت میں دوبارہ داخل نہیں کرے گا اور اس کی اولاد کو بھی جنت میں داخل
نہیں کرے گا۔ ۱۷

پانچواں مذہب

جنت مقام اعراف میں رہیں گے

(حدیث) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

إِنَّ مُؤْمِنِي الْجَنَّةِ لَهُمْ ثَوَابٌ وَعَلَيْهِمْ عِقَابٌ ، فَسَأَلْنَا عَنْ ثَوَابِهِمْ
فَقَالَ عَلَى الْأَعْرَافِ وَلَكِنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ مَعَ أُمَّةٍ مُّحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ
وَعَلَى الْأَعْرَافِ ؟ قَالَ حَاطَطَ الْجَنَّةِ تَجْرِي فِيهِ الْأَنْهَارُ وَتُنْبِتُ فِيهِ

۱۸ ابن ابی الدنیا (منہ)

۱۹ ابوالشیخ (منہ) فی العظمت، البدور السافرہ حدیث نمبر ۱۲۸۵

الْأَشْجَارُ وَالشَّجَارُ ۱۹

(ترجمہ) مومن جنات پر ثواب بھی ہے اور عذاب بھی، ہم نے عرض کیا ان کو کیا
ثواب ملے گا؟ فرمایا یہ اعراف میں ہوں گے جنت میں امت محمد کے ساتھ
نہیں ہوں گے۔ ہم نے عرض کیا یہ اعراف کیا چیز ہے؟ فرمایا جنت کی دیوار
ہے جس میں نہریں بہتی ہوں گی اور درخت اُگیں گے پھل لگیں گے۔
(نوٹ) امام ذہبی فرماتے ہیں یہ حدیث ”منکر جڈا“ ہے۔

۲۰ ابوالشیخ، البعث بیہقی (منہ) البدور السافرہ حدیث ۱۲۸۴، البعث والنشور بیہقی حدیث ۱۱۷،
تفسیر ابن کثیر ۴/۲۱۶ بحوالہ بیہقی وابن عساکر۔

جنات کی موت

حسن بصریؒ کا مذہب

حضرت قتادہؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا جنات کو موت نہیں آئے گی
تو میں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ تو فرماتے ہیں :-

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي أُمِّ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ
مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ - (سورة الاحقاف آیت ۱۸)

(ترجمہ) یہ وہ لوگ ہیں جن کے حق میں عذاب کی بات ثابت ہو چکی ہے بشمول
ان فرقوں کے جو گزر چکے ہیں ان سے پہلے جنوں اور انسانوں کے بلکہ

مؤلف فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصریؒ کے ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ ابلیس کے
ساتھ جنات کو بھی مہلت دی گئی ہے جب ابلیس پر موت آئے گی تو یہ بھی مر جائیں گے
لیکن اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ سب جنات کو (مقامیت) مہلت دی گئی ہے کہ
اس سے پہلے کی بہت سی (مذکورہ) روایات سے ان کی موت ثابت ہوتی ہے۔

حضرت ابن عباسؒ کا مذہب

ایک آدمی نے حضرت ابن عباسؒ سے سوال کیا کہ جنات بھی مرتے ہیں؟ تو فرمایا ہاں
مگر ابلیس۔ یہ سانپ جن کو تم ”جان“ کہتے ہو یہ چھوٹے جنات ہیں بلکہ

سلہ ابن ابی الدنیا، ابن جریر (منہ)
کتاب العظمت (ابو شیخ (منہ)

بڑھاپا اور جوانی

رسول ابن عباسؒ فرماتے ہیں جب ایک زمانہ گزر جاتا ہے تو ابلیس بڑھا جاتا ہے
یہ دوبارہ تیس سال کی عمر میں لوٹ آتا ہے بلکہ

کے ساتھ کاشیطان کب مرتا ہے؟
کے ساتھ کتنے شیطان ہوتے ہیں؟

حضرت عاصم احمولؒ فرماتے ہیں میں نے حضرت ربیع بن انسؒ سے سوال کیا کیا یہ شیطان
کے ساتھ ہوتا ہے، یہ نہیں مرتا؟ فرمایا یہ کوئی ایک شیطان ہوتا ہے مسلمان کو گمراہ
کے لیے تو قبیلہ ربیعہ اور قبیلہ مضر کے برابر تعداد میں شیطان اس کے درپے ہوتے ہیں بلکہ

ان کے والدین کنوارے تھے

حضرت قتادہؒ حضرت عبداللہ بن حارثؒ سے روایت کرتے ہیں کہ جنات بھی مرتے
شیطان نوجوان رہتا ہے یہ نہیں مرتا۔ حضرت قتادہؒ فرماتے ہیں اس کا باپ بھی کنوارہ
کی ماں بھی کنواری تھی اور یہ بھی ان سے کنوارہ پیدا ہوا ہے بلکہ

کی عمر کا عجیب قصہ

عجاج بن یوسف کو یہ بات پہنچی کہ چین کے ملک میں ایک مکان ایسا ہے اگر لوگ راستہ

باسن ابن شاہین (منہ)

ابن ابی الدنیا (منہ)

ابن ابی الدنیا، ابو شیخ کتاب العظمت (منہ)

بھٹک جائیں تو وہ یہ آواز سنتے ہیں ”راستہ ادھر ہے“ لیکن ان کو کوئی نظر نہیں آتا۔ تو جملہ نے کچھ لوگ بھیجے اور ان کو حکم کیا کہ تم جان بوجھ کر راستہ بھٹک جانا، جب وہ مہتیں یہ کہیں کہ راستہ ادھر ہے تو تم ان پر حملہ کر دینا اور ان کو دیکھنا کہ یہ کون لوگ ہیں تو انہوں نے ایسا ہی کیا اور ان پر حملہ کر دیا تو انہوں نے کہا تم ہمیں ہرگز نہیں دیکھ سکتے۔ انہوں نے پوچھا تم یہاں پر کتنے عرصہ سے رہتے ہو؟ انہوں نے کہا ہم سالوں کو شمار نہیں کرتے ہاں یہ معلوم ہے کہ ملک چین آٹھ مرتبہ دیران ہوا ہے اور آٹھ مرتبہ آباد ہوا ہے اور ہم تب سے یہیں ہیں۔

جنات کی ارواح قبض کرنے والا فرشتہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ملک الموت انسانوں اور فرشتوں کی روح قبض کرنے کا ذمہ دار ہے اور جنات کا فرشتہ الگ ہے، شیاطین کا الگ ہے اور پرندوں، وحشی جانوروں، درندوں، مچھلیوں اور چوئیٹیوں کا فرشتہ الگ ہے۔ یہ کل چار فرشتے ہیں۔

قرین

(ہر انسان کے ساتھ رہنے والے شیطان)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک رات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے باہر تشریف لے گئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں مجھے فکر ہوئی کہ شاید کسی اور نبی کے ہاں گئے ہیں، جب آپ واپس تشریف لائے اور مجھے دیکھا تو فرمایا، مجھ تیرے شیطان نے (دوسو سو میں) ڈال دیا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میرے ساتھ شیطان ہے؟ فرمایا ہاں شیطان تو ہر انسان کے ساتھ ہے۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کیا آپ کے ساتھ بھی ہے؟ فرمایا ہاں لیکن میرے رب نے میری دستگیری فرمائی حتیٰ کہ وہ مسلمان ہو گیا۔

منور کے ساتھ رہنے والا شیطان مسلمان ہو گیا

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ وَكَّلَ بِهِ قَرِينٌ
مِنَ الْجِنِّ وَ قَرِينُهُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ قَالُوا : دَايَاكُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ ؟ قَالَ دَايَايَ إِلَّا أَنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ أَعَانَنِي عَلَيْهِ

۱۔ کتاب العجائب ابو عبد الرحمن بن منذر معرونی المعروف بشکر، کتاب النوادر ابو الشیخ (منہ)

۲۔ تفسیر جوہر (منہ)

۳۔ علم (منہ) مسلم فضائل صحابہ حدیث ۸۸، صفات المنافقین باب تحریش شیطان حدیث ۴۰، بیہقی

۴۔ الاصل النبوت باب ما جاز فی ان مع کل احد قرین من الجن، ۱۰۲/۱

فَأَسْلَمَ فَلَا يَأْمُرُنِي إِلَّا بِخَيْرٍ

(ترجمہ) تم میں سے کوئی آدمی ایسا نہیں ہے مگر اس کے ساتھ اس کا ایک ساتھی جنات میں سے اور ایک ساتھی فرشتوں میں سے ساتھ لگا دیا جاتا ہے صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ کے ساتھ بھی؟ فرمایا: ہاں میرے ساتھ بھی مگر اللہ تعالیٰ نے اس کے مقابلہ میں میری مدد فرمائی ہے اور وہ مسلمان ہو گیا ہے اب وہ مجھے نیکی کے علاوہ اور کسی چیز کی بات نہیں کرتا۔

(حدیث) حضرت شریک بن طارقؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا ذَكَرَهُ شَيْطَانٌ. قَالَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ وَلَيْكَ وَلِئِنْ اللَّهَ أَعَانَنِي عَلَيْهِ فَأَسْلَمَ

(ترجمہ) تم میں سے ہر آدمی کے ساتھ شیطان ہے۔ ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کے ساتھ بھی ہے؟ فرمایا میرے ساتھ بھی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے میری مدد فرمائی اور وہ مسلمان ہو گیا۔

۱۔ مسلم (منہ) فی صلوٰۃ المسافرین حدیث ۶۹، سنن دارمی کتاب الرقاق باب ۲۵، مسند احمد ۱/۲۸۵، ۱۰۰، ۴۰، ۴۶۰، بیہقی دلائل النبوت باب ماجاء فی ان مع کل احد ۱۰۰/۴، درمنثور ۶/۱۸، مشکل الآثار ۱۰۰، کنز العمال ۱۲۲۲، تحف السادة ۵/۳۱۳، مشکوٰۃ ۹۴، طبرانی ۱۰/۲۶۹، دلائل النبوت ۱/۵۸، بدایہ والنہایہ ۵۲/۱، تفسیر ابن کثیر ۴/۳۶۱، ۵۵۸/۸۴، قرطبی ۶/۶۸، ۱/۵۸، ابن حبان، طبرانی (منہ) ابن حبان ۲۱۰، تحف السادة ۴/۲۶۴، دلائل النبوت بیہقی ۱/۱۰۰، کنز العمال ۱۲۴۴، کشف الخفاء ۳/۴۱۹، جامع کبیر ۳/۴۲۲۔

۲۔ ابن النبوۃ البوعین (منہ) دلائل النبوة بیہقی ۵/۴۸۸، تحف السادة ۵/۳۱۳، درمنثور ۱/۵۴۲، کنز العمال ۱۲۴۴، تاریخ بغداد ۳/۳۳۱، تخریج عراقی ۲/۳۲، علل متناہیہ ۱/۱۴۶۔

سور اور آدم کے شیطان میں فرق

(حدیث) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

فُضِّلْتُ عَلَى آدَمَ بِخَصْلَتَيْنِ: كَأَنَّ شَيْطَانِي كَافِرًا فَأَعَانَنِي اللَّهُ عَلَيْهِ حَتَّى أَسْلَمَ وَكَانَ آدَوًا حَسْبَ عَوْنِي إِلَى: وَكَانَ شَيْطَانُ آدَمَ كَافِرًا وَذَوَّجَتْهُ عَوْنًا عَلَى خَطِيئَتِهِ

(ترجمہ) مجھے آدم پر دو فضیلتیں (یہ بھی) بخشی گئی ہیں کہ میرا شیطان کافر تھا اللہ تعالیٰ نے اس کے خلاف میری مدد فرمائی حتیٰ کہ وہ مسلمان ہو گیا اور میری ازدواج میری مددگار رہیں اور حضرت آدم کا شیطان کافر رہا اور اس کی بیوی ان کی لغزش میں مددگار تھی۔

(فائدہ) یہ حدیث حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قرن کے اسلام لانے کی واضح دلیل ہے۔ یہ حضور علیہ السلام ہی کی خصوصیت ہے، مذکور حدیث کا ایک معنی یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور کی مدد فرمائی حتیٰ کہ آپ اس کے شر سے محفوظ رہتے تھے۔

آدمی کافر شتہ اور شیطان کیا کرتا ہے

(حدیث) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

إِنَّ لِلشَّيْطَانِ لَمَتَّةً بِابْنِ آدَمَ وَلِلْمَلِكِ لَمَتَّةً. فَأَمَّا لَمَتَّةُ الشَّيْطَانِ

۱۔ لیل النبوة البوعین (منہ) دلائل النبوة بیہقی ۵/۴۸۸، تحف السادة ۵/۳۱۳، درمنثور ۱/۵۴۲، کنز العمال ۱۲۴۴، تاریخ بغداد ۳/۳۳۱، تخریج عراقی ۲/۳۲، علل متناہیہ ۱/۱۴۶۔

فَاِيَعَاذُ بِالشَّرِّ وَتَكْذِيبُ بِالْحَقِّ وَامَّا لَكَ الْمَلِكُ فَاِيَعَاذُ بِالْخَيْرِ
وَتَصْدِيقُ بِالْحَقِّ فَمَنْ وَجَدَ ذَلِكَ فَلْيَعْلَمْ اَنَّهُ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى
فَلْيَحْمَدِ اللَّهَ، وَمَنْ وَجَدَ الْاُخْرَى فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ
الرَّجِيمِ ثُمَّ قَرَأَ (الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ. سورة البقرة آیت ۲۶۸)

ترجمہ: شیاطین کا بھی انسان سے تعلق ہوتا ہے اور فرشتے کا بھی شیاطین کا تعلق
تو شر کی طرف رہنمائی کرنا اور حق کو جھٹلانا ہے اور فرشتے کا تعلق خیر کی طرف
رہنمائی کرنا اور حق کی تصدیق کرنا ہے پس جس شخص کو یہ معلوم ہو تو یہ جانے
کہ یہ اللہ تعالیٰ کی عنایت ہے اور اس پر اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے اور جس
کو اس کے علاوہ ملے تو وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شیطان مردود سے پناہ مانگے
پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی (الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ)
شیطان تمہیں فقر اور محتاجی کی دعوت دیتا ہے۔

مومن اپنے شیطان کو تھکا دیتا ہے

(حدیث) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا :-

إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُنْضِي شَيْطَانَهُ كَمَا يُنْضِي أَحَدُكُمْ بَعِيرَهُ فِي السَّفَرِ۔

لہ ترمذی، نسائی، منہ، جامع الصغیر و صحیح حدیث ۲۳۸۴، ترمذی ۲۹۸۸، تفسیر ابن کثیر ۵/۴۵، تفسیر طبری
۵۹/۴، مشکوٰۃ ۴، تلبیس ابلیس ۳۶، اتحاد السادہ ۴/۲۶۶، ورمشور ۳۴۸/۱، کنز العمال ۱۲۴۰۔

۲ مسند احمد، ابن ابی الدنیا (منہ) مسند احمد ۲/۲۸۰، نوادر الاصول حکیم ترمذی ۲۶، مکائد الشیطان

ابن ابی الدنیا حدیث نمبر ۲، اکام المرجان ۱۲۴، جامع صغیر حدیث ۲۱۰۱، فیض القدیر ۲/۲۸۵۔

کنز العمال ۷۰۶، مجمع الزوائد ۱/۱۱۶۔

ترجمہ: مومن اپنے شیطان کو اتنا بے بس کر دیتا ہے جس طرح سے تم میرے
کوئی شخص اپنے اونٹ کو سفر میں تھکا دیتا ہے۔

ان کا شیطان لاغر ہو جاتا ہے

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ مومن کا شیطان لاغر اور پریشان رہتا ہے۔
(فائدہ) ایک روایت میں اس طرح ہے کہ مومن اور کافر کے شیطانوں میں ملاقات
ہو تو مومن کا شیطان کمزور رہتا اور کافر کا موٹا تانا۔ کافر کے شیطان نے کہا کیا بات ہے کہ تم کمزور
ہو؟ کہا کیا باتوں اس کے پاس میرا کوئی نصیب نہیں جب وہ اپنے گھر میں داخل ہوتا
تو ذکر کرتا ہے، جب کھاتا ہے تو اللہ کا ذکر کرتا ہے، جب پیتا ہے تو اللہ کا ذکر کرتا
ہے۔ تو دوسرے نے کہا لیکن میں تو اس کے ساتھ کھاتا بھی ہوں، پیتا بھی ہوں اس لیے موٹا
ہوں۔

ان پلے سے چڑیا بن گیا

حضرت قیس بن حجاجؓ فرماتے ہیں میرے شیطان نے مجھے بتایا جب میں تجھ میں
برکت تھا تو کتے (کے پھوٹے بچے) پلے جتنا تھا اور آج چڑیا کی مانند ہوں میں نے پوچھا
کیوں ہوا؟ کہا آپ مجھے قرآن پاک کے ساتھ گھنٹا دیتے ہیں (قرآن پر عمل کر کے اور اس کی
تفسیر کر کے)۔

ابن ابی الدنیا (منہ) مکائد الشیطان ابن ابی الدنیا حدیث نمبر ۱۹، اکام المرجان ۱۲۴،

معارف العلوم ۲/۲۹

صائب الانسان ابن مفلح مقدسی ص ۶۸

ابن ابی الدنیا (منہ) فی مکائد الشیطان حدیث ۱۸، اکام المرجان ص ۱۲، معارف العلوم ۲/۲۹

شیطان انسان کے ساتھ کھاتا پیتا اور سوتا ہے

حضرت دُنب بن مُنَبِّہ فرماتے ہیں ہر انسان کے ساتھ اس کا شیطان ہوتا ہے گا
کا شیطان کافر کے ساتھ کھاتا ہے، اس کے ساتھ پیتا ہے اور اس کے ساتھ بستر پر سوتا ہے
لیکن مومن کا شیطان مومن سے دُور رہتا ہے اور اس تاک میں رہتا ہے کہ مومن کب غافل
ہو اور یہ اس سے فائدہ اٹھائے، شیطان کو زیادہ کھانے والے اور زیادہ سونے والے
زیادہ پسند ہوتے ہیں۔

کافر کا شیطان دوزخ میں

ارشادِ خداوندی ہے:-

وَمَنْ يَعِشْ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمَنِ نُقِصْ لَهُ شَيْطَانًا هُوَ لَهُ قَرِينٌ ۖ

(ترجمہ) اور جو شخص اللہ کے ذکر سے آنکھیں پھرائے ہم اس پر ایک شیطان مسلط
کر دیتے ہیں وہ اس کا (ہر وقت) کا ساتھی بن جاتا ہے۔

اس ارشاد کی تفسیر میں حضرت سعید جریڑیؒ فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ
کو جب روزِ قیامت زندہ کیا جائے گا تو اس کا شیطان اس کے سامنے چلتا ہوگا اس سے نہ
نہیں ہوگا جی کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں کو دوزخ میں داخل کر دے گا اس وقت شیطان نہ
کرے گا۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ وَبَيْنَكَ بُعْدُ الْمَشْرِقَيْنِ ۖ

کاش تجھ میں اور مجھ میں مشرق و مغرب کا فاصلہ ہوتا۔

۱۔ کتاب التہذیب امام احمد (منہ)

۲۔ سورۃ زخرف آیت ۲۶

اور (قیامت کے دن) مومن کے سپرد ایک فرشتہ ہوگا جب تک لوگوں کے درمیان
دو بتا رہے گا، اس کے بعد اس کو جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔

دُساؤں کا شیطان

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:-

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۚ مَلِكِ النَّاسِ ۚ إِلَهِ النَّاسِ ۚ مِنْ شَرِّ
الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۚ الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ ۚ مِنَ الْجِنَّةِ
وَالنَّاسِ ۚ (سورۃ الناس)

(ترجمہ) آپ کہہ دیں کہ میں آدمیوں کے مالک، آدمیوں کے بادشاہ، آدمیوں کے
معبود کی پناہ لیتا ہوں دُساؤں کے ڈالنے والے پچھپھٹ جانے والے (شیطان)
کے شر سے جو لوگوں کے دلوں میں دُساؤں ڈالتا ہے خواہ وہ (دُساؤں ڈالنے والا)
جن ہو یا آدمی۔ دُساؤں کیا ہے؟ کہاں سے ڈالا جاتا ہے؟
قاضی ابوالعلیٰ فرماتے ہیں:-

دُساؤں کے متعلق ایک احتمال تو یہ ہے کہ یہ ایک مخفی کلام ہے جس کا دل ادراک
نہیں ہے اور ایک امکان یہ ہے کہ یہ وہ چیز ہے جو فکر کے موقع پر حاصل ہوتی ہے اور
اسے اجزائے انسان میں مَس، سُلُوک اور دخول ہوتا ہے بعض شکمیں انسانوں کے جسم
کا شیطان کے دخول کا انکار کرتے ہیں ان کا خیال یہ ہے کہ ایک جسم میں دو روحوں کا
رہنا جائز نہیں ہے۔ اس کی دلیل یہ ارشادِ خداوندی الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي
صُدُورِ النَّاسِ یعنی جو لوگوں کے دلوں میں (باہر سے) دُساؤں ڈالتا ہے اور جناب نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:-

الوسواس الخناس کی تفسیر

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ شیطان کی مثال نیوے کی طرح ہے۔ نیوے نے اپنا منہ دل کے سوراخ پر رکھا ہوا ہے اسی سے دل میں وسواس ڈالتا ہے جب انسان اللہ کا ذکر کرتا ہے تو یہ پچھے ہٹ جاتا ہے اور جب خاموش ہوتا ہے تو یہ لوٹ آتا ہے یہی الوسواس الخناس ہے۔

شیطان وسواس کب اور کیسے ڈالتا ہے

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی کہ ان کو انسان میں شیطان کبھی نہ بھیجے۔ اے اللہ تعالیٰ نے ظاہر فرمائی تو آپ نے دیکھا کہ شیطان کا سر سانپ کی طرح ہے جس نے اپنا منہ دل کے دہانے پر رکھا ہوا ہے جب انسان اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو یہ دور ہٹ جاتا ہے اور جب ذکر خداوندی چھوڑ دیتا ہے تو یہ اپنے خیالات اور وسواس ڈالنے کا رخ کر دیتا ہے۔

شیطان دل کو لقمہ بنا لیتا ہے

(حدیث) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

إِنَّ الشَّيْطَانَ وَاصِّعٌ خَطْمَهُ عَلَى قَلْبِ ابْنِ آدَمَ فَإِنْ ذَكَرَ اللَّهَ خَسَّ

الوسوسہ ابن ابی داؤد (منہ)

ابن ماجہ، المنصور، الوسوسہ ابن ابی داؤد (منہ)

إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ ابْنِ آدَمَ مَجْرَى الدَّمِ، وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْنِطَ فِي قُلُوبِهِمْ شَيْئًا. ۱۰

ترجمہ شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح چلتا پھرتا ہے مجھے ڈر ہے کہ وہ ان کے دلوں میں کوئی مہلک چیز نہ ڈال دے۔

ابن عقیل فرماتے ہیں اگر سوال کیا جائے کہ ابلیس کا وسوسہ کیسے ہوتا ہے اور وہ ایک کیسے پہنچتا ہے؟ تو جواب یہ ہے کہ وسوسہ ایک مخفی کلام ہے جس کی طرف نفس اور دل خود مائل ہو جاتی ہیں۔ اور یہ جواب بھی دیا گیا ہے کہ یہ انسان کے وجدان میں داخل ہو جاتا ہے کیونکہ یہ ایک لطیف جسم ہے اور وسوسہ ڈالتا ہے اور وسوسہ یہ ہے کہ نفس کو ردی انسان تلقین کرتا ہے۔

وسواس میں حضور کی دعا

حضرت سواویہ بن ابی طلحہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک دعا یہ فرمایا کرتے تھے

اللَّهُمَّ اغْمِرْ قَلْبِي مِنْ وَسَادِسَ ذِكْرِكَ وَاطْرُدْ عَنِّي وَسَادِسَ الشَّيْطَانِ ۱۰

ترجمہ اے اللہ میرے دل کو اپنے ذکر کے خیالات سے معمور فرما دے اور مجھ سے وسواس شیطانی دور کر دے۔

۱۰ منہ محمد ۱۵۹/۳، دارمی ۲۸۵، ۲۸۶/۲، شکل الآثار ۲۹/۱، فتح الباری ۲/۴۲۷، ۱۵۹/۱۳، ۳۲۱/۹، زاد المیر ۹/۱۰۸،

الادب المفرد ۱۲۸۸، قرطبی ۳۰۱/۱-۳۱۱، ۲۹۳/۲۰، ابن کثیر ۵۵۸/۸، تحف الساده ۳۰۵/۵، ۳/۶، ۱۰۲،

۲۹۹/۴، ۲۸۳، ۲۹۹، بدایہ والنہایہ ۵۹/۱، الطب النبوی ذہبی ۱۳۸، ۲۳۵، البدایہ و کتاب الصوم باب ۱۰،

ابن ماجہ صوم باب ۶۵، بخاری کتاب الاحکام باب ۲۱، بدیع الخلق بخاری شریف باب ۱۱، بخاری اعکاف باب ۱۰،

۱۰ کتاب الفنون علامہ ابن عقیل در تین سو جلد۔

۱۰ ذم الوسوسہ ابن ابی ابوبکر (منہ) در مشورہ ۲/۲۲۲

وَإِنْ نَسِيَ اللَّهُ الثَّقَمَ قَلْبَهُ ۖ

ترجمہ: شیطان نے اپنی سونڈھ انسان کے دل پر رکھی ہوئی ہے جب یہ اللہ کا ذکر کرتا ہے تو وہ دُور سے جاتا ہے اور جب اللہ کو بھول جاتا ہے تو شیطان اس کے دل کو لقمہ بنا لیتا ہے۔

وسواس والے شیطان کی شکل

حضرت عمر بن عبد العزیزؓ سے منقول ہے کہ ایک شخص نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ اس شیطان کی جگہ دکھلائے تو اس کو ایک حیران کن جسم دکھلایا گیا جس کا اندر باہر سے نظر آ رہا تھا اور یہ شیطان مینڈک کی شکل میں دل کے بالمقابل کندھے کے جوڑ والے مقام پر بیٹھا تھا اس کی ناک پھر کی ناک کی طرح تھی جس کو وہ دل میں ڈال کر وسوسہ ڈال رہا تھا۔

حضورؐ کی مہر ختم نبوتؐ کندھے پر کیوں تھی؟

علامہ سہیلیؒ فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر ختم نبوتؐ کندھے کے ختم ہونے کی جگہ پر اس لیے تھی کیونکہ آپؐ وسواس شیطان سے محصوم تھے، اسی جگہ سے شیطان انسانوں میں وسواس ڈالتا ہے۔

۱۔ مکائد الشیطان، ابو یعلیٰ، شعب الایمان بہیقی (منہ) ذم الہوی ابن جوزی ۱۴۴، تبلیس ابلیس ۱۹، اکام المرجان ۱۹، فیض القدر ۲/۲۵۵، البحار الصغیر ۳/۲۰۳، احیاء العلوم ۳/۲۴، درمنثور ۶/۲۱۰، المطالب العالیہ حدیث ۴۲۸، کامل ابن عدی ۳/۱۰۴، حلیۃ الاولیاء ۶/۲۶۸، تریغیب تریہیب منذری ۲/۴۰، مکائد الشیطان ابن ابی الدنیا حدیث ۲۲ ص ۳۳

۲۔ (ابو القاسم) سہیلی (منہ) مکائد الشیطان ۹۸ روایت نمبر ۷۹، مصائب الانسان ۱۰۹

۳۔ (ابو القاسم) سہیلی (منہ)

اس کا دروازہ

موت یحییٰ بن ابی کثیرؒ فرماتے ہیں کہ انسان کے سینہ میں وسواس کا ایک دروازہ ہے۔ (شیطان) وسواس ڈالتا ہے۔

ان کو دل سے ہٹانے کا عمل

موت ابو الجوزاءؒ فرماتے ہیں شیطان انسان کے دل کے ساتھ چٹا رہتا ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کر سکتا۔ تم دیکھتے نہیں انسان بازاروں اور مجالس میں سارا دن ہے، اللہ تعالیٰ کو یاد نہیں کرتا مگر قسم کے وقت، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں اس ہے لا الہ الا اللہ کے سوا شیطان کو کوئی چیز دل سے نہیں ہٹا سکتی، پھر انہوں نے دعاوت کی۔

وَإِذَا ذُكِّرْتُ بِكَ فِي الْقُرْآنِ وَحْدَهُ، وَكُنَّا عَلَىٰ أَدْبَارِهِمْ نُفُورًا.

(سورۃ اسراء آیت ۴۶)

ترجمہ: جب آپ قرآن پاک میں صرف اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں تو یہ شیاطین (کفار وغیرہ) پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے ہیں۔

اے کی بنیاد حرکت شیطانی ہے

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ شیطان سب سے پہلی زمین میں قید ہے جب وہ تاتا ہے تو زمین کے اوپر کی جن دو یا اس سے زیادہ تعداد کے لوگوں کے درمیان جھگڑے

۱۔ ابی الدنیا (منہ) مکائد الشیطان ۷۰ ص ۹

۲۔ ابی الدنیا (منہ) اکام المرجان ۱۹۶، ذم الہوی ابن جوزی ۱۴۴، مکائد الشیطان ۲۳ ص ۴، حلیۃ الاولیاء ۳/۸۰ بندہ

ہوتے ہیں وہ اسی حرکت کی بنا پر ہوتے ہیں۔

وسواس کس کے دل میں ڈالتے ہیں

جریر بن عبد اللہ کے والد فرماتے ہیں کہ مجھے بہت وسواس ہوتا تھا میں نے حضرت علامہ بن زیادؒ سے کہا تو انہوں نے فرمایا اے بھئیے! اس کی مثال چروں جیسی ہے جب کسی ایسے گھر سے گزرتے ہیں جس میں مال ہوتا ہے تو اس کو چرنے کی کوشش کرتے ہیں، اگر اس میں کچھ نہیں ملتا تو اس کو چھوڑ کر چل دیتے ہیں۔

وسوسہ خالص مومن کو بھی ہوتا ہے

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ صحابہ کرامؓ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وسوسہ کی شکایت فرمائی تو آپؐ نے ارشاد فرمایا ”یہ خالص ایمان کی دلیل ہے“ حضرت عبد اللہ بن زید بن عاصمؓ سے روایت ہے کہ چند اصحابؓ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے وسوسہ کے متعلق عرض کیا کہ ہمارے لیے یہ بہتر ہے کہ ہم ثریا لے کر پڑیں اس سے کہ ہم وسوسہ کے ساتھ گفتگو کریں، تو آپؐ نے ارشاد فرمایا۔
ذَلِكَ صَرِيحُ الْإِيمَانِ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْتِي الْعَبْدَ فِيمَا دُونَ ذَلِكَ فَإِذَا عَصَمَ مِنْهُ وَقَعَ فِيمَا هَذَاكَ۔

۱۔ ابن ابی الدنیاء (منہ) فی مکائد الشیطان ص ۲۲ حدیث نمبر ۲۶۲ کام المرجان ۱۶۴

۲۔ الوسوسۃ ابن ابی داؤد (منہ)

۳۔ مسند احمد (منہ) ۲/۴۵۶، ۶/۱۰۶، صحیح مسلم کتاب الایمان حدیث ۲۱، تحف السادہ ۸/۲۹۵، ۱۹۶

شرح السنۃ بغوی ۱/۱۰۹، مشکل الآثار ۲/۲۵۱، درمنثور ۱/۲۷۶، کنز العمال حدیث ۱۷۱۵

۴۔ مسند بزار (منہ) مشکل الآثار ۲/۲۵۱، تحف السادہ ۸/۲۹۵، درمنثور ۱/۲۷۶، کنز العمال ۱۷۱۵، تخریج عراقی ص ۲۲

ترجمہ یہ خالص ایمان کی دلیل ہے شیطان انسان کے پاس دوسرے اعمال کے ذریعہ سے حملہ کرتا ہے جب وہ اس سے محفوظ ہو جائے تو وہ دل پر حملہ کرتا (اور وسواس ڈالتا ہے)۔

ایمان کی دلیل ہے

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے کوئی ایک اپنے دل میں کھٹکھٹایا ہے، تو آپؐ نے ارشاد فرمایا:۔
الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي رَدَّ كَيْدَهُ إِلَى الْوَسْوَاسَةِ۔

ترجمہ سب تعریفیں اللہ کی ذات کے لیے ہیں جس نے شیطان کے فریب کو وسوسہ کی طرف دھکیل دیا۔

کے وسوسہ سے پناہ مانگو

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔
نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ وَسْوَاسَةِ الْوَسْوَاسِ۔
ترجمہ وضو کے وسوسہ میں اللہ تعالیٰ سے پناہ طلب کرو۔

کاشیطان ”ولہان“

(حدیث) حضرت ابی بن کعبؓ فرماتے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

۱۔ (سنائی (منہ) البدایہ و کتاب الادب باب ۹۹ مسند احمد ۱/۲۳۵، مشکل الآثار ۲/۲۵۲، مطاب عالیہ

حدیث ۲۹۸۰، تخریج عراقی ۳/۳۰۶

اب الوسوسۃ ابن ابی داؤد (منہ)

إِنَّ لِلْوَضُوءِ شَيْطَانًا يُقَالُ لَهُ «الْوَلْهَانُ» فَاتَّقُوا دُسُوسَ الْمَاءِ ۖ
(ترجمہ) وضو کا بھی ایک شیطان ہے اس کا نام "ولہان" ہے تم پانی کے
دسوس سے بچو۔

حضرت حسن (بصریؒ) فرماتے ہیں وضو کے شیطان کا نام ولہان ہے یہ لوگوں کے
ساتھ وضو میں مذاق کرتا ہے کرتا ہے، حضرت طاؤس فرمایا کرتے تھے کہ یہ تمام شیطان
زیادہ طاقتور ہے۔

دسوس وضو سے شروع ہوتا ہے

حضرت ابراہیم تیمیؒ فرماتے ہیں دسوس کی ابتدا وضو سے ہوتی ہے۔

غسل خانہ میں پیشاب کرنے سے دسوس کی بیماری ہوتی ہے

(حدیث) حضرت عبداللہ بن مغفلؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ

نے ارشاد فرمایا:-

لَا يُولَدُ أَحَدٌ كُفْرِيٍّ مُسْتَحْتَبِهِ فَإِنَّ عَامَّةَ الدُّسُوسِ مِنْهُ ۖ

۱۔ ترمذی، ابن ماجہ، حاکم (منہ) بیہقی ۱۹۶/۱، صحیح ابن خزیمہ ۱۲۲، تلخیص المجیر ۱۱۱، مشکوٰۃ ۱۱۹، اتحاد

۲۸۸/۲، تخریج عراقی ۳/۲۴، میزان الاعتدال ۲۳۹،

۲۔ ابن ابی الدنیا (منہ) فی مکائد الشیطان ۲۹، ترمذی (۵۶)، ابن ماجہ ۲۱، ہمدرد حکم ۱۱۲، ابن خزیمہ حدیث

۳۔ ابن ابی شیبہ (منہ)

۴۔ ابو داؤد، ترمذی، نسائی (منہ) ابو داؤد حدیث ۲۴، نسائی ۳۴۱، ابن ماجہ حدیث ۳۰، مسند احمد

بیہقی ۹۸/۱، مسند رک حاکم ۱۶۷، ۱۸۵، عبد الرزاق حدیث ۸، مشکوٰۃ حدیث ۳۵۳، اتحاد

۲۳۸/۲، موضع او لام الجمع والتفریق خلیل بغدادی ۲۳۰، فتح الباری ۵۸۸/۸

از جہ تم غسل خانہ میں پیشاب ہرگز نہ کیا کرو عام طور پر دسوس کا مرض اسی
سے پیدا ہوتا ہے۔

فائدہ) حضرت عبداللہ بن مغفلؓ خود بھی فرماتے ہیں کہ غسل خانہ میں پیشاب کرنے سے
پیدا ہوتا ہے۔

اس نہ ہونے کی ایک صورت

(حضرت حسن بصریؒ کے بھائی) حضرت سعید بن ابی الحسنؒ فرماتے ہیں غسل خانہ میں پیشاب
کے سے دسوس بڑھتا ہے اگر پانی کی بہتی ہوئی نہ ہو پیشاب کرے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

بشیطان

حضرت عثمان بن ابی العاصؓ فرماتے ہیں میں نے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے) عرض کیا
اللہ! شیطان میرے اور میری نماز اور قرأت کے درمیان مائل ہو گیا اور قرأت کو مجھ پر
رہنے لگا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا:-

ذَاكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ «خَنْزَبٌ» فَإِذَا أَحْسَسْتَهُ فَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْهُ وَ
انْقُلْ عَلَى نِيَارِكَ ثَلَاثًا ۖ

(ترجمہ) یہ شیطان ہے اس کا نام خنزب ہے جب تجھے اس کا علم ہو تو اس سے اللہ کی
پناہ طلب کر د اور اپنی بائیں طرف تین بار محسوس ہو کہ وہاں تھوکنے سے مراد منہ سے ہوا
(کو محسوس کی طرح پھینکنا ہے)

(ابن شیبہ (منہ))

۱۔ ابن ابی داؤد (منہ) اکام المرجان ۱۶۵، مع حاشیہ عبداللہ الصدیق

(منہ) السلام: ۶۸، نسائی: ایمان باب ۱۲، مسند احمد ۱۸۶/۱، طبرانی کبیر ۳/۲۳، مشکوٰۃ الآثار ۱۱۲/۱

۲۔ عبد الرزاق ۲۵۸۲، ترمذی ۲۲۲، ابن ابی شیبہ ۲۵۳/۱، دلائل النبوة بیہقی ۳۰۷/۵

شیطان کے لیے چھری

(حدیث) حضرت ابوالملیحؓ کے والد سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ کے پاس شکایت لے کر آیا ہوں کہ دوسرے میرے سینے میں اٹھتا ہے میں نماز میں اٹھتا ہوں تو مجھے یاد نہیں رہتا کہ میں نے دو رکعت پڑھی ہیں یا تین۔ تو جناب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

وَإِذَا وَجَدَتْ ذَلِكَ فَارْفَعْ رِضْبَكَ السَّابَّةَ الْيُمْنَى فَاطْعَنَهُ فِي
فَخِذِّكَ الْيُسْرَى وَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ فَإِنَّهَا يَكِينُ الشَّيْطَانِ بَلْ

(ترجمہ) جب تجھے یہ صورت پیش ہو تو اپنی شہادت کی انگلی اٹھا کر بائیں پیٹلی پر چھب دے اور کہہ "بسم اللہ" یہ شیطان کے لیے چھری ہے (اس طریقہ سے شیطان دور ہو جائے گا)۔

دوسرے کا علاج

حضرت ابو حازمؒ کے پاس ایک جوان آیا اور کہا شیطان میرے پاس آتا ہے۔ دوسرے میں ڈالتا ہے میں خود بھی اس کو اپنے پاس آتا ہوں دیکھتا ہوں، یہ شیطان مجھے کہتا کہ تو نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ہے، تو حضرت ابو حازمؒ نے فرمایا کیا تو نے میرے آکر اپنی بیوی کو طلاق نہیں دی؟ اس نے کہا اللہ کی قسم میں نے آپ کے پاس اس کو بالکل یاد نہیں دی تو حضرت ابو حازمؒ نے فرمایا بس تو شیطان کے سامنے بھی ایسے ہی قسم اٹھا دے جیسے سامنے اٹھاتی ہے۔

ملہ بزار، طبقات (منہ)، جامع کبیر ۹۲ بحوالہ حکیم ترمذی و الباقی، کنز العمال حدیث ۱۲۷۳، طبقات کبیر

میزان الاعتدال ۸۸/۶، لسان المیزان ۳۶۳/۶

ملہ کتاب الدوسرہ ابن ابی داؤد (منہ)

اس پر عمل کرنا زیادہ خطرناک ہے

مرد بن مرہؒ کہتے ہیں وہ دوسرے جو تجھے نظر آتے ہیں یہ اپنے عمل سے زیادہ دلفریب

اس کے ذریعہ ان کہی بات کا اظہار

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے دل میں ایک عورت کا خیال کیا لیکن اس کا کسی سے ذکر نہ کیا آپ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا آپ نے فلاں عورت کا ذکر کیا ہے وہ بہت شریف ہے نیک گھرانے کی ہے۔ انہوں نے فرمایا تمہیں یہ بات کس نے کہی؟ کہا بات کہہ رہے ہیں آپ نے فرمایا قسم بخدا میں نے تو یہ بات کسی کے سامنے ظاہر نہیں کیا اس سے مشہور ہو گئی، اس نے کہا میں جانتا ہوں خاص لے یہ بات پھیلانی ہے۔

سری حکایت

حضرت ابو الجوزاءؒ فرماتے ہیں میں نے اپنی بیوی کو ایک طلاق دے دی تھی اور دل میں وہ کیا تھا کہ میں جمعہ کے دن اس سے رجوع کر لوں گا لیکن اس کی کسی کو اطلاع نہ کی تو میری بیوی نے کہا آپ کا یہ ارادہ ہے کہ آپ جمعہ کے دن میری طرف رجوع فرمائیں گے میں اب یہ ایسی بات ہے جو میں نے کسی سے ذکر نہیں کی پھر میں نے حضرت ابن عباسؓ کی یاد کی کہ ایک انسان کا دوسرے انسان کے دوسرے کو اطلاع کر دیتا ہے، پھر چل نکلتی ہے۔

ابن ابی شیبہ (منہ)
دوسرے ابن ابی داؤد (منہ)
دوسرے ابن ابی داؤد (منہ)

حجاج کے سامنے ایک ایسا شخص پیش کیا گیا جس کی طرف جادوگری کی نسبت کی گئی۔
حجاج نے اس سے کہا کیا تو جادوگر ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ تو حجاج نے کنکریوں کی ایک
مٹھی بھری اور ان کو شمار کیا اور پوچھا میرے ہاتھ میں کتنی کنکریاں ہیں؟ اس نے کہا اتنی
اتنی، تو حجاج نے ان کو گرا دیا۔ پھر ایک اور مٹھی بھری اور ان کو شمار نہ کیا، پھر پوچھا یہ میرے
میں کتنی ہیں؟ اس نے کہا نہیں معلوم۔ حجاج نے کہا تو نے پہلی تعداد کو کیسے جانا اور دوسری
کیسے نہ جانا؟ تو اس نے کہا ان کو تم نے جانا تھا اور اس سے آپ کے دسواں نے جانا
پھر آپ کے دسواں نے میرے دسواں کو اطلاع دے دی تھی، اور اس بار آپ مجھ
نہیں جانتے تھے اس لیے آپ کا دسواں بھی اس کو نہ جان سکا، اس لیے آپ کے
نے میرے دسواں کو نہ بتایا اس لیے مجھے بھی علم نہ ہو سکا۔

امیر معاویہؓ کی حکایت

حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما نے اپنے منشی کو حکم دیا کہ ایک خفیہ
تیار کرو، تو اسی اثنائے میں کہ وہ لکھ رہا تھا ایک مکھی اس جڑ کے کنارہ پر آکر بیٹھی
منشی نے اس کو قلم سے مارا، جس سے اس کے کچھ ہاتھ پاؤں کٹ گئے، پھر وہ منشی
آیا تو لوگوں نے محل کے دروازہ پر اس کا استقبال کیا اور کہنے لگے، امیر المومنین نے
اور ایسا لکھوایا ہے؟ اس نے کہا تمہیں کیسے معلوم ہوا؟ کہا لنگڑے حبشی نے جو ہمارے
بھلا ہے اس نے ہمیں بتلایا ہے تو وہ منشی حضرت امیر معاویہؓ کے پاس لوٹ گیا اور ان کو اطلاع
فرمائی تو آپ نے فرمایا۔ مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے یہ حبشی
مکھی ہے جس کو تو نے مارا تھا۔

جنات کا انسانوں کو مرگی میں مبتلا کرنا

مرگی والے کے جسم میں داخل ہوتا ہے؟

معتزلہ فرقہ کے ایک گروہ نے اس کا انکار کیا ہے کہ جنات مرگی زدہ شخص کے بدن
میں داخل ہوتے ہیں۔

حضرت امام ابو الحسن اشعریؒ ذکر فرماتے ہیں کہ اہلسنت و الجماعت کا مذہب یہ ہے کہ
مرگی والے کے جسم میں داخل ہو جاتا ہے۔
جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:-

الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ
الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ. (سورۃ بقرہ آیت ۲۷۵)

(ترجمہ) جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ قیامت کے دن نہیں اٹھیں گے مگر اس شخص کی
طرح جس کے حواس شیطان نے لپٹ کر کھود دیئے ہوں۔

امام احمدؒ کا مذہب

حضرت عبداللہ بن امام احمدؒ فرماتے ہیں میں نے اپنے والد سے عرض کیا کہ ایک
مذہب یہ کہتی ہے کہ جن مرگی والے کے جسم میں داخل نہیں ہوتا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا
بیٹے: یہ جھوٹ بولتے ہیں یہی تو اس کی زبان پر بول رہا ہوتا ہے۔

حضورؐ سے مرگی والے سے جن نکالا

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت اپنے بیٹے کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں لے کر آئی اور عرض کیا یا رسول اللہ! یہ میرا بیٹا دیوانہ ہے اور اس پر دیوانگی کا حملہ صبح اور شام کو ہوتا ہے یہ ہماری زندگی کا مزہ تلخ کر دیتا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سینہ پر ہاتھ پھیرا اور اس کے لیے دعا فرمائی تو اس بچے نے قے کر ڈالی جس سے اس کے پیٹ سے کتے کا سیاہ پتلا نکلا اور مچھاگ گیا۔ (یہ اصل میں جن تھا مگر اس نے کتے کے بچے کی شکل اختیار کر رکھی تھی)۔

آپؐ نے ایک اور بچے سے جن نکالا

حضرت ام ابان بنت الوائغؓ کا دادا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنا ایک دیوانہ بچہ لے کر کے گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو میرے قریب لاؤ اور اس کی پشت میرے سامنے کر دے پھر آپؐ نے اوپر نیچے سے اس کے کپڑوں سے پکڑا اور اس کی پشت پر مارتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے اے اللہ کے دشمن نکل جا تو وہ بچہ تندرست ہو کر دیکھنے لگ گیا۔

آپؐ نے ایک اور جن نکالا

(حدیث) حضرت اسامہ بن زیدؓ فرماتے ہیں کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک حج کے لیے چلے لطن روماء مقام پر ایک عورت نے اپنا بچہ پیش کیا اور عرض کیا یا رسول اللہ!

لہ سند احمد، دارمی، طبرانی، ابونعیم دلائل النبوة، بیہقی دلائل النبوة (منہ)

لہ سند احمد، ابوداؤد، طبرانی (منہ)

بیٹا ہے جب سے میں نے اسے جنا ہے اب تک اس کو افاقہ نہیں ہوا۔ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے وہ بچہ لے لیا اور اس کو اپنے سینے اور ٹانگوں کے درمیان دیا اور اس کے منہ میں تھوکا اور فرمایا اے خدا کے دشمن! نکل جا میں اللہ کا رسول ہوں، یہ آپؐ نے وہ بچہ اس کی والدہ کو دے دیا اور فرمایا اس کو لے جا، اب اس کو کوئی تکلیف نہیں ہے۔

امام احمدؒ کا جن نکالنے کا واقعہ

ابو الحسن علی بن احمد بن علی مسکریؒ کے دادا کہتے ہیں کہ میں امام احمد بن حنبلؒ کی مسجد میں بیٹھا مکان کے پاس متوکل (بادشاہ) نے اپنا ایک وزیر بھیجا کہ وہ آپؐ کو اس کی اطلاع کرے کہ شہزادی مرگی ہو گئی ہے اور گزارش کرے کہ آپؐ اس کے لیے صحت کی دعا کریں۔ تو حضرت امام احمد بن حنبلؒ نے وضو کرنے کے لیے کھجور کے پتے کے شتمہ کا کڑی کا جوتا اتارا اور اس وزیر سے فرمایا اے المؤمنین کے گھر جاؤ اور اس لڑکی کے سر کے پاس بیٹھو اور اس (جن) کو کہو امام احمد فرما رہے ہیں تمہیں اس لڑکی سے نکل جانا پسند ہے یا اس (احمد) شہزادے کا کھانا پسند ہے؟ تو وہ میرا اس جن کے پاس گیا اور اس کو یہ پیغام سنایا تو اس کو اس سرکش جن نے لڑکی کی زبان سے اباسم سنیں گے اور اطاعت کریں، اگر امام احمد ہمیں عراق میں نہ رہنے کا حکم فرمائیں تو ہم عراق بھی ہجرت کریں گے وہ تو اللہ کے فرمانبردار ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار ہے ساری مخلوق اس کا فرمانبردار ہوتی ہے۔ پھر وہ اس لڑکی سے نکل گیا اور لڑکی تندرست ہو گئی اور اس سے اولاد بھی ہوئی۔

جب امام احمدؒ کا انتقال ہوا تو وہ سرکش جن دوبارہ اس لڑکی کے پاس آ گیا تو متوکل بادشاہ نے اپنے وزیر کو امام احمدؒ کے شاگرد حضرت ابو بکر مروزیؒ کے پاس بھیجا اور سارا واقعہ سنایا۔

ابو نعیم، ابونعیم دلائل النبوة، بیہقی دلائل النبوة (منہ)، دلائل النبوة بیہقی ۶/۲۵، مجمع الزوائد ۹/۴

تو حضرت مروزیؒ نے جوتا لیا اور لڑکی کی طرف چلے گئے تو اس سرکش جن نے لڑکی کی زبان کہا میں اس لڑکی سے نہیں نکلوں گا، میں تیری بات نہیں مانوں گا، امام احمد بن حنبلؒ تو اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار تھے ہم نے تو ان کی فرمانبرداری کی وجہ سے ان کا حکم مانا تھا بلکہ

انسان کو جن کیوں ہوتے ہیں؟

علامہ ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں انسان پر جن کا حملہ شہوت، محبت اور عشق کی وجہ سے ہوتا ہے اور کبھی بغض اور بد لہ لینے کی خاطر اس وجہ سے ہوتا ہے کہ اس نے یا تو وہاں پیشاب کیا ہوتا ہے یا اس پر پانی پٹا ہوتا ہے یا ان میں سے کسی کو قتل کیا ہوتا ہے اگرچہ اس کے قتل کا اس انسان کو علم نہیں ہوتا۔ اور کبھی محض کھیل اور تکلیف دینے کے لیے ہوتا ہے جیسے بیوقوف انسان بھی ایسا کرتے رہتے ہیں۔

پہلی صورت (عشق و محبت اور شہوت) میں جن بولتا ہے اور علم ہو جاتا ہے کہ یہ حرام اور گناہ کی وجہ سے ہے اور دوسری صورت انتقام وغیرہ میں انسان کو علم نہیں ہوتا۔

اور جو انسان جنات کو تکلیف دینے کی نیت نہیں کرتا وہ جنات کی طرف سے سزا کا مستحق نہیں ہوتا اگر اس نے اپنے گھر اور اپنی ملکیت میں ان کی تکلیف کا کام کیا ہوتا ہے تو وہ یہی کہتے ہیں کہ یہ جگہ اس کی ملکیت میں ہے اور اس کو ہر قسم کے تصرف کا حق حاصل ہے اور تم (جنات) انسان کی ملکیت میں ان کی اجازت کے بغیر نہیں رہ سکتے بلکہ تمہارے لیے وہ مقامات ہیں جہاں انسان نہیں رہتے مثلاً ویرانے اور خالی جگہیں بلکہ

جنات کا دفاع کیسے کیا جاتے

جنات دفع کرنے وظائف

جنات کا مقابلہ ذکر، دعا، اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اور نماز کے ساتھ کیا جاسکتا ہے، جنات کی وجہ سے کچھ لوگوں کو بیماری یا موت لاحق ہو جائے تو یہ خود اپنے آپ پر ظلم کرنے والے ہیں۔

سب سے بڑا عمل جس سے جنات کے خلاف مدد حاصل ہوتی ہے ”آیت الکرسی“ کا پڑھنا ہے۔ تجربہ کار حضرات نے اس کا بہت تجربہ کیا ہے۔ انسان سے شیاطین کو بھگانے کی آیت الکرسی میں بڑی عظیم تاثیر ہے، اور مرگی والے کے لیے بھی اور جنات کے حالات کو باطل کرنے کے لیے بھی اور ان کی آفات سے بچنے کے لیے بھی آیت الکرسی میں بڑی عظیم تاثیر ہے بلکہ

غیر شرعی طریقہ علاج

جنات کے مقابلہ میں غیر شرعی جھاڑ پھونک، غیر شرعی تعویذ جن کے مطالب کا بھی علم نہ ہو سب ناجائز ہیں، عام طور پر جو عامل پڑھا کرتے ہیں ان میں بھی شرک ہوتا ہے اس سے احتیاط ضروری ہے۔

جنات کو دفع کرنے کا ایک اور عمل

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ

راہ طبقات حنابلہ قاضی البعلی حنبلی (مدنہ)

مجمع مناول ابن تیمیہ ۲۹/۱۹

مجمع فتاویٰ ابن تیمیہ ۵۵۰۴۶/۱۹ - ۲۴۴/۲۴

کے ایک راستہ میں جا رہے تھے کہ ایک شخص کو مرگی ہو گئی۔ میں اس کے قریب گیا اور اس کے کان میں تلاوت کی تو اس کو افاقہ ہو گیا۔ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے اس کے کان میں کیا پڑھا ہے؟ میں نے عرض کیا میں نے اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ (سورۃ مومنون آیت ۱۱۵) آخر سورت تک تلاوت کی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوَ اَنَّ رَجُلًا مُّؤْمِنًا قَرَأَ بِهَا عَلٰى جَبَلٍ لَّرَزَالَ

(ترجمہ) مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر کوئی مومن شخص اس کو کسی پہاڑ پر بھی تلاوت کرے تو وہ بھی ہٹ جائے۔

جن نکالنے کا عجیب واقعہ

ابو یاسین کہتے ہیں کہ بنی سلیم قبیلہ کا ایک دیہاتی مسجد میں آیا اور حضرت حسن بصریؒ کے بارے میں پوچھا تو میں نے کہا تم نے ان کو کیا کہنا ہے؟ اس نے کہا میں دیہات کا رہنے والا ہوں، میرا ایک بھائی اپنی قوم میں سب سے بڑا پہلوان تھا۔ اس کو ایک ایسی مصیبت نے گھیرا کہ ٹلنے کا نام نہ لیتی تھی، حتیٰ کہ ہم نے اس کو لوہے میں جکڑ دیا، اسی دوران میں ہم باہمی باتیں کر رہے تھے کہ ایک ہاتھ نے کہا ”السلام علیکم“ ہم نے اس کو جواب تو دیا لیکن ہمیں کوئی نظر نہ آیا۔ ان (جنات) نے کہا ہم تمہارے پڑوسی ہیں ہم نے تمہارے پڑوسی بننے میں کوئی حرج نہیں سمجھا تھا۔ لیکن ہمارے ایک بے وقوف نے تمہارے اس ساتھی کا مقابلہ کیا تو ہم نے اس کو چھوڑ دینے کا کہا لیکن اس نے انکار کر دیا، جب ہمیں اس کا علم ہوا تو ہم نے چاہا کہ آپ لوگوں سے معذرت کر لیں۔ پھر اس کے بھائی (یعنی مجھے) سے کہا جب فلاں دن

۱۔ حکیم ترمذی، ابو نعیم، ابن ابی حاتم، عقیلی، حلیۃ الاولیاء، ابو نعیم، ابن مردودیہ (منہ) درمنثور ۵/۱، قرطبی ۱۲/۱۰۰

عقیلی ۲/۱۲۳، موضوعات ابن جوزی ۱/۱۵۶۔

ہو تو اپنی قوم کو جمع کر لو اور اس کو جکڑ کر باندھ لو اگر یہ تم پر غالب آجائے تو تم کبھی بھی اس کے جن اور اس پر قابو نہیں پاسکو گے۔ اس کے بعد اس کو ایک اونٹ پر بٹھلا کر ملاں وادی میں لے آؤ اور اس (وادی) کی سبزی لے کر کوٹ دو پھر اس کو اس پر لیپ کر دو، اس بات کا خاص خیال رہے کہ وہ تم سے چھوٹنے نہ پائے۔ اگر وہ چھوٹ گیا تو تم کبھی بھی اس پر غالب نہیں آسکو گے۔

میں نے کہا اللہ تم پر رحمت فرمائے مجھے اس وادیؒ اس سبزی کا کون بتائے گا؟ کہا جب یہ دن آئے تو تم ایک آواز سنو گے تم اس آواز کے پیچھے پیچھے آجانا۔ چنانچہ جب وہ دن آیا تو میں نے اس کو ایک اونٹ پر بٹھایا تو میرے سامنے سے ایک آواز آئی اور میں اس کے پیچھے پیچھے ہو گیا، پھر اس نے کہا اس وادی میں اتر جاؤ پھر کہا اس سبزی سے لو اور ایسا لیا کر دو۔

ہم نے ویسا ہی کیا جب وہ دوا اس کے پیٹ میں پہنچی تو وہ اس جن سے اور اپنی مصیبت سے آزاد ہو گیا اور اپنی آنکھیں کھول دیں۔ اس رہنما جن نے کہا اب اس کا راستہ چھوڑ دو اور اس کے زنجیر کھول دو۔ میں نے کہا میں ڈرتا ہوں کہ یہ منہ چھوڑ بھاگ نہ جائے۔ اس نے کہا قسم بخدا یہ جن اب قیامت تک اس کے پاس نہیں آئے گا۔ میں نے کہا خدا تم پر رحم کرے تو نے ہم پر احسان کیا ہے اب ایک چیز رہ گئی ہے وہ بھی بتلاتے جاؤ۔ اس نے کہا وہ کیا ہے؟

میں نے کہا جب تو نے ہمیں تسلی دی تھی تو میں نے نذرمان لی تھی کہ اللہ تعالیٰ اگر میرے بھائی کو صحت عطا کرے گا تو میں ناک میں نکیل ڈال کر حج کا سفر پیدل کروں گا۔

اس نے کہا یہ ایسی بات ہے جس کا ہمیں علم نہیں لیکن میں تمہیں بتلاتا ہوں تم اس وادی سے اتر دو اور بصرہ جاؤ اور حضرت حسن بصریؒ سے پوچھو وہ نیک آدمی ہیں۔

۱۔ ابن ابی الدنیا (منہ) فی الہوائف ص ۱۱۳ (۱۶۳)

(فائدہ) مذکورہ واقعہ لفظ المرجان میں مکمل نہیں ہے۔ اصل کتاب (الہواتف ابن ابی الدنیا) میں مزید تفصیل بھی ہے۔ ہم اس کا خلاصہ یہاں نقل کرتے ہیں کہ پھر حضرت ابویاسینؑ اس کہ حضرت حسن بصریؒ کے پاس لے گئے اور اس نے اپنا سارا واقعہ اور اپنی نذر کا عرض کیا تو انہوں نے فرمایا: ناک میں نمکیل ڈالنا تو شیطانی کام ہے ایسا تو نہ کرنا اور اپنی قسم کا کفارہ دے دینا اور بیت اللہ کی طرف پیدل چل کر حج کرنا اور اپنی نذر کو ادا کرنا۔ (یہ تیرے سوال کا جواب ہے)۔ امداد اللہ انور

شاعر کی بیوی پر جنات

ایک شاعر کی بیوی کو جن ہو گئے تو اس نے وہی چھاڑ پھونک کی جو عامل حضرات کرتے ہیں۔ پھر پوچھا تو مسلمان ہے یا یہودی ہے یا عیسائی؟ شیطان نے اس عورت کی نبالی جواب دیا میں مسلمان ہوں۔ تو اس نے کہا پھر تو نے میری بیوی سے تعرض کرنے کو کیوں کر حلال جان لیا میں بھی تو تیری طرح کا مسلمان ہوں؟ اس نے جواب دیا اس لیے کہ میں اس کو پسند کرتا ہوں۔ شاعر نے کہا تو کہاں سے آیا ہے؟ اس نے جواب دیا جبر جان سے، پوچھا کہ تو اس پر کیوں حملہ آور ہوا؟ اس نے جواب دیا اس لیے کہ یہ گھر میں سرکھول کر چل رہی تھی تو شاعر نے کہا اگر تو اتنا ہی غیرت مند تھا تو اس کے لیے جبر جان سے دوپٹہ کیوں نہیں لایا جس سے اس کا سر ڈھک جاتا۔

رافضی پر جنات

حسین بن عبد الرحمن کہتے ہیں میں منیٰ میں ایک مرگی والے مجنون سے ملا جب وہ کسی

۱۔ الہواتف ابن ابی الدنیا ص ۱۸۳

۲۔ تذکرہ حمد و نید (منہ)

دین کی ادائیگی یا ذکر اللہ کا ارادہ کرتا اس کو مرگی ہو جاتی تو میں نے بھی اس سے وہی کہا جو لوگ کہتے تھے کہ اگر تم یہودی ہو تو موسیٰ کا واسطہ، اگر تم عیسائی ہو تو عیسیٰ کا واسطہ اور اگر مسلمان ہو تو محمد کا واسطہ دیتا ہوں تم اس کو تھوڑ دو، انہوں نے کہا ہم نہ تو یہودی ہیں نہ عیسائی، ہم نے کیا ہے کہ یہ حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ سے بغض رکھتا ہے اس لیے ہم نے اس کو ایسے اہم فرائض سے روک دیا ہے۔

ایک معترلی پر جن

حضرت سعید بن یحییٰؒ فرماتے ہیں میں نے ایک مجنون کو حمص (شہر) میں مرگی میں دیکھا، جس پر لوگوں نے مجمع لگایا ہوا تھا میں نے اس کے قریب جا کر کہا اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس پر حملہ کرنے کی اجازت دی ہے یا تم از خود شرارت کر رہے ہو؟ تو اس نے مجنون کی زبانی کہا ہم اللہ تعالیٰ پر حجت نہیں کر رہے تم اس کو تھوڑ دو تاکہ یہ مرجائے کیونکہ یہ کہتا ہے کہ قرآن پاک مخلوق ہے (یعنی اللہ کی صفت کلام نہیں ہے حالانکہ یہ کفر ہے)

ایک اور معترلی پر جن

حضرت ابراہیم خواص (آجری نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں کہ میں ایک ایسے آدمی کے پاس گیا جس کو شیطان نے مرگی میں مبتلا کر دیا تھا، میں نے اس کے کان میں اذان دینا شروع کر دی تو شیطان نے اس کے اندر سے مجھے پکار کر کہا مجھے تھوڑ دو تاکہ میں اس کو قتل کر دوں کیونکہ یہ کہتا ہے کہ قرآن پاک مخلوق ہے۔

۱۔ عقلاء المجانین (ابن جوزی) (منہ)

۲۔ عقلاء المجانین بحوالہ ابن ابی الدنیا (منہ)

۳۔ رسالہ قشیریہ (امام ابوالقاسم قشیری) (منہ)

جہنات کا انسانوں کو اغوا کرنا

پہلا واقعہ

حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ ان کی قوم کا ایک آدمی عشاء کی نماز پڑھنے کے لیے گھر سے نکلا اور گم ہو گیا تو اس کی بیوی حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور ان کو اس کا واقعہ بیان کیا۔ انہوں نے اس کو چار سال انتظار کرنے کا حکم فرمایا تو اس نے انتظار کی پھر اس کو آپ نے اجازت دے دی کہ وہ نکاح کر سکتی ہے اس کے دوسرے نکاح کے کچھ عرصہ بعد اس کا پہلا خاندان واپس آ گیا تو لوگوں نے اس کا واقعہ حضرت عمرؓ کی خدمت میں پیش کیا تو آپ نے فرمایا تم میں سے ایک شخص ایک زمانہ تک غائب رہتا ہے جس کی زندگی کا علم اس کے گھر والوں کو نہیں ہوتا، تو اس شخص نے عرض کیا میرا ایک عذر تھا۔ آپ نے پوچھا کیا عذر تھا؟ عرض کیا میں عشاء کی نماز کے لیے نکلا تو مجھے جہنات نے قید کر لیا اور میں ان میں ایک طویل زمانہ تک رہا، ان سے مومن جہنات نے جنگ کی اور غالب ہو گئے اور ان کے فقیہوں تک بھی پہنچ گئے جن میں میں بھی موجود تھا۔ انہوں نے مجھ سے پوچھا تمہارا مذہب کون سا ہے؟ میں نے کہا مسلمان ہوں۔ تو انہوں نے کہا تم تو ہمارے دین کے ہو، ہمارے لیے حلال نہیں کہ ہم تمہیں اپنا قیدی بنائیں، پھر انہوں نے مجھے وہاں رہنے یا وہاں سے واپس آنے کا اختیار دے دیا تو میں نے واپسی کو پسند کیا تو وہ رات کو میرے ساتھ انسانی شکل میں ہوتے تھے اور دن کو بگولے کی شکل میں ہوتے تھے میں اس کے پیچھے پیچھے چلتا تھا حضرت عمرؓ نے سوال فرمایا تم کیا کھاتے تھے؟ عرض کیا ہر وہ کھانا جس پر اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیا جاتا۔ آپ نے دوسرا سوال فرمایا کہ تم کیا پیتے تھے؟ عرض کیا وہ رس جو ابھی شراب نہ بنا ہو۔ تو حضرت عمرؓ نے اس شخص کو

(ترجمہ) جو شخص صبح کے وقت (سورۃ) حم سجدہ، اَلْیَوْمِ الْاٰخِرِ تک اور آیۃ الْکُرْسٰی کی تلاوت کرے گا اس کی شام تک ان کے ذریعہ حفاظت کی جائے گی اور جو ان دونوں کو شام کے وقت تلاوت کرے گا اس کی ان کے ذریعہ صبح تک حفاظت کی جائے گی۔

آن پاک کا اثر

حضرت ابو خالد والبیؒ فرماتے ہیں کہ میں اپنے بیوی بچوں کے ساتھ حضرت عمرؓ کی خدمت میں ماضی کے لیے وفد کی شکل میں روانہ ہوا، ہم ایک منزل پر آ کر پڑے میرے اہل و عیال ابھی بچے تھے تو میں نے بچوں کا شور و غوغا سنا تو میں نے اپنی آواز کو قرآن پاک کے ساتھ اونچا کر کسی چیز کے گرنے کی آواز مسمیٰ تو ان سے پوچھا، تو انہوں نے کہا ہمیں شیاطین نے پکڑ لیا۔ ہمارے ہم سے کھیل تماشہ کرنے لگے تھے۔ جب آپ نے قرآن پاک کے ساتھ آواز کو اونچا کیا تو ہمیں عجیب کر بھاگ گئے۔

شیطان کا دفاع

(حدیث) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فِي يَوْمِهِ مِائَةٌ مَرَّةً كَانَتْ لَهُ عِدَّةٌ عَشْرٍ رِقَابٍ، وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةٌ حَسَنَةٍ وَمَحِيَّتْ عَنْهُ مِائَةٌ سَيِّئَةٍ

وَكَاثَتْ لَهُ حُرُزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذَاكَ حَتَّى يُمِصِّي بِلَه
(ترجمہ) جو شخص روزانہ سو مرتبہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دُحْدَا لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ
الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ پڑھتا ہے اس کو دس
غلاموں کو آزاد کرنے کا ثواب ملے گا اور سونکیاں لکھی جائیں گی اور سو گناہ
مٹائے جائیں گے اور یہ کلمہ اس کے لیے اس دن شام تک شیطان سے پناہ
دے گا۔

شیطان کے سامنے ذکر اللہ کا قلعہ

(حدیث) حضرت عمارت اشعریؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ
نے ارشاد فرمایا :-

إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَمْرٌ يُحْيِي بَنَ ذَكْرِيَا بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ الْحَدِيثُ
وَفِيهِ : وَأَمْرُكُمْ أَنْ تَذْكُرُوا اللَّهَ فَإِنَّ مِثْلَ ذَلِكَ كَمِثْلِ رَجُلٍ خَرَجَ الْعَدُوُّ
فِي إِثْرِهِ سِرَاعًا حَتَّى أَتَى عَلَى حِصْنٍ حَصِينٍ فَأَحْزَرَ نَفْسَهُ مِنْهُمْ، كَذَلِكَ
الْعَبْدُ لَا يُحْزِرُ نَفْسَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ إِلَّا بِذِكْرِ اللَّهِ .

مسند بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ (منہ) صحیح بخاری بدر الخلق باب الدعوات باب، صحیح مسلم فی الذکر حدیث
سنن ترمذی فی الدعوات باب، ۲۲، سنن ابن ماجہ فی الدعاء باب، مطا مالک حدیث ۲۰ من الامر بالوضوء من
مسند احمد ۲/۲۰۲، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱

بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝

ترجمہ میں اللہ واحد پر ایمان لایا بت کا بن جادو گر اور غیر اللہ کا انکار کرتا ہوں
مفسر سی اسلام کو بختمتا ہوں جو ٹوٹنے والی نہیں اور اللہ تعالیٰ خوب سننے
بانٹنے والے ہیں۔

بھوتنی کا خطرناک واقعہ

حضرت عبدالرحمن بن زید بن اسلم فرماتے ہیں کہ قبیلہ اشجع کے دو آدمی اپنی ایک شادی
شریک ہوئے جب وہ ایک جگہ پر پہنچے تو ایک عورت سامنے آگئی اور کہنے لگی تم کہا
چاہتے ہو؟ انہوں نے کہا ہماری ایک شادی ہے اس کو تحفے دینے ہیں۔ کہنے لگی مجھے اس کا
خوب علم ہے جب تم فارغ ہو جاؤ تو میرے پاس سے گزرنا۔ جب وہ فارغ ہو گئے تو اس
کے پاس سے گزرے اس نے کہا میں تمہارے پیچھے چلوں گی تو انہوں نے دو اونٹوں میں
سے ایک پر اس کو سوار کر لیا اور دوسرے کو اس کے پیچھے چلاتے رہے۔ یہاں تک کہ یرموک
کے ایک ٹیلہ پر جا پہنچے۔ عورت نے کہا مجھے ایک کام ہے تو انہوں نے اس کے لیے اونٹ
بٹھادیا اور ایک گھڑی انتظار کی۔ جب اس نے دیر لگا دی تو ان دو میں ایک اس کے پیچھے
نشان قدم پر گیا اور اس نے بھی دیر لگا دی۔ تو وہ شخص کہتا ہے میں اس آدمی کی تلاش میں نکل
کھڑا ہوا جب میں اس کے پاس پہنچا تو وہ عورت اس کے پیٹ پر سوار ہو کر اس کا جگر نکال کر
کھا رہی تھی۔ جب میں نے یہ دیکھا تو واپس لوٹ آیا اور سوار ہو کر اپنا راستہ لیا تو وہ واپس
آ کر کہنے لگی تم نے بہت جلدی کی ہے؟ میں نے کہا تم نے جو دیر لگا دی ہے تو اس نے
مجھے پکڑ لیا اور مجھے چنچیتا ہوا دیکھ کر کہنے لگی تمہیں کیا ہو گیا؟ میں نے کہا ہمارے سامنے
ایک ظالم جابر بادشاہ ہے۔ اس نے کہا میں تمہیں ایک دعا بتلاتی ہوں جب تو اس کے

سے گا تو وہ اس کو ہلاک کر دے گی اور اس سے تمہارا حق دلا دے گی؟ میں نے کہا
ہاں ہے؟ اس نے کہا یہ پڑھ۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَمَا اَظْلَمَتْ، وَرَبَّ الْاَرْضَيْنِ وَمَا اَقْلَمَتْ، وَ
رَبَّ الْبَرِّيَّاتِ وَمَا اَذْرَتْ، وَرَبَّ الشَّيَاطِينِ وَمَا اَصْلَمَتْ، اَنْتَ الْمَنَّانُ
بِدَائِعِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ تَاْخُذُ بِالْمَظْلُوْمِ مِنَ
الظَّالِمِ حَقَّهُ فَخُذْ لِيْ حَقِّيْ مِنْ فُلَانٍ فَاِنَّهُ ظَلَمَنِيْ۔

(دعا کا ترجمہ ہے اللہ آسمانوں کے رب اور ان چیزوں کے رب جن پر آسمانوں
نے سایہ کیا اور زمینوں کے رب اور جن کو زمینوں نے اٹھا رکھا ہے، ہواؤں
کے رب اور ان کے جن کو ہواؤں نے اُڑایا، اور شیاطین کے رب اور ان
چیزوں کے جن کو شیاطین نے گمراہ کیا، آپ احسان فرماتے والے ہیں آسمانوں
اور زمین کو ایجاد کرنے والے ہیں، جلال و اکرام والے ہیں، آپ ظالم سے
مظلوم کا حق وصول کرتے ہیں میرا حق بھی فلاں سے وصول کر دے کیونکہ اس
نے مجھ پر ظلم کیا ہے۔

میں نے کہا اے عورت مجھے یہ دعا پھر سناؤ۔

جب اس عورت نے دعا یاد کر لی تو اسی ڈائن عورت کے خلاف ہی مانگی اور یوں کہا۔
اَللّٰهُمَّ اِنَّمَا ظَلَمْتَنِيْ وَآكَلْتَ اَبْنِيْ۔

(ترجمہ اے اللہ! اسی نے مجھ پر ظلم کیا ہے اور میرا بھائی کھا گئی ہے)

وہ شخص کہتا ہے کہ آسمان کی جانب سے اس کی شرمگاہ پر آگ اُتری جن نے اس
کو دو حق سے کر ڈالا اور اس کا ایک حق اس طرف جا پڑا اور دوسرا اس طرف۔ یہ عورت بھوتنی
اور انسانوں کو کھا جاتی تھی۔

جنات کا ایک اور خطرناک واقعہ

حضرت ابوالمندثرؓ فرماتے ہیں کہ ہم حج کرنے کے بعد ایک بڑے پہاڑ کی غار میں جا آئے قافلے والوں نے خیال کیا کہ یہاں جنات رہتے ہیں ہم نے ایک بوڑھے کو پانی کی طرف سے آتے دیکھا تو میں نے کہا اے ابو شمیر! تم اس پہاڑ کے متعلق کیا کہتے ہو؟ تم نے اس پہاڑ میں کچھ دیکھا ہے؟ اس نے کہا ہاں ایک دن میں نے اپنی کمان اور تیراٹھائے اور خوف کے مارے اس پہاڑ پر چڑھ گیا اور پانی کے چشمہ کے پاس درخت کا ایک گھر بنایا اور اس میں رہنے لگا۔ ایک مرتبہ میں نے اچانک کچھ پہاڑی بکریوں کو دیکھا جو میری طرف آ رہی تھیں کسی چیز سے ڈرتی نہیں تھیں انہوں نے اس چشمہ سے پانی پیا اور اس کے گرد بیٹھ گئیں، ان میں سے ایک دُنبہ کو میں نے تیر مارا جو اس کے دل پر لگا تو ایک چیخنے والے نے چیخ ماری تو پہاڑ میں کوئی چیز باقی نہ رہی مگر اپنے سامنے کو بھاگ گئی۔۔۔۔۔ تو ایک شیطان نے دوسرے سے میرے متعلق کہا تو تباہ ہو جائے اسے قتل کیوں نہیں کر دیتا؟ اس نے کہا مجھ میں اس کی طاقت نہیں کہا تباہ ہو جائے طاقت کیوں نہیں؟ کہا اس لیے کہ اس نے پہاڑ کی ٹیک لگاتے ہوئے (یا پہاڑ پر گھر بناتے ہوئے) اللہ کی پناہ مانگ لی تھی، جب میں نے یہ بات سنی تو مطمئن ہو گیا۔

معوذتین کے ذریعہ جنات اور انسانوں سے پناہ

(حدیث) حضرت ابو سعیدؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنات اور انسانوں کی نظر سے پناہ مانگتے تھے یہاں تک کہ آخری دونوں سورتیں نازل ہو گئیں تو آپ نے ان دونوں کو پڑھنا شروع فرما دیا اور باقی اوراد کو چھوڑ دیا۔

۱۔ ابن ابی الدنیا (منہ) مکائد الشیطان ص ۳۹ (۱۷)

۲۔ ترمذی و حسنہ (منہ) سنن ترمذی فی کتاب الطب باب ۱، سنن نسائی فی کتاب الاستعاذہ باب ۱، سنن ابن ماجہ فی کتاب الطب

مشکوٰۃ حدیث ۴۵۶۳، کنز العمال ۱۸۰۳۸، فتح الباری ۱۰/۱۹۵، کتاب الاذکار حدیث ۶۸۳

اور نماز کے ذریعہ پناہ

مصنف اکام المرجان فرماتے ہیں شیطان سے پناہ لینے کے لیے وضو اور نماز بھی ایک عمل ہے۔

إِنَّ الْغَضَبَ مِنَ الشَّيْطَانِ وَإِنَّ الشَّيْطَانَ خُلِقَ مِنَ النَّارِ وَإِنَّمَا تَطْفَأُ النَّارُ بِالْمَاءِ فَإِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ ۖ

ترجمہ: غصہ شیطان کی طرف سے ہے اور شیطان آگ سے پیدا شدہ ہے اور آگ پانی سے بجھائی جاتی ہے پس جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو وہ وضو کر لیا کرے۔

مدد علاج

فضول نظر سے، فضول کلام سے، فضول طعام سے، فضول لوگوں کی ملاقاتوں سے رکتا بھی شیطان سے حفاظت کا طریقہ ہے کیونکہ شیطان ان چار دروازوں سے انسان پر مستطرب ہوتا ہے۔

نظر بد سے بچنے کا انعام

(حدیث) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

۱۔ احمد، ابوداؤد (منہ) ابوداؤد ۴۸۴، درمنثور ۲/۴۴، مسند احمد ۲/۲۲۶، فتح الباری ۱۰/۴۶۴، الطب النبوی

للذہبی ۲، ترمذی و ترمذی ۳/۴۵۱، تخریج عراقی ۳/۱۲۳، تفسیر ابن کثیر ۲/۱۰۲، تفسیر قرطبی ۴/۲۸۴، مشکوٰۃ ۵۱۱۳،

جمع الجوامع ۵۵۷، اتحاد السادة ۸/۲۳۱، طبرانی کبیر ۱۰/۱۶۴، کتاب الاذکار ۲۶۸، شرح السنۃ ۱۳/۱۶۱۔

النَّظَرَةُ سَمِعَ مِنْ سَمَاءِ إِبْلِيسَ مَنْمُومَةً فَمَنْ تَرَكَهَا مِنْ خَوْفِ اللَّهِ
أَتَابَهُ إِيْمَانًا يَجِدُ عِلَادَتَهُ فِي قَلْبِهِ. ۞

(ترجمہ) نظر بد ابلیس کے زہر آلود تیروں میں سے ایک تیر ہے جو نظر بد کرنا چھوڑ دے
اللہ کے خوف کی بناء پر، اس کو اللہ تعالیٰ ایسا ایمان عطا فرمائے گا جس کی مٹھاس
یہ اپنے دل میں پائے گا۔

شیطانی مکر کا علاج

(حدیث) حضرت حسن (عبری) سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا :-

لَا جَبْرِئِلَ أَتَانِي فَقَالَ : إِنَّ عَفْرِيَّتًا مِنَ الْجِنِّ يَكِيدُكَ فَإِذَا أَدْبَتَ إِلَى
فِرَاشِكَ فَأَقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ. ۞

(ترجمہ) حضرت جبریل میرے پاس آئے اور فرمایا عفریت جن آپ کے خلاف سازش
کر رہا ہے آپ جب بھی اپنے بستر کی ٹیک لگائیں تو آیت الکرسی پڑھ لیا کریں۔

دو فرشتے حفاظت کرتے ہیں

(حدیث) حضرت قتادہ فرماتے ہیں :-

مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ إِذَا أَدْبَى إِلَى فِرَاشِهِ وَكَلَّمَ بِهِ مَلَكَانِ يَحْفَظَانِهِ حَتَّى يُصْبِحَ ۞

۞ حاکم (منہ) مستدرک، حاکم ۴/۴۱۴، صحیح واقرہ الذہبی وخرجه الطبرانی عن ابن مسعود مرفوعاً، درمنثور ۵/۴۸، کشف الخفاء

۴/۴۲۸، ۴/۴۳۹، ۴/۴۵۵

۞ مکائد الشیطان (۶/۸۹) لابن ابی الدین، الحجاۃ للذہبی (منہ) احیاء العلوم ۳/۴۲، درمنثور ۱/۳۲۷

۞ فضائل القرآن ابن الفریس (منہ)

ترجمہ جس نے اپنے بستر کی ٹیک لگاتے ہوئے آیت الکرسی پڑ لی دو فرشتے اس
کے سپرد کر دیئے جاتے ہیں جو صبح تک اس کی حفاظت کرتے ہیں۔

الکرسی کی شان

(حدیث) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ارشاد فرمایا :-

سُورَةُ الْبَقَرَةِ فِيهَا آيَةُ سَيِّدَةِ الْحَقِّ لَا تُقْرَأُ فِي بَيْتٍ دَفِنَ شَيْطَانٌ
إِلَّا خَرَجَ مِنْهُ : آيَةُ الْكُرْسِيِّ. ۞

(ترجمہ) سورۃ البقرہ میں ایک ایسی آیت ہے جو قرآن پاک کی سب آیات کی سردار ہے
جس گھر میں شیطان ہو اور اس کو پڑھا جائے تو وہ اس سے نکل جائے گا یہ آیت
آیت الکرسی ہے۔

سنان گھر میں نہیں آ سکتا

(حدیث) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص سورۃ البقرہ کی دس آیات رات

پڑھے گا اس رات میں شیطان اس کے گھر میں داخل نہیں ہو سکتا۔ چار آیات تو شروع سورت

س۔ ایک آیت الکرسی ہے دو آیتیں اس کے بعد کی ہیں اور تین آیات آخر سورت کی ہیں۔ ۞

۞ السَّمَوَاتِ سے ۞

اور دارمی اور ابن حزم کی روایت میں حضرت ابن مسعود سے اس طرح سے بھی مروی ہے

سب الایمان بیہقی (منہ) مستدرک حاکم ۱/۵۶۰، ۲/۲۵۹، طبرانی کبیر ۱۰۶/۳۲۳، درمنثور ۲/۳۲۶، کنز العمال

۲۵۵، تفسیر ابن کثیر ۱/۴۵۴، جمع الجوامع ۱/۵۴۸، شعب الایمان بیہقی

۱/۱۱۱، المنذر طبرانی (منہ) سنن دارمی فی کتاب فضائل القرآن

کہ جو شخص سورۃ بقرہ کی ابتدائی چار آیات، آیت الکرسی اور اس کے بعد کی دونوں آیات اور سورۃ بقرہ کی آخری تین آیات پڑھے گا اس دن نہ ہو اس کے پاس شیطان آنے کا نہ اس کے اہل خانہ کے پاس آنے کا اور نہ اس کے گھر والوں میں کوئی تکلیف وہ چیز ظاہر ہوگی نہ اس کے مال میں۔ اور اگر ان آیات کو کسی مجنون پر پڑھا جائے گا تو اس کو بھی فائدہ ہوگا۔ ۛ

نظر بد کا علاج

(حدیث) حضرت عمران بن حصینؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

فَاتِحَةُ الْكِتَابِ وَآيَةُ الْكُرْسِيِّ لَا يَقْرَأُهَا عَبْدٌ فِي دَارٍ فَتُصِيبَهُمْ ذَلِكِ
الْيَوْمَ عَيْنٌ إِنْشٍ أَوْ جِنٌّ ۛ

(ترجمہ) سورۃ فاتحہ اور آیت الکرسی کو جو شخص بھی اپنے گھر میں پڑھے گا اس دن اس کو نہ تو کسی انسان کی نظر بد لگے گی نہ جن کی۔

سرکش شیاطین پر سخت آیات

(حدیث) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

لَيْسَ شَيْءٌ أَسَدًا عَلَى مَرَدَةٍ مِنْ هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ فِي سُورَةِ الْبَقَرَةِ (وَ
إِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ) ... الْآيَتِينَ ۛ

ۛ دارمی، ابن القریس (منہ) سنن دارمی فی کتاب فضائل القرآن

ۛ دہلی (منہ) اتحاد السادة المتقين ۱۳۲/۵، منشور ۵، کنز العمال ۲۵۰۲، تفسیر قرطبی ۱۱/۱۱۱، کشف الخفاء ۲/۲

ۛ دہلی (منہ) دہلی حدیث ۵۱۴۴، ۳/۲۸۵، الدر المنثور ۱/۱۶۳، کنز العمال حدیث نمبر ۳۵۵۶، الجامع الکبیر ۸/۶۸

(ترجمہ) سورۃ بقرہ کی ان دو آیات وَإِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ ... سے زیادہ سخت شریعتات کے لیے اور کوئی آیات نہیں ہیں۔

سخت حسن کی ضمانت

حضرت حسن بن علیؓ فرماتے ہیں جو شخص ان بیش آیات کی ہر رات کو تلاوت کرے گا، اس کا ضامن ہوں اللہ تعالیٰ اس کی ہر ظالم حکمران، ہر سرکش شیطان، ہر بچاؤ کھالے والے درندہ، ہر مادی چور سے حفاظت فرمائے گا (وہ آیات یہ ہیں) آیت الکرسی، سورۃ اعراف کی اُن رَبُّكُمْ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ سے دس آیات، سورۃ صافات کی دس آیات، اور سورۃ الرحمن کی يَا مُعْتَزِّلُ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ سے تین آیات اور سورۃ حشر کی آیت ۛ

مدینہ سے جنات کو کس آیت نے نکالا

حضرت سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرہؓ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت (إِنَّ رَبَّكُمْ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ) نازل ہوئی تو ایک بہت بڑی جماعت حاضر ہوئی یہ نظر میں آتی تھی لیکن یہ معلوم ہو رہا تھا کہ یہ عرب ہیں تو صحابہ کرامؓ نے ان سے پوچھا تم کون ہو؟ انہوں نے کہا ہم جنات ہیں مدینہ منورہ سے جا چکے ہیں اور ہمیں یہاں سے اسی آیت نے نکالا ہے۔ ۛ

تک فرشتے کے پر کا سایہ

حضرت عبد اللہ بن ابی مرزوقؓ فرماتے ہیں جس نے سوتے وقت (إِنَّ رَبَّكُمْ اللَّهُ الَّذِي

ۛ اب الدوار ابن ابی الدنیا، تاریخ بغداد خلیف بغدادی (منہ)

ۛ بن ابی عاتم (فی تفسیرہ) (منہ)

خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ... پوری آیت پڑھ لی اس پر ایک فرشتہ صبح تک اپنا پڑ پھلا رکھے گا۔

سورۃ یس کی تاثیر

حضرت عبید اللہ بن محمد بن عمرو الدباغؒ فرماتے ہیں میں نے ایک ایسا راستہ اپنایا جس میں جن بھوت رہتے تھے تو اچانک ایک عورت میرے سامنے آئی جس پر پیلے رنگ کے کپڑے تھے اور خود ایک تخت پر بیٹھی تھی اور درگرمیں شمعیں مٹیں، یہ مجھے ہلا رہی تھی میں نے دیکھا تو سورۃ یسین پڑھنا شروع کر دی، تو اس کی سب شمعیں بج گئیں اور وہ کہہ مٹتی اے خدا کے بندے! تو نے میرے ساتھ کیا کر دیا۔ اس طرح سے میں اس سے محفوظ رہا۔

ایک اور تاثیر

حضرت سعید بن جبیرؒ نے ایک مجنون پر سورۃ یس کی تلاوت کی تو وہ اچھا ہو گیا۔

ستر ہزار فرشتے حفاظت کرتے ہیں

(حدیث) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے ارشاد فرمایا:

مَنْ تَعَوَّذَ بِاللَّهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَدْ قَرَأَ آخِرَ سُورَةِ الْحَشْرِ بَعَثَ اللَّهُ تَعَالَى سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ يَطْرُدُونَ عَنْهُ شَيَاطِينَ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ إِنَّ

۱۔ ابن ابی الدنیا، تفسیر ابوالشیخ (منہ)

۲۔ کتاب الغلۃ ابوالشیخ (منہ)

۳۔ فضائل قرآن ابن ضریس (منہ)

كَانَ لَيْلًا حَتَّى يُصْبِحَ، وَإِنْ كَانَ نَهَارًا حَتَّى يُنْسِيَ.

(ترجمہ) جو شخص تین مرتبہ اموذ باللہ پڑھے پھر سورۃ حشر کا آخری حصہ تلاوت کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ستر ہزار فرشتے مبعوث فرمائیں گے جو اس کی شیطان انسانوں جنوں سے حفاظت کریں گے، اگر رات کو پڑھے گا تو صبح تک حفاظت کریں گے اور اگر دن کو پڑھے گا تو شام تک حفاظت کریں گے۔
(فائدہ) مذکورہ حدیث حضرت انسؓ کی سند بھی مروی ہے مگر اس میں تعوذ کے متعلق اس طرح سے ہے کہ آپؐ نے فرمایا "شیطان سے دس مرتبہ پناہ مانگے"۔

انیر سورۃ حشر کی تاثیر

حضرت ابو ایوب انصاریؓ کی گھر میں کھجور خشک کرنے کی ایک جگہ تھی انہوں نے اس کو دھوا ہوا دیکھا تو رات کو اس کی نگرانی فرمائی۔ چنانچہ ایک آدمی آیا تو آپؐ نے اُس سے پوچھا کہ کون ہو؟ اس نے کہا جنات میں کا ایک مرد ہوں ہمارا اس گھر میں آنے کا ارادہ ہے ہمارے اس کھانے کو کچھ نہیں ہے اس لیے ہم تمہاری کھجور لے رہے ہیں اللہ تعالیٰ تمہارے لیے اس میں کمی نہیں فرمائے گا۔ تو حضرت ابو ایوب انصاریؓ نے فرمایا اگر تو (اپنے کو جن کہنے میں) جا ہے تو اپنا ہاتھ مجھے پکڑا دے تو اس نے اپنا ہاتھ پکڑا لیا، تو وہ کتے کے ہاتھ کی طرح بالوں والا تھا، تو اس کو حضرت ابو ایوبؓ نے فرمایا جتنا تم ہماری کھجور لے چکے ہو وہ تمہیں معاف۔ تب تم اس افضل ترین عمل کا بتلاؤ جس کے ذریعہ انسان جن سے پناہ حاصل کر سکے؟ تو اس نے کہا یہ سورۃ حشر کی آخری آیت۔

۱۔ ابن مردودیہ (منہ) درمنثور ۶/۲۰۲

۲۔ ابن مردودیہ (منہ)

۳۔ ابن مردودیہ (منہ)

سورة اخلاص کی تاثیر

(حدیث) حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا :-

مَنْ صَلَّى صَلَاةَ الْغَدَاةِ ثُمَّ لَمْ يَتَكَلَّمْ حَتَّى يَقْرَأَ (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ) عَشْرَ مَرَّاتٍ لَمْ يُدْرِكْهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ ذَنْبٌ وَاجِبٌ مِنَ الشَّيْطَانِ بِهِ (ترجمہ) جو شخص صبح کی نماز ادا کرے اور بات چیت نہ کرے یہاں تک کہ وہ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ (پوری سورت) کو دس مرتبہ پڑھ لے اس کو اس دن کوئی تکلیف اور نقصان نہ پہنچے گا اور شیطان سے بھی اس کی حفاظت ہوگی۔

وظیفہ جبرائیلؑ

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جس رات جنات کی ایک جماعت آنحضرتؐ کے پاس جا رہی تھی، میں آپؐ کے ساتھ تھا، جنات کی ایک جماعت آگ کا شعلہ لے کر آئی تھی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کرنے لگے تو آپؐ کی خدمت میں حضرت جبریلؑ حاضر ہوئے اور عرض کیا اے محمدؐ! میں آپؐ کو ایسے کلمات نہ بتاؤں جب آپؐ ان کو پڑھیں تو ان کا شعلہ بجھ جائے اور وہ ناک کے بل جاگریں آپؐ یہ پڑھا کریں :-

أَعُوذُ بِوَجْهِ اللَّهِ الْكَرِيمِ وَكَلِمَاتِهِ الَّتِي لَا يَجَاوِزُهَا بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا، وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا، وَمِنْ شَرِّ فِتْنِ اللَّيْلِ وَفِتْنِ النَّهَارِ، وَمِنْ طَوَارِقِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ إِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَارْحَمَنُ

ملہ ابن عساکر (منہ) درمنثور ۴/۴۱۴، کنز العمال حدیث ۲۵۴۰

لے دلائل البیۃ النبویۃ (منہ) بخاری ۴/۱۷۵، مجمع الزوائد ۱۴/۳۸۱، تفسیر ابن کثیر ۲/۱۳۸، ابن عساکر دلائل البیۃ النبویۃ

(ترجمہ) میں اللہ کریم کی عزت و مرتبہ اور کلمات تامہ کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں جو شر آسمان سے اترتے یا چڑھتے ہیں ان کے ساتھ کوئی نیک و بد ان کلمات سے سبقت نہیں کر سکتا، اور زمین میں ہر داخل ہونے والے اور نکلنے والے شر سے اور رات اور دن کے فتنوں کے شر سے اور رات اور دن کے چوروں کے شر سے غیر کو لانے والے کے سوا، اے اللہ۔

یاطین کا حملہ اور حضورؐ کا دفاعی وظیفہ

(حدیث) حضرت ابوالتیاحؓ سے روایت ہے کہ عبد الرحمن بن حبیشؓ سے سوال کیا گیا کہ یاطین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کیا تھا تو آپؐ نے اپنا دفاع کیسے فرمایا تھا؟ رات عبد الرحمن نے جواب دیا شیاطین نے پہاڑوں اور وادیوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر دھاوا بول دیا تھا، ان میں سے ایک شیطان کے ہاتھ میں آگ کا ایک شعلہ بھی تھا اس کو ارادہ یہ تھا کہ وہ اس کے ساتھ آپؐ کو جلائے گا، تو آپؐ کے پاس حضرت جبریلؑ تشریف لائے اور عرض کیا اے محمدؐ! آپؐ یہ پڑھیں :-

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لَا يَجَاوِزُهَا بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَأَ وَبَرَأَ وَمِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا، وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ فِتْنِ اللَّيْلِ وَفِتْنِ النَّهَارِ، وَمِنْ طَوَارِقِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ إِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَارْحَمَنُ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ کلمات پڑھے تو شیاطین کی آگ بجھ گئی اور اللہ تعالیٰ

لے ترجمہ اس سے قبل کی دعا جیسا ہے کیونکہ الفاظ تقریباً ملتے جلتے ہیں۔ (امداد اللہ اللہ)

نے ان شیاطین کو بھی جلادیا بلکہ

تَعُوذُ کی تاثیر

(حدیث) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
 مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ
 أُجِيرَ مِنَ الشَّيْطَانِ حَتَّى يُمِيسَ ۖ

ترجمہ: جو آدمی صبح کے وقت اَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ پڑھے گا اس کو شام تک شیطان سے محفوظ کر دیا جائے گا۔

حضرت خضرؑ و الیاسؑ کی ملاقات میں آخری کلمات

(حدیث) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

يُلْتَقَى الْخَضِرُ وَالْيَاسُ كُلَّ عَامٍ فِي الْمَوَاسِمِ وَيَفْتَرِقَانِ عَنْ هَؤُلَاءِ
 الْكَلِمَاتِ بِسْمِ اللَّهِ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا يُسَوِّقُ الْخَيْرَ إِلَّا اللَّهُ، مَا كَانَ مِنْ
 نِعْمَةٍ فَمِنْ اللَّهِ بِسْمِ اللَّهِ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا يُصْرِفُ الشَّيْءَ إِلَّا اللَّهُ مَا شَاءَ
 اللَّهُ لَا مَحْوَلٌ وَلَا مَوْءَاةٌ إِلَّا بِاللَّهِ۔

(ترجمہ) حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت الیاس علیہ السلام دونوں ہر سال موسم حج

مکہ المکرمہ پہنچتے (منہ) دلائل النبوة بیہقی، ۹۵/۲، مسند احمد ۴/۱۹، دلائل النبوة ۶۰/۱، الاسماء والصفات

حدیث نمبر ۲۵، ۱۸۴، ۱۸۵، کنز العمال ۵۰۱۸ بحوالہ ابن ابی شیبہ و بزار و حسن بن سفیان و البوزرانی
 و ابن مندہ و البونیم فی دلائل النبوة و البیہقی فی دلائل النبوة و بہو صحیح۔

مکہ ابن مسنی (منہ) عمل الیوم و اللیلۃ حدیث ۴۹، دارمی ۲/۴۵۸، الادب المفرد حدیث ۱۲۰۱۔

میں ملاقات کرتے ہیں اور ان کلمات پر علیحدہ ہوتے ہیں:
 بِسْمِ اللَّهِ مَا شَاءَ اللَّهُ..... آخر تک۔

ترجمہ: اللہ کے نام سے، جو اللہ چاہے، خیر اللہ تعالیٰ ہی عطا فرماتا ہے، جو نعمت
 بھی ہو سب اللہ کی طرف سے ہے اللہ کے نام سے جو اللہ چاہے، تکلیف کوئی
 نہیں مال سکتا سوائے اللہ کے جو اللہ چاہے، کوئی قدرت اور طاقت نہیں مگر
 اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں جو شخص ان مذکورہ کلمات کو تین مرتبہ صبح اور نام پڑھ لیا
 اللہ تعالیٰ اس کو غرق ہونے سے، جل جلنے سے، پوری ہونے سے، شیطان سے،
 کے ظلم سے، سامپ سے اور بچپو سے محفوظ رکھے گا۔ بلکہ

ام کا لیف سے نجات

(حدیث) حضرت عبدالرحمن بن غنمؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نہاد فرمایا:۔

مَنْ قَالَ قَبْلَ أَنْ يَنْصَرِفَ وَيُثْنِيَ رَجُلَهُ مِنْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ وَالصُّبْحِ
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَخَدَاةَ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بَيِّنَةً
 الْخَيْرِ يُجْنِي وَيُعِيثُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. عَشْرَ مَرَّاتٍ كُتِبَ
 لَهُ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَمُعِيثٌ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَرَفِيعٌ لَهُ

ساقی، کتاب الافراد دارقطنی، تاریخ ابن عساکر (منہ) معنی ۲۲۵/۱، تہذیب تاریخ دمشق ۵/۱۵۵، تحف السادة

۱۱۲۰/۹۹، کامل ابن عدی ۲/۴۰، بدایہ والنہایہ ۳۳۳/۱، کنز العمال ۳۴۰۵۲، شرح السنۃ ۸۱، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵

عَشْرَ دَرَجَاتٍ وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنْ كُلِّ مَكْرُوهٍ وَحِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ
الْرَّجِيلِ ۝

ترجمہ: جو شخص نماز مغرب اور نماز صبح سے فارغ ہونے اور قدم اٹھانے سے پہلے پہلے دس مرتبہ یہ پڑھے گا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُدِيرُ الْخَيْرَ يُخَيِّرُ وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اس کو ہر دفعہ کے پڑھنے سے دس نیکیاں ملیں گی، دس گناہ معاف ہوں گے، دس درجہ بلند ہوں گے اور ہر مصیبت سے اور شیطان مردود سے حفاظت ہوگی۔

(فائدہ) یہ کلمہ تجمید ہے اس کا ترجمہ یہ ہے "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکبر کوئی شریک نہیں، حکومت اسی کے لیے ہے، تعریف بھی اسی کے لیے ہے، خیر بھی اور میں ہے، وہ زندہ بھی کرتا ہے اور مارتا بھی ہے وہ ہر شے پر قادر ہے۔"

کلمہ تجمید کا مزید فائدہ

(حدیث) حضرت عمارہ بن شیبہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا:-

مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُخَيِّرُ وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَلَى أَثَرِ الْمَغْرِبِ بَعَثَ اللَّهُ تَعَالَى لَهُ مَسَلَحَةً يَحْفَظُونَهُ مِنَ الشَّيَاطِينِ حَتَّى يُصْبِحَ ۝

ترجمہ: جو شخص لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُخَيِّرُ وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ کو نماز مغرب کے بعد پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک مسلحہ بھیجتا ہے جو شیطانوں سے اس کی حفاظت کرے۔

۱۔ مسند احمد (منہ) ترمذی و تہذیب ۳۰/۱، مجمع الزوائد ۱۰/۱، کنز العمال ۳۵۳۲، مشکوٰۃ ۵/۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳

۲۔ ترمذی (منہ) سنن ترمذی فی کتاب الدعوات باب ۱

اس کے لیے کچھ محافظ بھیج دیں گے جو اس کی صبح تک نگہبانی کریں گے۔

رات میں جنات سے حفاظت کا وظیفہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں حضرت کعب (احبار) نے بتلایا کہ انہوں نے یہ حرف تورات میں یہ لکھا ہوا پایا ہے کہ جو شخص ان کلمات کو پڑھے گا شام سے صبح تک مکان اس کے قریب بھی نہ بھٹک سکے گا:-

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِاسْمِكَ وَكَلِمَاتِكَ الثَّامَةِ مِنَ الشَّرِّ فِي السَّامَةِ وَالْعَامَةِ وَأَعُوذُ بِاسْمِكَ وَكَلِمَاتِكَ الثَّامَةِ مِنْ عَذَابِكَ وَشَرِّ عِبَادِكَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِاسْمِكَ وَكَلِمَاتِكَ الثَّامَةِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ وَكَلِمَاتِكَ الثَّامَةِ مِنْ خَيْرِ مَا تُسْأَلُ وَخَيْرِ مَا تُعْطَى وَخَيْرِ مَا تُبَدَى وَخَيْرِ مَا تُخْفَى، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ وَكَلِمَاتِكَ الثَّامَةِ مِنْ شَرِّ مَا تُجَلَّى بِهِ النَّعَارُ وَإِنْ كَانَ اللَّيْلُ قَالَ مِنْ شَرِّ مَا دَجَّى بِهِ اللَّيْلُ ۝

(ترجمہ) اے اللہ! میں آپ کے نام کے ساتھ اور کلماتِ تامہ کے ساتھ پناہ پکڑتا ہوں ہر خاص و عام چیز کے شر سے، اور میں پناہ پکڑتا ہوں آپ کے نام اور کلماتِ تامہ کے ساتھ تیرے عذاب اور بندوں کے شر سے، اے اللہ! میں آپ کے نام اور کلماتِ تامہ کے ساتھ پناہ پکڑتا ہوں شیطان مردود سے، اے اللہ! میں آپ سے آپ کے نام اور کلماتِ تامہ کے ساتھ ہر اس خیر کا سوال کرتا ہوں جو آپ سے طلب کی جاتی ہے اور ہر اس خیر کا جو عطا جاتی ہے اور ہر اس خیر کا جو ظاہر کی جاتی ہے اور ہر اس خیر کا مخفی رکھی جاتی ہے،

۳۔ ابن ابی الدنیا (منہ) فی کتاب الدعاء

اے اللہ! میں آپ کے نام اور کلماتِ نامہ کے ساتھ پناہ پکڑتا ہوں ہر اس شے کے شر سے جس پر سورج روشن ہوتا ہے (اور اگر رات ہو تو یوں کہے) ہر اس شے کے شر سے جس کو رات نے ڈھانپا ہے۔

امام ابراہیم نخعیؒ کا وظیفہ

حضرت امام نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو شخص صبح کے وقت دس مرتبہ اَللّٰهُمَّ اَعِزِّ لِي مِنَ الشَّيْطَانِ التَّجِيمِ پڑھے گا اس کی شام تک شیطان سے حفاظت جائے گی اور جو اس کو صبح کو پڑھے گا صبح تک اس کی شیطان سے حفاظت کی جائے گی۔ (فائدہ) اس حدیث کو حضرت انسؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ طرز فرمایا ہے اور اس میں اس بات کا بھی اضافہ ہے کہ اس کے اور شیطان کے درمیان فرشتہ رکاوٹ بن جاتا ہے جو شیطان کو اس سے اس طرح سے دور کرتا ہے جیسا کہ اونٹ کو دور کیا جاتا ہے۔

بسم اللہ کی مہر

حضرت صفوان بن سلیمؒ فرماتے ہیں کہ جنات انسانوں کے سامان اور کپڑوں استعمال کرتے ہیں پس تم میں سے جو شخص کوئی کپڑا اٹھائے یا رکھے تو ”بسم اللہ“ کرے کیونکہ ”اللہ کا نام“ مہر ہے۔ (اس طرح سے جنات ان کپڑوں کو استعمال نہیں کر سکتیں۔)

سلف ابن ابی الدنیا (منہ)

سلف ابن ابی الدنیا (منہ) درمنثور ۶/۲۰۲ بلفظ

سلف کتاب العظمت ابو الشیخ (منہ)

جن کا علاج

(حدیث) حضرت خالد بن ولیدؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! جنات میں سے ایک مکار یہ دے رہا ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا: یہ پڑھا کر دے۔

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لَا يَجَاوِزُهَا بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا خُذَرَا فِي الْاَرْضِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا، وَمِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا يَنْزِلُ مِنْهَا، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ اِلَّا طَارِقًا يَنْطُرُ بِخَيْرٍ يَّارَحْمٰنُ۔

چنانچہ حضرت خالد بن ولیدؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اس کا عمل کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس سے دفع فرما دیا۔ (فائدہ) مذکورہ دعا کا ترجمہ سابقہ عنوان ”وظیفہ جبریل“ ترجمہ جیسا ہے، وہاں درج ہے۔

تہدید کی نامہ مبارک

حضرت ابو دجانہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تہدید کی اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں اپنے بستر پر سوتا ہوں اور چکی چلنے کی اپنے گھر میں جاتا ہوں اور شہد کی مکھی کی بھنبھناہٹ سنتا ہوں پس جب میں گھبراہٹ اور مرعوبیت اٹھاتا ہوں تو مجھے ایک سیاہ سایہ نظر آتا ہے جو بلند ہو کر میرے گھر کے صحن میں پھیل جاتا ہے پھر میں اس کی طرف بھاگتا ہوں اور اس کی جلد کو چھوتا ہوں تو اس کی جلد سیہی کی طرح ہوتی ہے اور وہ میری طرف آگ کے شعلے پھینکتا ہے، میرا خیال یہ ہوتا ہے کہ وہ مجھے

النبوة بیہقی (منہ) دلائل النبوة ۶/۹۶، منہ احمد ۴/۱۹۱، کتاب النہی ابن ابی عامر ۱/۱۶۲، تجرید التہدید ابن عبد البر ۱/۱۶۲،

اب دیا مجھے میرے رسول کے حق کی قسم (جو اللہ نے مجھ پر واجب کیا ہے) میں اس سے نہیں اٹھاؤں گا جب تک کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حضرت ابو دجانہ فرماتے ہیں جنات کے رونے، چہینے اور بللانے سے وہ رات بہت طویل ہو گئی، جب ہوئی تو میں روانہ ہوا اور صبح کی نماز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اور جو کچھ جنات سے میں نے سنا تھا اور ان کو جو جواب دیا تھا سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کر دیا تو آپ نے ارشاد فرمایا اے ابو دجانہ تم وہ نامہ مبارک جنات سے اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ نبی بنا کر مبعوث فرمایا ان جنات کو قیامت تک عذاب میں ہوتی رہے گی۔

مولد لا قوۃ کی تاثیر

حدیث: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا:-

نَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: قُلْ لَأَمَتِكَ يَقُولُوا: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ عَشْرًا عِنْدَ الصُّبْحِ وَعَشْرًا عِنْدَ الْمَسَاءِ وَعَشْرًا عِنْدَ النَّوْمِ، يُدْفَعُ عَنْهُمْ مِنْدُ النَّوْمِ بِلَوْحٍ الدُّنْيَا وَعِنْدَ الْمَسَاءِ مَكَايِدُ الشَّيْطَانِ وَعِنْدَ الصُّبْحِ أَسْوَأُ عَظْبِي بِهِ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں (اے نبی!) آپ اپنی امت کو فرمادیں کہ وہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ دس دفعہ صبح کے وقت پڑھا کریں اور دس دفعہ شام کو اور دس دفعہ سوتے وقت پڑھا کریں۔ نیند کے وقت ان سے دنیا کی مصیبتیں ہٹائی جائیں

ابن مسعود فی دلائل النبوة، ۱۲۰/۱، تذکرۃ الموضوعات ابن جوزی، ۲۱۱، اللآلی المصنوعہ، ۲/۳۴۷

ابن مسعود فی دلائل النبوة، ۱۲۰/۱، تذکرۃ الموضوعات ابن جوزی، ۲۱۱، اللآلی المصنوعہ، ۲/۳۴۷، تحف السنیہ، ۲۶

بھی جلا دے گا اور میرے گھر کو بھی۔

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہارا گھر میں رہائش رکھنے والا (جن) برا ہے اے ابو دجانہ! رب کعبہ کی قسم کیا تیرے جیسا بھی ایذا دینے کے قابل ہے؟ پھر فرمایا میرے پاس دو رات اور قلم لے آؤ، جب وہ پیش کیے گئے تو آپ نے ان کو حضرت علیؓ کو دے دیا اور فرمایا اے ابواکمن! لکھو، انہوں نے عرض کیا میں کیا لکھوں؟ آپ نے فرمایا یہ لکھو:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذَا كِتَابٌ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ رَبِّ الْعَالَمِينَ إِلَى مَنْ حَرَقَ الْبَابَ مِنَ الْعُمَارِ وَالزَّوَارِ، أَمَّا بَعْدُ: فَإِنَّ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْحَقِّ مَنَعَةٌ فَإِنْ شَكَّ عَاشِقًا مَوْلِعًا أَوْ فَاحِرًا مُقْتَحِمًا أَوْ زَاعِمًا حَقًّا مُبْطَلًا، هَذَا كِتَابُ اللَّهِ يَنْطِقُ عَلَيْنَا وَعَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ، إِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ وَرُسُلُنَا يَكْتُبُونَ مَا تَكْتُمُونَ، أَتَذْكُرُوا صَاحِبَ كِتَابِي هَذَا أَوْ أَظَلِقُوا إِلَى عَبْدَةٍ الْأَصْنَامِ وَإِلَى مَنْ يَزْعُمُ أَنَّ مَعَ اللَّهِ إِلَهَ آخَرَ، لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ، كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ، لَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ. تُغْلِبُونَ «حَم» لَا تُنْصَرُونَ، حَمَّ قَسَقَ تَفَرَّقَ أَغْدَاءُ اللَّهِ وَبَلَغَتْ حُجَّةُ اللَّهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَسَيَكْفِيكُمْ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ.

حضرت ابو دجانہ فرماتے ہیں میں نے اس دہتہ دیدی نامہ مبارک کو لپیٹ لیا اور گھر میں اٹھا لے گیا اور اپنے سر کے نیچے رکھ کر رات اپنے گھر میں گزاری پس ایک والے کی چیخ سے ہی میں بیدار ہوا جو یہ کہہ رہا تھا، اے ابو دجانہ! لات وعزى کی قسم کلمات نے ہمیں جلا ڈالا، تمہیں اپنے نبی کی قسم! یہ نامہ مبارک یہاں سے اٹھا لو ہم گھر میں کبھی نہیں آئیں گے، اور ایک روایت میں ہے کہ ہم نہ تمہیں ایذا دیں گے تمہارے پڑوسیوں کو اور نہ اس جگہ پر جہاں یہ خط مبارک ہوگا۔ حضرت ابو دجانہ فرماتے

گی، شام کے وقت شیطان کے قریب دور کیے جائیں گے اور صبح کے وقت میرا سخت غصہ ہوگا۔

تین قسم کے افراد شیاطین سے محفوظ

(حدیث) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

ثَلَاثَةٌ مَعْصُومُونَ مِنْ شَرِّ ابْلِيسَ وَجُنُودِهِ : الَّذِیْ اِکْرَدَنَّ اللّٰهُ کَثِیْرًا بِاللَّیْلِ وَالنَّهَارِ ، وَاسْتَغْفِرُوْنَ بِالْاَسْحَارِ ، وَابْیَاکُوْنَ مِنْ خَشِیَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ۔

(ترجمہ) تین قسم کے افراد ابلیس اور اس کے لشکر کے شر سے محفوظ رہیں گے۔ رات دن اللہ تعالیٰ کا طوب ذکر کرنے والے، شبانہ سحر گناہ سے استغفار کرنے والے، اللہ عزوجل کے خوف سے رونے والے۔

سفید مرغ کی برکات

(حدیث) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

اَتَّخِذُ ذَا الدَّيْثِ الْاَبْيَضَ ، يَآئِ دَارِ اِيْمَانٍ دِيْكَ اَبْيَضٌ لَا يَقْرُبُهَا شَيْطَانٌ وَلَا سَاحِرٌ وَلَا الدَّوْرُ حَوْلَهَا ۔

بہ دینی ومنہ کنز العمال ۴۳۴۳

بہ معجم اوسط طبرانی ومنہ، الودیک فی اخبار الدیک للسیوطی، مجمع الزوائد ۵/۱۱۰، اللآلی المصنوعہ ۱۲۴/۲

کشف الخفاء ۳۶۶، ۴۹۴، کنز العمال ۳۵۶۲۸

ترجمہ سفید مرغ رکھا کہ دیکھو کہ جس گھر میں سفید مرغ ہوگا نہ تو شیطان اس کے قریب جائے گا نہ جادوگر اور ان گھروں میں بھی (منہیں) جو اس گھر کے ارد گرد ہوں گے۔

(حدیث) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

اَلدَّيْثُ الَّذِیْ یُؤْوِنُ بِالصَّلَاةِ مَنْ اَتَّخَذَ دِیْکًا اَبْيَضَ حِفْظًا مِنْ ثَلَاثَةٍ : مِنْ شَرِّ مَعَلِّ شَیْطَانٍ وَ سَاحِرٍ وَ کَاہِنٍ ۔

(ترجمہ) مرغ نماز کے لیے اذان دیتا ہے، جو شخص سفید مرغ رکھے گا اس کی تین چیزوں سے حفاظت کی جائے گی۔ شیطان کے شر سے، جادوگر کے شر سے، کاہن کے شر سے۔

(حدیث) حضرت ابو زید الفزاری فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:-

اَلدَّيْثُ الْاَبْيَضُ صَدِیْقُ صَدِیْقِ یَحْرِیْسُ دَارَ صَاحِبِهِ وَ یَبْعَثُ الدَّوْرَ حَوْلَهَا ۔

(ترجمہ) سفید مرغ میرا بھی دوست ہے اور میرے دوست کا بھی دوست ہے یہ اپنے مالک کے گھر کی بھی حفاظت کرتا ہے اور اس کے ارد گرد کے سات گھروں کی بھی۔

(فائدہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے گھر میں مرغ رکھا تھا۔ (منہ)

(حدیث) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

نَسِبَ الْاِيْمَانُ سَبْتِیْ (منہ) جامع صغیرہ ۴۲۹، کنز العمال ۳۵۲۸۸، تذکرۃ الموضوعات طاہر ثبوتی ۱۵۳، الترمذی ۴۴۱

نہ مار مغربن اسامہ ومنہ، کشف الخفاء ۱۲۲، جامع صغیر

الَّذِيكَ الْأَبْيَضُ الْأَفْرَقُ حَبِيبِي وَحَبِيبِي حَبِيبِي جَبْرِيلُ يَحْمِلُ بَيْتَهُ
وَسِتَّةَ عَشْرَ بَيْتًا مِنْ جِدْرَتِهِ: أَرْبَعَةٌ عَنِ الْيَمِينِ وَأَرْبَعَةٌ عَنِ الشَّامِلِ
وَأَرْبَعَةٌ مِنْ قُدَامِهِ وَأَرْبَعَةٌ مِنْ خَلْفِهِ. ۛ

ترجمہ شاخ شاخ کلنی والا سفید مرغ میرا بھی دوست ہے اور میرے دوست حضرت
جبریلؑ کا بھی دوست ہے، یہ اپنے گھر کی بھی حفاظت کرتا ہے اور اپنے پڑوس
کے سولہ گھروں کی بھی، چار دائیں طرف سے، چار بائیں طرف سے، چار سامنے
سے اور چار پیچھے سے۔

(حدیث) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا :-

لَا تَسْبُوا الَّذِيكَ الْأَبْيَضَ فَإِنَّهُ صَدِيقِي وَأَنَا صَدِيقُهُ، وَعَدُوُّكَ عَدُوِّي
وَأَنَّهُ لَيَطْرُدُ مَدَائِي صَوْتِهِ مِنَ الْجَنِّ. ۛ

ترجمہ تم سفید مرغ کو برا بھلا مت کہو یہ میرا دوست ہے اور میں اس کا
دوست ہوں، اس کا دشمن میرا دشمن ہے جہاں تک اس کی آواز پہنچتی ہے
یہ جنات کو دفع کرتا ہے۔

جنات نکلنے کا عجیب واقعہ

امام ابن جوزیؒ نقل فرماتے ہیں کہ ایک طالب علم سفر کر رہا تھا، راستہ میں ایک شخص

ۛ صغفہ عقیلی، کتاب الغلطۃ البویشیخ (منہ) کشف الخفاۃ ۱۳۲۳، جامع صغیر ۴۲۹، کنز العمال، ۲۵۲، صغفہ عقیلی

۱۲۴، لائبی مصنوعہ ۱۲۳/۲، السراۃ المرفوعہ ۴۳۰، کتاب الموضوعات ابن جوزی ۶/۳

ۛ صغفہ ابن حبان، کتاب الغلطۃ البویشیخ (منہ) کتاب الموضوعات ۴/۳، السراۃ المرفوعہ ۴۳۰، تذکرۃ

الموضوعات قیسری ۹۶۶

ۛ واقعہ آلا، جب یہ اپنے شہر کے قریب پہنچا جس میں اس نے جانا تھا تو طالب علم سے
نہ پر ایک حق اور ذمہ ہے میں جن ہوں مجھے تم سے ایک کام ہے، طالب علم نے
ۛ طالب علم نے کہا جب تو فلاں گھر میں جا کے گا تو وہاں مرغیوں کے درمیان میں ایک
ۛ یہی پائے گا تو اس کے مالک کا پوچھ کر اس کو خرید لے اور ذبح کر دے۔ میں نے کہا
ۛ جانی مجھے بھی تم سے ایک کام ہے۔ جن نے پوچھا وہ کیا؟ جب شیطان سرکش ہو اس
ۛ ہمارا پھونک دم وغیرہ کچھ فائدہ نہ دیں اور آدمی کو پریشان کر دے تو اس کا علاج کیا
ۛ جن نے کہا چھوٹی دم والے بارہ سگے کی کھال ایک عدد اتاری جائے اور جن والے
ۛ کے ہاتھوں کے دونوں انگوٹھوں کو مضبوطی سے باندھ دیا جائے پھر سداب بری کا تیل
ۛ کر اس کے ناک کے دہنے نٹھنے میں چار مرتبہ اور بائیں نٹھنے میں تین مرتبہ ڈال دیں تو اس
ۛ ان مرجائے گا اور کوئی دوسرا بھی اس کے پاس نہ آ سکے گا۔ وہ طالب علم کہتا ہے جب میں
ۛ میں داخل ہوا تو اس مکان میں آیا تو معلوم ہوا کہ بڑھیا کا ایک مرغ ہے میں نے اس
ۛ فروخت کرنے کا کہا تو اس نے انکار کر دیا، تو میں نے اس کو کئی گونہ قیمت میں خریدا۔
ۛ میں خرید چکا تو جن نے دُور سے مجھے شکل دکھلائی اور اشارہ سے کہا اس کو ذبح کر دے
ۛ اس وقت مرد اور عورتیں باہر نکل گئیں اور مجھے مارنے لگیں، یہ مجھے کہتے تھے تو جادوگر
ۛ میں نے کہا نہیں میں جادوگر نہیں ہوں، انہوں نے کہا جب سے تُو نے مرغ کو ذبح
ۛ کیا ہے ہماری لڑکی پر جن نے حملہ کر دیا ہے، تو میں نے ان سے چھوٹی دم والے بارہ سگے
ۛ ایک کھال اور سداب بری کا تیل منگوایا، جب میں نے یہ کیا تو وہ جن چیخ پڑا اور کہا
ۛ میں نے تمہیں یہ عمل اپنے خلاف بتلایا تھا؟ پھر میں نے اس کی ناک میں تیل کے قطرے
ۛ ڈالے تو اسی وقت وہ جن مرکز گر پڑا، اور اللہ تعالیٰ نے اس عورت کو شفا بخشی اور کوئی شیطان
ۛ کے بعد اس کے پاس نہ آیا۔ ۛ

ۛ کتاب العرائس امام ابن جوزیؒ (منہ)

اس وظیفہ کی برکت سے ابلیس بھی ناکام

حضرت ہشام بن عروہؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیزؓ خلیفہ بننے سے نہ میرے والد حضرت عروہ بن زبیرؓ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا » میں نے گزشتہ رات عجیب خواب دیکھا ہے میں اپنی چھت پر بستر پر لیٹا ہوا تھا کہ میں نے راستہ میں ایک دھماکا سنا تو جھانک کر دیکھا تو وہاں پر شیاطین اتر رہے تھے حتیٰ کہ وہ میرے گھر کے پیچھے، جگہ میں جمع ہو گئے، پھر ابلیس آیا اور بلند آواز سے چلایا کہ میرے پاس عروہ بن زبیرؓ کو کون پیش کرے گا؟ تو ان میں سے ایک جماعت نے کہا ہم پیش کریں گے۔ چنانچہ وہ چلے گئے اور واپس آ گئے اور کہا ہم اس پر بالکل قابو نہیں پاسکے۔ تو وہ دوسری مرتبہ پہلے سے ہم سخت چلایا کہ عروہ بن زبیرؓ کو میرے پاس کون پیش کرے گا؟ تو ایک اور جماعت نے کہا ہم پیش کریں گے، تو وہ چلے گئے اور کافی دیر گزارنے کے بعد واپس آئے اور کہا ہم بھی اس پر قابو نہیں پاسکے۔ پھر وہ تیسری مرتبہ چلایا۔ میں نے خیال کیا کہ شاید زمین بھٹ گئی ہے کون عروہ بن زبیرؓ کو میرے پیش کرے گا؟ تو ایک اور جماعت اٹھی اور چلی گئی بہت دیر کے بعد واپس لوٹی اور کہا ہم بھی اس پر قابو نہیں پاسکے۔ تو ابلیس ناراض ہو کر چل دیا۔ یہ جنات بھی اس کے پیچھے پیچھے چلے گئے۔

تو حضرت عروہؓ نے حضرت عمر بن عبد العزیزؓ سے فرمایا مجھے میرے والد حضرت زبیر بن العواذ نے بیان فرمایا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا جو شخص رات اور دن کے شروع میں یہ دعا پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کو ابلیس اور اس کے لشکر سے محفوظ رکھے گا۔

بِسْمِ اللَّهِ ذِي الشَّانِ عَظِيمِ الْبُزْهَانِ شَدِيدِ السُّلْطَانِ مَا شَاءَ اللَّهُ مَا كَانَ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ۝

(ترجمہ) شان والے اللہ کے نام سے جو عظیم البرکت ہے، شدید السلطان ہے، جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے، میں اللہ تعالیٰ سے پناہ لیتا ہوں شیطان سے۔

شیطان کو بے بس کرنے کا عمل

حضرت عروہ بن زبیرؓ فرماتے ہیں میں ایک مرتبہ دھوپ میں مسجد نبوی میں اکیلا بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آنے والے نے آکر کہا، اَلَسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ الزُّبَيْرِ۔ اے ابن زبیر! تم پر سلام ہو۔

تو میں نے دائیں بائیں دیکھا تو کوئی شے نظر نہ آئی۔ میں نے اس کو جواب تو دے دیا، لیکن میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ اس نے کہا آپ گھبراہٹ میں خافیہ کے علاقہ والوں یا آدمی ہوں میں آپ کو ایک چیز بتلائے آیا ہوں اور ایک پوچھنے آیا ہوں۔ میں ابلیس کے ساتھ تین دن تک رہا، وہ کالے منہ والے نیلی آنکھوں والے شیطان رشام کے وقت کہہ رہا تھا تو نے اس آدمی کے ساتھ کیا کیا؟ تو اس شیطان نے جواب دیا میں اس کو قابو نہیں کر سکا کیونکہ وہ ایک کلام صبح و شام پڑھا کرتا ہے۔

جب تیسرا دن ہوا تو میں نے شیطان سے کہا تم سے ابلیس کس بارے میں پوچھ رہا تھا، کہا وہ مجھ سے عروہ بن زبیرؓ کا مطالبہ کر رہا تھا کہ میں اس کو اغوا کر کے لے آؤں لیکن میں اس کلام کی وجہ سے جو وہ صبح اور شام کے وقت پڑھتا ہے قادر نہ ہو سکا۔

اس لیے میں آپ کے پاس آیا یہ بتلاؤں کہ آپ صبح شام کیا پڑھتے ہیں؟ حضرت عروہؓ نے فرمایا میں یہ پڑھتا ہوں۔ اَمَنْتُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ وَاعْتَصَمْتُ بِهِ وَكَفَرْتُ بِالطَّاغُوتِ وَاسْتَمْسَكْتُ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى الَّتِي لَا انْفِصَامَ لَهَا اِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ۔ (ترجمہ) میں اللہ عظیم پر ایمان لایا، اس کو مضبوطی سے مٹھا، طاغوتوں سے کفر کیا اور مضبوط رسی کو مٹھا جو ٹوٹنے والی نہیں، بلاشبہ اللہ تعالیٰ خوب سننے والے خوب جاننے والے ہیں۔ (الذہبی در فی مجاہدہ تاریخ، ابن عساکر (منہ)

قتل جنات

دو لہا صحابی اور جن کا قتل

حضرت ہشام بن زہرہ کے غلام حضرت ابوالسائب ایک مرتبہ حضرت ابوسعید خدریؓ گھر میں حاضر ہوئے، یہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوسعید کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ آپ کی نماز مکمل ہونے کی انتظار میں بیٹھا رہا۔ اسی اثنا میں میں نے گھر کے کونہ میں کھجور چھڑیوں میں حرکت سنی تو اس کی طرف متوجہ ہوا، وہ ایک سانپ تھا میں نے اس کو قتل کے لیے حملہ کیا تو حضرت ابوسعیدؓ نے مجھے بیٹھ جانے کا اشارہ کیا۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو گھر کے ایک کمرہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا تم یہ کمرہ دیکھ رہے ہو؟ میں نے عرض کیا ہاں، دیکھ رہا ہوں۔ فرمایا اس میں ہمارا ایک نوجوان رہتا تھا اس کی نئی نئی شادی ہوئی تھی حضرت ابوسعیدؓ نے غزوہ خندق کے لیے نکلے تھے یہ نوجوان حضرت سے دو پہر کی وقت اجازت لیتا اور اپنی دلہن کے پاس آتا تھا۔ ایک دن اس نے اجازت طلب کی تو ارشاد فرمایا اپنے ہتھیار ساتھ لے جاؤ میں تمہارے متعلق بنو قریظہ سے فکرمند ہوں۔

تو اس نے اپنے ہتھیار اٹھائے اور لوٹ گیا (جب وہ اپنے گھر پہنچا تو دیکھا کہ دلہن دروازہ کے درمیان کھڑی ہوئی تھی یہ جوان نیزہ لے کر اس کی طرف لپکا تاکہ اس کو اس کی غیرت غالب تھی۔ دلہن نے اس سے کہا اپنا نیزہ روک لے اور گھر میں دیکھ مجھے کس نے نکالا ہے؟ تو وہ اندر داخل ہوا، وہاں بستر پر بہت بڑا سانپ سمٹ کر بیٹھا ہوا تھا تو اس نے نیزہ کے ساتھ حملہ کر کے سانپ کو چیمو دیا پھر باہر نکلا اور اس کو گھر (کی دیوار) پر پٹخ دیا۔ واپس اس پر پلٹ آیا اور ہمیں معلوم نہ ہو سکا کہ ان میں سے کون پہلے فوت ہوا سانپ یا

پھر ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ حادثہ سنایا اور عرض کیا آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ اس کو ہمارے لیے زندہ کر دیں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا، تم اپنے (اس) ساتھی کے لیے استغفار کرو، پھر فرمایا ”مدینہ میں جو جنات ہیں وہ مسلمان ہو چکے ہیں جب تم ان میں سے کوئی دیکھو تو اس کو تین دن کی مہلت دو اگر پھر بھی وہ تمہارے سامنے آئے تو اس کو قتل کر دو کیونکہ (اس کے بعد لوٹنے والا) شیطان (ہی ہو سکتا) ہے۔“

(فائدہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث میں یوں بھی الفاظ منقول ہیں:-

إِنَّ لِمَعْدِنَةِ النَّبِيِّتِ عَوَامِرَ، فَلَا ذَرَأَ يُنْتَفَشُ شَيْئًا مِنْهَا فَأَخْرِجُوا عَلَيْهَا ثَلَاثًا فَإِنْ ذَهَبَ وَإِلَّا فَاقْتُلُوهُ فَإِنَّهُ كَافِرٌ بَلَّ

(ترجمہ ان انسانوں کے گھروں میں جنات (بھی) رہتے ہیں جب تم ان میں سے کسی کو دیکھو تو اس کو تین مرتبہ نکال دو اگر وہ چلا جائے تو ٹھیک ورنہ اس کو مار ڈالو کیونکہ ایسا (جن) کافر ہوتا ہے۔

جنات کو قتل کرنا جائز ہے

امام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں کہ جنات کو بلا وجہ قتل کرنا جائز نہیں ہے جیسا کہ انسانوں کو قتل کرنا جائز نہیں، ظلم ہر حال میں حرام ہے اس لیے یہ کسی کے لیے درست نہیں کہ وہ کسی پر ظلم کرے اگرچہ وہ کافر بھی کیوں نہ ہو۔ جنات مختلف شکلیں تبدیل کر لیتے ہیں کبھی کبھار گھروں کے سانپ بھی جنات ہوتے ہیں ان کو تین مرتبہ نکال دینا چاہیے اگر نکل جائیں تو ٹھیک ورنہ قتل

۱۔ مسلم، ابوداؤد (منہ) صحیح مسلم فی تفسیر سورت ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱

کر دیا جائے۔ اگر تو یہ اصلی سانپ ہوگا تو قتل ہو جائے گا اور اگر یہ جن ہوگا تو چونکہ سانپ
شکل میں انسانوں کو خوفزدہ کرنے کے لیے نافرمان بن کر ظاہر ہونے کا اصرار کیا ہے،
قتل کا مستحق ہوا۔

جن کے فدیہ میں بارہ ہزار درہم کا صدقہ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک جن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آ رہا
تھا حضرت عائشہؓ نے اس کے قتل کا حکم دیا تو اس کو قتل کر دیا گیا۔ پھر وہ آپ کو خواہ
نظر آیا اور عرض کیا آپ نے اللہ کے ایک مسلمان بندے کو مردا ڈالا ہے تو انہوں نے
تو مسلمان ہوتا تو آپ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے پاس نہ بھاگتا؟ تو ان کو کہا
آپ کے پاس اس وقت اتنا تھا جب آپ کا لباس درست ہوتا تھا اور یہ تو قرآن پاک
لیے آیا کرتا تھا جب حضرت عائشہؓ بیدار ہوئیں تو بارہ ہزار درہم (صدقہ کرنے) کا حکم فرمایا۔
مساکین پر تقسیم کر دیا گیا۔

قتل جن کے بدلہ میں چالیس غلام آزاد

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے حجرے میں ایک سانپ دیکھا اور اس کے
حکم فرمایا چنانچہ اس کو قتل کر دیا گیا، تو رات کو آپ نے خواب دیکھا کہ ان سے کہا گیا ہے
جس کو آپ نے جن کی شکل میں قتل کر لیا ہے، ان جنات میں سے تھا جنہوں نے حضرت
علیہ وسلم سے وحی (سورۃ جن) کو سنا تھا۔ تو آپ نے یمن میں کچھ لوگ بھیجے جو ان کے
غلام خرید کر لائے اور آپ نے ان سب کو آزاد کر دیا۔

۱۔ کتاب الغنمۃ الباشیخ (منہ)

۲۔ ابن ابی الدنیا (منہ)

سے گھریلو سانپ قتل کریں؟

حضرت عبداللہ بن عمرؓ اپنی ایک ممتاز عمارت کے پاس تھے وہاں انہوں نے ایک جن
دیکھی۔ آپ نے فرمایا بھاگو اس جن کے پیچھے اور قتل کر دو، تو حضرت ابولہبابہ انصاریؓ
ایا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے ان جنات کے قتل سے
ایا جو گھروں میں رہتے ہیں مگر دہریلا سانپ اور خبیث قسم کا سانپ کیونکہ یہ نظر کو تھمتے
اور توں کے شکم میں موجود بچوں کو ضائع کرتے ہیں۔

جنات کو کب قتل کریں؟

(حدیث) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم ارشاد فرمایا:-

إِنَّ الْهُوََامَ مِنَ الْحَيَاتِ فَمَنْ رَأَى فِي بَيْتِهِ شَيْئًا فَلْيُخْرِجْ عَلَيْهِ ثَلَاثَ
مَرَّاتٍ فَإِنْ عَادَ فَلْيَقْتُلْهُ فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ.

جو گھر میں رینگنے والے سانپ اور کچھ جناتیں سے ہیں جو کوئی ان میں سے اپنے گھروں میں کچھ دیکھے
تو اس کو تین مرتبہ نکال دے اگر پھر بھی وہ واپس آجائے تو اس کو قتل کر دے
کیونکہ یہ شیطان ہے۔

(حدیث) حضرت ابن ابی لیلیٰؓ فرماتے ہیں کہ آنجناب حضرت رسول دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

۱۔ صحیح مسلم کتاب السلام حدیث ۱۳۵، سنن ابن ماجہ کتاب الطب ۴۵، صحیح بخاری فی البدن فی باب، سنن

۲۔ کتاب الادب باب، سنن نسائی کتاب الحج باب، موطا مالک فی کتاب السنن حدیث ۲۲، مسند احمد ۱۳۶/۲

۳۔ (منہ) سنن ابوداؤد کتاب الادب باب حدیث نمبر ۵۲۵۶، جمع الجوامع ۵۹۹۹، کنز العمال ۴۹۹۹،

۴۔ ابی احمد ثنیہ ابن حجر مکی ۲۱

سے گھر کے سانپوں کو مارنے کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا :-
 إِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهُمْ شَيْئًا فِي مَسَاجِدِكُمْ فَقُولُوا : أُنْشِدُكُمُ الْعَهْدَ الَّذِي
 أَخَذَ عَلَيْكُمْ نُوحٌ ، أُنْشِدُكُمُ الْعَهْدَ الَّذِي عَلَيْكُمْ سُلَيْمَانُ أَلَا تَذْكُرُونَ
 فَإِنْ عُدَّانَ فَأَقْتُلُوهُنَّ . ۱

ترجمہ جب تم ان میں سے کسی کو اپنے گھروں میں دیکھو تو دیہ (کہو ہم تمہیں وہ عہد یاد دلاتے ہیں جو تم سے حضرت نوحؑ نے لیا تھا اور وہ عہد یاد دلاتے ہیں جو تم سے حضرت سلیمانؑ نے لیا تھا، تم ہمیں تکلیف نہ پہنچاؤ۔ اگر یہ (جنات اس کے بعد بھی گھر میں) آجائیں تو ان کو مار ڈالو۔

کون سا سانپ جن ہوتا ہے ؟

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں تم تمام قسم کے سانپ مارنا۔
 سوا (سفید) جنات جو چاندی کی لڑی کی طرح (سفید) ہوتے ہیں۔ ۲

آسمان سے باتیں چرانا

میلان باتیں کیسے چراتے تھے ؟

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں ایک آدمی نے ذکر فرمایا کہ وہ حضورؐ کے ساتھ ایک رات بیٹھے تھے کہ ایک شہابہ چھوڑا گیا جو ان ہی ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ سے فرمایا تم قبل از اسلام اس کے متعلق کیا کہاتے تھے۔ صحابہؓ نے عرض کیا ہم کہتے تھے آج رات کوئی انسان پیدا ہوا ہے یا کوئی عظیم الشان فوت ہوا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ کسی کی موت یا کسی کی حیات کی وجہ سے نہیں ہوتا بلکہ ہمارے پروردگار تبارک و تعالیٰ جب کسی معاملہ کا فیصلہ فرماتے ہیں تو عرشِ معلیٰ والے فرشتے تسبیح کہتے ہیں، اس کے بعد اس کے متصل آسمان والے تسبیح کہتے ہیں، اور یہ خبر اس آسمان دنیا تک پہنچ جاتی ہے جس کو جنات چر لیتے ہیں اور اپنے متعلقین کو ہادیتے ہیں۔ پھر یہ لوگ اپنے طور پر جیسے چاہتے ہیں انہیں بیان کرتے ہیں یہ ہے تو حق لیکن اس کے وقت اس میں بہت کچھ ملا دیتے ہیں اس لیے یہ بات زیادہ ملاٹ کی وجہ سے تھوٹ جاتی ہے۔ ۱

اب بات میں سو تھوٹ

(حدیث) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کاش جن جو بات کہتے ہیں سچ (دھبی) ملتی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا :-

۱ (منہ) صحیح مسلم کتاب السلام باب ۳ حدیث ۱۲۴

۱ (منہ) سنن ابوداؤد کتاب الادب باب ۱۲ حدیث ۵۲۶۰، طبرانی کبیر ۹۲/۱

۲ (منہ) سنن ابوداؤد فی کتاب الادب باب ۱۲

تِلْكَ الْكَلِمَةُ الْحَقُّ يَخْطُفُهَا الْجَنُّ فَيَقْدِرُ فِي أُذُنٍ وَلِيَّتِهِ وَيَزِيدُ فِيهَا
مِائَةَ كَذَابَةٍ ۝

ترجمہ: یہ بات حق ہوتی ہے اس کو جن چوری کر کے اپنے دوست کے کان میں
ڈال دیتا ہے اور وہ اس میں سو تھوٹ ملا دیتا ہے۔

ابلیس کو آسمانوں سے کب روکا گیا

حضرت معاذ بن خثعمؓ فرماتے ہیں کہ ابلیس ساتوں آسمانوں میں چلا جاتا تھا، جب
علی علیہ السلام کی ولادت ہوئی تو اس کو تین آسمانوں سے روک دیا گیا، صرف چار آسمانوں
جاسکتا تھا۔ پھر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی تو اس کو ساتوں آسمانوں پر
سے روک دیا گیا۔ ۝

شہابے آنحضرتؐ کی آمد کی دلیل ہیں

امام شعبیؒ فرماتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد مبارکہ ہوئی تو
پرستاروں کے شہابے چھوڑے گئے یہ اس سے پہلے نہیں چھوڑے جاتے تھے تو
عبدی الیل نامی شخص نے اس کے پاس آئے اور کہا لوگ تو فارغ ہو گئے، اپنے غلام آذکر
اور اپنے جانوروں کو باندھ دیا ہے جب سے انہوں نے ستاروں کو دیا کرتے، تو
ابو عبدی الیل نے کہا تم جلدی مت کرو بلکہ دیکھو اگر کوئی مشہور ستارے (گرتے) ہیں تو لوگ

۱۔ بخاری، مسلم، منہ، صحیح بخاری، کتاب الطب، باب کتاب التوحید، باب صحیح مسلم، کتاب السلام، باب
منہ احمد ۱/۶۱۸، ۸۴/۶، دلائل النبوة، بیہقی ۲/۲۳۵، سنن الکبریٰ، بیہقی ۸/۱۳۸، مشورہ ۵/۹۹، شرح

فتح الباری ۱۰/۶۱۸، ۵۹۵، مشکوٰۃ ۵۹۳، تفسیر ابن کثیر ۶/۱۸۳، تفسیر قطبی ۴/۴

۲۔ دیرین بکار، تاریخ ابن عساکر (منہ)

وقت آگیا ہے اور اگر غیر معروف ستارے (شہابے گرتے) ہیں تو کوئی نئی چیز ظاہر
ہے۔ تو انہوں نے دیکھا کہ یہ غیر معروف ستارے گرتے ہیں تو کہا کوئی نئی بات واقع ہوئی
ہے پانچ کچھ زیادہ وقت نہ گزرا تھا کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (کی آمد مبارکہ)
دیکھ لیا۔ ۝

اسلام میں بھی شہابے گرتے تھے

حضرت معمر بن ابی شہاب سے شہابوں کے چھوڑے جانے کا سوال کیا گیا کہ یہ قبل از
ہم میں بھی گرتے تھے؟ تو آپ نے فرمایا ہاں گرتے تھے لیکن جب اسلام ظاہر ہوا تو زیادہ
لے گئے۔ ۝

اخول ولا قوۃ کی شان عجیب حکایت

حضرت جریر بن عبد اللہ بجليؓ فرماتے ہیں کہ میں "تشر" کے کسی راستہ پر اس کے فتح ہونے
سفر کر رہا تھا کہ میں نے (ایک مرتبہ) لَا خَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ پڑھا تو وہاں کجہاروں میں
ایک بہادر نے سنا تو کہا جب سے میں نے یہ کلام آسمان سے سنا ہے پھر کسی سے نہیں سنا۔
مے کہا وہ کیسے؟ اس نے کہا میں ایسا آدمی تھا جو بادشاہوں کے پاس وفد لے کر جایا کرتا
تھی کے پاس بھی وفد لے جاتا تھا اور قیصر کے پاس بھی۔

ایک سال میں بادشاہ کسریٰ کے پاس وفد لے کر گیا تو شیطان میری شکل میں آکر میری
کے پاس رہتا رہا، جب میں واپس آیا تو اس نے کوئی خوشی کا اظہار نہ کیا جیسا کہ پہلے
فی نعتی، تو میں نے کہا تمہیں کیا ہوا؟ اس نے کہا تم ہم سے کتب قائب تھے؟ پھر وہ شیطان

۱۔ عبد البر، منہ، ہذا، الخ، منظر بجد، فی دلائل النبوة، بیہقی ۲/۲۱۴، والبدا، والنہایہ ۳/۱۹، بلفظ آخر

۲۔ عبدالرزاق (منہ)

میرے سامنے ظاہر ہو گیا اور کہا تم اس کو تسلیم کرو کہ تمہاری بیوی کا ایک دن تمہارے لیے ایک دن میرے لیے ہوگا پھر وہ ایک دن میرے پاس آیا اور کہا میں ان جنات میں سے (آسمان سے) باتیں چراتے ہیں اور ان کی چوری کی باری مقرر ہوتی ہے آج رات میری باری کیا تم بھی میرے ساتھ چلو گے؟ میں نے کہا ہاں چلوں گا جب شام ہوئی تو وہ میرے پاس اور مجھے اپنی پشت پر بٹھایا اس وقت اس کی شکل خنزیر جیسی تھی، اس نے مجھے کہا قابو ہو اب تم عجیب باتیں اور خطرناکیاں دیکھو گے تم مجھے نہ چھوڑنا ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔

پھر وہ جنات اُپر کو چڑھے حتیٰ کہ آسمان سے چمٹ گئے اور میں نے ایک کلمہ سے سنا جو یہ کہہ رہا تھا (لَا خَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَا يَشَاءُ لَا يَنْفَعُ) نہیں کوئی طاقت اور نہیں کوئی قدرت مگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے، اللہ جو چاہتا وہی ہوتا ہے اور جو نہیں چاہتا نہیں ہوتا۔

پھر ان جنات پر آگ پھینکی گئی تو وہ آبادی کے پیچھے پاخانہ اور درخت پر ہاگ اور میں نے کلمات یاد کر لیے۔ جب صبح ہوئی تو میں اپنی بیوی کے پاس آیا اور جب وہ آگ میں یہ کلمات کہتا جس وہ بہت گھبراتا تھی کہ حجرے کے روشندان نکل جاتا پھر میں ان کو پڑھتا رہا یہاں تک کہ وہ مجھے چھوڑ گیا۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ شیطان آسمان کی طرف چڑھتے تھے اور ان کلمات سنتے تھے اور ان کو لے کر زمین پر اُترتے اور ان میں نو حصے اضافہ کر دیتے تھے تو زمین والے وہ اصل بات تو سچ پاتے اور نو باتیں جھوٹ پاتے (ان جنات) کی یہی حالت تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد مہلکہ ہوئی اور ان شرارتوں سے ان کو روک دیا گیا تو ان سے اس کا اہلبس سے ڈر کر کیا تو اس نے کہا کہ زمین میں کوئی نئی بات واقع ہوئی ہے پھر اس جنات پھیلادینے تو ان جنات نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نخل کے دو پہاڑوں کے درمیان

ملہ ابن ابی الدنیا، کتاب العجائب ابو عبد الرحمن ہروئی (دمندہ) ابن ابی الدنیا کتاب اليهودائف (۹۱) ص ۱۷، اکام الاما

کی تلاوت کرتے ہوئے پایا تو کہا قسم بخدا یہی وہ نئی بات ہے اور اسی کی وجہ سے ان پہاڑوں سے جلتے ہیں۔

آسمان سے کب دھتکارا گیا

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں جنات کے ہر قبیلہ کی آسمان میں ایک نشست ہوتی تھی جہاں سے ان کو کاهنوں کو بتاتے تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری ہوئی تو ان کو دیا گیا۔

آسمان میں کب تک بیٹھے

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیانی زمانہ میں جنات سے آسمان دنیا کی حفاظت نہیں کی جاتی تھی ان جنات کی آسمان میں سننے کے مست کا ہیں تھیں جب اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا تو آسمان کی زیادہ حفاظت کر دی گئی اور شیاطین پر شہابے چھوڑے گئے۔

لڑتے میں جنات آسمان پر بیٹھتے تھے

حضرت ابی بن کعبؓ فرماتے ہیں جب حضرت عیسیٰؑ علیہ السلام کو آسمان پر اُٹھایا گیا شیاطین شہابے نہیں چھوڑے گئے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی بنایا گیا تب سے ان پر پھینکے گئے۔

النبوة بیہقی (دمندہ) مسند احمد، دلائل النبوة بیہقی ۲/۲۳۹، ۲۴۰، البدایہ والنہایہ ۲/۱۸، ۱۹، ۲۰

بیہقی (دمندہ) دلائل النبوة بیہقی ۲/۲۴۰

النبوة (دمندہ) ۲/۲۴۱ مع اضافہ بلفظ، والنظر السیرۃ النبویہ لابن ہشام ۲/۳۱

النبوة (دمندہ) دلائل النبوة ابو نعیم

شیطان کی بندش

(حدیث) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ وَمَرَدَّةُ النَّجَسِ
(ترجمہ) جب ماہ رمضان کی پہلی رات شروع ہوتی ہے تو شیاطین اور سرکش جنات کو باندھ دیا جاتا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے حضرت عبداللہؒ فرماتے ہیں میں نے اس حدیث کو اپنے والد سے سنا اور عرض کیا کہ رمضان المبارک میں بھی تو انسان کو دوسواں ہوتا ہے؟
جملہ ہوتا ہے؟

تو آپ نے جواب دیا حدیث شریف میں ایسے ہی وارد ہوا ہے۔

(فائدہ) علامہ عبدالرؤف مناوی رحمۃ اللہ علیہ مذکورہ سوال کے جواب میں فرماتے ہیں کہ شائد زنجیروں میں اس لیے جکڑ دیا جاتا ہے تاکہ وہ روزہ دار کو دوسوہ میں مبتلا نہ کرسیں، اس کی وجہ سے کہ اکثر وہ لوگ جو گناہوں میں مبتلا ہوتے ہیں وہ رمضان المبارک میں گناہ چھوڑ کر اللہ تعالیٰ طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔

وہ حرکات جو بعض افراد میں (جنات کی طرف سے) سمجھی اور دیکھی جاتی ہیں سرکش جنات کی

ہم ہوتے ہیں جو ان شریر نفوس میں پیوست ہو چکے ہوتے ہیں اور ان لوگوں کے سرورں کو ازالہ ہو چکے ہوتے ہیں۔

بعض علماء کرام نے یہ جواب دیا ہے کہ شریر جنات کے سرداروں اور ان میں کے صاحب رت جنات و شیاطین کو بیڑیاں ڈالی جاتی ہیں (چھوٹے جنات و شیاطین کو قید نہیں کیا جاتا) مزید فرماتے ہیں کہ جو شخص روزہ کو تمام شرائط کے ساتھ ادا کرتا ہے اس سے شیاطین دور کا جاتا ہے، یا یہ کہ تمام روزہ داروں سے اس کو روک دیا جاتا ہے لیکن سرکشی اور وجہ ہوتی ہے مثلاً نفس غبیث ہوتا ہے یا سرکش جنات تو قید میں ہوتے ہیں اور یہ شرارت سرکشی دار لے والے جن سے ظاہر ہو جاتی ہے بلکہ

جنات کے مجموعی حالات

مدینہ میں بعثت نبوی کی پہلی خبر جنات نے دی

حضرت جابر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق مدینہ منورہ میں سب سے پہلی جو خبر پہنچی تھی وہ اس طرح سے تھی کہ مدینہ میں ایک عورت رہتی تھی جس کا ایک جن عاشق تھا وہ ایک زندہ کی شکل میں آیا اور ان کے گھر کی دیوار پر بیٹھ گیا تو عورت نے اس سے کہا اتر آؤ ہم تمہیں کچھ سنا ہیں اور کچھ تو ہمیں سنا ہے اس نے کہا اب ایسا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ مکہ میں ایک نبی مبعوث ہوا ہے جس نے ہم پر دوستی کو منع کیا ہے اور ہم پر زنا کو بھی حرام کر دیا ہے بلکہ

حضرت براءؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے حضرت سواد بن قاربؓ سے فرمایا ہمیں اپنی ابتدائے اسلام کی بات سناؤ، انہوں نے فرمایا میرا ایک کھیا جن تھا جس کی میں ساری باتیں مانا کرتا تھا۔ میں ایک رات سو رہا تھا کہ ایک آنے والے نے کہا اٹھ اگر تمہیں قتل ہے تو غور و فکر کر تو ی بن غالب کے نسب سے ایک رسول کی بعثت ہوتی ہے۔ پھر اس نے یہ اشعار کہے :-

عَجِبْتُ لِلْجَنِّ وَانْجَاسِهَا وَشَدَّهَا الْعَيْسَ بِأَحْلَاسِهَا
هَوَىٰ إِلَىٰ مَكَّةَ تَبْعَىٰ الْهَدَىٰ مَا مَوْنُوها مِثْلَ أَرْجَاسِهَا
فَانْهَضُ إِلَى الصَّفْوَةِ مِنْ هَاشِمٍ وَأَسْمُرُ بَعِينِكَ إِلَى رَأْسِهَا

لہ معجم اوسط طبرانی بیہقی دلائل النبوة، دلائل النبوة ابو نعیم (منہ) دلائل النبوة بیہقی سبب اسلام مخاف بن نعمان ۲/۲۶۱

ترجمہ ۱۔ میں جنات اور ان کی نجاتوں سے حیران ہوں اور بھورے نگ کے (قیمتی) (بے قیمت) ٹاٹ سے باندھنے پر بھی

۲۔ تم ہدایت کی تلاش میں مکہ جاؤ (آپ پر) ایمان لانے والے وہاں کے مومن بہت کمزور ہیں۔
۳۔ بنو ہاشم کی پونجی (آنحضرتؐ) کے پاس حاضری دو اور اس کے سر کو اپنی آنکھوں کے چوم لو، پھر اس نے مجھے بیدار کر کے پریشان کیا اور کہا اے سواد بن قارب! اللہ تعالیٰ نے ایک باعث فرمایا ہے تم ان کے پاس جاؤ اور رشد و ہدایت حاصل کرو۔

پھر جب دوسری رات آئی تو وہ پھر میرے پاس آیا اور جگا کر یہ اشعار کہے :-
عَجِبْتُ لِلْجَنِّ وَتَطْلَا بَهَا وَشَدَّهَا الْعَيْسَ بِأَقْتَابِهَا
تَهْوَىٰ إِلَىٰ مَكَّةَ تَبْعَىٰ الْهَدَىٰ لِيَقْدَأَ بِهَا كَاذِبَ نَابِهَا
فَانْهَضُ إِلَى الصَّفْوَةِ مِنْ هَاشِمٍ وَأَسْمُرُ بَعِينِكَ إِلَى نَابِهَا
ترجمہ ۱۔ میں جنات سے اور ان کی سرگردانی سے حیران ہوں اور ان کے بھورے اونٹ کو

۱۔ سے باندھنے سے بھی۔
۲۔ تم ہدایت کی تلاش میں مکہ جاؤ۔
۳۔ تم بنو ہاشم کے سردار (آنحضرتؐ) کی طرف جاؤ، اور اپنی آنکھوں سے اس کے

پھر وہ تیسری رات بھی میرے پاس آیا اور بیدار کر کے کہا :-
عَجِبْتُ لِلْجَنِّ وَتَنْفَارِهَا وَشَدَّهَا الْعَيْسَ بِأَكْوَادِهَا
تَهْوَىٰ إِلَىٰ مَكَّةَ تَبْعَىٰ الْهَدَىٰ لَيْسَ ذُو الشَّرِّ كَاخِيَا رَهَا
فَانْهَضُ إِلَى الصَّفْوَةِ مِنْ هَاشِمٍ مَا مَوْنُوا الْجَنِّ كَكْفَارِهَا
ترجمہ ۱۔ میں جنات سے اور ان کے دور بھاگنے سے حیران ہوں اور بھورے اونٹ کو

دار کے پیچوں کے ساتھ باندھنے سے بھی۔

۲۔ تم مکہ کی طرف ہدایت کے لیے جاؤ، شریر نیکو کاروں کی طرح نہیں ہیں۔
۳۔ بنو ہاشم کے عظیم الشان نبی کی طرف اٹھو، ایمان لانے والے (خوش بخت) جنت کے حضور کے کافروں کی طرح (بد بخت) نہیں ہیں۔

تو حضرت عمرؓ نے پوچھا کیا اب بھی تمہارا سرغنہ جن تمہارے پاس آیا کرتا ہے؟
آپؓ نے فرمایا جب سے میں نے قرآن پاک پڑھنا شروع کیا ہے وہ میرے پاس نہیں آتا اور قرآن پاک اس جن کا بہترین عوض ہے۔

صد اقب نبوت کے واقعات

عباس بن مرداسؓ کے اسلام لانے کا واقعہ

حضرت عباس بن مرداسؓ دو پہر کے وقت نرگھور کے لشکر کے پاس تھے کہ ان کے سامنے ایک سفید شتر مرغ ظاہر ہوا جس پر ایک سفید شکل کا سوار سفید کپڑوں میں تھا، اس نے مجھ سے کہا اے عباس بن مرداس! تم دیکھتے نہیں ہو آسمان پر پہرے دار مقرر کر دیئے گئے اور جنت گھبرا گئے اور گھوڑوں نے اپنے سوار اتار دیئے، جو ذات بابرکات نیکی، تقویٰ کے ساتھ سو موار کو منگل کی شب مبعوث ہوئی ہے وہ قصواء نامی اونٹ والی ہے۔

تو میں سرعوب ہو کر کے نکلا، جو کچھ میں نے کیا سنا اور دیکھا اس نے مجھے سرعوب کر دیا، میں اپنے ایک بُت کے پاس جس کی ہم پوجا کرتے تھے ذی صمدار مقام پر آیا۔ ہم اس کے اندر سے آواز سنا کرتے تھے، میں اس کے پاس آیا، اس کے ارد گرد جھاڑو دیا، پھر اس کو چھوڑا اور بوسہ دیا تو اس کے اندر سے زور سے بولنے والے کی آواز آئی۔ وہ کہہ رہا تھا

لے بیہقی (منہ) بخاری شریف کتاب مناقب الانصار باب اسلام عمر بن خطاب، ابن الجوزی، ابوعبید اللہ بن

فی الہوائف، سیرت ابن اسحاق، دلائل النبوة بیہقی ۲/۲۸۸

قُلْ لِّلْقَبَائِلِ مِن سُلَيْمٍ حُكْمًا هَلَكَ الصِّمَارُ وَفَازَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ
هَلَكَ الصِّمَارُ وَكَانَ يُعْبَدُ مَرَّةً قَبْلَ الْكِتَابِ إِلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ
إِنَّ الَّذِي وَرِثَ النَّبُوَّةَ وَالْهُدَى بَعْدَ ابْنِ مَرْيَمَ مِنْ قُدِّسٍ مُّهِدِي
از جمہ ۱۔ قبیلہ بنو سلیم کے تمام قبائل سے کہہ دو، صمدار (بُت) ہلاک ہو گیا اور مسجد والے (مسلمان) ایاب ہو گئے۔
۲۔ حضرت محمد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن پاک نازل ہونے سے پہلے جس کی پوجا کی جاتی تھی وہ صمدار ہلاک ہو گیا۔

۳۔ وہ ذات جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد نبوت و ہدایت کی وارث ہوتی ہے وہ ہدایت یافتہ، قریش میں سے (تشریف لائے) ہے۔

(فائدہ) آکام المرجان اور مکائد الشیطان میں اس حکایت میں مزید اضافہ بھی ہے کہ یہ صفت عباسؓ فرماتے ہیں میں خوفزدہ ہو کر نکلا اور اپنی قوم میں آکر ان کو واقعہ سنایا۔ پھر میں اپنی قوم کی عادت کے تین سو افراد کو لے کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں مدینہ طیبہ مسجد نبوی میں حاضر ہوا جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا تو مسکرا کر فرمایا، اے عباس! تم کیسے مسلمان ہو گئے؟ تو میں نے آپ کے سامنے سارا واقعہ سنا دیا تو آپؐ نے فرمایا تم نے سچ کہا، ہر جہ سے میں اور میری قوم (سب) مسلمان ہو گئے۔

ولادت نبیؐ پر جبل البقیس پر جنات کی نداء

حضرت عبد الرحمن بن عوفؓ فرماتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت شریف ہوئی

لے ابن ابی الدنیا، طبرانی، ابو نعیم، ہوائف الخرائط (منہ) ہوائف ابن ابی الدنیا ۸۷، ہوائف الخرائط ۸، مجمع الزوائد ۸/۲۴۶
بلائیہ والہنایہ ۲/۳۴۱، دلائل النبوة ابو نعیم ۲/۳۴۱

لے ہوائف ابن ابی الدنیا ۸۷، آکام المرجان منہ طبع مکتبہ خیر کثیر کراچی

تو جبل ابوقبیس اور حجون کے پہاڑ پر چڑھ کر جن نے نذر کی۔

فاقسم لا انثی من الناس انجبت ولا ولدت انثی من الناس واحدة
کما ولدت ذہریۃ ذات مضفر مجنبۃ لؤم القباثل ما جدۃ
فقد ولدت خیر القباثل احمد فاکرم مولود واکرم جوالدا
(ترجمہ) میں قسم اٹھاتا ہوں انسانوں میں سے کوئی عورت مرتبہ دلی نہیں ملتی اور نہ انسانوں
سے کسی عورت نے کوئی (ایسا) بچہ جنا۔

۲۔ جس طرح کاذبات فخر بچہ اسمۃ الزہراء نے جنا ہے، یہ قبائل کی ملامت سے دور رہے
والی ہے شان والی ہے۔
۳۔ اس نے تمام قبائل میں سے بہترین بیٹا احمد جنا ہے، کیا ہی شان والا بیٹا ہے اور کہ
ہی شان والی مال ہے۔

اور حجون جبل ابوقبیس پر تھا اس لیے یہ اشارہ کہے۔

یا ساکنی البطحاء لا تغلطوا و میزوا الامر بعقل مضی
ان بنی زہرۃ من سرکم فی غابرا لدھر و عند البدی
واحداۃ منکم فہاتوا لنا فہم مضی فی الناس او من بقی
واحداۃ من غیرکم مثلہا جنینہا مثل النبی المتقی

(ترجمہ) اے بلحا کے رہنے والو! غلطی میں نہ پڑو معاملہ کو روشن عقل کے ساتھ واضح کرو
۲۔ بنو زہرہ تمہاری نسل میں سے ہیں قدیم زمانہ میں بھی اور موجودہ زمانہ میں بھی۔

۳۔ جو لوگ گزر چکے یا موجود ہیں ان میں سے ایک خاتون ایسی ہو تو وہ ہمارے

سامنے لاؤ۔

۴۔ ایسی کسی غیر سے ہی لاؤ جس نے آنحضرتؐ جیسا پاک بانیؐ جنا ہو۔

مازن طائی کے مسلمان ہونے کا سبب

ہشام کلبی کہتے ہیں مجھے قبیلہ طے کے شیوخ میں سے بہت سے شیوخ نے ذکر کیا کہ حضرت
مازن طائیؒ عمان کے علاقہ میں بت پرستوں کے لیے بتوں کی خدمت کرتے تھے، ان کا اپنا ایک بت
ماہر کا نام ناہر تھا۔ حضرت مازن فرماتے ہیں میں نے ایک دن ایک جانور ذبح کیا تو اس بت
سے آواز سنی جو یہ کہہ رہا تھا۔

يَا مَازِنُ أَقْبِلْ اِلَیَّ اَقْبِلْ تَسْمَعُ مَا لَا يُجْمَلُ
هَذَا نَجْتٌ مُرْسَلٌ تَجَاءُ بِعَيْتٍ مُنْزِلِ
فَأَمِمْ بَدَائِي تُعْدَلُ عَنْ حَرِّ نَابٍ تُشْعَلُ
وَقُوْدُهَا بِالْجَنْدَلِ

(ترجمہ) ۱۔ اے مازن! میرے پاس آؤ میرے پاس آؤ (اور) ایسی بات سنو جس سے ناواقفیت

نہیں کی جاتی۔

۲۔ یہ (محمدؐ) بھیجا ہوا نبی ہے جو نازل شدہ حق لایا ہے۔

۳۔ میری جگہ تو ان پر ایمان لے آ، تجھے شعلہ زن آگ سے بچا دیا جائے گا۔

اس کا ایندھن بڑی (بڑی) چٹانیں ہوں گی۔

حضرت مازنؒ فرماتے ہیں میں نے کہا خدا کی قسم یہ تو عجیب بات ہے (آج بت بھی بول رہا
ہے) میں نے چند دن بعد ایک اور جانور قربان کیا تو پیپے سے بھی زیادہ واضح آواز میں سنا کہ وہ

یہ کہہ رہا ہے۔

يَا مَازِنُ اِسْمَعُ تَسَرُّ ظَهَرَ خَيْرٍ وَبَطْنَ شَرٍّ
بُعِثَ نَجْتٌ مِنْ مُضَرَ بِدَائِبِ اللّٰهِ الْكَبَرِ
فَدَاعُ نَجِيَّتَا مِنْ حَجَرٍ سَقَرِ

ترجمہ: اے ماذن! تجھے خوشی ہوگی، خیر ظاہر ہوگئی اور شر چھپ گیا۔

۱۰۲ ایک نبی (مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں) قبیلہ مضر سے مبعوث ہوا ہے اللہ کا بڑا دین لے کر۔

۱۰۳ پتھر سے گھڑے ہوئے دُبت کو پھوڑ، تو دوزخ کی آگ سے محفوظ ہو جائے گا۔

حضرت ذباب بن الحارث کے مسلمان ہونے کا سبب

حضرت ذباب بن حارثؓ فرماتے ہیں کہ ابن وقشہ کا ایک جن تھا جو اس کو چند پیش والی باتیں بتلاتا تھا، ایک دن وہ آیا اور اس کو ایک بات بتلائی تو ابن وقشہ نے میری طرف دیکھا اور کہا:۔

يَا ذُبَابُ يَا ذُبَابُ
بُعِثَ مُعْتَدًّا بِالْكِتَابِ
يَدْعُو بِمَكَّةَ فَلَا يُعَابِ

ترجمہ: اے ذباب! اے ذباب! ایک عجیب و غریب بات سُنو

۱۰۲ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ میں نبی بنا کر بھیجا گیا ہے لیکن اس کو ماننا نہیں جا رہا ہے اس کو کہا یہ کیا بات ہے؟

اس نے کہا میں نہیں جانتا ایسے ہی دُجن کی طرف سے کہا گیا ہے۔

اُمّ معبدہ کو بعثت کی خبر

ابن اسحاقؒ کہتے ہیں مجھے حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ سے حدیث بیان کی گئی۔

۱۰۳ بیہقی (منہ) دلائل النبوة بیہقی ۲/۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹ مطبوعہ

۱۰۴ ابن شاہین فی الصحابة، المعارفی فی الجلیس (منہ) دلائل النبوة بیہقی ۲/۲۵۹۔ (اشارہ

۱۰۱ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ ہجرت کو تشریف لے گئے تو تین راتوں تک یہیں رہی کہ آپ کس طرف گئے ہیں حتیٰ کہ مکہ کی پھلی جانب سے ایک جن ظاہر ہوا جو عرب کے اہل دار لے اشعار گارہا تھا لوگ اس کے پیچھے پیچھے جا رہے تھے اور اس کی آواز کو سنتے رہے کہ وہ دیکھتے نہیں تھے حتیٰ کہ وہ مکہ کی پھلی جانب سے نکل گیا وہ یہ کہہ رہا تھا:۔

مَرَى اللَّهُ رَبَّ النَّاسِ خَيْرَ جَزَائِهِ
رَفِيقَيْنِ قَالَا خَيْمَتِي أَمْرٌ مُعْتَدٍ
لَمَّا نَزَلَا بِالْبَرِّ ثُمَّ تَرَحَّلَا
فَأَخْلَحَ مَنْ أَمْسَى رَفِيقُ مُعْتَدٍ
مِنْ بَنِي كَعْبٍ مَقَامَ قَتَا هَيْمٍ
وَمُعْتَدٌ هَا لِلْمُؤْمِنِينَ بِمَرْصَدٍ

ترجمہ: انسانوں کا پروردگار اللہ تعالیٰ بہترین جزاء عطا فرماتے ان دو ساتھیوں پر جنہوں نے مبعوث کے خیموں میں قیلولہ کیا۔

۱۰۲ یہ دونوں میدان میں اترے پھر کوچ کیا پس وہ کامیاب ہو گیا جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا رفیق بن کر شام کی۔

۱۰۳

حضرت اسماءؓ فرماتی ہیں جب ہم نے اس کی بات سنی تو معلوم ہوا کہ آپ کس طرف کو تشریف لے رہے ہیں آپ اس وقت مدینہ منورہ کا رخ فرما گئے تھے۔

ان معاذ و سعد بن عبادہ کے اسلام کی خبر

حضرت محمد بن عبس بن جبر فرماتے ہیں کہ قریش نے جبل ابوقبیس پر ایک بلند آواز سنئی جو

دعا:۔

۱۰۴ (منہ) دلائل النبوة بیہقی ۲/۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰،

فَإِنْ يُسَلِّمُ السَّعْدَانِ يُصْبِحُ مُحَمَّدٌ
بِمَكَّةَ لَا يَغْشَى خِلَافٌ مُخَالِفُ

(ترجمہ) اگر دونوں سعد مسلمان ہو جائیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میں کسی مقام کی مخالفت سے فکر مند نہیں ہوں گے۔

تو ابوسفیان اور اشرف قریش نے کہا یہ سعد ان کون ہیں؟ کیا یہ سعد بن ابی بکر، سعد بن زید اور سعد بن قناعہ ہیں۔

جب دوسری رات ہوئی تو انہوں نے جبل البقیع پر (دوبارہ) آواز سنی۔
أَيَا سَعْدَ سَعْدِ الْأَوْسِ كُنْ أَنْتَ نَاصِرًا
أَجْنِبْنَا إِلَى دَائِمِ الْهُدَى وَتَمْنِيَا
فَإِنَّ ثَوَابَ اللَّهِ لَطَالِبِ الْهُدَى
عَلَى اللَّهِ فِي الْفِرْدَوْسِ ذُلْفَةَ عَارِفِ
جَنَّاتٍ فِي الْفِرْدَوْسِ ذَاتِ رَعَارِفِ

(ترجمہ) اے قبیلہ اوس کے سعد! تم مددگار ہو جاؤ اور اے صاحب سخاوت قبیلہ خزرج کے سعد! تم بھی۔

۲۔ تم دونوں ہدایت کے داعی (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کو لبیک کہو اور اللہ تعالیٰ کے جنت الفردوس میں عارف (خداوندی) کے قرب جیسی تمنا کرو۔

۳۔ کیونکہ ہدایت کے طالب کا نام اللہ تعالیٰ کی طرف سے جنت الفردوس میں بچھونے تکے ریشمی باریک کپڑوں والی ہیں۔

تو قریش نے کہا یہاں تو سعد ان سے حضرت سعد بن عبادہ اور حضرت سعد بن معاذ (فائدہ) حضرت عبد المجید بن ابی مسعود فرماتے ہیں کہ رات کسی حصہ میں مدینہ شریف سنا گیا کہ ہاتف یہ کہہ رہا تھا۔

خَيْرُ كَهْلَيْنِ فِي بَنِي الْخَزْرَجِ الْخَبَرُ
الْمُجِيبَانِ إِذَا دَعَا أَحْمَدُ الْخَيْرُ
ثُمَّ عَاشَا مُهْلَذَيْنِ جَمِيعًا
ثُمَّ لَقَاهُمَا الْمَلِكُ شَهَادَةً

(ترجمہ) اثنان والے بنو خزرج قبیلہ کے بڑھوں کے بہترین لوگو! سعد بن عبادہ کی

پلو۔

۱۔ جب آنحضرت نے ان کو اسلام کی دعوت دی تو انہوں نے لبیک کہی اور ان دونوں کی وقت سعادت حاصل ہو گئی۔

۲۔ پھر ان دونوں نے مہذب زندگی گزار لی، پھر ان کو اللہ تعالیٰ نے شہادت عطا فرمائی۔

بدر میں کفار کی شکست کی اطلاع

حضرت قاسم بن ثابتؓ روایت کرتے ہیں کہ جب قریش مکہ جنگ بدر کے لیے نکلے، اس دن ان پر مسلمانوں نے فتح پائی تھی اس دن مکہ میں ایک جن نے ترنم سے آواز کے ذریعہ اشرار کہے تھے جب کہ وہ خود نظر نہیں آ رہا تھا۔

أَزَارُ الْحَنِيفِيْنَ بَدَارًا وَ قِيْعَةً
سَيَنْقُضُ فِيهَا رُكْنَ كَسْرَى وَ قِيْعَةً
أَبَادَتِ رَجَالًا مِنْ لُؤْيٍ وَ أَبْرَزَتْ
حِرَاطُ رِيضِرِ بْنِ الثَّرَابِ حَسْرًا
فَيَا وَجْجَ مِنْ أَمْسَى عَدَا مُحَمَّدٍ
لَقَدْ حَادَ عَنْ قَصْدِ الْهَلَاكِ وَ قَعِيرًا
(ترجمہ) حنیفیوں نے جنگ بدر میں خوب اکسایا، اس میں قیسر و کسریٰ کی بنیادیں اکھڑ گئیں۔

۱۔ قبیلہ لؤی کے جوانوں کو ضائع کر دیا اور ان کی عورتیں باہر نکل کر حسرت کے ساتھ اپنے لگیں۔

۳۔ بہت افسوس اس پر جس نے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے دشمنی کی وہ ہمارے
کے ارادہ کرنے سے ہٹ گیا۔ اور حیران پریشان رہا۔

تو کسی نے ان میں سے کہا یہ حنیفون کون ہیں تو انہوں نے کہا یہ محمد اور اس کے
صحاب ہیں جن کا دعوے یہ ہے کہ یہ حضرت ابراہیم کے دین حنیف پر ہیں، اس کے بعد کہ
نہ گزری تھی کہ ان کے پاس مسلمانوں کی فتح، کئی خبریں پہنچ گئی۔

عورتوں کے سامنے جنات کا ظہور

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے گھر کے صحن میں بیٹھا
کہ میری بیوی کا قاصد آیا کہ آپ میرے پاس آئیں، مجھے فکر ہوئی چنانچہ میں اندر گیا تو اس نے
کہا ٹھہرو، پھر اس نے اشارہ کر کے کہا یہ سانپ ہے۔ جب میں گھروں سے باہر باد یہ میں تھا
ماجت کے لیے گئی تھی تو اس کو دیکھا تھا پھر مجھے یہ نظر نہ آیا، اب میں اس کو دیکھ رہی ہوں
یہ وہی سانپ ہے میں اس کو پہچانتی ہوں تو حضرت سعدؓ نے خطبہ پڑھا اور اللہ تعالیٰ کی حمد
کی۔ پھر فرمایا: اما بعد: تو نے مجھے تکلیف پہنچائی ہے میں تیرے لیے اللہ کی قسم اٹھاتا ہوں،
میں نے تجھے اب کے بعد دیکھا تو قتل کر ڈالوں گا، تو وہ سانپ حجرہ کے دروازہ سے نکلا
پھر گھر کے دروازہ سے نکل گیا۔ پھر حضرت سعدؓ نے اس سانپ کے ساتھ ایک انسان کو
کیا اور فرمایا تم اس کو دیکھو یہ کہاں جاتا ہے تو وہ اس کے پیچھے ہو گیا جی کہ وہ سانپ مسجد
میں آیا پھر منبر رسول اللہ کے پاس آیا اور اس پر چڑھ کر آسمان کی طرف چلا گیا اور غائب ہو گیا
(در حقیقت یہ ایک جن تھا جو سانپ کی شکل میں ظاہر ہوا تھا)۔

۱۔ الدلائل علی معانی الحدیث بالمشاہد والمثل (مخطوط بخزانہ الرباط) للحدث اللغوی، قاسم ابن ثابت
دمشقی، ۲۔ کاف المہاجران ص ۳۴ ط خیر کثیر کراچی
۳۔ ابن ابی الدنیا (دمشقی) فی الہوائف (۱۳۲)

توں پر جنات کے حملہ سے اللہ تعالیٰ کی حفاظت

حضرت حسن بن حسینؓ کہتے ہیں کہ میں حضرت ربیع بنت معوذ بن عفرہ رضی اللہ عنہا کی میت
پر پہننے کے لیے حاضر ہوا۔ آپ فرماتی ہیں کہ میں اپنی نشست پر بیٹھی تھی کہ میرے گھر کی
بچٹی اور اونٹ کی طرح کا کوئی جانور یا گدھے جیسا کوئی جانور میرا پرگرا، میں نے اس جیسا
پن، پیدائش اور گھبراہٹ کے اعتبار سے کوئی جانور نہیں دیکھا۔ فرماتی ہیں کہ وہ میرے قریب
وہ مجھے پکڑنا چاہتا تھا لیکن اس کے پیچھے ایک کافذ کا ٹکڑا آیا جب اس کو اس (حسن جانور)
میرا اور پڑھا تو اس میں یہ لکھا ہوا تھا:-

مِنْ رَبِّ عَنكِ إِلَى عَنكِ أَمَّا بَعْدُ، فَلَا سَبِيلَ لَكَ عَلَى الْمَرْأَةِ الصَّالِحَةِ
بِنْتِ الصَّالِحِينَ۔

(ترجمہ: یہ رقعہ) عکب کے رب کی طرف سے عکب کی طرف ہے اس کے بعد تمہیں حکم
ہے کہ تمہیں نیک والدین کی نیک بیٹی پر (شرارت کی) کوئی اجازت نہیں ہے۔
آپ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد وہ جہاں سے آیا تھا وہیں سے نکل گیا اور میں اس کے
دور دیکھ رہی تھی۔ حضرت حسن بن حسینؓ فرماتے ہیں کہ پھر انہوں نے مجھے رقعہ دکھلایا جو
میں نے پاس ابھی تک موجود تھا۔

ماور واقعہ

حضرت یحییٰ بن سعیدؓ فرماتے ہیں جب حضرت عمرہ بنت عبد الرحمنؓ کی وفات کا وقت آیا تو
مدست میں بہت سے تابعین جمع ہوئے ان میں حضرت عروہ بن زبیرؓ، حضرت قاسم بن محمدؓ،
ابو سلمہ بن عبد الرحمنؓ بھی تھے۔ یہ حضرات ان کے پاس ہی تھے کہ حضرت عروہؓ کو غشی ہو

گئی اور ان حضرات نے چھت پھٹنے کی آواز سنی پھر ایک کالا سانپ گرا، جو بڑی کھجور (مڑا اور لمبا) تھا اور وہ اس خاتون کی طرف لپکا کہ اچانک ایک سفید کاغذ گرا جس پر لکھا ہوا تھا:-

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ رَبِّ عَكْبٍ إِلَى عَكْبٍ لَتَيْتَ لَكَ عَلَى
بَنَاتِ الصَّالِحِينَ سَبِيلٌ.

ترجمہ: بسم اللہ الرحیم عکب کے رب کی طرف سے عکب کی طرف بہتیں نیک لوگوں کی بیٹیوں پر ہاتھ بڑھانے کی اجازت نہیں ہے۔

جب اس نے اس رقعہ کو دیکھا تو اوپر کو چڑھا جہاں سے اترتا تھا اور وہیں نکل

ایک اور واقعہ

حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عوف بن عوفؓ کی صاحبزادیؓ آپہ لیٹی ہوئی تھیں ان کو معلوم بھی نہ ہوا کہ ایک کالا سیاہ شخص ان کے سینہ پر چڑھ آیا، ان کے حلق میں ڈال دیا، تو اچانک پیلے رنگ کا ایک کاغذ کا ٹکڑا آسمان سے زمین کی آواز ہاتھ تھا حتیٰ کہ ان کے سینہ پر آگرا تو اس (جن) نے اس کو اٹھایا اور پڑھا تو اس پر ہوا تھا:-

مِنْ رَبِّ لَكَيْنِ إِلَى لَكَيْنِ اجْتَنِبِ ابْنَةَ الْعَبْدِ الصَّالِحِ فَإِنَّهُ لَا يَسْبِلُ
لَكَ عَلَيْهَا.

ترجمہ: لکین کے رب کی طرف سے لکین کی طرف یہ حکم نامہ ہے کہ نیک انسان کی بیٹی سے دور رہو تمہارا اس پر کوئی بس نہیں چلے گا۔

۱۔ ابن ابی الدنیا، دلائل النبوة بہیقی (منہ) دلائل النبوة ۱۱۶/۷-۱۱۷، مکائد الشیطان ۱، مصائب الانسان ۱۵۵

وہ فرماتی ہیں کہ وہ اٹھا، اپنا ہاتھ میرے حلق سے ہٹایا اور اپنا ہاتھ میرے کھٹنے پر مارا اس پر ورم آگئی حتیٰ کہ بھری کے سر کی طرح (پھول) گیا۔ یہ فرماتی ہیں کہ پھر میں حضرت عائشہؓ کی رحمت میں حاضر ہوئی اور یہ واقعہ ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا: اے چچا کی بیٹی! جب تو حیض میں تو اپنے کپڑوں کو سمیٹ کر رکھا کر، تو یہ تمہیں کبھی بھی تکلیف نہیں پہنچا سکے گا۔ انشاء اللہ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی اس کے باپ کی وجہ حفاظت دہائی تھی کیونکہ وہ جنگ بدر میں شہید ہوئے تھے۔

بن لوگوں کو فتویٰ دے رہا تھا

حضرت یحییٰ بن ثابتؓ فرماتے ہیں کہ میں حضرت حفص طائفی کے ساتھ منیٰ میں تھا کہ دہم لے دیکھا کہ ایک سفید سر والا سفید ریش لوگوں کو فتوے دے رہا ہے تو حضرت حفصؓ نے مجھ سے فرمایا اے ابوالیوب! اس بوڑھے کو دیکھ رہے ہو جو لوگوں کو فتوے دے رہا ہے، یہ غریت (جن) ہے پھر حفص اس کے قریب گئے میں ان کے ساتھ تھا جب اس نے حضرت انسؓ کو دیکھا تو جوتے اٹھائے اور بھاگ گیا، لوگ بھی اس کے پیچھے بھاگے حفصؓ یہی کہہ رہے تھے اے لوگو! یہ غریت (جن) ہے۔

انسان کو جن کا وعظ

ابوخلیفہ عبدیؓ فرماتے ہیں کہ میرا تھوڑا سا بچہ فوت ہو گیا جس کا مجھے بہت صدمہ ہوا کسی نے سورۃ آل عمران کی آخری آیات تلاوت کیں، جب وہ (وَمَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ لِلْآبَرَارِ) تک پہنچا تو کہا اے ابوخلیفہ! میں نے کہا لبیک۔ کہا تم کیا چاہتے ہو کہ اسی دنیا ہی کے لیے

۲۔ ابن ابی الدنیا، بہیقی (منہ) مکائد الشیطان (۸) ۱۱۷، دلائل النبوة بہیقی ۱۱۶/۷
۳۔ ابن عبد الرحمن ہروی (منہ)

زندگی مخصوص ہو کر رہ جائے؟ تم زیادہ شان والے ہو یا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم؟ ان صاحبزادہ حضرت ابراہیمؑ بھی تو فوت ہوا؟ تو آپ نے فرمایا آنکھیں آنسو بہا رہی ہیں، دل ٹمکنے ہے لیکن ہمیں کوئی ایسی بات نہیں کہنی چاہیے جو اللہ تعالیٰ کو ناراض کر دے؟ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ اپنے بیٹے سے موت کو دور کر دو جو تمام مخلوق کے لیے لکھی جا چکی ہے؟ یا تم چاہتے کہ اللہ تعالیٰ پر ناراض ہو جاؤ اور اس کی مخلوق کے متعلق تدبیر کو رد کر دو؟ اللہ کی قسم! اگر موت نہ ہوتی تو زمین اتنا وسیع نہ ہوتی، اگر دکھ تکلیف نہ ہوتے تو مخلوق کسی عیش سے فائدہ نہ اٹھا سکتی۔ پھر اس نے کہا تمہیں کوئی ضرورت ہے؟ میں نے پوچھا اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے تم کو ہو؟ اس نے کہا میں تیرے پڑوسی جنات میں سے ایک ہوں۔

سمجھدار جنات کی حکایت

حضرت اسحق بن عبد اللہ بن ابی فروہؒ فرماتے ہیں کہ جنات کے کچھ افراد انسان کی شکل اختیار کر کے ایک آدمی کے پاس آتے اور کہا تم اپنے لیے کون سی شے کو پسند کرتے ہو؟ کہا اونٹ پسند کرتا ہوں۔ انہوں نے کہا تم نے اپنے لیے سختی، محنت اور بطویل مصیبت کو پسند کیا ہے تجھے مسافر کی لاحق ہوگی جو تمہارے دوستوں سے تمہیں دور کر دے گی رکیونکہ اونٹوں والوں کو یہی پیش آتا ہے، پھر یہ اس کے پاس سے نکل کر دوسرے آدمی کے پاس گئے، کہا تم کو پوچھا تم اپنے لیے کون سی چیز پسند کرتے ہو؟ کہا غلاموں کو پسند کرتا ہوں۔ انہوں نے کہا تم بہت عزت ہوگی، میخوں کی طرح غصہ پائے گا اور مال اور دروازے سفر حاصل ہوں گے۔ یہ اس سے نکل کر ایک اور شخص کے پاس گئے اور پوچھا تمہیں کیا پسند ہے؟ کہا بکریاں پسند ہیں۔ تو ان جنات نے کہا کھانا حلال کا ہوگا، سائل کی ضرورت کا پورا کرنا بھی حاصل ہوگا۔ میں شرکت نہیں کر سکو گے، آرام بھی نہیں پاسکو گے اور دکھ سے راحت بھی نہ ملے گی۔

کے پاس سے روانہ ہوئے اور ایک اور شخص کے پاس پہنچے اور پوچھا تمہیں اپنے پاس کے لیے کون سی شے پسند ہے؟ کہا درختوں کو پسند کرتا ہوں۔ تو جنات نے کہا براٹھ کھجور پورے سال کے لیے کافی ہیں۔ یہ سردی اور گرمی دونوں کا مال ہے، پھر اس سے روانہ ہوئے اور ایک اور آدمی کے پاس پہنچے اور کہا تمہیں اپنے لیے کون سی شے پسند ہے؟ کہا میں کھیتی باڑی کو پسند کرتا ہوں۔ کہا تیری گذران اس طرح سے مقرر ہوئی کاشت کاری کرے گا تو پائے گا اگر نہیں کرے گا تو نہیں پائے گا۔ پھر یہ اس سے بھی روانہ ہوئے اور ایک اور شخص کے پاس پہنچے اور پوچھا تمہیں اپنے لیے کون سی شے پسند ہے؟ اس نے فرمایا پہلے تم اپنے متعلق بتاؤ کہ تم کون ہو؟ تاکہ میں تم سے کوئی سکون پھر ان کے پاس روٹی لے آئے تو جنات نے کہا کار آمد گندم ہے۔ پھر وہ ان کے رشتہ لے کر آئے تو جنات نے کہا روح ہے جو روح کو کھائے گی یہ جتنا کم اتنا ہی ہے کثرت سے، پھر وہ کھجور اور دودھ لے کر آئے تو جنات نے کہا کھجوروں کی کھجور، بریوں کا دودھ ہے اللہ کا نام لے کر کے کھاؤ جب کھا چکے تو کہا آپ یہ تبتلائیں کہ سی شے زیادہ تیز ہے اور کون سی زیادہ حسین ہے؟ اور کون سی شے خوشبو کے سے زیادہ عمدہ ہے؟ اس آدمی نے فرمایا سب سے تیز وہ ٹھوکی داڑھ ہے جو ٹھوکی میں (کھانا وغیرہ) ڈالتی ہے اور سب سے حسین وہ بارش ہے جو اونچی زمین پر گرنے کا ظاہر ہونے پر بڑے اور خوشبو کی زیادہ عمدگی اس گلی کی ہوا ہے جو بارش کے ہوتی ہے۔

ان جنات پوچھا اب آپ یہ بتلائیں کہ آپ اپنے لیے کون سی شے پسند کرتے ہیں؟ لے فرمایا میں موت کو پسند کرتا ہوں۔ انہوں نے کہا آپ نے تو ایسی تمنا کی ہے جو پہلے کسی نے نہیں کی۔ اب آپ ہمیں کچھ وصیت بھی فرمائیں اور توشہ سفر عنایت آپ نے ان کے لیے دودھ کا ایک مشکیزہ دیا اور فرمایا یہ تمہارا توشہ سفر ہے۔

انہوں نے کہا وضیت بھی فرمائیں۔ فرمایا لا الہ الا اللہ پڑھا کر ویہ آگے پیچھے کی سب باتوں کے لیے کافی ہے۔ اس کے بعد وہ جنات آپ کے پاس سے روانہ ہو گئے اور آپ کو جنات اور انسانوں پر ترجیح دے رہے تھے۔
ابونصر ہاشم بن قاسم فرماتے ہیں یہ شخص جن کو یہ جنات (سب سے آخر میں) ملے تھے حضرت عومیر ابوالدرداء رضی اللہ عنہ تھے۔

عجیب ترین علاج

حضرت زید بن وہبؒ فرماتے ہیں کہ ہم نے ایک جنگ میں شرکت کی، پھر ایک جنگ میں اترے، وہاں پر ایک بہت بڑا حجرہ موجود تھا۔ (ہماری) جماعت کے ایک آدمی نے کہا میں نے ایک بہت بڑا حجرہ دیکھا ہے شاید تمہیں اس کے رہائشی سے اذیت ہو۔ تم آگ لگ یہاں سے اٹھاؤ (یعنی پڑاؤ کی یہ جگہ بدل لو) جب وہ (رہائشی) رات کو ٹوٹا تو اس نے کہا تم نے ہمارے گھر میں اپنے ساتھیوں کو دور کیا اس لیے میں تمہیں طب کا علم بتاتا ہوں جس سے تندرستی ہوتی ہے وہ یہ کہ جب کوئی مریض تمہیں درد کی شکایت کرے تو جو تیرے جی میں آئے وہی اس کا علاج ہے۔

(فائدہ) اس کے آگے کتاب البہواف لابن ابی الدنیا میں یہ اضافہ بھی ہے کہ ان پاس مسجد کوفہ میں لوگ علاج کے لیے آتے تھے، چنانچہ ایک بڑے پیٹ والا شخص آیا اور کہا کوئی دوا بتاؤ تم میری حالت دیکھ رہے ہو میں کھاؤں تب بھی نہ کھاؤں تب بھی یہی ہے (یعنی پیٹ پھولا رہتا ہے) تو اس علاج کرنے والے جوان نے کہا اے لوگو! تم تعجب کرتے یہ جو مجھ سے علاج کا پوچھ رہا ہے یہ آج دوپہر کے وقت مر جائے گا تو یہ شخص

۱۔ ابن ابی الدنیا (منہ) ولم اجدہ فی البہواف وکان شیطان کلاہما لابن ابی الدنیا والحکایت مرہ ۱۰
۲۔ کام المرجان للثعلبی ص ۸۵ طغیر کثیر کراچی (امداد اللہ)

مل گیا۔ پھر تندرست ہونے کے بعد واپس آیا جب کہ اس حکیم کے پاس اور لوگ بھی بیٹھے ہوئے تھے اس نے آتے ہی کہنا شروع کر دیا کہ (حکیم) تجھو! ہے (میں تو زندہ ہوں حالانکہ اس نے کہا تھا کہ تم دوپہر تک مر جاؤ گے) تو حکیم نے کہا اس سے یہ تو پوچھو کہ اس کے درد کا کیا ہوا (آرام آیا کہ نہیں؟) اس نے کہا درد تو ختم ہو گیا۔ تو حکیم نے کہا میں نے اسی علاج کے لیے تو اسے اس طرح سے دیا تھا۔

جنات کنویں سے پانی پینے پر پتھر مارتے تھے

حضرت ابو مسیرہؒ فرماتے ہیں کہ جنات اور انسان قاضی محمد بن غلاشہ کے پاس مدینہ شریف کے ایک کنویں کا جھگڑالے کر گئے، ابو مسیرہ سے سوال کیا گیا کہ کیا جنات ان کے سامنے بھی آتے تھے؟ فرمایا سامنے تو نہیں آتے تھے صرف انہوں نے ان کی بات چیت سنی تھی۔ اور انسانوں کے لیے یہ فیصلہ کیا کہ وہ طلوع آفتاب سے غروب تک اس سے پانی لیا کریں اور جنات کے لیے یہ فیصلہ کیا کہ وہ غروب آفتاب سے طلوع فجر تک اس کنویں سے پانی لیا کریں۔ اس حکایت کے ناقل کہتے ہیں انسانوں میں سے جب کوئی اس کنویں سے غروب آفتاب کے بعد پانی لیتا تو اس پر پتھر پڑتے تھے۔

بڑا عالم جنات میں ہے یا انسانوں میں؟

علی بن سرح کہتے ہیں کہ جنات کے کچھ لوگ جمع ہوئے اور کہا ہمارا عالم انسانوں کے عالم سے زیادہ عالم ہے۔ تو انسانوں اور جنوں کا اس میں اختلاف ہوا اور طے یہ پایا کہ قائف بن خشم کے پاس چلتے ہیں چنانچہ وہ اس کے پاس گئے اور اس کے خیمہ میں داخل ہو گئے وہاں

۱۔ ابن ابی الدنیا (منہ) فی البہواف ص ۱۳۲

۲۔ کتاب العجائب ابوسلمان محمد بن عبد اللہ بن زبیر الرعبی الحافظ (منہ) اکام المرجان ص ۸۵ طغیر کثیر کراچی

ایک بوڑھا بیٹھا ہوا تھا اس نے کہا کس غرض سے آئے ہو؟ کہا ہمارا اونٹ گم ہو گیا ہے۔ آپ کے پاس اس لیے آئے ہیں کہ آپ یہاں کہیں اونٹ تلاش کر دیں۔ تو بوڑھے نے کہا میں بہت کمزور ہوں میرا دل بھی میرے جسم کا حصہ ہے وہ بھی کمزور ہو گیا ہے جیسے میرا جسم کمزور ہو گیا ہے، انہوں نے کہا تم اسی حالت میں ہمارے ساتھ چلو اور دیکھ دو۔ بوڑھے نے کہا میں نے تمہیں اپنی حالت بتادی ہے لیکن تم میرے غلام کے پاس جاؤ وہ تمہیں دیکھ دے گا انہوں نے کہا ہم آپ کے پاس اس لیے آئے ہیں کہ آپ ہمارے ساتھ کوئی چھوٹا لڑکا ہی لے دیں تو بوڑھے نے اس سے بھی انکار کر دیا، پھر وہ بچے کے ساتھ نکل چلے جب خیموں سے اُترے تو ان کے سامنے سے ایک پرندہ گُزرا اس نے ایک پر فیچے کیا اور دو سراؤ پر کیا، تو وہ اٹھ کھڑا ہوا اور کہا اے لوگو! اللہ سے ڈرو میرے علاوہ اس کو کوئی یاد نہیں کر رہا میں تو نہیں بچے ہوں، تم اللہ سے ڈرو اور مجھے چھوڑ دو انہوں نے کہا کیسے؟ ہمیں بتلاؤ تو سہی؟ بچے نے کہا تم نے پرندہ کی طرف دیکھا نہیں جو تمہارے سامنے سے گُزر رہا ہے، اس نے ایک پر تھکایا ہے اور ایک اٹھایا ہے اس نے مجھے آسمان اور زمین کے رب کی قسم دی ہے کہ اُن کا اونٹ گم نہیں ہوا۔ (اس لیے یقیناً تم لوگ جن ہوا انسان نہیں ہو۔ تو جنات نے کہا خدا تمہیں رسوا کرے اپنے باپ کے پاس چلے جاؤ (واقعی جنات کی بجائے انسانوں میں بڑے عالم میں)۔

جنات انسانوں سے ڈرتے ہیں

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں میں ایک رات نماز ادا کر رہا تھا کہ اچانک میرے سامنے ایک آدمی کھڑا ہو گیا تو میں نے اس کو قابو کرنے کی تیاری کی تو اس نے جمپ لگایا اور دیوار کے پیچھے جا پڑا میں نے اس کے گرنے کی آواز بھی سُنی تھی اس کے بعد وہ کبھی بھی میرے پاس نہیں آیا۔ حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں یہ جنات تم سے اسی طرح سے ڈرتے ہیں جس طرح سے

۱۔ کتاب العجائب ابو عبد الرحمن ہر وی حافظ شکر (منہ)

جنات سے ڈرتے ہو۔

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ جنات شیطان سے گھبراتے ہو شیطان اس سے بھی زیادہ سے گھبراتا ہے جب وہ تمہارے سامنے آئے تو تم اس سے ڈرانہ کرو ورنہ وہ تم پر ہمارے جانے کا تم اس کے مقابلہ کے لیے تیار ہو جایا کرو وہ بھاگ جائے گا۔ ابو ثعلبہؒ فرماتے ہیں مجھے یحییٰ بن زرارہؒ نے دیکھا کہ میں رات کے وقت گلیوں میں جانے سے روک رہا ہوں تو مجھے فرمایا جس سے ہم ڈرتے ہیں وہ تو زیادہ ہم سے ڈرتے ہیں۔

۲۔ ابن ابی الدنیا (منہ)

۳۔ ابن ابی الدنیا (منہ)

۴۔ ابن ابی الدنیا (منہ)

انسانوں کا تسخیر جنات

گھڑوں میں بند جنات

حضرت عمر بن عبد العزیزؓ نے موسیٰ بن نصیرؓ مغرب کے گورنر سے سوال کیا کیونکہ یہ موسیٰ بن نصیرؓ لشکر اسلام کے سپہ سالار بنا کہ جنگوں کے لیے روانہ کیے جاتے تھے اور انہوں نے مغرب کے علاقے اور ممالک فتح کیے تھے کہ سمندر کی کوئی عجیب بات جو تم نے دیکھی یا سنی ہو بیان تو انہوں نے فرمایا کہ ہم سمندر کے جزائر میں سے ایک جزیرے میں گئے ہم نے وہاں پر ایک قبر شدہ گھر دیکھا اور اس میں سترہ سبز گھڑے دیکھے جس پر حضرت سلیمان علیہ السلام کی مہر لگی ہوئی تھی تو میں نے درمیان والے، قریب والے اور اُدپر والے گھڑے کو پیش کرنے کا حکم دیا تو ان کو گھڑے صحن میں لایا گیا۔ میں نے ایک کے کھولنے کا حکم دیا تو اس میں سورخ کیا گیا تو اس میں ایک شیطان تھا جس کے ہاتھ اس کی گردن سے بندھے ہوئے تھے وہ کہہ رہا تھا کہ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو نبوت کا شرف بخشا ہے میں زمین میں فساد کرنے کے لیے پھر کبھی نہیں آؤں گا۔ پھر اس شیطان نے (ادھر ادھر) دیکھا اور کہا اللہ کی قسم! نہ تو مجھے سلیمان نظر آ رہا ہے نہ اس کا ملک پھر اس نے زمین میں غوطہ لگایا اور زمین غائب ہو گیا۔ باقی گھڑوں کے متعلق میں نے حکم دیا تو ان کی ان کی جگہ پر رکھ دیا گیا۔

مذکورہ واقعہ کی ایک اور روایت

موسیٰ بن نصیرؓ جہاد کے لیے سمندر کے راستہ سے چلے تھے کہ وہ تاریک سمندر تک جا رہے

لے کتاب العجائب للحافظ شکر (منہ)

میں کو ان کے رُخ پر چلتا ہوا چھوڑ دیا۔ پھر انہوں نے کشتیوں کے پاس کچھ آواز سنی، دیکھا تو سمندر کے کھڑے ہیں ان میں سے ایک کھڑا اٹھایا تو اس کی مہر توڑنے سے ڈر گئے اور حکم دیا کہ اس کھڑے سے سورخ کر دو جب گھڑے کا منہ ایک پیالے کے برابر ہو گیا تو ایک چھینے والے کی آواز آئی کہہ رہا تھا تمہیں اللہ کی قسم اسے اللہ کے نبی میں آئندہ کوئی ایسی شرارت نہیں کروں گا، تو بن نصیر نے کہا یہ تو ان شیاطین میں سے ہے جن کو حضرت سلیمان بن داؤدؑ نے قید کیا تھا، پھر اسے اس سورخ کو بند کر دیا گیا۔ پھر انہوں نے کشتی پر ایک آدمی کو دیکھا جو گھوڑے پر بٹھا اور دیکھ کر کہہ رہا تھا، اللہ کی قسم! تم وہی ہو اگر تمہارا مجھ پر احسان نہ ہوتا تو میں تم کو سب غرق کرتا۔

(فائدہ) یہ موسیٰ بن نصیرؓ حضرت معاویہؓ کے زمانہ میں سمندر کے راستوں سے جہاد پر مامور تھے اندلس انہوں نے فتح کیا تھا، کہا جاتا ہے جتنے کافر انہوں نے قید کیے اور کسی نے نہیں کیے۔ واللہ اعلم۔ (امداد اللہ انور)

ات سے نیکی کا بدلہ

ولید بن ہشام کہتے ہیں کہ عبید بن ابرص اور اس کے ساتھی سفر میں تھے یہ ایک سانپ کے سے گزرے جو گرمی کی شدت سے تڑپ رہا تھا ان میں سے ایک شخص نے اس کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تو عبید نے کہا اس پر جو مصیبت ہے اس کی وجہ سے یہ ایک قطرہ پانی کا زیادہ ہے پھر وہ اترے اور اس پر پانی ڈال دیا پھر یہ سب چل پڑے۔ حتیٰ کہ یہ بُری طرح سے بھٹک رہے اور راستہ بھی گم ہو گیا۔ یہ اسی پریشانی میں تھے کہ ایک ہاتھ نے آواز دے کر کہا ہ

العجائب لشکر (منہ)

اکام المرجان ص ۱۸ ط خیر کثیر (مترجم)

يَا أَيُّهَا الرُّكَبُ الْمَضِلُّ مَذْهَبٌ دُونَكَ هَذَا الْبُكْرُ مَنَا فَأَرْكَبُهُ
حَقٌّ إِذَا اللَّيْلُ تَوَلَّى مَغْرِبَهُ وَ سَطَعَ الْفَجْرُ وَ لَاحَ كَوْكَبُهُ
فَخَلَّ عَنْهُ رَحْلُهُ وَ سَبَّحَهُ

ترجمہ ① اے راستہ سے بھٹک جانے والی جماعت! یہ جوان اونٹ لو اور سوار ہو جاؤ۔
② جب رات ختم ہو جائے، صبح روشن ہو جائے اور سورج طلوع ہو جائے۔
③ تو اس کی منزل اور سموار میدان سے ہٹ جانا۔

پس جب وہ رات ہی کو وہاں سے چل کر پورے دس دن اور راتوں کے برابر چلے
تب جگر سورج طلوع ہوا تو عبید نے کہا۔

يَا أَيُّهَا الْمَرْءُ قَدْ انْجَحْتَ مِنْ غَيْرِ وَمِنْ فَيَافٍ يَضِلُّ الرَّاكِبُ الْهَادِي
هَلَّا تَخْبِرُنَا بِالْحَقِّ نَعْرِفُهُ مِنَ الَّذِي جَادَ بِالنِّعْمَاءِ فِي الْوَادِي

ترجمہ اے جوان! تو نے (میں) غم سے نجات دی اور اس بیابان جنگل سے بھی جس میں
واقف کار سوار بھی گم ہو جاتا ہے۔

۲۔ تو ہمیں سچ سچ نہیں بتلائے گا تا کہ ہمیں بھی معلوم ہو کہ تو کون ہے جس نے (اس بیابان
وادی میں نعمتوں کی سخاوت کی ہے۔

تو اس (جن) نے جواب دیا۔

أَنَا الشُّجَاعُ الَّذِي ابْصَرْتَهُ رَمَضًا فِي ضَحْضَحٍ نَازِحٍ سِيرَى بَهْ صَادِي
نَجَّدْتَ بِالْمَاءِ لَمَّا ضَنَّ شَاوِبُهُ رَوَيْتَ مِنْهُ وَلَمْ تَبْخُلْ بِانْجَادِ

الْخَيْرِ يَمَقِي دَانَ طَالَ الزَّمَانُ بِهِ وَالشَّرَّ اخْبَثَ مَا أَوْعَيْتَ مِنْ نَادِ

ترجمہ ① میں وہ بہادر ہوں جس کو تو نے گرم ریت پر دور دراز (بیابان) میں تڑپتے دیکھا۔
جس کی وجہ سے میرا شکار کرنا آسان ہو گیا تھا۔

② تُو نے پانی کی اس وقت سخاوت کی جب اس کے پینے والا سخل کرتا ہے تُو نے

کیا اور کم ہونے کے ڈر سے سخل نہ کیا۔

۲۔ نیکی باقی رہتی ہے اگرچہ زمانہ طویل ہو جائے، اور شر بدترین ہے جس کو تُو نے توشتہ سفر
بڑایا۔

اور انسان کی کشتی

ہیشتم فرماتے ہیں، اور میرا ایک ساتھی دونوں کہیں سفر کو نکلے ہم نے ایک عورت کو
دکھڑے ہوئے دیکھا اس نے ہم سے سواری کا سوال کیا تو میں نے اپنے ساتھی سے کہا تم اسے
لو تو اس سے اپنے پیچھے بٹھالیا تو اس عورت نے میرے ساتھی کی طرف دیکھا اور اپنا منہ کھولا،
اس کے منہ سے حمام کے چولہے جیسے انگارے نکل رہے تھے تو میں نے اس عورت پر حملہ کر دیا
اور اپنے لگی میں نے مہتار کیا تصور کیا ہے اور چھیننے لگی تو میرے ساتھی نے کہا تو اس سے کیا چاہتا ہے؟
کہ گھڑی چلتا رہا میں پھر اس کی طرف متوجہ ہوا تو اس نے منہ کھولا ہوا تھا اور اس کے منہ سے
اس کے چولہے کی طرح کئے انگارے نکل رہے تھے تو بھی میں نے اس پر حملہ کر دیا، اس نے تین مرتبہ
البا جب میں نے یہ تماشا دیکھا تو اس کو پکا ارادہ کر کے دبوچ لیا تو وہ زمین پر جا گری اور کہنے لگی
میں خدا قتل کرے کتنے سخت دل ہو میری اس حالت کو جس نے بھی دیکھا ہے اس کا دل پارہ پارہ
یا ہے (لیکن ایک تو ہے مجھ سے ڈرنے کی بجائے مقابلہ پر اتر آیا ہے) ۳

ن کے پیشاب سے سر کے بال جھڑ گئے

امام اسمعیٰ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت موت کے علاقہ سے بھاگا اس کے پیچھے پیچھے جادوگر
بھی بھاگا جب اس نے دیکھا کہ جن مجھے پکڑے گا تو اس نے کندیں میں چھڑا نگ لگا دی تو جن

ابن ابی الدنیا (منہ) البواقف (۹۲) ص ۵۵، اکام المرجان ص ۵۸ طبع خیر کثیر کرچی
ابن ابی الدنیا (منہ)

نے اس کے اوپر سے پیشاب کر دیا تو جب وہ شخص کنڑی سے باہر نکلا تو اس کے بال گر گئے اور کوئی بال بھی باقی نہ رہا تھا۔^۱

جنات کے مویشی

حمید بن ہلال یا کسی اور سے روایت ہے کہ ہم کہا کرتے تھے کہ ہرن جنات کے مویشی: مرتبہ ایک لڑکا آیا جس کے پاس تیرکمان تھے درخت ارطاة کے پیچھے چھپ کر بیٹھا اس کا تھا کہ وہ ان ہرنوں میں سے کسی ایک کا شکار کرے تو ایک ہاتھ نے آواز دی جو نظر نہیں آتا۔^۲

ان غلاما ثقف الیدین یسعی بکیدا و بلمہذ میں
متخذ الارطاة جنتین لیقتل التیس مع العنزین

ترجمہ ۱۔ ہاتھوں کے ساتھ تیراندازی کا ماہر کمان کے دونوں کناروں کے درمیانی نہ کاٹنے والی دو تلواروں (سراد تیرکمان ہیں) سے کوشش کر رہا ہے۔

۲۔ ارطاة کے درخت کو ڈھال بنا رکھا ہے تاکہ بھڑی، ہرن اور گائے کو نیزوں سے ڈالے جب ہرنوں نے یہ شعر سنے تو ترتر ہو گئے۔^۳

ایک اور واقعہ

حضرت عمرؓ نے ایک آدمی کو ایک بستی میں روانہ فرمایا اس نے دودھ والی ایک گائے پر حملہ کر کے پکڑ لیا تو ایک جن نے آواز دے کر کہا کہ

لہ الامعی ومنہ اکام المرجان^۴

۳۔ ارطاة ایک درخت ہے جو ریت میں پیدا ہوتا ہے اس کے پتے پیٹے ہوئے ہوتے ہیں جن میں جس کا پھل عناب کے مشابہ ہوتا ہے۔ (مترجم)

۴۔ ابن ابی الدنیا (منہ) البوائف ص ۶۹ (۷۹)

یا صاحب الکفانة المکسورة خل سبیل الطبیة المصروفة
فانہا لصبیة مضرورة غاب ابوہم غیبة مذکورة

فی کورة لا بورکت من کورة

ترجمہ ۱۔ اے ٹوٹے ہوئے تیردان ولے دودھ والی ہرنی کو تھوڑ دے۔

۲۔ یہ ایک محتاج بچی کی ملکیت ہے جس کے والد کا غائب ہو جانا مشہور ہو چکا ہے۔

۳۔ ایسے ضلع میں (غائب ہوا ہے) جہاں سے اس کے لیے کوئی برکت نہ ہو (تاکہ وہ واپس نہ آئے)

ان سے نیکی کا بہترین بدلہ

قبل از اسلام زمانہ جاہلیت میں مالک بن خرم قبیلہ عکاظ کی طرف جارہے تھے جب انہوں نے مار لیا تو ان کو شدید پیاس لاحق ہوئی اور ایک ایسی جگہ جا پہنچے جس کا نام اُجیرہ تھا انہوں نے اس میں کھینچا اور پیاس کے مارے اس کا خون پینے لگے جب اس کا خون ختم ہوا تو اس کو ذبح کیا اور اس کو جمع کرنے کے لیے نکل کھڑے ہوئے اور مالک اپنے خیمہ میں چھپے بیٹھے رہے ایک رات سے ایک سانپ کے پیچھے بھاگا اور سانپ آگے بھاگا حتیٰ کہ مالک کے پالان میں گھس گیا اس میں پناہ لے لی وہ شخص بھی اس کے نشان پر وہاں پہنچ گیا اور کہا اے مالک اپنے پاس سے پانی کو قتل کر دو تو مالک جاگ اٹھے اور سانپ کی طرف دیکھا اور اس کو پناہ دے دی اور جو ان میں تمہیں منع کرتا ہوں تم اس کو تھوڑ دو تو وہ باز آگیا اور سانپ اپنی محفوظ جگہ پر چلا گیا اور ان کو بھی روانہ ہو گیا، جب ان کو سخت پیاس لگی تو کسی ہاتھ نے ان کو آواز دی کہ

یا ایہا القوم لا ماء اما کم
ثم اعدوا سائمة فالماء عن کتب
حقی تسوموا المطایا یومہا الثعبا
عین رواء و ماء ینہب اللغبا

۵۔ ابن ابی الدنیا (منہ) البوائف ص ۶۸ (۷۸)

حتى اذا ما اصبتم منه ريكم فاسقوا المطايا ومنه وفاملا والقربا

(ترجمہ) ۱) اے لوگو! تمہارے آگے پانی نہیں ہے یہاں تک کہ تم اپنی سواریوں کو ٹھکانا
مبتلا کر دو (یعنی دُور تک سفر کر لو)

(۲) پھر پیاس کو ختم کرو تمہیں بہت زیادہ پانی ایک ٹیلہ کے پاس ملے گا جو
کو ختم کر دے گا۔

(۳) جب تم سیر ہو چکو تو اپنی سواریوں کو بھی پانی پلاؤ اور اس سے مشکیزے بھی بھر دو
تو یہ لوگ شامہ میں جا اترے وہاں پہاڑ کی جڑ میں ایک چشمہ اُبل رہا تھا انہوں نے
پیا اور اپنے اونٹوں کو بھی پلایا اور اس سے کچھ ساتھ بھی لے لیا اور حفاظ پہنچ گئے
واپسی میں اسی مقام پر پہنچے تو کچھ بھی نہ تھا اور ایک ہاتھ نے آواز دی کہ

يا مال عني جزاك الله صالحه هذا وداع لكم مني والسلام

لا تزهدن في اصطناع العرق مع هذا

ان الذي يحرم المعروف محروم

من يفعل الخير لا يعدم مغبته

انا الشجاع الذي انجيت من ذوق

شكوت ذلك ان الشكر مقصور

(ترجمہ) ۱) اے مالک اللہ تعالیٰ تمہیں میری طرف سے جزائے خیر عطا کرے، یہ میری
الوداع ہے اور سلام ہے۔

(۲) کسی کے ساتھ نیکی کرنے سے کنارہ کشی مت کرنا جو خیر خواہی سے محروم کرتا ہے
بھی محروم رہتا ہے۔

(۳) جو خیر خواہی کرتا ہے وہ قابل رشک ہوتا ہے جب تک زندہ رہتا ہے انا

(۴) میں وہی سانپ ہوں جس کو تم نے موت سے بچایا تھا میں نے اس کا شک

شکر لازم ہے پھر ان لوگوں نے چشمہ تلاش کیا تو نہ پایا بلکہ

سہ ابن ابی الدنیا (منہ) الہوائف (۹۷) ۱۲۰

لہ اونٹ تلاش کرنے والا جن

حضرت ابو بکر صدیقؓ کی اولاد میں سے ایک شخص حضرت ابو بکرؓ کے گزرتے ہیں یہ فرماتے
میں نے بنو عقیل کے ایک آدمی سے سنا وہ کہتا تھا کہ میں نے ایک اونٹ پکڑا اور گھر میں
باندھ دیا جب رات ہوئی تو ایک ہاتھ کو لپٹے ہوئے سنا اے فلا نے! تم نے بیٹیوں کا
ہاتھ دیکھا ہے؟ اس نے کہا ہاں مجھے ایک لڑکے نے بتایا ہے کہ ایک انسان نے اس کو پکڑا
اور آئی قسم! اگر اس نے اس میں کوئی نقصان کیا تو میں بھی ویسا ہی نقصان کر ڈالوں گا جب میں نے
سُنی تو اس اونٹ کے پاس جا کر اس کو چھوڑ دیا۔ پھر کسی کو سنا جو اس کو بلارہا ہے میں اس
کا ہرٹ گیا تو وہ ایسے بلبلارہا تھا جیسے اونٹ بلبلاتا ہے بلکہ

ان جنات کی عبادت کرتے تھے

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انسانوں کا ایک طبقہ جنات کے ایک طبقہ کی عبادت
کرتا تھا جنات کا یہ گروہ تو مسلمان ہو گیا لیکن انسان پھر ان کی عبادت کر رہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ
نازل فرمائی :-

اُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ

(ترجمہ) یہ لوگ کہ جن کو مشرکین (اپنی حاجت روائی یا مشکل کشائی کے لیے) پکار رہے

ہیں وہ خود ہی اپنے رب کی طرف (پہنچنے کا) ذریعہ ڈھونڈ رہے ہیں۔

مسلم حجاج بن علاط

حضرت واثلہ بن اسقعؓ فرماتے ہیں کہ حضرت حجاج بن علاط الہزارمیؓ کے اسلام لانے کا سبب

ابن ابی الدنیا (منہ) الہوائف ابن ابی الدنیا ص ۱۲۷ (۱۲۷)

روای سنائی (منہ) بخاری کتاب التفسیر سورۃ الاسراء جلد ۲۸ طبع کراچی، مسلم کتاب التفسیر آخری صفحہ (مترجم)

یہ ہوا کہ یہ اپنی قوم کے چند افراد کے ساتھ مکہ روانہ ہوئے تھے جب خطرناک وادی میں آئے تو ان کو ساتھیوں نے کہا: اے ابولکلاب! اٹھ اپنے اور اپنے ساتھیوں کے لیے امان بھاگ جانا اٹھے اور ان کے گرد چکر لگایا اور حد بند کی کی اور یہ شعر کہے:۔

اعیذ نفسي و اعیذ صبحی

من كل جن بهذا النقي

حتى اذوب سالما وركبي

میں اپنی اور اپنی جماعت کی پناہ طلب کرتا ہوں، اس وادی کے ہر جن سے، اور میری جماعت صحیح سالم لوٹ جائیں۔

حضرت (حجاج بن علاط) فرماتے ہیں میں نے (ان اشعار کے کہنے کے بعد) کسی آیت سنی:-

يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ إِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَنْفُذُوا مِنْ أَقْطَارِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ فَانْفُذُوا لَا تَنْفُذُونَ إِلَّا بِسُلْطَانٍ. (سورة الرحمن آیت ۳۳)

ترجمہ: اے گروہ جن و انس! اگر تم کو یہ قدرت ہے کہ آسمان اور زمین کی حدود سے کہیں باہر نکل جاؤ تو (ہم بھی دیکھیں) نکلو، (مگر) طاقت کے بغیر نہیں نکل سکتے (اور طاقت ہے نہیں، پس نکلنے کا واقع ہونا بھی ممکن نہیں)۔

جب یہ مکہ میں پہنچے تو مجلس قریش کو بتلایا تو انہوں نے کہا اے ابولکلاب! قسم بخدا! ہو گیا ہے محمدؐ کا دعویٰ ہے کہ یہ آیت اس پر نازل ہوئی ہے۔ انہوں نے فرمایا اللہ کی قسم میں نے بھی سنا ہے اور میرے ان ساتھیوں نے بھی، یہ اسی طرح بیٹھے ہوئے تھے کہ ماہ آئے تو وفد قریش نے ان کو کہا اے ابوہشام! ابولکلاب جو کہہ رہے ہیں تم نے بھی سنا ہے، نے کہا یہ کیا کہہ رہے ہیں؟ تو انہوں نے اپنا واقعہ بتلایا: تو عاص بن وائل نے کہا تم اس کیوں ہو رہے ہو یہ آیت جس کو انہوں نے وہاں پر سنا ہے یہ (آنحضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ہے۔

بارک) پر اتفاق ہوئی ہے۔ پھر اس قوم کفار نے مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روکا لیکن مدینہ میں میری بصیرت اور بڑھ گئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد نے بتلایا کہ وہ مکہ سے مدینہ میں تو میں اپنی سواری پر سوار ہو کر روانہ ہو گیا حتیٰ کہ مدینہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گیا اور جو کچھ سنا تھا آپ سے عرض کر دیا تو آپ نے ارشاد فرمایا:-

سَمِعْتُ وَاللَّهِ الْحَقَّ هُوَ وَاللَّهُ مِنْ كَلَامِ رَبِّي الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيَّ وَلَقَدْ سَمِعْتُ حَقًّا يَا أَبَا كَلَابٍ.

ترجمہ: اے ابولکلاب! قسم بخدا تم نے جو کچھ سنا حق سنا، اللہ کی قسم یہ میرے رب کا کلام ہے جو اس نے مجھ پر نازل فرمایا ہے۔

ترجمہ: میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ مجھے اسلام کی تعلیم فرمائیں تو آپ نے مجھے کلمہ اسلام پڑھائی اور فرمایا:-

يَسِّرْ إِلَى قَوْمِكَ فَأَدْعُهُمْ إِلَى مِثْلِ مَا أَدْعُوكَ إِلَيْهِ فَإِنَّهُ الْحَقُّ.

اپنی قوم کی طرف روانہ ہو جاؤ، ان کو اس کی دعوت دو جس طرح کہ میں نے تمہیں اس کی دعوت دی ہے یہ دین حق ہے۔

ف جنت کے ذریعہ ہدایت

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک دن اپنے ہم نشین حضرات میں سے موجود افراد کو ایام جنات کے متعلق کچھ ذکر کروا دیا۔

تو ایک آدمی نے کہا اے امیر المؤمنین! میں اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ ملک شام کے

ابو ابی الدنیا ہواقف، الجان دمنہ، الہواقف، (ام)، صلا، کنز العمال حدیث نمبر ۳۶۹۷۹ بحوالہ ہواقف ابو ابی الدنیا و تاریخ دمشق ابن عساکر، اس روایت میں ابوب بن سوید اور محمد بن عبد اللہ بن شعیف ہیں۔ (کنز العمال ۳/۳۴۹)

لیے نکلا، ہم نے سینک ٹوٹی ہرٹی پکڑی، اس وقت ہم چار شخص تھے، ہمارے پیچھے سے ایک سٹرم آیا اور کہا اس کو تھپڑ دو، میں نے کہا مجھے اپنی زندگی کی قسم میں اس کو بالکل نہیں تھپڑوں گا۔ اس نے کہا تم نے ہمیں اس راستہ میں دیکھا ہے اللہ کی قسم ہم دس افراد سے بھی زائد ہیں اور ہم جنات کو انوا بھی کہہ لیتے ہیں، یا امیر المؤمنین! اس نے یہ کہہ کر مجھے پاگل کر دیا، جتنی کہ ہم دیر غنائن میں جا پہنچے، وہاں سے بھی روانہ ہو گئے وہ بھی ہمارے ساتھ تھا کہ اچانک ایک ہاتھ نے منادی کی یہ

يا ايها الذكبي السراع الاربعة
خلوا سبيل النافر المروعة
مهلا عن العضباء في الارض سعة
ولا اقول ما قال كذاب امعة

اے چار افراد کی تیز رو جماعت! اس بھاگنے والی خوفزدہ ہرٹی کو تھپڑ دو۔

اس سینک ٹوٹی ہرٹی کو تھپڑ دو جگل سے اور ہرٹی مل سکتی ہے، میں تھپڑے فساد کی طرح تھپڑ نہیں بولتا۔

تو اے امیر المؤمنین! میں نے اس کی رسی کو اپنی سواری سے کھول دیا تو ہمارے پاس بہت بڑا قبیلہ آیا اور ہمارے سامنے کھا، اپنا پیش کیا پھر ہم ملک شام چلے گئے اور اپنے کاج سے فارغ ہوئے اور واپس لوٹے تو جب ہم اس مقام پر پہنچے جہاں اس قبیلہ نے آ، کیا تو وہاں کچھ بھی نہ تھا، اے امیر المؤمنین! مجھے یقین ہو گیا کہ یہ جنات تھے پھر میں ایک کے پاس گیا تو ایک ہاتھ نے آواز دی یہ

ايالك لا تعجل وخذ عن ثقة
قد لاح لبحر واستوى بمشرقه
يخرج من ظلمات عسرموبقة
افى امرؤ انباؤه مصداقة

ترجمہ ۱۔ تم جلدی نہ کرو میری نصیحت کو مضبوطی سے تھام لو، تیز ترین چلنے کے دن بہت جلدی روانہ ہو جاؤ۔

۲۔ ایک ستارہ چمکا ہے اور مقام طلوع کو گھیرے میں لیا ہے، جلا دینے والے شعلے

ہے۔

(۳) یہ ہلاک کر دینے والی تنگ و تاریک وادی سے طلوع ہوا ہے، میں وہ شخص ہوں جس کی نجات درست ہوتی ہے۔

تو اے امیر المؤمنین! جب میں واپس آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نبوت کا اعلان فرما رہے تھے انہوں نے مجھے اسلام کی دعوت دی تو میں مسلمان ہو گیا۔

ایک اور آدمی نے بیان کیا کہ اے امیر المؤمنین! میں اور میرا ایک ساتھی اپنے کسی کام کو ہم نے ایک سوار شخص کو دیکھا جب وہ مقام "مرزبہ الکلب" کے نزدیک پہنچا تو بلند آواز سے ندا کی :-

احمد يا احمد، الله اعلى واحمد، محمد اتانا باله يوحى، يدعوا الى الخير
فالله فاعمد

اے احمد! اے احمد! اللہ بہت بلند اور بزرگی والا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے صرف ایک خدا کی دعوت دینے کے لیے تشریف لائے ہیں، وہ ہمیں سچائی کی دعوت دیتے ہیں ان کے پاس حاضری دو۔

اس کی اس بات نے ہمیں گھبرا دیا، پھر اس نے اپنے بائیں سے آواز دے کر کہا یہ

انجز ما وعد من شق القمر
الله اكبر النبي ظهير

(ترجمہ) اس نے چاند دو ٹکڑے کرنے کا جو وعدہ کیا تھا اس کو پورا کر دیا، اللہ اکبر سب سے بڑی شان کے، نبی ظاہر ہو گئے۔

جب میں واپس لوٹا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہو چکے تھے، انہوں نے اسلام کی دعوت دی تو میں بھی مسلمان ہو گیا۔

پھر حضرت عمرؓ نے بیان فرمایا میں جنات کے ایک ذبح شدہ جانور کے پاس تھا کہ اس کے پاس سے ایک ہاتھ نے آواز دی۔

”اے ذریعہ اے ذریعہ! چننے والا پیچ رہا ہے کامیاب معاملہ کے لیے نجات دہندہ ہدایت کے لیے کہہ رہا ہے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ تو میں نے ہر اکبر کے دیکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تھے انہوں نے اسلام کی دعوت اور تو میں بھی مسلمان ہو گیا۔“

(فائدہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا جو واقعہ مشہور ہے ہو سکتا ہے کہ انہوں نے بھی ان کے اسلام لانے کا ایک سبب ہو۔ (مترجم)

سبب اسلام خرم بن فاتک بدری صحابیؓ

حضرت خرم بن فاتک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرا ایک اونٹ، گم ہو گیا میں اس کی تلاش میں نکلا جب باریق الغراف مقام پر پہنچا اپنی اونٹنی کو بٹھلایا اور گھٹنا باندھ دیا پھر میں نے کہنا شروع کر دیا

اعوذ بسید هذا الوادی اعوذ بعظیم هذا الوادی

(میں اس وادی کے سردار کی پناہ لیتا ہوں، میں اس وادی کی عظیم شخصیت کی پناہ لیتا ہوں)

پھر میں نے اپنا سر (سونے کے لیے) اونٹ پر رکھ دیا تو رات کے وقت ایک آدمی

نے آواز دی اور کہا

الافتح بالله ذي الجلال ثم اقرأ آيات من الانفال

ووحدا لله ولا تبال ما هول الجن من الاهوال

(ترجمہ) (۱) ارے سن! جلال والے اللہ سے مانگ، پھر سورۃ انفال سے کچھ آیات تلاوت کر

(۲) اللہ کو ایک جان اور اس کا خوف نہ کر جس سے جنات ڈراتے ہیں

تو میں کھبر کر اٹھ بیٹھا اور کہا

سہ ابن ابی الدنیا (مسند) ہوائف الجہان ابن ابی الدنیا (۹۴) ص ۷۷

يا ايها الها تف ما تقول

ارشد عندك ام تضليل

اے ہائے! تو کیا کہتا ہے کیا تیرے پاس ہدایت کی بات ہے یا گمراہی کی۔

اس نے جواب دیا

هذا رسول الله ذوالخيرات بيثرب يدعو الى الفجاة

وينزع الناس عن الهنات يا امر بالصوم والصلوة

(ترجمہ) (۱) یہ اللہ کے رسول ہیں خیر کے مالک ہیں، مدینہ منورہ میں نجات کی دعوت دے رہے ہیں۔

(۲) لوگوں سے رنج و مشقت کو دور کرتے ہیں، نماز روزے کا حکم فرماتے ہیں۔

اس کی بی بات، میرے دل کو لگی میں اپنے اونٹ کی طرف گیا، اس کا گھٹنا کھولا اور

اس پر بیٹھ گیا اور کہا

ارشدنا رُشدًا اهديتنا لا جعت ما عشت ولا عريتنا

بيننا والهدى الذع اوتيتنا

(ترجمہ) ہمیں اس کا پتہ دے جس سے تونے ہدایت پائی جب تو سیراب ہوا تو پیاسا

ہو اور نہ بے ستر ہوا، مجھے اس ہدایت کی راہ دکھلا جو تجھے عطا ہوئی ہے

تو اس نے جواب دیا

صاحبك الله وسلم نفسك وعظم الاجر وادى رحلكا

امن به افلح ربك كعبكا وابذل له حتى الممات نصركا

(ترجمہ) (۱) اللہ تیری طرف متوجہ ہوا اور تجھے (دوزخ سے) محفوظ فرمایا، تیرا ثواب بڑھا دیا اور

تیری سواری کو نادی۔

(۲) اس پر ایمان لے آئے پروردگار تیری شان بلند کرے، آخر دم تک آنحضرت کی مدد

میں لگا رہا۔

میں نے پوچھا تم کون ہو؟ کہا میں اہل نجد کا سردار مالک بن مالک ہوں، میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو چکا اور ایمان لا چکا ہوں اور ان کے ہاتھ پر اسلام قبول کر چکا ہوں، مجھے آپ نے نجد میں رہنے والے جنات کی طرف روانہ کیا ہے تاکہ میں ان کو اللہ کی عبادت اور اطاعت کی طرف بلاؤں۔ اے خیرم تم بھی مومنین میں شامل ہو جاؤ، جبہ گھر پہنچو گے تمہارا اونٹ بھی پہنچ چکا ہوگا اس کو میں ڈھونڈ دوں گا۔

حضرت خیرم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں (دوسرے اونٹ پر بیٹھ کر) مدینہ میں حاضر ہوا یہ جمعہ کا دن تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جانا چاہتا تھا آپ اس وقت منبر پر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے میں نے کہا اونٹ کو مسجد کے دروازہ پر بٹھلا دیتا ہوں۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ کو اپنا واقعہ عرض کر دیا۔ جب میں اونٹ بٹھلا چکا تو حضرت ابراہیم میرے پاس تشریف لائے اور کہا اے خیرم! خوش آمدید، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے آپ کی طرف بھیجا ہے آپ فرما رہے ہیں خوش آمدید، آپ کے مسلمان ہونے کی خبر مجھے پہنچی ہے آجاء لوگوں کے ساتھ نماز ادا کرو، تو میں داخل ہوا اور صحابہ کرام کے ساتھ نماز کی، پھر آپ کی خدمت میں پہنچا اور واقعہ سنایا تو آپ نے فرمایا:-

قَدْ دَفَى لَكَ صَاحِبُكَ، وَقَدْ بَلَغَ لَكَ الْإِيلَ، وَهِيَ بِمَنْزِلِكَ۔

تیرے ساتھی (مالک بن مالک) نے تیرے ساتھ کیا ہوا وعدہ پورا کر دیا ہے، تیرا اونٹ تیرے گھر میں پہنچ چکا ہے۔

سلفہ تاریخ محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، طبرانی، ابن عساکر (منہ) طبرانی کبیر (۴۱۶۵، ۴۱۶۶)، ابوالفتح (۹۴) ص ۹، مجمع الزوائد ۲۵/۸، مستدرک حاکم ۲/۲۱، وتعلیقا الذہبی بقولہ لم یصح، اسد الن ابن اثیر ۵/۴۸، الاصابہ ۶/۳۲، کلہما عن الطبرانی

سعد بن عبادہ کے قاتل جن تھے

حضرت محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہؓ حالت قیام میں ہی کھڑے کھڑے فوت ہوئے تھے آپ کو جنات نے قتل کیا تھا، حاضرین نے کسی کہنے والے کو یہ شعر بھی کہتے ہوئے سنا تھا:-

تَقْلَنَّا سَيِّدَ الْخَزَرَجِ سَعْدَ بْنَ عَبَادَةَ رَمَيْنَاهُ بِسَهْمٍ فَلَمْ يُخِطْ فَوَادَةَ

ہم نے قبیلہ خزرج کے سردار سعد بن عبادہؓ کو مار ڈالا، ہم نے اس پر ایسا تیر چلایا جس نے اس کے دل کا نشانہ کیا۔

عورت کا شیطان

حضرت سالم بن عبد اللہؓ (بن عمرؓ) فرماتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ (اشعریؓ) کے پاس خبر لے لے والے حضرت عمرؓ کے جن نے آنے میں دیر لگا دی تو حضرت ابو موسیٰ ایک عورت کے پاس گئے جس کے اندر سے شیطان بولتا تھا، آپ نے اس سے پوچھا تو اس نے کہا میں نے ان کو باور باندھے ہوئے دیکھا ہے آپ صدقہ کے اونٹ جمع کر رہے تھے۔ حضرت عمرؓ کی یہ شان تھی کہ جب بھی کوئی شیطان آپ کو دیکھ لیتا منہ کے بل گر پڑتا، فرشتہ آپ کے سامنے ہوتا تھا اور روح القدس آپ کی زبان پر بولتا تھا۔

مذکورہ واقعہ کی تفصیل

حضرت سالم بن عبد اللہؓ (بن عمرؓ) فرماتے ہیں کہ بصرہ کے گورنر حضرت ابو موسیٰ (اشعریؓ)

سلفہ مسند الحدیث (منہ)

سلفہ ابن ابی الدنیا، ابن عساکر (منہ) الہوآلف ابن ابی الدنیا (۱۶۵)

کے پاس حضرت عمرؓ کی خبر پہنچنے میں تاخیر ہو گئی، وہاں ایک عورت بھی جس کے پہلو میں شیطان رہا تھا حضرت ابو موسیٰؓ نے اس عورت کے پاس ایک قاصد بھیجا تو اس نے عورت سے جا کر کہا کہ شیطان سے کہو کہ وہ جا کر حضرت امیر المؤمنین (حضرت عمرؓ) کی خبر لادے تو اس نے جواب دیا کہ آپ اس وقت یمن میں ہیں عنقریب آہی جائیں گے تو یہ انتظار میں رہے پھر وہ حاضر ہوا انہوں نے فرمایا تم دوبارہ جہاد اور حضرت امیر المؤمنینؓ کی خبر لادو کیونکہ ان کی تاخیر نے بہت پریشان کر دیا ہے تو شیطان نے کہا یہ (حضرت عمرؓ) ایسے شخص ہیں جن کے سامنے ہمارے کی ہم میں طاقت نہیں اس کی دونوں آنکھیں کے درمیان روح القدس جلوہ گاہ ہے اللہ نے ایسا کوئی شیطان پیدا نہیں کیا مگر جب وہ آپؓ کی آواز سنتا ہے تو منہ کے بل گر جاتا ہے جنات کا ڈاکیا

روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے ایک لشکر (دشمنان اسلام کی سرکوبی کے لیے) کیا، (بعد میں) ایک شخص آیا اور مدینہ والوں کو اطلاع فرمائی کہ مسلمانوں نے دشمنوں پر فتح ہے، یہ خبر مدینہ شریف میں گردش کرنے لگی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق پوچھا، سے ذکر کیا گیا تو آپؓ نے ارشاد فرمایا یہ ابو الہیثم مسلمان جنات کے خبر رساں ہیں عنقریب میں سے بھی خبر رساں پہنچنے والا ہے چنانچہ چند یوم میں وہ بھی پہنچ گیا۔ کیونکہ جنات ہوتے ہیں اس لیے جلدی سے خبر پہنچا دی اور انسان جلدی نہیں پہنچ سکتا اس لیے دیر سے پہنچی۔ (مترجم)

تنبیہ

عنوان "فی نئی سخن عبداللہ بن جعدان ۱۹۳۰ء سے لے کر فی بیان نوح ابن

۱۔ فضائل الصحابہ عبداللہ بن امام احمد بن حنبل (منہ)
۲۔ بلا حوالہ از مصنف علامہ سیوطی

مسی اللہ علیہ وسلم ۲۱ تک کا حصہ نوح کے قصائد ہیں جن کو بعض مصلحت کی وجہ سے ترجمہ سے من کر دیا گیا ہے۔ (امداد اللہ مترجم)

آپسینے والا جن

نوف البکالی کہتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی ایک لونڈی ہرات تین قہیز (کے پیمانے) اپنا کتنی تھی، اس کے پاس شیطان آیا اور اس کو سمندر کی طرف لے جا کر دو ٹکڑے کر دیا اور چکی میں لی، پھر وہ خود اس طرح سے ہرات گندم لے جاتا اور محوڑی دیر میں پس کر آپ کے پاس لے جاتا حضرت سلیمان علیہ السلام اس کے اس کام سے حیران ہوئے تو آپ نے ایک لونڈی سے اس کا سبب پوچھا تو اس نے اس شیطان کا اشارہ کیا تو آپ نے سمندر کے گرد منڈیر کا کام کر دیا، چنانچہ حضرت سلیمان علیہ السلام سب سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے یہ کام کر لیا ہے۔

ابلیس کی خواہش

حضرت مجاہدؒ (مشہور تابعی مفسر) فرماتے ہیں ابلیس نے اللہ تعالیٰ سے یہ خواہش کی تھی کہ وہ خود تو دیکھیں لیکن کوئی دوسرا (انسان) ان کو نہ دیکھ سکے، اور یہ کہ وہ زمین کے نیچے سے بھی نمودار ہو سکے اور یہ کہ جب وہ بوڑھا ہو تو دوبارہ جوان ہو جائے۔ اس کی یہ تینوں خواہشات باری کی گئیں۔

جنات شیاطین کو نہیں دیکھ سکتے

نعم بن عمر کہتے ہیں کہ جس طرح انسان جنات کو نہیں دیکھ سکتے اسی طرح جنات

۱۔ اعتلال القلوب خرائطی (منہ)
۲۔ تفسیر ابوالشیخ (منہ)

شیطان کے مقابلہ کا طریقہ

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ تم میں سے جس کے سامنے شیطان ظاہر ہو جائے تو یہ سے مُنہ نہ موڑے بلکہ اس کی طرف نظر نہ کرے کیونکہ وہ تمہارے اُن سے ڈرنے سے زیادہ... تم سے ڈرتے ہیں کیونکہ اگر کوئی اس کی طرف متوجہ نہ ہو گا تو وہ اس پر سوار ہو جائے گا اور آٹھ سے آٹھ لاکھ گا اور کوئی اہمیت نہ دے گا تو وہ بھاگ جائے گا۔

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں یہ واقعہ میرے ساتھ بھی پیش آیا جب میں نے شیطان دیکھا تو حضرت ابن عباسؓ کا فرمان یاد آیا میں نے اس کو کوئی اہمیت نہ دی اور چلتا رہا چنانچہ مجھ سے (ڈر کر) بھاگ گیا۔

شیطان نے کلام کی حقیقت بتلائی

ایک روایت میں آتا ہے کہ حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے ایک قیدی شیطان پوچھا بات کی حقیقت کیا ہے؟ اس نے کہا ”ہوا“ آپ نے پوچھا اس کو پابند کرنے کا کیا ہے؟ اس نے کہا کھ لینا۔

جن کی دعوت اسلام کا عجیب واقعہ

حضرت کبلیؒ کہتے ہیں کہ خنا فر بن ثوم ایک کاہن تھا وہ ایک سرسبز وادی میں گیا۔

۱۔ کتاب العظمت ابو ایشیح (منہ)

۲۔ کتاب العظمت ابو ایشیح (منہ)

۳۔ طیوریات (منہ)

۱۔ نذر میں ایک رہنما جن محتاج اسلام ظاہر ہوا تو یہ گم ہو گیا۔ یہ کاہن کہتا ہے کہ میں اسی طرح رادادی میں تھا کہ عقاب کی رفتار کی طرح وہ میرے پاس آیا، خنا فر کہتا ہے میں نے پوچھا اشیاء میں نے کہا (ہاں) میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ میں نے کہا میں سنوں گا۔ اس نے کہا ٹوٹا میت پائے گا ہر امت کی انتہا ہوتی ہے اور ہر ابتداء کا اختتام میں نے کہا درست ہے اس کا ہر حکومت کی ایک عمر ہوتی ہے پھر سرگردانی، تمام مذہب منسوخ ہو گئے اور حقائق اصل کی طرف آگئے، میں نے ملک شام میں آل العدام کے کچھ لوگ حاکموں کے حکام دیکھے ہیں، اردنق کلام کے طلب گزار ہیں وہ گھڑے ہوئے شعر بھی نہیں اور پتہ تکلف جمع بندی بھی نہیں، میں نے اس کی طرف توجہ کی تو ڈانٹ پائی پھر توجہ کی اور بھانک کر کہا تم کس شے سے خوش ہو ہے ہو اور کس شے سے پناہ مانگ رہے ہو؟ انہوں نے کہا بہت بڑا خطاب ہے جو بادشاہ کی طرف سے آیا ہے اے شہنشاہ تو بھی اس سچے کلام کو سن اور واضح ترین راستہ پر چل مت ترین آگ سے نجات پائے گا۔

میں نے کہا یہ کیا کلام ہے؟

کہا یہ کلام کفر و ایمان کو جدا کرتا ہے اس کو قبیلہ مضر کا رسول (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے مبعوث ہوا ہے پھر انسانوں میں سے ظاہر ہوا ہے پھر وہ ایسا فرمان لاتے ہیں جو سب بہت لے گیا اور سبقت پا گیا ہے، واضح راستہ والا ہے جس نے باقی سب نشان مٹا دیے ہیں میں اس کے لیے عبرتیں ہیں جو عبرت حاصل کرے۔ میں نے پوچھا ان بڑی آیات کے ساتھ کون ٹوٹ ہوئے ہیں؟

انہوں نے کہا حضرت احمد (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) تمام انسانوں میں سے افضل، اگر تو ایمان لے آئے تو بڑی دولت پائے گا اگر نافرمانی کرے گا دوزخ میں جائے گا۔

اے خنا فر! میں تو ایمان لایا ہوں اور تیری طرف بھاگا بھاگا آیا ہوں تو بھی ہر شخص اور سے دور ہو جا اور ہر مومن کا ہر مقدم بن جا ورنہ تیرا میرا راستہ الگ ہے۔

وہ کاہن کہتا ہے کہ میں سوار ہو کر صنعاء (یمن) میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور اسلام کی بیعت حاصل کی، اور اسی کے متعلق میں نے کہا ہے

العتوان اللہ عاد بفضلہ واقظن من لفع الرجیم خافراً
دعائی شصار للقی نور فضتها لأصلیت جہرا من لفظی اهلون جائراً
(ترجمہ) (۱) تم دیکھتے نہیں اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل فرمایا اور خنافر کو دوزخ کی لپٹوں سے دور کر دیا۔

(۲) مجھے شمار نے دین کی دعوت دی اگر میں اس کو چھوڑ دیتا تو ظالم بن دولت کے منہ کے ساتھ دوزخ کے انگاروں میں پھینک دیا جاتا۔

قتل عثمان میں جنات کی طرف سے مذمت

حضرت ناکر بنت ذراخہؓ فرماتی ہیں جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے کے لیے کچھ لوگ گھر میں گھسے میں اس وقت حجرہ میں تھی ان کو ایک ہاتھ نے ایک کو نہ پکار کر کہا ہے

فان تکن الدنیا تزل عن الفی ویرث دار الخلد فالخلد افضل
وان یکن الاحکام یزل بہا القضاء فما حیلۃ الا انسان والحکم یزل
فلا تقتلوا عثمان بالظلم جہلۃ فانکم عن قتل عثمان تسالوا
(ترجمہ) (۱) اگر دنیا اس جہان سے دور ہونا چاہتی ہے اور یہ جنت کا وارث بننا چاہتا ہے تو جنت ہی افضل ہے۔

(۲) اگر شہادت کے احکام کے ساتھ قصداً قتل کیا جاتا ہے تو انسان کی حیلہ کر سکتا ہے نازل ہو چکا۔

۴۔ حضرت عثمانؓ کو جہالت و ظلم سے قتل مت کر دتم سے (روزِ قیامت) خون عثمانؓ ارے میں حساب لیا جائے گا۔

لیکن ان ظالموں نے حضرت عثمانؓ کو شہید کر دیا اور ہاتھ کی آواز کی کوئی پرواہ نہ کی۔
(فائدہ) یہ حضرت ناکرہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں آپ کی شہادت کے وقت ببادری سے آپ سے قاتلوں کو ہٹانے کی کوشش کرتی رہیں جب انہوں نے حضرت عثمانؓ کو ہلاکی تو انہوں نے اس کو اپنے ہاتھ پر روکا جس سے ان کی انگلیاں کٹ گئیں اور حضرت عثمانؓ کو شہید ہو گئے پھر انہوں نے باہر نکل کر فریاد کی جس سے قاتل بھاگ گئے۔ (مترجم)

مالوں پر جنوں کے غصہ کی شدت

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شبِ معراج ارے میں ارشاد فرمایا :-

لَمَّا نَزَّلْتُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا نَظَرْتُ أَسْفَلَ مِثْنِي فَإِذَا أَنَا بِوُجْهِ وَ
دُخَانٍ وَأَصْوَاتٍ فَقُلْتُ مَا هَذَا يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ هَذِهِ الشَّيَاطِينُ
يَحْجُمُونَ عَلَى آعْيُنِ بَنِي آدَمَ لَا يَتَنَكَّرُونَ فِي مَمْلُوكَاتِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَكَوَلَا ذَلِكَ لَرَأُ وَالْعَبَابِثُ۔

(ترجمہ) جب میں پہلے آسمان پر اترا تو اپنے نیچے دیکھا تو مجھے آگ، دھواں اور آوازیں نظر آئیں میں نے پوچھا اسے جبریل! یہ کیا ہے؟ کہا یہ شیاطین ہیں جو انسانوں کے گرد ہی گھوم رہے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی سلطنت کی طرف نہیں دیکھتے، اگر یہ اس طرف دیکھیں تو ان کو بڑے بڑے عجائبات نظر آئیں۔

(فائدہ) یعنی چونکہ شیاطین ابلیس کے مردود ہونے کی وجہ سے انسانوں کے دشمن آ رہے ہیں اور حسد کی آگ نے اُن کو خدا کی عبادت سے اندھا کر دیا ہے یہ صرف اللہ کا گمراہ کرنے پر ہی لگے ہوئے ہیں اگر اس یحجر کو چھوڑ کر اللہ کی عظمت کی طرف دیکھیں تو اس کی طرح دنیا و آخرت میں ان کو بڑے بڑے عجائبات نظر آئیں گے (امداد اللہ اور)

تعمیر بیت المقدس کا عجیب واقعہ

حضرت وسب بن منبہؓ فرماتے ہیں جب حضرت سلیمان علیہ السلام نے بیت المقدس کا ارادہ کیا تو شیاطین سے فرمایا ”مجھے اللہ تعالیٰ نے ایک گھر بنانے کا حکم دیا ہے جس پر پتھر کو لوہے سے نہ کاٹا گیا ہو۔ تو شیاطین نے کہا اس کی کوئی طاقت نہیں رکھتا اگر شیطان جس کے پینے کی سمندر میں ایک جگہ ہے یہ دہاں آیا کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا تم اس کی اس پینے کی جگہ پر جادو اس کا پانی نکال کر اس کی جگہ شراب بھر دو۔ جب وہ اس کے لیے آیا تو اس کو بو محسوس ہوئی تو کچھ کہا لیکن پانی نہ پیا۔ جب اس کو بہت ہوا لگی تو اگر اس کو پانی لیا اس طرح سے اس کو گر فتار کیا گیا۔ جب شیاطین اس شیطان کے لارے تھے تو راستہ میں ایک شخص کو اس نے دیکھا جو لہسن کو پیاز کے میں بیچ رہا تھا تو وہ سہنس پڑا، پھر ایک عورت کے پاس سے گزرا جو لوگوں کے غیب کی باتیں بتلا رہی تھی اس کو دیکھ کر بھی سہنس پڑا جب یہ حضرت سلیمان کی خدمت پیش کیا گیا تو اس کے سنسنے کی خبر بھی دی گئی تو آپ نے اس سے پوچھا تو اس نے میں جس آدمی کے پاس سے گزرا تھا جو دوا (لہسن) کو بیماری (پیاز) کے بدلہ میں رہا تھا (اس کی وجہ سے سہنس پڑا) اور عورت کے پاس سے گزرا جو غیب کی خبریں بتلا رہی تھی حالانکہ اس کے نیچے خزانہ تھا مگر اس کو اس کا ہی علم نہ تھا۔ تو حضرت سلیمان نے اس کو تعمیر کی نوعیت بتلائی تو اس شیطان نے کہا کہ اس کے پاس لوہے کی

انی جانچ کو بہت بڑی جماعت بھی نہ اٹھا سکے پھر تم اس کو گدھ کے بچوں پر رکھ دو۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ پھر یہ اس ہانڈی کے پاس گیا لیکن اس بچے تک نہ پہنچ سکا، بچہ فضا نے آسمانی میں اڑ گیا پھر واپس آیا تو اس کی چوہنچ میں ایک لکڑی تھی جس کو لے اس ہانڈی پر رکھ دیا اور وہ ہانڈی دو ٹکڑے ہو گئی تو یہ اس لکڑی کے حامل ہے کہ وہ بڑے لیکن اس نے اس کو پہلے ہی اٹھا لیا اس سے (معماروں نے بیت المقدس میں) لوہے سے کالے بغیر پتھر بنائے تھے بلکہ

اللہ کی طاقت کا عجیب واقعہ

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں مسجد میں تشریف فرما تھے اور آپس میں فضائل قرآن پر مذاکرہ کر رہے تھے اُن میں ایک نے کہا سورۃ برأت کا اقتتام افضل ہے، ایک نے کہا سورۃ بنی اسرائیل کا اقتتام افضل ہے، ایک نے کہا کصیعص اور طہ افضل ہے اسی طرح سے ہر ایک نے اپنے اپنے مطابق مختلف قول ذکر کیے۔ ان حضرات میں حضرت عمرو بن معدیکوب الزہیدیؓ بھی تھے۔ انہوں نے کہا اے امیر المؤمنین! آپ لوگوں نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کا عجوبہ بنالایا، قسم خدا کی بسم اللہ الرحمن الرحیم میں عجائبات میں سے ایک بہت ہی عجیب چیز ہے۔ حضرت عمرؓ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا اے ابو ثور! ہمیں بسم اللہ الرحمن الرحیم کا بیان کرو۔

تو حضرت عمرو بن معدی کہنے لگے بیان کیا کہ اے امیر المؤمنین! زمانہ جاہلیت (اسلام) میں ہم پر سخت قحط سالی ہوئی تو میں نے جنگل میں رزق تلاش کرنے کے اُڑال دیا، میں اسی حالت میں جا رہا تھا کہ میرے سامنے ایک گھوڑا، کچھ مولشی اور

ایک طرف چلتی تو میں اس کے ساتھ چل پڑا۔ اس نے وادی میں پہنچ کر جنگل والوں کو بسم اللہ
الرحیم کی آواز لگائی تو تمام پرندے اپنے اپنے گھونسلے چھوڑ کر نکل گئے۔ پھر دوسری
آواز لگائی تو تمام درندے اپنے احاطوں سے باہر چلے گئے۔ پھر تیسری مرتبہ آواز لگائی
تو شخص طویل کھجور کی طرح لمبا اور بالوں کا لباس پہنے نظر آئے لگا جس سے مجھ پر عجب
لبا اس بوڑھے نے کہا اے عمرو! ڈر و مت اگر ہم ہمارے گئے تو بسم اللہ الرحمن الرحیم کے ساتھ
ہیں گے، لیکن مقابلہ میں ہم ہار ہی گئے۔

تو میں نے کہا میرا مالک لات وعزائی کی وجہ سے مغلوب ہو گیا تو اس نے مجھے
پتھر مارا کہ میرا سر اکھڑ جاتا میں نے کہا میں دوبارہ یہ حرکت نہیں کروں گا۔ پھر جب
میتے تو میں نے کہا میرا مالک بسم اللہ الرحمن الرحیم کی برکت سے جیت گیا تو اس بوڑھے
اس کو اٹھا کر زمین میں اس طرح سے گاڑ دیا جیسے پودے کو گاڑا جاتا ہے پھر اس کے
بٹ کر بھاڑ کر اس سے سیاہ لالٹین کی طرح کی کوئی چیز نکالی اور کہا اے عمرو! یہ ہے
دشمن کا دھوکہ اور کفر، میں نے کہا آپ کا اور اس پلید کیا قصہ ہے؟ اس نے کہا وہ لڑکی
میرے خیمہ میں دیکھی یہ ناراض بنت مستور ہے، جنات میں میرا ایک بھائی بند تھا اور حضرت
عمر علیہ السلام کے دین کا پابند تھا یہ اس کی قوم تھی، ہر سال ایک جن ان میں سے میرے
ساتھ جنگ لڑتا تھا اور اللہ تعالیٰ بسم اللہ الرحمن الرحیم کی برکت سے مجھے اُن پر فتح عطا
ناتھا۔

پھر ہم میدان میں چلتے رہے پھر وہ میرے ایک ہاتھ کا ٹکڑے کر سونگیا اور میں نے
اس کے نیچے سے اس کی تلوار کھینچ کر اس پر ایک وار کر کے دونوں پنڈلیاں کاٹ دیں
میں نے مجھے کہا اے غدار! تو نے کیا خطرناک دھوکہ دیا ہے لیکن میں اس کے
سے ٹکڑے کرتا رہا پھر خیمہ میں آیا تو وہ لونڈی میرے سامنے آئی اور کہا اے عمرو!
مے شیخ نے کیا کیا؟ میں نے کہا اس کو جن نے قتل کر دیا ہے۔ اس نے کہا تو ٹھوٹ

خیمہ نظر آیا۔ میں خیمہ کے پاس پہنچا تو وہاں ایک خوبصورت ترین عورت نظر آئی اور صحن
ایک بڑھا ٹیک لگائے پڑا تھا۔ میں نے کہا جو کچھ تیرے پاس ہے مجھے دے دے
ماں تجھے برباد کرے؟ اس نے کہا ارے! اگر مہمانی چاہتا ہے تو آ، اگر مدد
ہے ہم تیری مدد کریں گے۔ میں نے کہا تیری ماں تجھے برباد کر دے یہ سب مجھے دے
دے تو وہ ایسے بوڑھے کی طرح اٹھا جو کھڑا نہ ہو سکتا ہو پھر بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ
ہوئے میری طرف بڑھا اور مجھے اپنی طرف کھینچا کہ میں نیچے آ رہا اور وہ میرے
اس نے کہا میں تجھے قتل کر دوں یا چھوڑ دوں؟ میں نے کہا چھوڑ دو، تو وہ میرے
سے اٹھ گیا۔ میں نے دل میں کہا اے عمرو! تو اہل عرب کا شہسوار ہے اس بوڑھے
بھاگنے سے زیادہ موت آسان ہے۔ چنانچہ میرے دل نے پھر دو دو ہاتھ کرنے کو کہا
تو میں نے کہا یہ سب مال مجھے دے دے تیری ماں تجھے بو جھل کر دے۔ چنانچہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتے ہوئے آگے بڑھا اور ایک دم ایسا کھینچا کہ میں اس کے
آ رہا اور وہ میرے سینے پر چڑھ بیٹھا اور کہا کیا تجھے قتل کر دوں یا معاف کر دوں
میں نے کہا بلکہ معاف کر دے (چنانچہ اس نے مجھے چھوڑ دیا) میں نے پھر کہا اپنا
مال مجھے دے دے تیری ماں تجھے ہاک کر دے، وہ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتے
پھر میرے قریب آیا تو مجھ پر رعب چھا گیا اور اس نے مجھے ایسا کھینچا کہ میں اس
نیچے آ پڑا۔ تو میں نے کہا مجھے چھوڑ دو؟ اس نے کہا اب تیسری بار تو میں تجھے
چھوڑ دوں گا، پھر اس نے کہا اے لونڈی تیز دھار کی تلوار لے آ، وہ اس کے
لے آئی تو اس نے میری چوٹی کاٹ دی اور اٹھ گیا۔ اے امیر المؤمنین! ہماری
یہ تھی کہ جب ہماری چوٹی کاٹ دی جاتی تو اس کے اُگنے سے پہلے ہمیں اپنے گھر
جانے میں حیا آتی تھی۔ چنانچہ میں ایک سال تک اس کی خدمت کرنے پر راضی ہو کر
پورا ایک سال گزر گیا تو اس نے مجھے کہا اے عمرو! میرا ارادہ ہے کہ تم میرے ساتھ

بوتا ہے بلکہ اے غدار! تو نے اس کو قتل کیا ہے۔ پھر وہ خیمہ میں جا کر رونے لگ گئی۔
کچھ اشعار کہے۔

پھر میں خیمہ میں اس کو قتل کرنے کے لیے داخل ہوا تو مجھے کوئی نظر نہ آیا اگر یا
کو زمین نے نگل لیا تھا۔

بچہ چور جنات

سعد بن نصر کہتے ہیں کہ جنات کے ایک گروہ نے عیاذ بنی اسد کا تذکرہ کیا اور اس کا
پاس آ کر کہا ہماری اُونٹنی گم ہو گئی ہے تم ہمارے ساتھ قبیلہ ثقیف میں سے کسی کو ساتھ کر
لو انہوں نے اپنے ایک کم عمر لڑکے کو ساتھ کر دیا چنانچہ ایک جن نے اس کو اپنے پیچھے
کر لیا اور چل پڑے تو ان کو ایک بازو لٹوٹا ہوا اعتبار نظر آیا تو وہ لڑکا چوکس ہو کر رو
لگ گیا جنات نے اس کو کہا تمہیں کیا ہوا؟ کہا میں نے ایک بازو توڑ دیا، دوسرا
کر دیا، میں ببا نگ دہل اللہ کی قسم اٹھاتا ہوں کہ تم انسان نہیں ہو اور نہ اُونٹنی کی تلاش
کو نکلے ہو چنانچہ انہوں نے اس کو وہیں پھینک دیا اور وہ لڑکا گھر واپس آ گیا۔

(فائدہ) ان جنات نے اس بچہ کی مہارت علم کے خوف سے اس کو پھینکا ہر گز نہ
یہ ہمارے لیے بھی کوئی مصیبت نہ کھڑی کر دے۔ (مترجم)

جنات کو پانی پلانے کا ثواب

(حدیث) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
لے ارشاد فرمایا۔

لے المجالۃ للذینوری (منہ)

لے المجالۃ للذینوری (منہ)

مَنْ حَقَّرَ مَاءً لَمْ يَشْرَبْ مِنْهُ كَبَدُ حَرِيٍّ مِنَ النَّاسِ وَجَنِّ وَلَا
سَبْعٍ وَلَا طَائِرٍ إِلَّا أَجَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

(ترجمہ) جس نے کھودا، اس سے کسی انسان یا جن یا درندہ یا پرندے کے پیالے
مگر نے پیاس بجھائی تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا اس کو اجر و ثواب
عطا فرمائیں گے۔

طمان کی طرف نسبت کرنے کی ممانعت

امام ابن اثیر نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرب کے ایک
داند حاضر ہوا تو آپ نے پوچھا تم کس قبیلہ کے ہو؟ انہوں نے عرض کیا "بنو نہم" سے
نے فرمایا نہم تو شیطان ہے نہم تو شیطان ہے (تم شیطان کے بندے نہیں بلکہ تم اللہ
کے بندے کی اولاد ہو۔)

اور اس حدیث میں حضرت ابوسلمہ کی روایت میں ہے کہ یہ "الہو" شیطان ہے
اس کے ساتھ مَوکل ہے۔

ہوئے شیطان والے نام بدل دیئے

(حدیث) حضرت عروہ (بن زبیرؓ) سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت
ابن عبد اللہ بن ابی سلول (کا نام بدل کر) فرمایا تمہارا نام عبد اللہ ہے کیوں کہ جناب

فائدہ سمویہ، مختارہ لصیاری مقدسی (منہ)، الجامع البکیر للسیوطی ۱/۷۲، کنز العمال ۱۵/۴۱۸۹ بحوالہ

لین خزیمہ والاشاشی وسمویہ، ترغیب و ترہیب ۱/۱۹۴، ۲/۷۴

نبیہ ابن اثیر (منہ)

ہایہ ابن اثیر (منہ) بہیقی ۴/۷۴، مسند احمد ۴/۱۶۲، مجمع الزوائد ۳/۱۲۳، ۸/۵۰، ۱۲۸۰

شیطان کا نام ہے (یاد رہے کہ ان عبد اللہ کا سابقہ کا نام حباب تھا)۔

حضرت خیر بن عبد الرحمنؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے میرے والد سے پوچھا یہ تمہارا بیٹا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں، آپ نے فرمایا اس کا کیا نام ہے؟ عرض کیا حباب۔ فرمایا اس کا نام حباب نہ رکھو کیونکہ حباب شیطان کا نام ہے۔

أَجْدَعُ شَيْطَانُ كَا نَامُ هِ

حضرت مسروق (مشہور تابعی) فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطابؓ سے ملاقات کی تو آپ نے پوچھا تم کون ہو؟ میں نے عرض کیا مسروق بن الأجْدَع ہوں۔ تو آپ نے فرمایا میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ نے ارشاد فرمایا "الأجدع شیطان" أجْدَعُ شیطان (کا نام) ہے۔

شَبَابُ شَيْطَانُ كَا نَامُ هِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو شہاب (کا نام) پکارتے ہوئے سنا تو آپ نے فرمایا تم ہشام بن شہاب شیطان کا نام ہے۔

سہ ابن سعد (منہ)

سہ طبرانی کبیر (منہ)

سہ ابن ابی شیبہ (منہ) ابوداؤد حدیث ۴۹۵۷، ابن ماجہ ۲۷۳۱، احمد ۳۱/۳، حاکم ۴/۲۷۹، الدولابی ۱/۱۰۰

۴۹۹، تاریخ بغداد ۱۳/۲۳۲، ابن ابی شیبہ ۸/۷۷، کنز العمال ۵۲۳۷

سہ شعب الایمان امام بیہقی (منہ) مجمع الزوائد ۸/۵۱، الاصاب لمفرد ۸۲۵، طبقات ابن سعد ۱۶/۱۱، حاکم ۲/۱۰۰

اَشْبَبُ مَی شَیْطَانُ كَا نَامُ هِ

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عمرؓ کے سامنے چھینک ماری اور کہا "اَشْبَبُ" تو حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا اَشْبَبُ شَیْطَانُ کا نام ہے ابلیس نے اس کو چھینک اور اللہ کے درمیان مقرر کیا ہے کہ اس کو یاد کیا جائے۔

شَعْرُ سَکْهَانِ وَالْاَشْیْطَانِ

اعشی کہتے ہیں میں حضرت موت کے قیس بن معدی کرب کے پاس جانے کے لیے چلا لیکن مین کے علاقہ ہی میں میں بھٹک گیا اور بارش بھی شروع ہو گئی تو میں نے ادھر ادھر نگاہ گھمائی تو میری نگاہ بالوں کے بنے ایک خیمہ پر جا گئی اور میں اس کی طرف روانہ ہو گیا وہاں خیمہ کے دروازہ پر ایک بوڑھے شخص سے ملاقات ہوئی۔ میں نے اس کو سلام کیا اس نے مجھے سلام کا جواب دیا پھر وہ میری اونٹنی کو کمرے کے کونہ میں لے گیا جہاں وہ خود بیٹھا تھا۔ اس نے مجھے کہا اپنا کجاوہ کھول دے اور کچھ آرام کر لے چنانچہ میں نے کجاوہ کھول دیا اور وہ میرے لیے کوئی شے لے آیا میں اس پر بیٹھ گیا۔ اس نے کہا تم کون ہو؟ اور کہاں جا رہے ہو؟ میں نے کہا میں اعشی ہوں۔ اس نے کہا اللہ عمر لمبی کرے، میں نے کہا میں قیس بن معدی کرب کے ہاں جانا چاہتا ہوں۔ اس نے کہا میرا خیال ہے کہ تم نے اشعار میں اس کی تعریف کہی ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ اس نے کہا وہ مجھے بھی سناؤ۔ چنانچہ میں نے شعر کہنا شروع کیا۔

رحلت سحیة عند ذی الاحمال

غضبی علیک فما تقو بدالہا

اس نے کہا بس بس۔ کیا یہ قصیدہ تم نے کہا ہے؟ میں نے کہا جی ہاں، میں نے ابھی

سہ ابن ابی شیبہ (منہ)

اس کا صرف یہی ایک بیت سنا یا تھا۔ اس نے پوچھا یہ سمیہ کون ہے جس کی طرف تم نے شرکی نسبت کی ہے؟ میں نے کہا میں نہیں جانتا لیکن اس کا نام میرے دل میں آیا تھا اور میں نے اس کو اچھا سمجھا تھا اور اس کی طرف شرکی نسبت کر دی۔ تو اس نے پکارا اے سمیہ! باہر آؤ، تو ایک پانچ سالہ لڑکی باہر آ کر کھڑی ہو گئی اور پوچھا اے ابا کیا کام ہے؟ اس نے کہا اپنے بچے کے سامنے میرا وہ قصیدہ سناؤ جس میں میں نے تیس بن معدی کرب کی تعریف کی ہے اور اس کا پہلا بیت تمہارے نام منسوب کیا ہے۔ تو اس نے فوراً تیار ہو کر شروع سے اخیر تک سارا قصیدہ سنا دیا اور ایک حرف بھی نہ چوکا، جب وہ سارا قصیدہ سنا چکی تو اس نے کہا اب واپس چل چنانچہ وہ واپس ہو گئی۔ پھر کہا کیا تھو نے اس کے علاوہ بھی کچھ کہا ہے؟

میں نے کہا ہاں میری اور میرے چچا داد میں صداوت تھی جس کا نام یزید بن مسہر ہے اور کُنیت ابو ثابت، میں نے اس کی بُرائی بیان کی ہے اور اس کو لا جواب کیا ہے۔ اس نے کہا تم نے اس کے بارے میں کیا کہا ہے؟

میں نے کہا ایک پورا قصیدہ کہا ہے اس کی ابتداء یہ ہے

ودع هريرة وداعا ان الركب متحل

وهل تطيق وداعا ايها الرجل

میں یہ ایک بیت ہی کہنے پایا تھا کہ اس نے کہا بس کرو۔ پھر اس نے پوچھا یہ ہریرہ کون ہے جس کی طرف تم نے اس بیت کو منسوب کیا ہے؟ میں نے کہا میں نہیں جانتا یہ بھی ویسے ہی ذکر کیا ہے جس طرح سمیہ کا ذکر کیا تھا۔ تو اس نے آواز دی اے ہریرہ! تو ایک لڑکی ظاہر ہوئی جو پہلی لڑکی کی ہم عمر تھی۔ اس نے کہا اپنے چچا کو میرا وہ قصیدہ سناؤ جس میں میں نے ابو ثابت یزید بن مسہر کی مذمت بیان کی ہے۔

تو اس نے وہ قصیدہ از اول تا آخر بغیر کوئی حرف پھوٹے سب سنا دیا۔ تو میرا دل گم گیا اور حیران لرزہ براندام تھا، جب اس نے میری حالت دیکھی تو کہا آ ابو بصیر گھبراؤ مت

”یا حسیک مسحک بن اثاثہ“ (جن، ہوں جس نے تمہاری زبان پر یہ شعر کہہوائے تھے، تب اگر میرے ہوش ٹھکانے آئے اور سکون ہوا۔ بارش بھی رُک چکی تھی۔ میں نے اس کو کہا مجھے سند بتلا دو۔ تو اس نے مجھے راستہ بتلایا اور میرے روانہ ہونے کی سمت دکھلائی اور کہا ادھر امرئ مڑنا قیس کے علاقہ میں پہنچ جاؤ گے۔ بلے

(فائدہ) اس قسم کا ایک مختصر سا واقعہ حضرت جریر بن عبد اللہ سجلیؓ کے متعلق بھی حضرت بلع کی غرر کے حوالہ سے ذکر کیا ہے ہم نے اس کو تذکرہ مضمون کی بناء پر ترک کر دیا ہے۔ (مترجم)

بعض کتے جنات ہوتے ہیں

حضرت سعید بن المسیبؓ فرماتے ہیں کہ ہم کہا کرتے تھے بعض کتے جنات ہوتے ہیں یا پڑ بنی فیروز کا ایک کتا ہمارے کتے کے پاس لایا گیا یا ہمارا کتا بنو فیروز کے کتے کے پاس لایا گیا اس نے کہا مجھے چربی دار گوشت کھلاؤ تو میں ایک خبر سناؤں گا۔ دوسرے نے کہا میرے پاس کچھ نہیں ہے، ہاں میرے گھر والوں نے گوشت مجھنا ہے اس کی سیخ لے آتا ہوں تم اس کو کھا لینا چنانچہ وہ اس کے پاس لے آیا جب وہ کھا کر فارغ ہوا تو بتایا کہ رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا ہے۔ چنانچہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے متعلق سب سے پہلی اطلاع بھی جو فارس والوں کو معلوم ہوئی۔ بلے

(فائدہ) چنانچہ یہ دونوں کتے اصل میں جنات تھے اور جنات ایک دوسرے کی خبر دیتی تھیں۔ اسی طرح کیا۔ ہر علاقہ کے جنات اسی علاقہ کی زبان بولتے ہیں ہو سکتا ہے انہوں نے ایسے موقع پر انسانوں کی زبان میں بات کی ہو اور انسانوں

شرح دیوان الاعشی للاصمعی (منہ)

کتاب الاصمعیات للاصمعی (منہ)

نے اس کو سن لیا ہو یا کوئی شکل ظاہر ہوئی ہو۔ (مترجم وائد اعظم)

نماز میں شیطان گردن موڑ دیتا ہے

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں جب کوئی آدمی نماز میں کھڑے کھڑے کسی طرف التفات کرتا ہے تو شیطان اس کی گردن پھیر دیتا ہے۔

غیتور شیطان کا نام ہے

امام ابن اثیر جزیری ذکر کرتے ہیں کہ غیتور شیطان کا نام ہے۔
(فائدہ) اس کے بعد علامہ سیوطی نے غیتور کا ایک بہت طویل عربی قصیدہ ذکر کیا ہے ہم نے اس کو زیادہ مفید نہ ہونے کی وجہ سے ترک کر دیا ہے۔

ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ یہ غیتور ان جنات میں سے تھا جو حضرت آدمؑ سے قبل زمین پر رہتے تھے اور یہ حضرت علیؑ کے زمانہ میں آپ پر بھی ایمان لایا تھا۔

خواب کا شیطان

(حدیث) حضرت ابوسلمہ بن عبد الرحمنؓ ذکر کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

وَكُلَّ النَّفْسِ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ : اللَّهُمَّ هُوَ يُجِيلُ إِلَيْهَا وَيَرَأَى أَنَّ
يُسْتَمَى إِذَا عَرَجَ بِهَا فَإِذَا انْتَهَى إِلَى السَّمَاءِ فَمَارَتْ هُوَ الرَّؤْيَا الَّتِي تُصَدِّقُ

لہ مصنف عبد الرزاق (منہ)

لہ نہایہ ابن اثیر (منہ)

لہ المختار (منہ)

لہ نوادر الاصول حکیم ترمذی (منہ) الجامع البکیر ۱/۸۸، مسلا، استخاف السادة، ۲۸۸، کنز العمال ۴۱۴۲۹

(ترجمہ) ایک شیطان نفوس کے متعلق ہے اس کا نام ”لہو“ ہے یہ (نیند کے وقت) نفوس میں خیال ڈالتا ہے اور ان کے درپے رہتا ہے اگر وہ نفس (خواب میں) اُپر کو بلند ہو تو یہ بھی اس کے ساتھ جاتا ہے، جب وہ آسمان تک پہنچتا ہے تو پھر انسان جو خواب دیکھتا ہے وہ سچ ہوتا ہے کیونکہ آسمان پر شیطان کی برائی نہیں ہوتی وہ صرف زمینی خوابوں میں اپنی شرارت ماسکتا ہے۔

(فائدہ) مسلمان کے خواب اچھے ہوں یا بُرے اللہ کی طرف سے مسلمان کی تاکید کے لیے ہوتے ہیں اگر خواب اچھے ہوں تو مسلمان کی حوصلہ افزائی اور نیکی کی تاکید کی جاتی ہے اور اگر بُرے ہوں تو گناہوں کے متعلق تنبیہ کی جاتی ہے۔ اس کی تفصیل احقر مترجم کی کتاب ”جہنم کے داک مناظر“ کا آخری مضمون ملاحظہ فرمائیں۔

شیاطین کے پر بھی ہیں

حضرت حنظلؓ سے سوال کیا گیا کہ کیا شیاطین کے پر بھی ہیں؟ تو آپ نے فرمایا ہاں پر ہی ہوتے ہیں جن کے ذریعہ وہ فضا میں اڑتے ہیں۔

لہ ابن جریر (منہ)

اولیاءِ جنّات کے واقعات

رفضی شیعوں کے دشمن جنات

حضرت سلمہ بن شعیبؓ کہتے ہیں میں نے مکہ شریف منتقل ہونے کا پروگرام بنایا اور اپنا گھر بیچ دیا۔ جب میں نے اس کو خالی کر کے پھر دکر دیا اور اس کے دروازے پر کھڑے ہو کر (جنازہ کو) کہا اے گھر والو ہم تمہارے ہم سائے رہے اور تم نے ہمیں اچھا پڑوس مہیا کیا (یعنی جن سے کمر بھی نہ ستایا) اللہ تعالیٰ تمہیں نیک اجر عطا کرے ہم نے تم سے خیر ہی پائی ہے اب ہم نے اپنا گھر بیچ دیا ہے اور مکہ مکرمہ منتقل ہو رہے ہیں وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ تو گھر سے کسی نے جواب دیا اللہ تمہیں بھی جزائے خیر عطا کرے ہم بھی یہاں سے جا رہے ہیں کیوں کہ جس نے یہ گھر خریدا ہے وہ رافضی شیعہ ہے اس نے حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو گالیاں دی ہیں بلکہ

آیت قرآن سُن کر چار حیات فوت ہو گئے

حضرت غلیظہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے کھڑے ہو کر نماز شروع کی اور آیت کُلُّ لَفْ
ذَائِقَةُ الْمَوْتِ کو بار بار دہرا رہا تھا تو کسی نے گھر کے کونہ سے پکار کر کہا اس آیت کو مٹ
تم نے ہمارے چار جن قتل کر دیئے ہیں جو تمہارے اس آیت کے دہرانے سے آسمان کی حد
بھی سر نہیں اٹھا سکے حتیٰ کہ فوت ہو گئے۔ غلیظہؓ کی بیوی فرماتی ہیں اس کے بعد حضرت غلیظہؓ
بے خود ہوئے کہ ہم نے پہچانے سے انکار کر دیا گو یا کہ یہ وہ نہیں تھے۔

۱۰۰ صفحہ الصفوہ ابن جوزی (منہ)

۴ صفۃ الصفوہ ابن جوزی (منہ)

حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سُرّی سقّطیؒ سے فرماتے ہوئے سنا
 دن سفر میں نکلا اور ایک پہاڑ کے صحن میں تاریک رات نے گھیر لیا وہاں میرا کوئی انیس
 پانچ بجے رات کے درمیان سے کسی منادی نے ندا کی کہ ”اندھیروں میں دل نہیں گھپنے
 بلکہ محبوب (اللہ تعالیٰ) کے حاصل نہ ہونے کے خوف سے نفوس کو گھپنا چاہیے“ حضرت
 فرماتے ہیں کہ میں حیران رہ گیا اور پوچھا مجھے جن نے ندا کی ہے یا انسان نے؟ کہا بلکہ اللہ
 نے کہنے والے مومن جن نے اور میرے ساتھ میرے اور بھائی (مومن جنات) بھی ہیں۔
 پوچھا کیا ان کے پاس بھی وہ (ایمان) ہے جو تمہارے پاس ہے؟ کہا جی ہاں بلکہ
 پاس مجھ سے زیادہ (ایمان) ہے۔ تو ان میں سے دوسرے نے مجھے آواز دی بدن
 کا غیر اس وقت تک نہیں بھکتا جب تک کہ دائمی طور پر بے گھر نہ رہا جائے“ میں
 ان میں کہا ان کی بات کتنا اونچے درجہ کی ہے، تو تیسرے نے مجھے پکارا کہ ”جو اندھیرا
 اللہ تعالیٰ کے ساتھ مانوس رہتا ہے اس کو کسی قسم کا فکر نہیں رہتا“ تو میری چیخ بھل گئی
 بے ہوش ہو گیا چنانچہ مجھے خوشبو سونگھے بغیر افاقہ نہ ہوا۔ چنانچہ ایک بھول میرے
 پر رکھا ہوا تھا میں نے اس کو سونگھا تو ہوش آیا میں نے کہا اللہ تم پر رحم کرے،
 میت بھی کر دے، تو ان سب نے کہا اللہ تعالیٰ تقویٰ اختیار کرنے والوں کے دلوں
 بلاخشنا چاہتے ہیں جو غیر خدا کی طمع کرے گا اس نے ایسی جگہ طمع کی جو طمع کے
 نہ ملتی۔ اور جو مریض ہمیشہ ڈاکٹر کے چکر لگائے وہ بیمار ہی رہتا ہے۔ اس کے
 ہوں نے مجھے الوداع کیا اور چلے گئے، میں اس گھڑی کی برکت کلام ہمیشہ اپنے دل
 میں کرتا ہوں۔

الصفوة ابن جوزی (منہ)

وعظ سننے والے جنات

حضرت ابو علی دقاقؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نیشاپور میں وعظ و تبلیغ کے لیے رکا، مجھے آشوب چشم کی مرض ہو گئی تو مجھے اپنی اولاد سے ملاقات کا شوق دامنگیر ہو گیا، ان راتوں میں ایک خواب دیکھا گو یا کہ ایک شخص میرے پاس آکر کہتا ہے اے شیخ اتنی جلدی واپس نہیں جاسکتے کیونکہ جنات کے جوانوں کی ایک جماعت آپ کی مجلس میں آکر آپ کا وعظ سن رہی ہے اور وہ وعظ کو کسی دوسرے موقع پر سننے کے لیے نہ جاتے ہیں وہ اپنی ضرورت پوری نہیں کر لیتے آپ ان کو تھپوڑ کر نہیں جاسکتے شاید ان کو راحت کی دائمی زندگی نصیب فرمادے پھر جب صبح ہوئی تو میری آشوب چشم کا نشان تک نہ تھا۔

جن عورت کی نصیحت

حضرت صالح بن عبد الکرمؒ فرماتے ہیں مجھے اس کا شوق تھا کہ کسی جن سے بات کروں چیت کر دوں چنانچہ ایک جن عورت کو دیکھا اور اس کے ساتھ ہو گیا مجھے کچھ نصیحت کر دے تو اس نے کہا "لکھو، غزالہ کہتی ہے تمام کاموں سے بہتر عورت کے ساتھ مشغول ہو جا اور ایک لمحہ بھی غفلت نہ کر، اگر وہ لمحہ فوت ہو گیا تو کبھی ہاتھ نہیں ملے گا۔"

گھروں میں رہنے والے مسلمان یا کافر جنات

(حدیث) حضرت علیؒ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لے صفة الصفوة ابن جوزی (منہ)

لے صفة الصفوة ابن جوزی (منہ)

إِذْ خَرُّوا يُبْذَرُونَ نَحْبًا مِنَ الْقُرْآنِ، فَإِنَّ الْبَيْتَ إِذَا قُرِئَ فِيهِ آيَاتُ الْقُرْآنِ عَلَى أَهْلِهِ وَكَثْرَ خَيْرُهُ وَكَانَ سُكَّانُهُ مُؤْمِنِي الْحَقِّ وَإِذَا التَّوْحُشُ فِيهِ أَوْ حَشَّ عَلَى أَهْلِهِ وَقَلَّ خَيْرُهُ وَكَانَ سُكَّانُهُ كُفَرًا الْحَقِّ۔
ترجمہ۔ اپنے گھروں کے لیے قرآن پاک کا ذخیرہ کر لیا کرو کیونکہ جس گھر قرآن کی تلاوت ہوتی ہے وہ گھر والوں کے لیے مالوس بن جاتا ہے، اس کی خیر بڑھ جاتی ہے اور اس میں مومن جنات رہائش کرتے ہیں اور جب اس میں تلاوت نہیں کی جاتی تو گھر والوں پر وحشت بن جاتا ہے، خیر کم رہ جاتی ہے اور کافر جنات بیر کرتے ہیں۔

(تنبیہ) مذکورہ حدیث کے بعد علامہ سیوطیؒ نے جنات کے ایسے اشعار ذکر کیے ہیں جن کو کہنے والے نے کہے تھے لیکن وہ نظر نہیں آتے تھے۔ ان میں زیادہ فائدہ نہ ہونے کی وجہ سے ترجمہ ترک کر دیا ہے۔

شیخ عبد القادر جیلانیؒ کی صحبت میں جن صحابی

حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ نے جب حج کیا تو آپ کے ساتھ ان کے مریدین بھی چلے۔ یہ جب بھی کسی منزل پر اترتے ان کے پاس سفید کپڑے پہنے ایک جوان آمو جو ہوتا مگر نہ تو ان کے پاس کھانا تھا نہ پیتا تھا۔ اور حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ نے اپنے مریدوں کو تاکید کر رکھی کہ وہ اس سے بات چیت نہ کریں۔ چنانچہ جب یہ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو ایک گھر میں جا کر ٹہرے۔ لیکن جب یہ لوگ گھر سے نکلتے تھے تو وہ شخص داخل ہوتا تھا اور یہ داخل ہوتے تو وہ نکل جاتا تھا۔ ایک مرتبہ سب لوگ نکل گئے مگر بیت الخلا میں ایک شخص باقی رہ گیا تھا۔ اسی دوران میں وہ جن داخل ہوا جب کہ اس کو کسی نے نہیں دیکھا تھا۔ اس نے پھینکی کھولی اور ایک سنگ پڑا۔

بکال کر کھانی شروع کر دی تو وہ جوان بیت الخلا سے نکلا اور اس کی نگاہ اس پر جا پڑی تو وہ وہاں سے چلا گیا پھر کبھی بھی ان کے پاس نہ آیا۔ تو اس شخص نے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کی اطلاع کی تو آپ نے فرمایا یہ شخص ان جنات میں سے تھے جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن پاک سنا تھا اور جنات میں شرف صحابیت حاصل کیا تھا۔

جنات نے آیت قرآنی کے اسرار پوچھے

حضرت ابراہیم خواص رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک سال میں حج کے لیے گیا راستہ ایک ایک میرے دل میں خیال گزرا کہ تو سب سے علیحدہ ہو کر شارع عام چھوڑ کر چل چنانچہ میں راستہ چھوڑ کر دوسرے راستہ پر چلنے لگا۔ میں تین دن رات برابر چلتا گیا مجھے کھانے کا خیال آیا نہ پینے کا نہ کوئی دوسری حاجت پیش آئی، آخر کار ایک ہرے بھرے جنگل میں ہوا جہاں میوے دار درخت اور خوشبودار پھول تھے۔ وہاں ایک چھوٹا سا تالاب تھا میں اپنے دل میں کہا یہ تو جنت ہے اس سے میں بہت حیران تھا اور فکر میں تھا کہ لوگوں کی عجت آتی ہوئی نظر پڑی جن کا چہرہ آدمیوں جیسا تھا، نفیس پوشاک، خوب صورت پنکے آراستہ آتے ہی ان لوگوں نے مجھے گھیر لیا اور سب نے سلام کیا، میں نے جواب میں و علیہ السلام و رحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا، پھر میرے دل میں خیال گزرا کہ شاید یہ لوگ جن میں اور یہ عرب غریب قوم ہے اتنے میں ایک شخص ان میں سے بولا ہم لوگوں میں ایک مسئلہ درپیش ہے اور باہم اختلاف ہے اور ہم لوگ جن قوم ہیں ہم نے خدائے بزرگ کا کلام جناب رسالت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سُن کر لیتے العقوبہ میں شرف حضورِ حاصل کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام مبارک نے ہماری تمام دنیا کے کام ہم سے لے لیے اور خداوند تعالیٰ نے یہ مقام اس جنگل میں ہمارے لیے مقرر فرما دیا ہے میں نے دریافت کیا کہ جس مقام پر

میں یہاں سے کتنے فاصلہ پر ہے؟ یہ سُن کر ان میں سے ایک مسکرایا اور کہا اے ابواسحق وہ عالم کے اسرار و عجائبات میں یہ مقام جہاں اس وقت تو ہے ایک انسان کے سوا آج کوئی نہیں آیا۔ اور وہ انسان تیرے ساتھیوں میں سے تھا، اس نے یہاں وفات پائی، بیکہ وہ اس کی قبر ہے اور اس کی قبر کی جانب اشارہ کیا وہ قبر تالاب کے کنارے تھی کے گرد باغینچہ تھا جس میں پھول کھلے ہوئے تھے ایسے پھول اور خوشنما باغ میں نے نہ دیکھے تھے پھر اس جن نے کہا تیرے ساتھیوں اور تیرے درمیان اس قدر مہینوں کا فاصلہ ہے۔ خدا جانے ابراہیم نے کیا ذکر کیا مہینے کہے یا سال۔ ابراہیم کہتے ہیں اے ان جنوں سے کہا اس جوان کا کچھ حال بیان کرو، ایک ان میں سے بولا ہم یہاں تالاب کے کنارے بیٹھے ہوئے محبت کا ذکر کر رہے تھے اس میں گفتگو ہو رہی تھی کہ اچانک ایک لڑکھنوا اور ہمیں سلام کیا۔ ہم نے جواب دیا اور دریافت کیا کہاں سے آتے ہو؟ کہا نیشاپور۔ ہم نے کہا کب چلے تھے؟ کہا سات دن ہوئے۔ پھر ہم نے کہا گھر سے نکلنے کی وجہ؟ اس نے خدا کا یہ کلام انیدو الخ ربکم الا یہ یعنی اللہ کی طرف رجوع کرو اور اس کے بندہ رہو جاؤ قبل اس کے کہ تم پر عذاب آئے پھر تمہاری مدد نہ ہوگی۔

ہم نے کہا انا بت، تسلیم اور عذاب کے کیا معنی؟ جواب دیا، انا بت یہ ہے کہ اپنے رب سے رجوع کر کے اس کا ہو رہے۔ راوی کا بیان ہے کہ اصل قصہ میں تسلیم کا ذکر نہیں آیا تسلیم کے معنی یہ ہیں کہ اپنی جان اس کے سپرد کر دے اور یہ جانے کہ خدا میری بہ نسبت اس سے زیادہ مالک و متحق ہے۔ پھر کہا اور عذاب اور ایک چیخ ماری اور مر گیا۔ ہم لوگوں نے اسے ہاں دفن کر دیا اور یہی اس کی قبر ہے خدا اس سے راضی ہو۔ ابراہیم کہتے ہیں مجھے ان کے ان اوصاف سے تعجب ہوا۔ پھر میں قبر کے پاس گیا تو اس کے سر پر لے زکس کے پھولوں ایک بہت بڑا گلہ استر رکھا ہوا تھا اور یہ عبارت لکھی ہوئی دیکھی کہ یہ خدا کے دوست کی ہے اسے غیرت نے مارا ہے اور ایک ورق پر انا بت کے معنی لکھے تھے کہتے ہیں جو کچھ لکھا

تھامیں نے پڑھا۔ قوم جن نے بھی اس کے معلوم کرنے کی درخواست کی میں نے بیان کیا تو خوش ہوئے اور کہا ہمیں ہمارے مسئلہ کا جواب مل گیا۔ ابراہیم کہتے ہیں پھر میں سو گیا۔ ہوش آیا اور نیند سے بیدار ہوا تو (مکہ مکرمہ میں) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مسجد کے اپنے آپ کو دیکھا میرے پاس پھولوں کی پنکھڑیاں تھیں جن کی خوشبو سال بھر تک رہی۔ وہ خود بخود گم ہو گئیں بلے

لڑکے نے جن عورت کو لا جواب کر دیا

(مقامات حریری کے مصنف) علامہ حریری لکھتے ہیں عرب کی کہانیوں میں سے ایک ہے کہ ایک جن عورت نے عربوں کا مقابلہ کرنے کا ارادہ کیا یہ سہر دلائل سے غالب آنے والا شخص کے سامنے جاتی اور مقابلہ کرتی تھی مگر کوئی شخص اس کے مقابلہ میں ثابت قدم نہ رہا۔ یہاں تک کہ عرب کے لڑکوں میں سے ایک نے اس کے سامنے آکر کہا میں تم سے مقابلہ کرنا۔ عورت نے کہا تو مقابلہ شروع کرو۔

لڑکے نے کہا (قریب تھا)

عورت نے کہا (کہ دو لہا بادشاہ بن جاتا)

لڑکے نے پھر کہا (قریب تھا)

عورت نے کہا (کہ پیدل چلنے والا سوار بن جاتا)

لڑکے نے پھر کہا (قریب تھا)

عورت نے کہا (کہ شتر مرغ پرندہ ہوتا)

اب لڑکا خاموش ہو گیا تو عورت نے کہا اب میں تمہیں گراؤں گی۔

لے روض الریاحین من حکایات الصالحین امام یافعی بمینی (منہ) یہ کتاب کرامات اولیاء کے اختصار کے احقر مترجم نے شائع کی ہے جو طبع ہر جگہ ہے۔

لڑکے نے کہا پوچھو؟

عورت نے کہا (میں حیران ہوں)

لڑکے نے کہا (تم حیران ہو زمین سے کہ اس کی تہہ کس طرح سے ہلکی نہیں ہوتی اور باہر نہیں ہوتی)

عورت نے کہا (میں حیران ہوں)

لڑکے نے کہا (نو کنکریوں سے حیران ہے کہ چھوٹی ٹہی کیوں نہیں ہوتیں اور بڑی وں نہیں ہوتیں)

عورت نے کہا (میں حیران ہوں)

لڑکے نے کہا (تو اپنے سامنے کھدے ہوئے گڑھے سے حیران ہے کہ اس کی تہہ میں پہنچا جاتا اور اس گڑھے کو کیوں نہیں بھرا جاتا)

لڑکے نے کہا (وہ جن عورت اس کے پورے پورے جواب سن کر شرمندہ ہو کر چلی گئی پھر نہ آئی بلے)

(فائدہ) اس حکایت میں جن عورت اور لڑکے کا دل کی باتیں اندازہ سے معلوم کر کے

جواب دینے کا مقابلہ ہوا چنانچہ لڑکے نے دوسرے کے ذہن میں موجود بات کا

عورت کی وجہ سے معلوم کر کے صحیح صحیح جواب دے کر جن عورت کو لا جواب کر دیا غیب

اس کو شاید علم قیافہ کہیں تو کچھ بعید نہیں۔ (مترجم)

نفسیت

مسمیٰ کہتے ہیں ابو عمر بن العلاء کی انگوٹھی پر یہ عبارت نقش تھی "وہ آدمی جس کی تنگ و دو

ہو تو وہ غرور کی رسی کو تھامے ہوئے ہے" میں نے اس سے اس کے نقش کرنے

افاض للقا سم حریری (منہ)

کی وجہ پوچھی تو اس نے بتایا کہ میں دو پہر کو اپنے مال و اسباب میں گھوم رہا تھا کہ ایک کہنے کو سنا جو یہ کہہ رہا تھا یہی گھر ہے (یعنی یہ مال و اسباب یہیں کام آئے گا فقط) میں نے جب اسے تو کوئی نظر نہ آیا۔ میں نے پوچھا انسان ہو یا جن؟ کہا بلکہ جن ہو۔ اس وقت سے میں نے انگوٹھی پر اس عبارت کو نقش کرایا ہے۔

چار سو سال کا شاعر جن

قبیلہ ثقیف کا ایک شخص بیان کرتا ہے کہ میں عبدالملک بن مروان کے دروازہ پہنچا کہ اس کے پاس حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ایک آدمی آیا اور کہا اے امیر المؤمنین میں نے آج بہت ہی عجیب واقعہ دیکھا ہے۔ اس نے کہا تم نے کیا دیکھا ہے؟ کہا میں نے کھیل رہا تھا جب بے آب دگیاہ جنگل میں پہنچا تو وہاں پر ایک بوڑھے کو دیکھا جس کے سر پر گرے پڑے تھے اور لامٹھی کی ٹیک لگا رکھی تھی میں نے پوچھا اے بڑھے تم کون ہو؟ نے کہا اپنے کام کو جاؤ جس بات کے جاننے کا فائدہ نہیں اس کے درپے مت ہو میں نے کیا تم عرب والوں کے اشعار بھی نقل کرتے ہو؟ اس نے کہا ہاں میں بھی ان کی طرح کے اشعار کہتے ہیں۔ میں نے کہا تم کیا کہتے ہو؟ تو اس نے یہ شعر کہے۔

اقول والنجم قد مالت اواخره الح المغيب تبين حار
المسحة من سنا برق رأی مصیری ام وجه نعم بدا الى ام سنانا
بل وجه نعم بدا والليل معتكر دلاح بين اثواب واستار

میں نے کہا یہ اشعار تو نابغہ بن ذبیان کے ہیں اے شیخ! اس نے یہ شعر کہنے میں پہل کی ہے۔ تو وہ ہنس پڑا اور میرے نظروں میں کہا اللہ کی قسم ابو ہریرہؓ نابغہ کی کنیت (میری طرف) سے شعر کہتا تھا۔ پھر اس نے میرے گھوڑے کی گردن پر ٹیک لگائی اور کہا تم نے

۱۔ تاریخ ابن عساکر (منہ)

بچپن یاد دلادیا۔ خدا کی قسم میں نے یہ شعر چار سو سال پہلے کہے تھے۔
پھر میں نے زمین کی طرف دیکھا تو اس کا کوئی نام و نشان نہ تھا۔

امام سیدبویہ کے شاگرد سخوی جن

حضرت ابوالحسن بن کیسان فرماتے ہیں میں بنی یاد کرنے کے لیے ایک رات جاگتا رہا۔
پھر سو گیا خواب میں جنات کی ایک جماعت کو دیکھا جو فقہ، حدیث، حساب، نحو اور شعر کا مذاکرہ کر رہی تھی۔ میں نے کہا کیا تم میں بھی علماء ہوتے ہیں؟ انہوں نے کہا جی ہاں ضرور، میں نے پوچھا پھر تم نحو کے مسائل میں کون سے علمائے نحو کے پاس جاتے ہو؟ انہوں نے کہا سیدبویہ کے پاس۔

موصول کا شیطان، شاعر کے پاس

(مشہور سخوی عالم علامہ) ابن دریدؒ فرماتے ہیں میں فارس کے علاقے میں اپنے گدھے سے گر پڑا اور ساری رات درد سے کراہتا رہا۔ تو میرے پاس کوئی شخص خواب میں آیا اور کہنے لگا "شراب کے بارے میں کچھ اشعار کہو" میں نے کہا ابو لؤاس نے شراب کے بارے میں کچھ کہنے کو کیا تھپڑا ہے (جو میں کہوں)؟ اس نے کہا آپ اس سے بڑے شاعر ہیں یہ شعر آپ نے نہیں کہے۔

ونخرا قبل المزج صفرا بعدا انت بین ثوبی نرجس و شقائق
حکمت و جنت المعشوق حرقا فاسلطا علیہا مزاجا فاکست ثوب عاشق
میں نے کہا تم کون ہو؟ اس نے کہا میں ہمتیار شیطان ابو راجیہ ہوں۔ میں نے پوچھا تم کہاں رہتے ہو؟ اس نے جواب دیا موصول میں۔

۱۔ فوائد الخیر (منہ)
۲۔ تاریخ خلیف بغدادی (منہ)
۳۔ تاریخ ابن بخار (منہ)

ابو علی بن اشعثؒ ایک متروک اور مستہم محدث ہے اس کی کتاب "السنن" میں ایک صحابی جن کا ذکر آیا ہے اس جن کا نام ابیض تھا اس کے حوالہ سے حافظ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا اللہ تعالیٰ تیرے شیطان کو رسوا کرے (الحديث) اسی حدیث میں آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا "میرے ساتھ بھی ایک شیطان ہے" لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے خلاف میری مدد کی اور وہ مسلمان ہو گیا ہے اس شیطان کا نام ابیض ہے یہ شیطان اور ہامہ (ابلیس کا پڑ پوتا) دونوں حنبت میں جائیں گے بلہ

اسود عنی کے دو شیطان

حضرت نعمان بن برزخؒ فرماتے ہیں اسود (عنی کذاب) نے جب نبوت کا ٹھوٹا دعویٰ کیا تھا اس کے ساتھ دو شیطان ہوتے تھے ایک کا نام سحیق اور دوسرے کا نام شقیق تھا، یہ دونوں شیطان لوگوں کے درمیان کے واقعات کی اس کو اطلاع کر دیتے تھے (جن کے بل بستے پر یہ لوگوں کو گمراہ کرتا اور ٹھوٹی نبوت چمکاتا تھا) بلہ

اذان شیطاں کا علاج

امام مالک بن انسؒ بیان کرتے ہیں کہ حضرت زید بن اسلمؒ کو بنی سلیم کی کان کا ذمہ دار بنایا گیا یہ کان ایسی جگہ میں جنات انسانوں کا شکار کر لیتے تھے جب حضرت زید اس کے والی ہوئے تو لوگوں نے آپ سے اس کی شکایت کی تو آپ نے ان کو اذان دینے کا حکم فرمایا کی آپنی

لہ الاصابہ فی معرفۃ الصحابہ ابن حجر عسقلانیؒ (منہ) الاصابہ جلد ۱ ص ۱۸۱

لہ سنن الکبریٰ بیہقی (منہ)

آوازوں سے اذانیں دو، چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور یہ مصیبت ٹل گئی بلہ

شیطان کی نسل کا رومی بادشاہ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں وہ زمانہ قریب آگیا ہے جب حمل الضان ظاہر ہوگا۔ کسی نے سوال کیا یہ حمل الضان کیا ہے؟ فرمایا ایک آدمی ہے اس کے والدین میں سے ایک شیطان ہوگا ملک روم کا بادشاہ بنے گا اور میدان میں پچاس کروڑ فوجیں لائے گا اس زمین کا نام علق ہوگا۔ بلہ

(فائدہ) اگر یہ روایت صحیح ہو تو ابھی تک اس کا ظہور نہیں ہوا۔ ہو سکتا ہے کہ قرب قیامت میں دجال کے ساتھ اس کا امدادی فوجوں کی شکل میں ظہور ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ خود وہی دجال ہو جس نے قرب قیامت ظاہر ہو کر خدائی کا دعویٰ کرنا ہے اور یہ پچاس کروڑ کی تعداد اس کے ماننے والوں کی ہو اور مسلمانوں کے مقابلہ کو اتریں کیونکہ یہ دجال بھی شیطاں میں سے ہوگا جیسا کہ آئندہ روایت سے معلوم ہوتا ہے یا یہ کہ اس کے ساتھ یہ پچاس کروڑ کی تعداد شیطاں کی ہو کیونکہ اس بادشاہ کے والدین میں سے ایک شیطان ہوگا۔ اس لیے اس کی نصرت کے لیے اور اسلام کو مٹانے کے لیے اہل اسلام کے سامنے آئیں۔ واللہ اعلم (مترجم)

دجال شیطاںوں میں سے ہوگا

کثیر بن مرہؒ فرماتے ہیں دجال انسان نہیں ہوگا بلکہ شیطان ہوگا۔ لہ

لہ طبقات ابن سعد (منہ)

لہ سنن نعیم بن حماد (منہ)

لہ سنن نعیم بن حماد (منہ)

(تنبیہ) یہاں پر حضرت جریر بن عبد اللہ سجلیؓ سے ایک رومی سپہ سالار کا وہ واقعہ کہ تفصیل سے بیان کیا ہے بلکہ جس کو علامہ سیوطیؒ نے ۲ سمائوں سے باتیں چرانے کے باب میں کچھ مختصر طور پر بیان کیا تھا ہم نے تکرار کی وجہ سے اس کو یہاں سے حذف کر دیا ہے۔

کثرت جنات

ابو الاعمیس خولانیؒ (تابعی) فرماتے ہیں جن اور انسانوں کے دس حصہ کریں تو انسان ایک حصہ ہوتے ہیں اور جنات نو حصے ہوتے ہیں۔

بیٹ اللہ کا طواف کرنے والی جن عورتیں

حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ فرماتے ہیں میں ایک رات حرم شریف میں داخل ہوا تو چند عورتوں کو طواف کرتے دیکھ کر حیران سا ہو گیا، جب انہوں نے طواف کر لیا تو باب الحجاز میں سے چل نکلیں میں نے کہا میں ان کے پیچھے جاؤں گا اور ان کے گھر دیکھوں گا چنانچہ وہ چلتی ہی تھیں کہ ایک وادی میں پہنچیں پھر اس وادی پر چڑھ گئیں میں بھی ان کے پیچھے اس پر چڑھ گیا پھر وہ اس سے اتریں تو میں بھی ان کے پیچھے اتر گیا پھر وہ ایک ویرانہ میں پہنچیں تو میں بھی ان کے پیچھے داخل ہو گیا میں کیا دیکھتا ہوں کہ وہاں پر کچھ مشائخ بیٹھے ہوئے ہیں انہوں نے مجھ سے کہا اے ابن زبیر! آپ یہاں کیسے آگئے؟ میں نے کہا اور تم لوگ کون ہو؟ انہوں نے کہا ہم جنات ہیں میں نے کہا میں نے چند عورتوں کو بیٹ اللہ شریف کا طواف کرتے دیکھا تھا وہ مجھے کوئی دوسری مخلوق معلوم ہوئیں چنانچہ میں ان کے پیچھے چل پڑا یہاں تک کہ اس جگہ پہنچ گیا انہوں نے کہا یہ ہماری عورتیں تھیں۔ اے ابن زبیر! آپ کیا پسند کریں گے؟

۱۔ معرفۃ الصحابہ ابو نعیم صیہانی (منہ)

۲۔ تاریخ ابن عساکر (منہ)

میں نے کہا تازہ کھجور کھانے کو دل چاہ رہا، حالانکہ اُس وقت کہ شریف میں تازہ کھجور کا کہیں نام و نشان نہ تھا لیکن وہ میرے پاس تازہ کھجور لے آئے جب میں نے کھا لیا تو انہوں نے کہا جو باقی بچ گئی ہیں ان کو آپ اپنے ساتھ لے جائیں۔

حضرت ابن زبیرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اُن کو اُٹھا اور گھر لوٹا، میرا ارادہ یہ تھا کہ یہ کھجور کو والوں کو دکھاؤں گا جب میں گھر میں داخل ہوا تو ان کو ٹوکری میں رکھا پھر ٹوکری کو صندوق میں رکھ کر سو گیا۔ خدا کی قسم میں نیند اور بیداری کے بین میں تھا کہ گھر میں کو دُور کی آوازیں سنیں ان میں سے ایک نے کہا ہاں رکھی ہیں دوسرے نے کہا صندوق میں، ایک نے کہا صندوق کھولو پھر انہوں نے صندوق کھولا پھر ایک نے کہا کھجور کہاں ہیں؟ تو دوسرے نے کہا ٹوکری میں تو اس نے کہا ٹوکری کو کھولو انہوں نے کہا ہم اس کو نہیں کھول سکتے کیونکہ ابن زبیرؓ نے اس پر بسم اللہ پڑھ رکھی ہے تو ایک جن نے کہا یہ جس طرح سے ہے اس کو سالم کو اُٹھا لو چنانچہ وہ اس کو اُٹھا کر چلے گئے۔

حضرت ابن زبیرؓ فرماتے ہیں میں نے اتنا کسی شے پر افسوس نہیں کیا جتنا اس پر افسوس کیا کہ ان پر عجب لگا کر ان کو کیسے دبوچ لوں جب کہ وہ میرے گھر ہی میں تھے۔

۱۔ تاریخ ابن عساکر (منہ)

میں سے تھا اس کا یہ حضرات جواب دیتے ہیں کہ جنات بھی فرشتوں کی ایک قسم ہے جبکہ فرشتوں کی ایک قسم کو کر و بیون اور دوسری قسم کو رومانیون کہا جاتا ہے۔

شیطان کے مردود ہونے کا واقعہ

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں ابلیس فرشتوں کے قبائل میں سے ایک قبیلہ سے تعلق رکھتا تھا جس کو جن کہا جاتا تھا ان کو ملائکہ کے درمیان میں کوئی آگ سے پیدا کیا گیا، ابلیس کا نام حادث تھا اور یہ جنت کے دربانوں میں سے ایک دربان تھا، اس قبیلہ کے علاوہ فرشتوں کے سب قبائل نور سے پیدا کیے گئے اور جنات کو آگ کے شعلہ سے پیدا کیا گیا۔ زمین پر سب سے پہلے یہی رہتے تھے انہوں نے زمین پر فساد برپا کیا، خون بہاتے اور ایک دوسرے کو قتل کیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کی سرکوبی کے لیے فرشتوں کا لشکر دے کر ابلیس کو روانہ کیا اس نے ان سے جنگ کی اور ان کو سمندروں کے جزیروں اور پہاڑوں کی اطراف میں بھگا دیا۔ جب ابلیس نے یہ کیا تو اس کے نفس میں غرور آگیا، اس نے کہا میں نے ایسا کام کیا ہے جو اور کوئی نہیں کر سکا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے دل کی بات معلوم کر لی لیکن فرشتوں کو اس کا علم نہ ہو سکا تو جب اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمایا ”میں زمین میں اپنا خلیفہ بنانا چاہتا ہوں“ تو فرشتوں نے عرض کیا ”کیا آپ زمین میں اس کو پیدا کریں گے جو اس میں فساد کرے گا اور خون بہائے گا جیسا کہ جنات نے کیا تھا“، اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں اسی بات جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے، فرمایا میں نے ابلیس کے دل میں تکبر اور غرور کی بات دیکھی ہے جس کو تم فرشتوں نے نہیں دیکھا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو کھینکتی ہوئی مٹی سے پیدا کیا اور آپ کا جبہ خاکی چالیس رات تک ابلیس کے سامنے رکھا رہا، ابلیس آپ کے پاس آتا آپ کو پاؤں کی ٹھوکر مارتا اور منہ سے گھس کر پیچھے سے نکل جاتا اور پیچھے سے داخل ہو کر منہ سے نکل جاتا پھر کہتا تو کچھ

شیاطین کے مجموعی حالات

کیا اللہ تعالیٰ نے ابلیس سے بلا واسطہ کلام کیا تھا؟

علامہ ابن عقیلؒ فرماتے ہیں اگر کوئی یہ سوال کرے کہ کیا اللہ تعالیٰ نے ابلیس مردود سے بلا واسطہ گفتگو فرمائی تھی؟

(جواب) اس بارے میں علماء نے اختلاف فرمایا ہے درست یہی مذہب ہے جس پر محققین ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ابلیس سے براہ راست کلام نہیں کیا تھا بلکہ کسی فرشتے کی زبان سے اس سے گفتگو فرمائی تھی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا کسی سے کلام کرنا اس پر رحمت فرمانے، اس سے راضی ہو جانے، اس کی عزت افزائی کرنے اور اس کی شان بڑھانے کے لیے ہوتا ہے کیا آپ نے دیکھا نہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حضرت محمد اور حضرت ابراہیم علیہما السلام کے علاوہ سب انبیاء پر اس کلام فرمانے کی وجہ سے فضیلت عطا فرمائی گئی ہے۔

کیا ابلیس فرشتوں میں سے تھا؟

اس میں علماء نے اختلاف فرمایا ہے۔ اکثر علماء یہی فرماتے ہیں کہ ابلیس فرشتوں میں سے تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ فَسَجَدُوا إِلَّا ابْلَیْسُ (سورۃ بقرہ آیت ۲۴) سب فرشتوں نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے نہ کیا اس مقام پر استثناء بتلایا ہے کہ ابلیس فرشتوں کی جماعت سے تھا۔

ارشاد باری تعالیٰ إِلَّا ابْلَیْسَ كَانَ مِنَ الْجِنِّ سے جو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ابلیس جنات سے تھا۔

نہیں ہے اگر تو پیدا نہ ہوتا تو کیا حرج تھا، اگر مجھے تم پر مسلط کر دیا گیا تو تجھے تباہ کر دوں گا، اگر مجھے تم پر مسلط کیا گیا تو تجھے گناہوں میں ملوث کر دوں گا۔

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ میں روح پھونکی تو فرشتوں کو حکم کیا کہ آدمؑ کو سجدہ کریں تو ان سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے انکار کیا اور جو اس کے دل میں تکبر پیدا ہو چکا تھا اس کی وجہ سے تکبر کیا اور کہا میں اس کو سجدہ نہیں کروں گا میں اس سے بہتر ہوں، عمر میں بڑا ہوں، اور طاقتور جسم کا مالک ہوں اس وقت سے اللہ تعالیٰ نے اس سے خیر چھین لی اور تمام بھلائی سے محروم کر دیا اور اس کو شیطان مردود قرار دیا۔

ابلیس کی کتنی عظمت تھی

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ابلیس فرشتوں میں بڑا درجہ رکھتا تھا، اس کا قبیلہ بھی فرشتوں کے قبیلوں سے افضل تھا، یہ جنتوں کا داروغہ اور ذمہ دار تھا، آسمان دنیا پر اس کا حکم چلتا تھا مجمع البحرین (بحیرہ روم اور فارس) بھی اس کے تصرف میں تھے ایک مشرق کی طرف چلتا اور دوسرا مغرب کی طرف۔ یہ زمین کا حکمران بھی تھا اس لیے اس کے نفس نے اس کو گمراہ کیا کہ وہ اس آسمان والوں میں عظیم اور بلند مرتبہ ہے، اس بات نے اس کے دل میں تکبر بھر دیا تھا جس کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا تھا، جب یہ سجدہ کرنے کا وقت آیا اس وقت اللہ تعالیٰ نے اس کا تکبر ظاہر کر لیا اور قیامت تک اس کو ملعون کر دیا۔

ابلیس آسمان و زمین کا حکمران تھا

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ فرشتوں کا ایک قبیلہ تھا جس کا نام جن تھا یہ ابلیس انہی

ابن جریر طبری (منہ)

ابن جریر طبری، ابن المنذر (منہ)

تھایہ آسمان اور زمین کا حکمران تھا جب اس نے نافرمانی کی تو اللہ تعالیٰ نے اس پر ناراض ہو کر بلان کو مردود قرار دے دیا۔

جن کو جن کیوں کہتے ہیں

حضرت ابن عباسؓ، حضرت ابن مسعودؓ اور دیگر کئی صحابہ کرامؓ فرماتے ہیں ابلیس کو پہلے مان کا ذمہ دار قرار دیا گیا تھا، یہ فرشتوں کے اس قبیلہ سے تعلق رکھتا تھا جس کو جن کہا جاتا تھا ابلیس انہیں جنات میں سے تھا، ان کو جن اس لیے کہا گیا کیونکہ یہ جنت کے نگران اور ذمہ دار تھے، ابلیس اپنی حکومت سمیت جنت کا بھی نگران تھا اس لیے اس کے دل میں تکبر آگیا اور اس نے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ سب کچھ اس لیے دیا ہے کہ تمام فرشتوں پر میری برتری رہ کرے۔

ابلیس ہوا کا نظام بھی سنبھالتا تھا

حضرت قتادہؓ فرماتے ہیں جو دس فرشتے ہوا کا نظام سنبھالتے تھے ان میں سے ایک ابلیس بھی تھا۔

ابلیس کا اصل نام

حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابلیس کا اصل نام عزازیل تھا، یہ چار پر والے فرشتوں میں بڑا مرتبہ رکھتا تھا۔ بعد میں خدا کی رحمت سے مردود کر دیا گیا۔

ابن جریر، ابن المنذر، کتاب الغنیمۃ الباشیخ، شعب الایمان بیہقی (منہ)

ابن جریر طبری (منہ)

ابن ابی الدنیا (منہ)

ابن ابی الدنیا فی سکاۃ الشیطان (منہ) (۴۲) ص ۹۱، الدر المنثور ۵۵

حضرت ابوالمثنیٰؓ فرماتے ہیں کہ ابلیس کا نام نائل تھا جب اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوا تو اس کا نام شیطان رکھ دیا گیا۔^۱

(فائدہ) یہ جو ابلیس کے کئی نام ذکر کیے گئے ہیں یہ سب اس کے نام ہو سکتے ہیں۔ ہر علاقہ میں چیزوں کے نام الگ الگ ہوتے ہیں۔ (مترجم)

شیطان کا نام ابلیس کیوں رکھا گیا

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ شیطان کا نام ابلیس اس لیے رکھا گیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کی خیر سے محروم کر دیا تھا۔^۲

ابلیس فرشتوں کے ایک قبیلہ سے تعلق رکھتا تھا

حضرت ضحاکؓ نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباسؓ اور حضرت ابن مسعودؓ میں اختلاف ہوا کہ میں سے ایک نے فرمایا کہ ابلیس ملائکہ کے اس قبیلہ سے تھا جن کو ”جن“ کہا جاتا تھا۔^۱ فرمان خداوندی اِلَّا اِبْلِیْسُ کَانَ مِنَ الْجِنِّ (سورۃ کہف آیت ۵۰) کی تفسیر میں حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ فرشتوں میں ایک قبیلہ تھا اس کو ”جن“ کہتے تھے (یہ ابلیس انہیں میں سے تھا۔^۲ ابن عباسؓ فرماتے ہیں اگر ابلیس فرشتوں میں سے نہ ہوتا تو اس کو سجدہ کا حکم بھی نہ کیا جاتا۔^۳ آسمان کا نگران تھا۔^۴

۱۔ ابن ابی الدنیا (منہ) مکائد الشیطان (۱)، ص ۹، ابن ابی حاتم، ابن الانباری فی الاضداد، بیہقی (درمنثور) ۵۵

۲۔ ابن جریر (منہ)

۳۔ ابن المنذر، کتاب الخطبۃ ابوالمثنیٰ (منہ)

۴۔ عبدالرزاق، ابن جریر (منہ)

بنات جنتیوں کے لیے زیور بناتے تھے

ارشاد خداوندی اِلَّا اِبْلِیْسُ کَانَ مِنَ الْجِنِّ (سورۃ کہف آیت ۵۰) کی تفسیر میں حضرت سعید بن جبیرؓ فرماتے ہیں یہ جنات فرشتوں کے ایک قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے جو ہمیشہ سے قیامت تک جنت والوں کے لیے زیور بناتے رہیں گے۔^۱

ابلیس کی صورت بدل دی گئی

حضرت سعید بن جبیرؓ فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو ملعون قرار دیا اس کی فرشتوں کی بھی صورت بھی بدل ڈالی اس وقت اس نے آہ فریاد کی اور ایسا رو دیا کہ دنیا میں قیامت کے رونے اس میں شمار کیے جاسکتے ہیں (یعنی عرصہ دراز تک روتا رہا) دوسرے اس وقت جب شیطان نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ مکرمہ میں نماز پڑھتے دیکھا تب بھی بت رو دیا تھا، تیسرے جب اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ مکرمہ (کو فتح کرتے) دیکھا اس وقت بھی بہت رو دیا تھا، اس کی وجہ سے اس کے پاس اس کی اولاد جمع ہوئی تو ابلیس نے با تم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی امت کو شرک میں مبتلا کرنے سے ناامید ہو جاؤ لیکن ان کو ان کے دین کے معاملہ میں فتنہ بازی کر سکتے ہو ان میں نوحہ ماتم اور شیعہ داخل کر دو۔^۲

(فائدہ) اوپر کے تمام مضامین اس کی وضاحت کر رہے ہیں کہ ابلیس فرشتوں میں سے مایہاں پر اس فریق کے دلائل ختم ہو گئے جو ابلیس کو فرشتوں سے مانتے تھے۔^۳ ان دلائل کے دلائل ہیں جو ابلیس کو فرشتوں میں سے نہیں مانتے۔ (مترجم)

۱۔ ابن ابی حاتم، ابوالمثنیٰ (منہ)

۲۔ ابن ابی الدنیا فی مکائد الشیطان، ابن ابی حاتم، ابوالمثنیٰ (منہ) مکائد الشیطان (۳۳) ص ۵۳،

علیہ البنعم ۹/۲۳، الدر المنثور ۲/۲۲۷

شیطان کے فرشتہ نہ ہونے کے دلائل

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ ابلیس ایک لحظہ کے لیے بھی فرشتوں میں سے نہیں ہے۔ اس کی اصل جن مٹتی جس طرح سے انسان کی اصل حضرت آدم علیہ السلام تھے بلکہ امام ابن شہاب (زہریؒ) فرماتے ہیں کہ ابلیس تمام جنات کا باپ ہے جس طرح حضرت آدمؑ تمام انسانوں کے باپ ہیں، آدم انسانوں میں سے تھے اور ان کے باپ اور ابلیس جنات میں سے ہے اور ان کا باپ ہے بلکہ

فرشتوں کی جنات سے جنگ

حضرت شہر بن حوشبؒ فرماتے ہیں ابلیس ان جنات میں سے ہے جس کو فرشتوں نے شکست دی تھی، کسی فرشتے ابلیس کو گرفتار کر لیا تھا اور آسمان پر لے گیا تھا۔

شیطان کی گرفتاری

حضرت سعد بن مسعودؒ فرماتے ہیں فرشتے (جنات سے) جنگ کیا کرتے تھے۔ (جنگ میں) جب اس شیطان کو گرفتار کیا گیا یہ اس وقت بچہ تھا پھر فرشتوں کے عبادت کرتا رہا۔

لے ابن جریر، البیہقی (منہ)

لے ابن ابی الدنیا، ابن ابی حاتم، البیہقی (منہ) مکائد الشیطان (۳۲) ص ۵۲

ابن مفلح مقدسی ص ۸۷

لے ابن جریر، ابن ابی حاتم (منہ)

لے ابن جریر (منہ)

ابلیس فرشتہ نہ تھا

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو قتل کر دے جن کا یہ گمان ہے کہ ابلیس فرشتوں میں سے تھا اللہ تعالیٰ تو فرماتے ہیں (مِنَ الْجِنَّةِ) وہ جنات میں سے تھا بلکہ

شیطان کے تکبر کی ایک اور وجہ

حضرت ابن عباسؒ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو روانہ کیا کہ زمین کی سطح سے درست اور شہود والا خمیر اٹھا لائے۔ اسی سے اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو پیدا کیا تھا اور اسی کی وجہ سے ابلیس نے کہا تھا اَسْجُدْ لِمَنْ خَلَقْتَ طِينًا (سورۃ اسراء آیت ۶۱) کیا میں اس کو سجدہ کروں جس کو آپ نے مٹی سے پیدا کیا اور اس مٹی کو میں خود لایا تھا بلکہ

اس واسطے ڈالنے کے لیے شیطان جنت میں کیسے داخل ہوا؟

حضرت ابن مسعودؒ اور کئی صحابہ کرامؓ فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ سے فرمایا مَا أَسْكُنُ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ (سورۃ بقرہ آیت ۲۵) تم اور تمہاری بیوی جنت میں رہو تو ابلیس نے ان کے پاس جنت میں جانے کا ارادہ کیا تو جنت کے داروغوں نے روک دیا تو یہ مانپ کے پاس آیا اس وقت اونٹ کی طرح سانپ کی چار ٹانگیں ہو کر تکی مٹھیں اور یہ سب داروغوں سے زیادہ خوبصورت تھا، اس سے شیطان نے بات کی کہ اس کو اپنے منہ میں ڈالے تاکہ وہ آدمؑ تک پہنچ جائے۔ چنانچہ سانپ نے اس کو اپنے منہ میں داخل کیا اور داروغوں کے پاس سے گزر کر جنت میں داخل ہو گیا داروغوں کو پتہ نہ چل سکا کیونکہ جس کام

لے ابن منذر، ابن ابی حاتم (منہ)

لے طبقات ابن سعد، ابن جریر، ابن ابی حاتم (منہ)

کا اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا تھا اس نے ہو کر رہنا تھا چنانچہ شیطان نے سانپ کے منہ سے کہا کیا اور اس کی بات سے کوئی فتنہ محسوس نہ کیا پھر شیطان حضرت آدمؑ کے پاس گیا اور کہا "اے آدمؑ! کیا میں آپ کو ہمیشہ رہنے والے درخت اور کبھی ختم نہ ہونے والے ملک کا ہوتے بتاؤں۔"

شیطان کا ساتھ دینے سے سانپ کی بد بختی

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ خدا کے دشمن ابلیس نے خود کو زمین کے سب جانوروں کے سامنے پیش کیا کہ اسے کون اٹھائے گا تاکہ وہ اس کے ساتھ جنت میں داخل ہو سکے اور آدمؑ سے گفتگو کر سکے تو ہر جانور نے اس سے انکار کر دیا جب ابلیس نے سانپ سے بات کی کہ میں تجھے انسان کی ایذا سے بچاؤں گا اگر تو مجھے جنت میں داخل کر دے تو تو میرے ذمہ ہے تو سانپ نے ابلیس کو اپنے دانتوں میں اٹھایا حتیٰ کہ شیطان اس کے منہ میں داخل ہو گیا پھر شیطان نے سانپ کے منہ سے گفتگو کی۔

یہ سانپ چار ٹانگوں پر چلتا اور پٹے پہنتا تھا، شیطان کا ساتھ دینے سے اللہ تعالیٰ نے اس کے پٹے بھی اتار دیئے اور ٹانگیں بھی چھین لیں اور پیٹ کے بل چلا دیا۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں یہ سانپ تمہیں جہاں پر ملے اسے مار ڈالو اور اللہ کے دشمن کا اس سے بدلہ چکا دو۔

سانپ کی ٹانگیں۔

جناتِ اونٹ کی شکل میں

ایک محدث بیان کرتے ہیں شیطان جنت میں چار ٹانگوں والے جانور کی شکل میں داخل

۱۔ ابن جریر، ابن ابی حاتم (منہ)

۲۔ (تفسیر) عبد الرزاق، (تفسیر) ابن جریر طبری (منہ)

یا کہ یہ اونٹ معلوم ہوتا تھا، اللہ کی اس پر لعنت ہوئی، اس کی ٹانگیں گر گئیں اور سانپ جناتِ ابوالعالیہؓ فرماتے ہیں کہ کچھ اونٹ شروع پیدائش میں جنات ہوتے تھے بلکہ

اس نے حضرت حوا کو کیسے دوسواں ڈالا

سعید بن احمد بن حنبلؓ کہتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ و حضرت حوا کو جنت میں فرمایا تو حضرت آدمؑ جنت کی سیر کو نکلا گئے۔ ابلیس نے آپ کی غیر موجودگی غنیمت جانا اور پیچھے گیا جہاں حضرت حوا موجود تھیں اور ایسی بنسری بجائی کہ سننے والوں نے ایسی لذیذ پسند کوئی شے نہ سنی ہوگی حتیٰ کہ حضرت حوا کا جوڑ بوڑ پھٹ کر نکل گیا پھر شیطان نے بنسری بجا کر ان کی طرف سے بجایا کہ رونے اور چلانے کا ایسا محشر بپا کیا کہ سننے والوں نے ایسا کبھی سنا ہوگا۔

حضرت حوا نے اس سے فرمایا تو یہ کیا چیز لایا ہے؟

شیطان نے کہا میں جنت میں تمہارا مقام اور اللہ کے نزدیک تمہاری شان دیکھ کر آئی ہوں اور اس بات کو یاد کر کے کہ تم کو یہاں سے نکال دیا جائے گا تمہارے حق روایا اور غمگین ہوا ہوں کیا تمہارے پروردگار نے تمہیں یہ نہیں کہا کہ جب تم اس درخت کا پھل کھاؤ گے تو مر جاؤ گے اور اس جنت سے نکال دیئے جاؤ گے۔ اے حوا! مجھے دیکھو جب میں اس درخت کو کھا چکوں اور میرا وہ یا میری شکل و صورت بگڑ جائے تو تم اس سے مت کھانا میں اللہ کی قسم دیتا ہوں تمہارے رب نے تمہیں اس درخت سے منع نہیں کیا مگر اس سے کہ تم جنت میں ہمیشہ نہ رہنے لگو۔ میں تمہارے لیے قسم کھاتا ہوں کہ میں تمہارا خیر خواہ ہوں۔

۱۔ (تفسیر) ابن جریر (منہ)

۲۔ ابن منذر (منہ)

کو کھ پر ہاتھ رکھنا شیطان کا طریقہ ہے

حضرت حمید بن ہلالؒ فرماتے ہیں کہ نماز میں کو کھ پر ہاتھ رکھنے کو اس لیے منع فرمایا گیا ہے کیونکہ جب شیطان کو زمین پر اتارا گیا تھا تو اس نے کو کھ پر ہاتھ رکھے ہوئے تھے۔ (یزید بن ابی اسحاق) شیطان چلتا ہے تو کو کھ پر ہاتھ رکھ کر چلتا ہے (ترمذی شریف ۲/۲۲۳)

شیطان زمین پر کہاں اتارا گیا؟

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ ابلیس کو بصرہ سے چند میل کے فاصلہ پر دشت میں اتارا گیا تھا۔

ابلیس کے ہاتھ کی نحوست

حضرت سہری بن سحیحیؒ فرماتے ہیں جب حضرت آدم علیہ السلام زمین پر اترے تھے تو ان کے ہاتھ میں گندم تھی اور ابلیس نے اپنا (مخوس) ہاتھ رکھا ہوا تھا چنانچہ اس کا دم جس شے پر پڑا اس کا نفع جاتا رہا۔

شیطان حضرت نوحؑ کے سامنے

(حدیث) حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

لہ ابن ابی شیبہ (منہ)

لہ ابن ابی حاتم (منہ)

لہ ابن ابی حاتم، ابوشیخ (کتاب العظمت) (منہ)

لَمَّا وَلَدَتْ حَوَاءَ طَافَ بِهَا ابْلِيسُ وَكَانَ لَا يَعِيشُ لَهَا وَلَدًا. فَقَالَ سَمِيئَةُ عَبْدَ الْحَارِثِ فَإِنَّهُ يَعِيشُ. فَسَمَّيْتُهُ عَبْدَ الْحَارِثِ قَعَاشٌ. وَكَانَ ذَلِكَ مِنْ وَحْيِ الشَّيْطَانِ وَآمِرِهِ. ۱۰

حضرت حواءؑ نے جب بچہ جناتا تو ابلیس آپ کے گرد گھوما کیونکہ آپ کا کوئی بچہ زندہ نہ رہتا شیطان نے کہا آپ اس کا نام عبد الحارث رکھ دو تو یہ فوت نہ ہو گا۔ چنانچہ انہوں نے ان کا نام عبد الحارث رکھ دیا اور وہ زندہ رہا۔ آپ نے یہ کام شیطان کے القاء اور اس کے سے کیا تھا۔

(فائدہ) بعد میں جب حضرت آدمؑ کو معلوم ہوا تو انہوں نے بتلایا کہ وہ تو ہمارا دشمن شیطان ہے۔ اس نے یہ حرکت کی تھی چنانچہ اس کے نام کو بدل دیا گیا۔ (مترجم)

شیطان حضرت نوحؑ کے سامنے

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں جب حضرت نوح علیہ السلام بڑے میں سوار ہوئے تو ایک بڑے کو دیکھ کر پہچان نہ سکے اور پوچھا تم کون ہو؟ کہا شیطان ہوں۔ تم یہاں کیوں آئے؟ کہا تاکہ تیرے پیروکاروں کے دلوں کو خواب کروں ان کے دل میرے ساتھ ہوں اور بدن کے ساتھ۔ نوح علیہ السلام نے فرمایا اے دشمن خدا یہاں سے نکل جاؤ شیطان نے کہا ہاں کام میں جن کے ساتھ میں لوگوں کو گمراہ کرتا ہوں، میں ان میں سے تین تم کو تباہ کر دوں گا اور انہیں تباہوں گا مجھے کشتی سے نہ نکالو، حضرت نوح علیہ السلام کی طرف وحی کی گئی کہ آپ کو ان کی ضرورت نہیں اس کو کہو کہ وہ دو چیزیں تباہی کی وجہ سے یہ لوگوں کو گمراہ کرتا ہے شیطان نے کہا وہ دونوں یہ ہیں ① خدا اسی کی وجہ سے میں ملعون اور شیطان مردود دہوا ②

مسند احمد، ترمذی، تہذیب، ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابن مردودہ، حاکم وصحیحہ (منہ) بدایہ والنہایہ ۱/۹۶،

منثور ۲/۱۵۱، تفسیر ابن کثیر ۵/۵۲۹۔

حرص۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کے لیے جنت حلال کر دی (لیکن چونکہ حضرت آدمؑ کو جنت میں رہنے کی حرص تھی) اسی وجہ سے میں اپنے مقصد میں کامیاب ہوا تھا۔

حضرت موسیٰؑ سے شیطان کی ملاقات کا واقعہ

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں اسی طرح سے شیطان حضرت موسیٰؑ علیہ السلام سے بھی ملا تھا اس نے کہا تھا اے موسیٰؑ! اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی رسالت کے لیے منتخب فرمایا ہے اور آپ سے کلام فرمایا ہے میں بھی خدا کی مخلوق ہوں، میں نے گناہ کیا ہے اب توبہ کرنا چاہتا ہوں اپنے پروردگار کے سامنے میرے لیے سفارش کر دے تاکہ وہ میری توبہ کو قبول فرمادے۔

تو حضرت موسیٰؑ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی، اللہ نے فرمایا ”اے موسیٰؑ! میں نے تیری حاجت پوری کر دی“ چنانچہ حضرت موسیٰؑ علیہ السلام ابلیس سے ملے اور فرمایا مجھے یہ حکم ملا ہے کہ تم حضرت آدمؑ کی قبر کو سجدہ کر دو تو تمہاری توبہ قبول کر لی جائے گی۔ تو اس نے تجکر کیا اور غصہ میں آکر کہنے لگا میں نے اس کو زندگی میں سجدہ نہ کیا اب مرجانے کے بعد کیسے کروں؟ ابلیس نے کہا اے موسیٰؑ! تمہاری میرے حق میں سفارش کرنے سے حق بن گیا ہے تم تین مقام پر مجھے یاد کر لیا کرو (یعنی مجھ سے ڈرا کرو) طاقت کی یہی تین جگہیں ہیں۔

① جب غصہ آئے تو سمجھ لیا کہ یہ میرا اثر ہے جو تمہارے دل پر پڑا ہے میری آنکھیں اس وقت تمہاری آنکھوں میں لگی ہوتی ہیں اور میں اس وقت تمہارے خون میں دوڑ رہا ہوتا ہوں۔

② جب دوشکروں کی جنگ ہو رہی ہو تو اس وقت بھی میں ہی انسان کے پاس آتا ہوں اور اس کو اس کی اولاد بیوی بچے یاد دلاتا ہوں حتیٰ کہ وہ پیٹھ دے کر بھاگ جلتے۔

③ نامحرم عدت کی مجلس میں بیٹھنے سے بھی بچتے رہو کیونکہ میں اس کا تیرے پاس اور تیرے ان کے پاس قاصد بنتا ہوں بلکہ

اس کی توبہ کی خواہش

حضرت ابو العالیہؓ فرماتے ہیں جب حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی لنگر انداز ہوئی تو آپ میں کو کشتی کے کچھ حصہ میں موجود دیکھا تو فرمایا تو تباہ ہو جائے تیرے وجہ سے زمین والے بوائے تو نے ان کو تباہ کر دیا؟ ابلیس نے کہا تو میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا تم توبہ کر لو۔ اے کہا پھر آپ اللہ عزوجل سے پوچھیں کیا میری توبہ قبول ہونے کی گنجائش ہے؟ تو حضرت نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی فرمائی کہ اس کی توبہ کی صحت یہ کہ وہ آدمؑ کی قبر کو سجدہ کرے۔ تو حضرت نوح علیہ السلام سے فرمایا تیری توبہ مقرر ہو گئی ہے۔ اس نے پوچھا کیسے؟ فرمایا تو قبر آدمؑ کو سجدہ کر دے۔ اس نے کہا میں نے زندگی میں اس سجدہ نہیں کیا تھا اب اس کے مرجانے کے بعد کیسے کر لوں؟

ابلیس سفینہ نوح میں کیسے داخل ہوا؟

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ کشتی نوح میں سب سے پہلے حیوانی داخل ہوئی اور سب زمیں گدھا۔ اور ابلیس گدھے کی دم سے لٹک کر داخل ہوا تھا بلکہ

شتی میں داخلہ کے وقت ابلیس کی شرارت اور حیلہ

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں حضرت نوح علیہ السلام نے کشتی میں جانوروں میں سے سب سے پہلے حیوانی کو سوار کیا اور آخر میں گدھے کو۔ جب گدھے نے اپنا اگلا حصہ کشتی میں داخل کر لیا ابلیس اس کی دم سے لپٹ گیا جس کی وجہ سے گدھا اپنے پاؤں اندر نہ لے جاسکا، حضرت نوح

۱۔ مکائد الشیطان ابن ابی الدنیا (منہ) درمنثور ۳/۳۳، مصائب الانسان ۱۷۵

۲۔ بلا حوالہ از علامہ سیوطی ج ۲

۳۔ ابن ابی الدنیا مکائد الشیطان (منہ) ۴۴، ابلیس ابلیس ص ۶۵، اعیان العلوم ۲/۴۱، درمنثور ۱/۱۵۵، مصائب الانسان ۱۷۵

علیہ السلام نے یہ کہنا شروع کر دیا تو تباہ ہو جائے اندر آجا تو اس نے پاؤں اٹھائے مگر وہ نہ ہوئی حتیٰ کہ حضرت نوحؑ نے فرمایا پورا داخل ہو جا چاہے تیرے ساتھ شیطان بھی کیوں ہو۔ آپ کی زبان سے یہ الفاظ جاری ہو گئے۔ جب حضرت نوحؑ نے یہ فرمایا شیطان نے گمراہی کا راستہ صاف چھوڑ دیا اور گدھا اندر آ گیا اور شیطان بھی اس کے ساتھ ہی آ گیا تو اس سے نوحؑ نے پوچھا اے دشمن خدا تمہیں کس نے داخل کیا؟ اس نے کہا کیا آپ نے آگ سے نہیں کہا تھا کہ داخل ہو جا چاہے تیرے ساتھ شیطان بھی کیوں نہ ہو۔ آپ نے اچل نکل یہاں سے۔ اس نے کہا تم پر مجھے سوار کرنا لازمی ہے دیکھو مجھے قیامت تک مہلت ملی ہوئی ہے اور اللہ نے اس عذاب کے طوفان سے مجھے اسی کشتی کے ذریعہ سے بچا ہے، چنانچہ یہ کشتی کی چھت پر سوار رہا۔

ابلیس گدھے کی دُم میں

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے گدھے کو کشتی میں سوار کرنے کا ارادہ کیا تو حضرت نوحؑ نے گدھے کے کانوں سے کھینچا اور ابلیس نے اس کی دُم سے نوحؑ علیہ السلام اس کو اپنی طرف کھینچتے تھے اور ابلیس ملعون اپنی طرف۔ تو حضرت نوحؑ نے اے شیطان داخل ہو جا تو گدھا بھی داخل ہو گیا اور ابلیس بھی اس کے ساتھ داخل ہو گیا۔ جب کشتی چل پڑی تو ابلیس گدھے کی دُم میں گانا گانے لگا تو حضرت نوحؑ نے پوچھا تو تباہ ہو جائے تجھے کس نے کشتی میں آنے کی اجازت دی؟ کہا آپ نے۔ آپ نے ذرا کب؟ کہا جب آپ نے گدھے سے کہا تھا اے شیطان داخل ہو جا تو میں آپ کی اجازت سے داخل ہوا تھا۔

۱۔ ابن جریر، ابن ابی حاتم (منہ)

۲۔ تفسیر البیاض (منہ)

شیطان کشتی نوح کے بانس پر

حضرت عطاءؒ اور حضرت صحاکؒ فرماتے ہیں جب ابلیس سفینہ نوح میں بیٹھنے کے لیے آیا تو حضرت نوحؑ نے اس کو دور کر دیا۔ شیطان نے کہا اے نوحؑ مجھے تو مہلت ملی ہوئی ہے تیرا مجھ پر کوئی بس نہیں چل سکتا (یعنی تم مجھے نہیں روک سکتے) چنانچہ حضرت نوحؑ نے جان لیا کہ یہ سچ کہہ رہا ہے لہذا اس کو اجازت دے دی کہ کشتی کے بانس پر بیٹھ جائے۔

شیطان کا انگور میں جھگڑا

حضرت مسلم بن یسارؒ فرماتے ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام کو حکم دیا گیا تھا کہ وہ اپنے ساتھ کشتی میں، ہر مخلوق کا جوڑا لے لیں ایک فرشتہ بھی ان کے ساتھ ہوگا، چنانچہ آپ نے ایک ایک جوڑا بٹھالیا، انگور باقی رہ گئے تو ابلیس نے آکر کہا یہ تو سب میرے ہیں تو حضرت نوحؑ نے فرشتہ کی طرف دیکھا کہ تمہارا کیا مشورہ ہے؟ اس نے کہا یہ آپ کا شریک ہے آپ اس سے بہتر شرکت کا معاملہ کریں۔ تو حضرت نوحؑ نے فرمایا بہت اچھا اور فرمایا دو تہائیاں میری اور ایک تہائی اس کی، فرشتے نے پھر کہا آپ اس سے بھی اچھی شرکت کا معاملہ کریں۔ تو آپ نے فرمایا آدھے میرے آدھے اس کے۔ تو ابلیس نے کہا (نہیں) یہ تو سب میرے ہیں تو حضرت نوحؑ نے فرشتہ کی طرف دیکھا تو اس نے کہا یہ آپ کا شریک ہے تو آپ نے فرمایا بہت اچھا میری ایک تہائی اس کی دو تہائیاں۔ فرشتے نے کہا آپ نے بہت اچھا کیا آپ ٹخن میں آپ اس کو انگور کی شکل میں کھائیں گے اور یہ کشمش بنا کر اور جو بس بنا کر تین دن تک پیئے گا۔

۱۔ تاریخ، ابن عساکر (منہ)

۲۔ ابن ابی حاتم (منہ)

حضرت محمد بن سیرینؒ سے بھی ایسے ہی منقول ہے لیکن آخر میں یوں ہے کہ آپؐ کو پکائیں گے جس سے دو ثلث خباثت اتر جائے گی یہ شیطان کا حصہ ہو گا اور باقی ایک ثلث آپ کے (یعنی انسانوں کے) پینے کے لیے ہے۔

حضرت انس بن مالکؓ سے اس طرح سے روایت ہے کہ شیطان نے حضرت علیہ السلام سے انگور کی لڑی کے متعلق جھگڑا کیا اور کہا یہ میری ہے، حضرت لوطؑ نے ذرا میری ہے، تو ان کی صلح اس پر ہوئی کہ ایک تہائی حضرت لوط کے لیے اور دو تہائیاں شیطان کے لیے۔

شیطان حضرت ابراہیمؑ کے مقابلہ میں

حضرت کعبؓ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسحق علیہ السلام کو خواب میں ذبح کرتے دیکھا تو چونکہ انبیاء کا خواب وحی ہوتا ہے اس لیے حضرت ابراہیمؑ اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کی خواب میں وحی کی گئی، اس لیے شیطان نے کہا اگر میں نے ان کو موقع پر فتنہ میں نہ ڈالا تو پھر کبھی نہیں ڈال سکوں گا۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کے لیے لے کر نکلے تو شیطان حضرت سارہؑ کے پاس گیا اور کہا ابراہیمؑ تمہارا بیٹا کو کہاں لے کر جا رہا ہے؟ فرمایا اپنے کسی کام کو۔ شیطان نے کہا یہ اپنے کسی کام کو نہیں لے کر جا رہا ہے بلکہ اس کو ذبح کرنے کے لیے لے کر جا رہا ہے۔ انہوں نے پوچھا وہ اس کو کیوں ذبح کریں گے؟ کہا اس کا خیال ہے کہ اس کا اللہ نے حکم کیا ہے تو انہوں نے فرمایا حضرت ابراہیمؑ نے اللہ کا حکم مانا تو بہت اچھا کریں گے۔

تو شیطان وہاں سے (نامراد ہو کر) حضرت اسحقؑ کے پاس گیا اور کہا تمہارا والد

لے (تفسیر) ابن منذر (منہ)

لے سنن نسائی (منہ) نسائی کتاب الاثر باب ۵۴

نہاں لے جا رہا ہے؟ فرمایا اپنے کسی کام کے لیے۔ کہا وہ تمہیں اپنے کام کے لیے نہیں لے جا رہا بلکہ وہ تمہیں ذبح کرنے لے جا رہا ہے۔ اپنے پوتے کو وہ تجھے کیوں ذبح کریں گے؟ کہا اس کا خیال ہے کہ اللہ نے اس کو اس کا حکم فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اگر اس کا حکم فرمایا ہے تو خدا کی قسم وہ اس کو ضرور کر گزریں۔

چنانچہ شیطان ان کو چھوڑ کر حضرت ابراہیمؑ کے پاس گیا اور کہا اپنے بیٹے کو کہاں لے کر جا رہے ہو؟ فرمایا کسی کام کو۔ کہا تم کسی کام کو لے کر نہیں جا رہے بلکہ اس کو ذبح کرنے لے جا رہے ہو، فرمایا میں اس کو کیوں ذبح کروں گا؟ کیا تمہارا گمان ہے اللہ تعالیٰ نے اس کا حکم فرمایا ہے؟ فرمایا اللہ کی قسم اگر اللہ نے مجھے اس کا حکم فرمایا ہے تو میں ضرور کروں گا۔ تو شیطان نے آپ کو چھوڑ دیا اور اپنی پیروی کر کے اسے مایوس ہو گیا۔

شیطان کا حضرت ابراہیمؑ کے قربانی کرنے میں رکاوٹ کی کوشش کرنا

حضرت قتادہؓ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا بیٹا ذبح کرنے کا حکم دیا تو آپ نے فرمایا اے بیٹے چھری لے آؤ۔ شیطان نے کہا یہ وقت ہے میں اس وقت آل ابراہیمؑ میں خدا کی نافرمانی پیدا کر سکتا ہوں۔ چنانچہ یہ حضرت ابراہیمؑ کو ان کے دوست کی شکل میں ملا اور کہا اے ابراہیمؑ کہاں کا ارادہ ہے؟ فرمایا کسی کام کو جا رہا ہوں۔ کہا تم نے جو خواب دیکھا ہے اس کی وجہ سے اللہ کی قسم تم اپنے بیٹے کو ذبح کرنے جا رہے ہو خواب کبھی درست ہوتا ہے کبھی غلط، اسحقؑ کو ذبح کرنے کے سوا تم خواب میں کچھ نہیں دیکھتے؟

جب شیطان مردود دے دیکھا کہ ابراہیمؑ کو نہیں بھلا سکا تو حضرت اسحقؑ سے ملا اور ان سے کہا اے اسحقؑ کہاں جا رہے ہو؟ فرمایا حضرت ابراہیمؑ کے کام کو۔ کہا ابراہیمؑ تو تمہیں

لے عبدالرزاق، ابن جریر، حاکم، شعب الایمان بیہقی (منہ)

ذبح کرنے لے جا رہے ہیں۔ حضرت اسحق نے فرمایا ان کو میرے ذبح کر دینے سے کیا ہوا ہوگا۔ پھر فرمایا تو نے کسی کو دیکھا ہے جس نے اپنے بیٹے کو ذبح کیا ہو؟ کہا وہ تمہیں اللہ کے لیے ذبح کرے گا۔ فرمایا اگر وہ مجھے اللہ کے لیے ذبح کریں گے تو میں صبر کروں گا۔ اللہ اس کا اہل ہے رکہ میں اس کے لیے قربان ہو جاؤں۔

جب شیطان نے دیکھا کہ وہ حضرت اسحق کو بھی نہیں پھیلا سکا تو حضرت سارہ کے پاس گیا اور پوچھا کہ اسحق کہاں جا رہا ہے؟ فرمایا ابراہیم کے ساتھ اس کام کے لیے۔ کہا وہ اس کو ذبح کرنے لے جا رہا ہے۔ انہوں نے فرمایا کیا تو نے کسی کو دیکھا ہے جو اپنے بیٹے کو ذبح کر دے؟ کہا وہ اس کو اللہ کے لیے ذبح کرے گا۔ فرمایا اگر وہ اسے اللہ کے لیے ذبح کریں گے تو ابراہیم اور اسحق اللہ کے بندے ہیں اور اللہ کی ذات اس کے لائق ہے۔

جب شیطان نے دیکھا کہ حضرت سارہ پر اس کا بس نہیں چل سکا تو مقام منیٰ میں عقیقی کے پاس آیا اور عصفہ سے اتنا پھولا کہ پوری وادی میں اپنے جسم کو پھیلا دیا، اس وقت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ ایک فرشتہ (حضرت جبریل بھی) تھے۔ فرشتہ نے کہا اے ابراہیم! سات کنکریاں مارو اور ہر کنکری کے بعد اللہ اکبر کہو۔ چنانچہ اس طریقہ سے شیطان راس سے ہٹ گیا۔ پھر جب حضرت ابراہیم چل کر حجرہ ثانیہ پر پہنچے تب بھی عصفہ میں پھول کر وادی کو بھر دیا، فرشتہ نے کہا اے ابراہیم! پھر سات کنکریاں مارو۔ چنانچہ آپ نے سات کنکریاں ماریں اور ہر کنکری مارتے وقت تکبیر کہی جس سے اس نے راستہ کھول دیا۔ حضرت ابراہیم حجرہ ثالثہ پر پہنچے تو شیطان پھر پھول گیا اور وادی کے سب راستے بند کر دیئے تو فرشتہ نے پھر کہا اس کو کنکریاں ماریے۔ چنانچہ حضرت ابراہیم نے سات کنکریاں ماریں اور ہر کنکری مارنے کے بعد اللہ اکبر کہا اس طرح سے طعون راستہ سے ہٹا اور آپ کا گناہ تک پہنچ گئے۔

لے ابن ابی حاتم (منہ)

مرث ابراہیم نے شیطان کو کنکریاں ماریں

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو قربانی کا حکم ہوا تو منیٰ میں شیطان نے آپ کا مقابلہ کیا لیکن آپ جیت گئے۔ پھر حضرت جبریلؑ آپ کو حجرہ عقیقی پر لے گئے لیکن شیطان نے وہاں بھی رکاوٹ ڈالنا چاہی تو آپ نے اس کو سات کنکریاں ماریں اور چل پڑے، پھر شیطان نے حجرہ وسطیٰ میں آکر رکاوٹ ڈالنا چاہی تب بھی آپ نے سات کنکریاں ماریں، حتیٰ کہ وہ بھاگ گیا۔

قربان اسماعیل ہوئے یا اسحاق

(فائدہ) مذکورہ روایات سے یہی ثابت ہوتا ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسحق علیہ السلام کو قربان کرنے کے لیے لے گئے تھے، حضرت عمر بن خطاب، حضرت عباس، حضرت ابن مسعود، حضرت انس بن مالک، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی ایسے ہی منقول ہے۔ حضرت علیؓ سے اس کے متعلق روایات کا اختلاف ہے بعض میں حضرت اسحاق کو بعض میں حضرت اسماعیل کو ذبح بیان کیا گیا ہے۔ تابعین میں حضرت کعب، سعید بن جبیر، مجاہد، قاسم بن برہ، مسروق، قتادہ، مکرم، وسب بن منبہ، عبید بن عمیر، عبدالرحمن بن زید، ابو الہذیل، ابن شہاب زہری، سرری، ہی حضرت اسحاق کو ذبح مانتے ہیں، امام احمد بن حنبلؒ نے بھی اس کو اختیار کیا ہے، علامہ سیوطیؒ فرماتے ہیں حضرت اسحاق علیہ السلام کے ذبح ہونے میں شک ہی نہیں ہو سکتا۔

علماء کا ایک اور گروہ یہ کہتا ہے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ابراہیم علیہ السلام قربان کرنے کے لیے لے گئے تھے۔ اس کے قائل حضرت عبداللہ بن عمرؓ، حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور حضرت امام حسنؓ اور حضرت سعید بن المسیبؓ، امام شعبیؒ، محمد بن کعب قرظیؒ ہیں۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ

لے ابن ابی حاتم، ابن مردودہ، شعب الایمان بیہقی (منہ)

اور عمرو بن العلاءؓ سے بھی یہی روایت کیا گیا ہے۔ (مترجم)

شیطان زمین میں دھنس گیا

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا:-

إِنَّ جِبْرِيلَ ذَهَبَ بِإِبْرَاهِيمَ إِلَى جُمُرَةِ الْعَقَبَةِ، فَعَرَضَ لَهُ الشَّيْطَانُ قَرْمَاةً يَسْبِغُ خَصِيَّاتٍ فَسَاخَ، ثُمَّ آتَى بِهِ الْجُمُرَةَ الْوُسْطَى فَعَرَضَ لَهُ الشَّيْطَانُ قَرْمَاةً يَسْبِغُ خَصِيَّاتٍ فَسَاخَ ثُمَّ آتَى بِهِ الْجُمُرَةَ الْوُسْطَى فَعَرَضَ لَهُ الشَّيْطَانُ قَرْمَاةً يَسْبِغُ خَصِيَّاتٍ فَسَاخَ.

جب جبریل علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لے کر حجر عقبہ کی طرف گئے تو شیطان رخنے اندازی کی تو آپ نے اس کو سات کنکریاں ماریں جن سے وہ زمین میں دھنس گیا۔ ان کو حجر وسطی کے پاس لے آئے تب بھی اس نے رخنے اندازی کی تو پھر آپ نے اس کو کنکریاں ماریں اور وہ پھر زمین میں دھنس گیا پھر جبریل آپ کو ایک اور حجر کے پاس شیطان نے مقابلہ کیا۔ پھر آپ نے اس کو سات کنکریاں ماریں۔ چنانچہ وہ پھر زمین میں دھنس گیا۔

موسیٰ علیہ السلام سے شیطان کا مقابلہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک دفعہ کہیں تشریف فرما تھے کہ آپ کے پاس حاضر ہوا اس نے رنگ دار ٹوپی پہن رکھی تھی جب آپ کے قریب ہوا تو ٹوپی اتار کر

۱۔ احکام المرجان فی احکام الجہان علامہ محمد بن عبد اللہ شہنشاہی حنفیؒ ۲۹، ۳۰، طبع خیر کثیر کریم
۲۔ مسند احمد دمنہ، مسند احمد ۲/۳۰۶، مجمع الزوائد ۲/۲۵۹، کنز العمال حدیث ۱۲۱۴۵

آپ کے پاس لے کر کہا السلام علیک یا موسیٰ۔ موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا تم کون ہو؟ کہا ابلیس دایا خدا تجھے دندہ نہ چھوڑے کیوں آئے ہو؟ کہا اس لیے کہ میں آپ کے سامنے مسلمان ہوں کیونکہ اللہ کے نزدیک آپ کی بڑی شان اور قدر ہے۔ آپ نے پوچھا یہ کیا چیز تھی، جو میں نے تم پر دیکھی تھی؟ کہا اس کی وجہ سے میں انسانوں کے دل لیتا ہوں۔ فرمایا انسان کے کون سے کام کرنے سے تو اس پر غالب ہوتا ہے؟ کہا وہ جب خود پسندی میں مبتلا ہو اور اپنے عمل کو بہت سمجھنے لگے ہیں آپ کو تین چیزوں سے ڈرتا ہوں ① وہ عورت کو جو آپ کے لیے حلال نہ ہو اس سے خلوت نہ کرنا کیوں کہ جب کوئی شخص نامحرم عورت سے خلوت کرتا ہے تو میں اس وقت موجود ہوتا ہوں اور اس کو گناہ میں مبتلا کر دیتا ہوں ② جب تو اللہ کے ساتھ کسی قسم کا معاہدہ کرے تو اس کو پورا کیا کہ یونکہ کوئی شخص جو اللہ کے ساتھ کوئی معاہدہ کرتا ہے میں اس کے پیچھے پڑ جاتا ہوں حتیٰ کہ اس کے ایٹم سے عہد سے پھیر دیتا ہوں ③ اور جب تو کوئی صدقہ برات نکال اس کو خرچ کر دیا کہ کیونکہ جو شخص صدقہ خیرات نکالے مگر خرچ نہ کرے تو میں اس کے پیچھے بھی پڑ جاتا ہوں تا آنکہ وہ نکالا ہوا صدقہ مستحقین کو نہیں دیتا اس کے بعد شیطان تین مرتبہ ہلاکت ہلاکت پکارتے ہوئے واپس چلا گیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جان لیا کہ انسانوں کو کون کون سے کاموں سے بچنا چاہیے (جن سے شیطان کو ان کے گمراہ کرنے میں زیادہ موقع ملتا ہے)۔

حضرت موسیٰ سے شیطان کی اُمید گناہ

حضرت فضیل بن عیاضؓ فرماتے ہیں ہمارے ایک شیخ نے بیان کیا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس ابلیس اس وقت آیا جب آپ اللہ تعالیٰ سے مناجات فرما رہے تھے۔ فرشتے نے اس

۱۔ ابن ابی الدنیا (منہ) مکائد الشیطان (۴۷) ص ۱، تبلیس ابلیس ص ۳۱، ۳۲

۲۔ احیاء العلوم غزالی ۲/۳۱-۹۷

کو کہا تو تباہ ہو جائے حضرت موسیٰ سے کیا چاہتا ہے وہ بھی اس حالت میں جب وہ مناجات کر رہے ہیں؟ شیطان نے کہا میں اس سے وہی امید باندھ کر آیا ہوں جس نے آدم سے امید کی تھی جب وہ جنت میں تھے بلکہ

حضرت ذوالکفل کے مقابلہ میں

حضرت عبداللہ بن حارثؓ فرماتے ہیں ایک نبی نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ کون شخص ایسا ہے جو غصہ نہ ہونے کی ذمہ داری دے اور میرے درجہ میں پہنچے اور میرا جانشین بنے؟ اس جماعت میں سے ایک جوان نے کہا میں ضمانت دیتا ہوں نبی نے پھر پوچھا تو بھی اسی جوان نے جواب دیا میں ضمانت دیتا ہوں چنانچہ جب ان کا ہوا تو یہ جوان ان کے درجہ پر فائز ہوئے اور ابلیس بھی ان کو غصہ آلود کرنے کے لئے تو آپ نے ایک آدمی سے فرمایا تم شیطان کے ساتھ جاؤ چنانچہ جب وہ واپس آیا اور اس نے مجھے تو کچھ نظر نہیں آیا شیطان پھر آیا آپ نے اس کے ساتھ ایک اور آدمی کر دیا بھی آکر بتلایا کہ اسے کچھ نظر نہیں آیا، پھر جب شیطان تنگ کرنے کے لیے آیا تو آپ اس کا ہاتھ پکڑ لیا (اور غصہ نہ کیا) اور شیطان کھسک گیا اس واقعہ کی بنا پر آپ کا نام پڑ گیا کیونکہ آپ نے غصہ ظاہر نہ کیا تھا بلکہ

شیطان کی ایذا اور صبر الیوب

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ شیطان نے آرزو کی کہ اے پروردگار حضرت ایوبؑ پر مسلط کر دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے تجھے ان کی مال و اولاد سے

۱۔ ابن ابی الدنیا (منہ) مکائد الشیطان (۴۸) ص ۳۱، تبلیس ابلیس ص ۳۱

۲۔ ابن ابی الدنیا کتاب ذم الغضب، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم (فی تفسیر ہم) (منہ)

کے بدن پر مسلط ہونے کی تجھے اجازت نہیں چنانچہ شیطان نے اپنے لشکر جمع کئے اور حضرت ایوبؑ پر مسلط کیا گیا ہے تم مجھے اپنا تسلط دکھاؤ۔ تو شیاطین پہلے تو آگ سے بائیں آئے پھر مشرق سے مغرب اور مغرب سے مشرق تک پانی بن گئے۔

شیاطین نے ان میں سے ایک گروہ کو حضرت ایوبؑ کی کھیتی کی طرف روانہ کیا، ایک کے اونٹوں کی طرف، ایک کو ان کی گائیوں کی طرف، ایک کو ان کی بکریوں کی طرف، اور حضرت ایوبؑ تم سے محفوظ نہیں رہ سکتا مگر صبر کے ساتھ، چنانچہ انہوں نے حضرت پر مصیبت پر مصیبت ڈھائی اور کھیتی والا آپ کے پاس آیا اور کہا دیکھا نہیں اللہ تعالیٰ آپ کی زراعت پر آگ اتاری جس نے اس کو راکھ کر دیا، پھر آپ کے پاس اونٹوں والا اور کہا اے ایوب! آپ نے نہیں دیکھا اللہ تعالیٰ نے آپ کے اونٹوں پر مصیبت ڈال دی وہ مر گئے، پھر بکریوں والا آیا اور کہا اے ایوب! آپ نے نہیں دیکھا اللہ تعالیٰ نے آپ کی بکریوں پر دشمن بھیج دیا جس نے ان کو تباہ کر دیا۔ اور اب آپ اور آپ کی اولاد اکیلے رہ گئے۔

پھر شیطان نے آپ کی اولاد کو سب سے بڑے مکان میں جمع کیا جب وہ کھانے بنے میں مشغول تھے تو ایسی ہوا چلائی کہ گھر کے ستون اکھڑ گئے اور مکان کو ان کے اوپر آگ لگی۔

پھر شیطان حضرت ایوبؑ کے پاس لڑکے کی شکل میں آیا اس نے کانوں میں بالیاں رکھی تھیں اس نے کہا اے ایوب! تم نے اپنے پروردگار کو دیکھا ہے اس نے تیرے بچوں کو مکان میں جمع کیا جب وہ کھانے پینے میں مشغول ہوئے تو ایسی ہوا چلائی جس نے مکان کے ستون تک اکھڑ دیئے اور اس کو ان پر گرادیا، اگر تو ان کو کھانے پینے اور من میں غلطاں دیکھتا تو کیا حالت ہوتی؟ حضرت ایوبؑ نے پوچھا تم اس وقت کہاں تھے؟ میں اس وقت ان کے ساتھ تھا، پوچھا پھر تم کیسے بچ گئے؟ کہا بس بچ گیا حضرت ایوبؑ

کی تکلیف پہنچانی ہے بل

حضرت ایوبؑ کی بیوی سے دھوکہ کی کوشش

حضرت وہب بن منبہؒ فرماتے ہیں کہ ابلیس نے حضرت ایوبؑ کی بیوی سے پوچھا یہ مصیبت میں کیسے پہنچی؟ فرمایا اللہ کی قدرت سے۔ شیطان نے کہا تم میرے پیچھے آؤ، تو وہ اس کے پیچھے گئیں تو شیطان نے ان کو وہ سب چیزیں ایک وادی میں جمع شدہ دکھائیں اور کہا تم مجھے رات سجدہ ہی کہ دو میں یہ سب تمہیں واپس کر دوں گا۔ فرمایا میرا خاوند مجھے ہے میں ان سے اس کی اجازت لے لوں تب سجدہ کر دوں گی۔ چنانچہ انہوں نے حضرت ایوبؑ کو بتایا تو آپ نے فرمایا جی ہاں وہ گھڑی نہیں آئی کہ تو جان لیتی کہ وہ شیطان تھا، اگر میں شغایاب ہوا تو تجھے اس کے بدلہ میں سو دتے ماروں گا۔

دوسرا واقعہ

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں ابلیس ملعون راستہ میں بیٹھا اور صندوق کھول کر لوگوں کے علاج کرنے لگا۔ حضرت ایوبؑ کی بیوی نے کہا اے بندہ خدا! یہاں پر ایک آدمی ایسی ایسی مرض میں مبتلا ہے کیا تم اس کا بھی علاج کر دو گے؟ اس نے کہا ضرور کروں گا لیکن شرط یہ ہے کہ اگر میں نے اس کو درست کر دیا تو تم صرف اتنا کہہ دینا کہ تو نے شفا دے دی اس کے علاوہ میں تم سے کوئی اور فیس نہیں لوں گا۔

تو وہ حضرت ایوبؑ کے پاس آئیں اور ان کو اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا تم پر بھی

نے فرمایا پھر تو شیطان ہے، پھر فرمایا میں اب اس حالت میں ہوں جب میری والدہ نے مجھے جنا تھا، پھر آپ کھڑے ہوئے، سر منڈوایا اور کھڑے ہو کر نماز شروع کر دی، تو شیطان اپنی ناکامی اور حضرت ایوبؑ کے صبر پر اتنا رویا کہ اس کو آسمان اور زمین والوں نے سنا تھا۔

پھر شیطان آسمان کی طرف پڑھا (کیونکہ اس زمانہ میں شیطان کو آسمان پر جانے کی اجازت تھی) اور کہا اے رب! وہ تو مجھ سے بچ نکلا آپ مجھے خود اسی (کے بدن) پر مسلط ہونے کی اجازت دے دیں کیونکہ میں اس پر آپ کی اجازت کے بغیر غالب نہیں آسکتا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جا میں نے ان کے جسم پر بھی حملہ کرنے کی اجازت دے دی۔

تو شیطان پھر اُترا اور آپ کے قدموں کے نیچے سے پھونک ماری تو آپ پیروں سے لے کر ستر تک کانپ گئے اور سارا بدن پھوڑا بن گیا اور آپ راکھ پر گر گئے حتیٰ کہ ان کا بٹ ظاہر ہو گیا۔

آپ کی بیوی آپ کی خدمت کرتی تھیں ایک دفعہ انہوں نے عرض کیا اے ایوبؑ! زنا کی قسم مجھے خدمت اور فاقہ سے بڑی دقت ہو رہی ہے، میں نے اپنا سب قیمتی سامان روٹی کے بدلہ میں بیچ کر تمہیں کھلا دیا ہے دعا کرو اللہ تعالیٰ آپ کو شفا کا ملہ عطا فرمادے۔ آپ نے فرمایا تو تباہ ہو جائے ہم ستر سال تک نعمتوں میں رہے اب صبر کرو تاکہ ہم دُکھ میں بھی ستر سال گزاریں، چنانچہ آپ نے اس دُکھ اور مصیبت کے امتحان میں بھی ستر سال کاٹ دیئے۔

تکلیفِ ایوبؑ سے شیطان لذت لیتا تھا

طلحہ بن مصرفؒ کہتے ہیں ابلیس ملعون نے کہا مجھے (حضرت) ایوبؑ سے کوئی خوشی نہیں ملی تھی سوائے اس کے کہ جب میں ان کے درد سے کراہنے کو سنتا تھا تو معلوم ہوتا تھا کہ میں نے

۱۔ کتاب الزہد امام احمد، ابن ابی حاتم (فی تفسیر) (منہ) ۲۔ کام المربعان ص ۱۱۲ والترجمہ لہ

۱۔ عبد اللہ بن احمد زوائد زہد، ابن ابی الدنیا (منہ) مکائد الشیطان (۴۹) ص ۶۲، در منثور ۴/۳۳۸، زوائد زہد ص ۱۱۳

۲۔ ابن ابی الدنیا (منہ) مکائد الشیطان (۵۰) ص ۶۲

افسوس ہے یہ تو شیطان تھا۔ قسم بخدا اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا عطا فرمائی تو میں تمہیں سودا ماروں گا کہ تو شیطان کے ورغلائے میں کیوں پھنس گئی، بلے

حضرت ایوبؑ کو مبتلائے مصیبت کرنے والے شیطان کا نام

نوف بکالیؒ کہتے ہیں جس شیطان نے حضرت ایوب علیہ السلام کو ایذا پہنچائی تھی اس کا نام "سیوط" تھا۔

شیطان حضرت یحییٰؑ کے سامنے

حضرت وہیب بن الوردؒ فرماتے ہیں ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ ابلیس ملعون حضرت یحییٰؑ کے سامنے ظاہر ہوا اور کہنے لگا میں آپ کو ایک نصیحت کرنا چاہتا ہوں، آپ نے فرمایا تو جھوٹ بولتا ہے تو مجھے نصیحت نہیں کر سکتا۔ بلکہ تو مجھے انسانوں کے متعلق کچھ بتلا، اس نے کہا ان کی ہمارے سامنے تین قسمیں ہیں۔

① سب سے پہلی قسم تو ہم پر سب سے زیادہ گراں ہے ہم ان کو گناہ میں مبتلا کرتے اور خوش ہوتے ہیں پھر وہ وقت نکال کر استغفار اور توبہ کر لیتا ہے اس طرح سے وہ ہماری محنت پر پانی پھیر دیتا ہے پھر ہم اس کو مبتلا کرتے ہیں تو وہ پھر مبتلا ہو جاتا ہے ہم اس سے کبھی مایوس نہیں ہوتے اور اپنا مطلب بھی حاصل نہیں کر پاتے ہمیں اس کے (گمراہ کرنے) کی بڑی فکر ہوتی ہے۔

② یہ قسم ہمارے ہاتھوں میں اس گیند کی طرح ہے جو ہمارے بچوں کے ہاتھوں میں ہوتی ہے ہم جیسے چاہیں ان کو ٹسکار کر لیتے ہیں ہم ان کو کافی ہوتے ہیں۔

۱۔ کتاب الزہد امام احمد، عبد بن حمید، ابن ابی حاتم (منہ)

۲۔ ابن ابی حاتم (منہ)

③ یہ قسم گناہوں سے معصوم حضرات کی ہے ہم ان پر ذرہ برابر بھی قابو نہیں پاسکتے۔ یہ سن کر حضرت یحییٰؑ نے فرمایا کیا تم نے کبھی مجھ پر بھی قدرت پائی؟ کہا نہیں صرف ایک مرتبہ اس طرح سے کہ آپ کھانا کھا رہے تھے میں آپ کی بھوک تیز کر تا گیا اور آپ نے اتنا کھالیا کہ رات سو گئے اور جس طرح سے آپ نماز کے لیے اٹھا کرتے تھے نہ اٹھ سکے حضرت یحییٰؑ نے فرمایا کہ اب تو مجھ پر لازم ہو گیا ہے کہ میں اب کبھی سیر ہو کر کھانا نہیں کھاؤں گا۔ جنان نے کہا اب کے بعد میں کبھی آدمی کو تیرے بعد نصیحت نہیں کروں گا۔

اہشاثِ انسانی شیطان کا جال ہیں

حضرت ثابت بنانیؒ فرماتے ہیں ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ ابلیس حضرت یحییٰ علیہ السلام کے سامنے ظاہر ہوا تو آپ نے اس پر ہر شے کا بوجھ دیکھ کر پوچھا اے ابلیس یہ بوجھ کیا ہیں؟ ابلیس تم پر دیکھ رہا ہوں؟ کہا یہ خواہشات ہیں ان کے ذریعہ سے میں انسانوں کا شکار کرتا ہوں۔ حضرت یحییٰؑ نے پوچھا کیا ان میں سے کسی شے کی میں خواہش کرتا ہوں؟ کہا نہیں۔ پوچھا کبھی تم مجھ پر کامیاب بھی ہوئے؟ کہا جب کبھی آپ سیر ہو کر کھا لیتے ہیں تو ہم آپ نماز کے لیے اور ذکر کے لیے سست کر دیتے ہیں۔ آپ نے پوچھا اس کے علاوہ کچھ؟ ہاں اور کچھ نہیں۔ فرمایا اللہ کی قسم اب کبھی بھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھاؤں گا۔ ابلیس نے بھی اللہ کی قسم! میں بھی اب کبھی کسی مسلمان کو نصیحت نہیں کروں گا۔

شیطان کے پسند و ناپسند کے لوگ

حضرت عبداللہ بن خبیبؒ کہتے ہیں حضرت یحییٰ علیہ السلام کی شیطان سے اس کی اصل صورت

۱۔ ابن ابی الدنیا (منہ) مکائد الشیطان (۵۲) صفحہ

۲۔ کتاب الزہد امام احمد، شعب الایمان بیہقی (منہ)

میں ملاقات ہوئی تو آپ نے فرمایا اے ابلیس! لوگوں میں سے سب سے زیادہ تجھے کون پسند ہے اور کون سب سے زیادہ ناپسند ہے؟ کہا مجھے سب سے زیادہ پسند وہ مومن ہے جو سخیل بھی ہو اور سب سے ناپسند وہ فاسق گنہگار ہے جو سخاوت کرتا ہو۔ حضرت یحییٰ نے پوچھا یہ کیوں؟ کہا اس لیے کہ سخیل کا تو مجھے سخیل ہی کافی ہے، اور فاسق سخی کے بارے میں میں خود فزودہ رہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کی سخاوت کو دیکھ کر اسے قبول نہ فرمالے۔ اس کے بعد شیطان یہ کہتا ہوا واپس چلا گیا کہ اگر آپ سخی نہ ہوتے تو میں آپ کو یہ راز کبھی نہ دیتا۔

شیطان نے حضرت جبریلؑ کے تھپڑ کھائے

حضرت سفیان بن عیینہؒ فرماتے ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ابلیس سے ملاقات ہوئی تو آپ نے آپ سے کہا آپ کی ذات تو اتنی اونچی ہے جو خدائی کے بڑے مرتبہ پر فائز ہے آپ نے گو د میں سچپن میں کلام کیا جبکہ آپ سے پہلے کسی نے اس میں کلام نہیں کیا آپ نے فرمایا ”خدائی اور عظمت تو اللہ کے لیے ہے جس نے مجھ سے بلوایا پھر موت دے گا پھر زندہ کرے گا“

شیطان نے کہا ”(نہیں نہیں) آپ ہی تو ہیں جو اپنی خدائی کے بڑے درجہ پر پہنچے یہاں تک کہ مردوں کو بھی زندہ کر دیا“

آپ نے فرمایا بلکہ خدائی اور عظمت اللہ کے لیے ہے جو مجھے بھی موت دے گا اور اسے بھی جس کو میں نے (اللہ کے حکم سے) زندہ کیا پھر وہ مجھے زندہ بھی کرے گا۔

شیطان نے کہا ”اللہ کی قسم آسمان کے بھی تم خدا ہو اور زمین کے بھی تم خدا ہو“

تو حضرت جبریل علیہ السلام نے اس کو اپنے پر سے ایسا تھپڑ رسید کیا کہ وہ سورج کے قریب جاگرا، پھر ایک اور تھپڑ رسید کیا تو عین ہامیہ کے پاس جاگرا، پھر ایک اور تھپڑ رسید کیا

کوسات سمندروں کی تہہ میں اتار دیا اور ایسا دھنسا یا کہ اس کے کچھڑ کا مڑہ پکھا دیا۔ جب شیطان وہاں سے نکلا تو یہ کہہ رہا تھا ایسی ذلت کسی نے کسی سے نہ پائی ہوگی۔ ی میں نے (حضرت) عیسیٰ سے پائی۔

حضرت عیسیٰؑ کے ہلاک کرنے کی سازش

حضرت طاؤسؒ فرماتے ہیں شیطان نے حضرت عیسیٰؑ سے ملاقات کی اور کہا اے مریم کے بیٹے! اگر تو (اپنی نبوت میں) سچا ہے تو اپنے آپ کو اس بلند پہاڑ سے نیچے گرا کر زندہ پتھر کر دکھا، آپ نے فرمایا تو تباہ ہو جائے گا کیا اللہ تعالیٰ نے انسان کو نہیں فرمایا کہ تو اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال کر میرا امتحان نہ کر کیونکہ میں جو چاہتا ہوں وہی کرتا ہوں بلکہ

بندے اللہ کا امتحان نہیں کر سکتے

ابو عثمانؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پہاڑ کی چوٹی پر نماز ادا کر رہے تھے، آپ کے پاس ابلیس نے آکر کہا آپ کہتے ہیں کہ ہر شے قضاء و قدرت سے ظاہر ہوتی ہے؟ فرمایا ہاں، کہا تو پھر اپنے آپ کو پہاڑ سے نیچے گرائیں اور یہ کہیں لے اللہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھا۔ آپ نے فرمایا اے ملعون! اللہ تعالیٰ تو بندوں کا امتحان کر سکتے ہیں لیکن بندوں کو یہ حق نہیں کہ وہ اللہ عزوجل کا امتحان کریں بلکہ

طہ ابن ابی الدنیا (منہ) مکائد الشیطان (۵۴) ص ۵۷

طہ ابن ابی الدنیا (منہ) مکائد الشیطان (۵۵) ص ۵۷، مصائب الانسان ص ۱۱۱

طہ ابن ابی الدنیا (منہ) مکائد الشیطان (۵۶) ص ۵۷، علیہ ابو نعیم ص ۱۲، مصائب الانسان ص ۱۱۱

حضرت عیسیٰ کی دنیا سے بے رغبتی

حضرت عیسیٰ سے پہاڑ کو روٹی بنانے کی خواہش

شیطان کے جال

(اضافہ از مترجم) حضرت ابن حلیس (یونس بن مسیرہ) فرماتے ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام لے
ارشاد فرمایا :-

إِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الدُّنْيَا، وَمَكْرُهُ مَعَ الْمَالِ، وَتَزْيِينُهُ عِنْدَ الْهَوَىٰ وَ
إِسْتِمْكَانُهُ عِنْدَ الشَّهَوَاتِ. ٥

شیطان دنیا کے ساتھ ساتھ ہے، مال کے ساتھ فریب دیتا ہے، عشق و محبت میں خوبی دکھاتا ہے، اور خواہشات نفس کے وقت غلبہ حاصل کرتا ہے۔

شیطان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں

شیطان کا حضرت عیسیٰ کے پتھر کے تکیہ پر اعتراض

ابلیس ایک دن حضرت عیسیٰ کے پاس سے گزرا جب کہ آپ نے پتھر کو بجیہ بنا رکھا تھا اور زمین سے بیدار ہو چکے تھے۔ شیطان نے آپ سے کہا آپ کا تو یہ دعوئے تھا کہ دُنیا سے کچھ نہیں چاہیے۔

له ابن ابى الدنيا ومنه مكابد الشيطان (٥، ٥)، دم الدنيا ابن ابى الدنيا ص ٥

بجھتیق معبدی سید ابراہیم

۳ ابن ابی الدنیا مکائد الشیطان (۵۸)، ۵۵، علیہ البغیم ۲۵۲/۵ (مترجم)

۱۰ ابن عساکر (منہ) تاریخ دمشق

۱۰ کتاب الذیذی امام احمد بن حنبل (منہ)

فرمایا اللہ کا دشمن ابلیس آگ کا شعلہ لے آیا اور اس کو میرے منہ میں دینا چاہا تو میں نے کہا اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ تو وہ پچھے نہ ہٹا میں نے پھر یہی (تین مرتبہ لعنت بھیجی) تب بھی ہٹا۔ تو میں نے اس کے گرفتار کرنے کا ارادہ کر لیا۔ اگر ہمارے بھائی سلیمان علیہ السلام کی دُعا ہوتی تو یہ صبح کو بندھا ہوا ہوتا اور مدینہ والوں کے بچے اس سے کھیلنے ہوتے۔

(فائدہ) حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث میں اس طرح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا شیطان میرے سامنے آیا اور میرے سامنے رکاوٹ ڈالنی چاہی تاکہ میری نماز خراب نہ ہو تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر تسلط بخشا اور میں نے اس کو پکچھا ڈیا۔ میرا ارادہ یہ ہوا تھا کہ میں اس کو ایک ستون سے باندھ دوں تاکہ تم صبح کو اس کو دیکھ لو۔ پھر مجھے حضرت سلیمان کی یہ دعا یاد آئی رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِيْ (سورۃ ص آیت ۳۵) تو اللہ تعالیٰ نے اس کو ناسر اور ٹوٹا دیا۔

(فائدہ) حضرت سلیمان علیہ السلام نے یہ دعا فرمائی تھی کہ اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھے ایسا ملک عطا فرما دے کہ میرے بعد ایسی مملکت کسی اور کو نہ ملے مذکورہ آیت کا بھی مفہوم ہے چونکہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی مملکت میں شیاطین و جنات بھی تابع تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شیطان کو گرفتار نہ کیا تاکہ یہ خصوصیت حضرت سلیمان علیہ السلام کے لیے ہی باقی رہے۔ (مترجم)

حضرت عائشہؓ سے اس طرح سے بیان فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر کے اٹھے آپ کے پاس شیطان آگیا اور آپ نے اس کو پکڑ کر نیچے گرادیا اور اس کا گلا دبایا۔ ارشاد فرماتے ہیں گلا دبائے کی وجہ سے میں نے اس کی زبان کی ٹھنڈک اپنے ہاتھ پر

۱۔ مسلم، نسائی (منہ) مسلم کتاب المساجد حدیث (۴۴)، نسائی کتاب السہو باب ۱، دلائل النبوة بیہقی، ۹۸
۲۔ بخاری، مسلم (منہ) بخاری کتاب الصلوۃ باب ۱، کتاب العمل فی الصلوۃ باب ۱، کتاب التفسیر سورۃ ۳۸، مسلم کتاب
حدیث ۳۹، مسند احمد ۲/۲۹۸، دلائل النبوة بیہقی، ۹۷، باب ماجاء فی ابغی اداس شیطان (۱۰۰۰)

۱۔ اگر سلیمانؑ نے دعا نہ کی ہوتی تو یہ صبح کو بندھا ہوا ہوتا اور لوگ اسے دیکھ لیتے۔
(فائدہ) آگے علامہ سیوطیؒ نے مسند احمد کے حوالہ سے حضرت ابو سعید خدریؓ کی اور عبد بن حمید اور ابن مژویہ کے حوالہ سے حضرت ابن مسعودؓ کی روایات وغیرہ بیان کی ہیں جن میں تھوڑا تھوڑا فرق ہے ہم نے تکرار مضمون کی وجہ سے ترجمہ ترک کر دیا ہے۔ لیکن ان روایات سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ شیطان کا یہ واقعہ متعدد بار پیش آیا ہے۔ (امداد اللہ الفکر)

ابلیس چار دفعہ رویا

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ ابلیس چار مرتبہ (بڑے زور سے) رویا ہے ① جب ملعون قیام دیا گیا ② جب آسمان سے اُتارا گیا ③ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے ④ جب سورۃ فاتحہ نازل ہوئی۔

سورۃ فاتحہ کے نزول کے وقت بہت رویا

حضرت مجاہدؒ ہی فرماتے ہیں جب ”الحمد لله رب العالمین“ (سورۃ فاتحہ) نازل ہوئی ابلیس پر بہت بڑی بلا ٹوٹی اور بہت شدید رویا اور بہت کمزوری محسوس کی۔

ابلیس کو آنحضرت کی تلاش

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو صبح کو سب بت اور اندھے نظر آئے تو شیاطین نے ابلیس کے پاس آکر خبر دی تو شیطان نے کہا کوئی نبی

۱۔ نسائی (منہ) باب ۱۹ من السہو
۲۔ کتاب العظمت ابو الشیخ، ابو نعیم فی الحلیہ (منہ)
۳۔ ابن مژویہ (منہ) فی فضائل القرآن (مترجم)

مبعوث ہوا ہے اس کو تلاش کرو۔ انہوں نے کہا ہم نے تلاش کر لیا ہمیں نہیں ملا شیطان نے اچھا میں خود تلاش کرتا ہوں چنانچہ وہ خود تلاش کو نکلا اور آپ کو مکہ مکرمہ میں پایا تو شیطان سے یہ کہتے ہوئے چلا گیا کہ میں نے اس نبی کے ساتھ جبریل کو بھی (بطور محافظ) دیکھا ہے۔

آنحضرت کی گردن دبانے کا منصوبہ

(حدیث) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں مسجد میں گئے تھے اسی حالت میں ابلیس آپؐ کو چنچا اس نے یہ ارادہ کیا ہی تھا کہ آپ کی گردن مبارک کو روند دے۔ حضرت جبریلؑ نے اس پر ایسی پھونک ماری کہ اس کے قدم نہ ٹک سکے اور وہ اُردن میں جا گیا۔

جبریل نے شیطان کو ٹھڈا مارا

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ شیاطین وحی نازل ہوتے وقت اس کو من لیا کرتے تھے جب اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا تو اس سے ان کو روک دیا۔ شیاطین نے اس کی ابلیس سے شکایت کی تو اس نے کہا کوئی بڑا امر ظاہر ہوا ہے چنانچہ وہ ان کے پہاڑ جبل ابوقبیس پر چڑھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام ابراہیم کے پیچھے دیکھا تو انہوں نے لگا میں ابھی جاتا ہوں اور آپ کی گردن توڑ دیتا ہوں تو حضرت جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور اس کو ایک ایسا ٹھڈا مارا کہ بہت ہی دُور پھینک دیا۔

۱۔ دلائل النبوة البنعیم (صہبانی دمنہ)

۲۔ ابن ابی الدنیا، معجم اوسط طبرانی، ابوالشیخ، دلائل النبوة البنعیم (دمنہ) مکائد الشیطان (۱۶۲)

دلائل البنعیم ۶۷۱

۳۔ البنعیم (فی دلائل النبوة) (دمنہ)

اگ اٹھا کر حضورؐ کا پیچھے کرنے والا شیطان شیاطین سے بچنے کی دوائے جبریلؑ

(حدیث) حضرت یحییٰ بن سعیدؓ فرماتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کرائی گئی تو آپؐ نے ایک بہت بڑے شیطان کو دیکھا جو اگ کا شعلہ اٹھائے آپ کے پیچھے آ رہا ہے، جب بھی آپؐ نے اس کو دیکھا وہ پیچھے ہی آ رہا تھا تو حضرت جبریلؑ نے عرض کیا ”کیا میں آپ کو وہ کلمات نہ سکھاؤں کہ جب بھی آپؐ ان کو پڑھیں گے اس کا شعلہ بجھ جائے گا اور وہ عاجز رہ جائے گا؟“ آپؐ نے فرمایا کیوں نہیں ضرور بتلاؤ۔

تو حضرت جبریلؑ نے عرض کیا آپؐ یہ پڑھیں۔

أَعُوذُ بِوَجْهِ اللَّهِ الْكَرِيمِ وَبِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لَا يَجَاوِزُهَا بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِي الْأَرْضِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ فِتْنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنْ حَلَوَاتِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ إِلَّا طَارِقًا بَطْرُقَ بِخَيْرٍ يَا رَحْمَنُ۔

ترجمہ میں اللہ کریم کی عزت و مرتبہ اور اللہ کے کلمات تامہ کے ساتھ پناہ لیتا ہوں جو شر و ہمان سے اترتے یا پڑھتے ہیں ان کے ساتھ کوئی نیک و بد ان کلمات سے سبقت نہیں کر سکتا، اور زمین میں ہر داخل ہونے والے اور نکلنے والے کے شر سے، اور رات اور دن کے فتنوں کے شر سے اور رات کے چوروں کے شر سے، خیر کو لانے والے کے سوا، اے مہربان۔

حضورؐ کے خلاف شیطان کا کفار مکہ کو بھڑکانا

ایک صحابیؓ نے فرماتے ہیں جب ہم نے لیلۃ النعبہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

۱۔ موطا مالک دمنہ، موطا کتاب الجامع ۲۳۳/۲، دلائل النبوة البنعیم ۹۵، کتاب السماء والصفاء بیہقی، سنن نسائی، مسند احمد ۴/۹۹

اس وقت شیطان نے عقبہ کی چوٹی پر ایسی چنچ ماری کہ اتنی اونچی آواز میں نے کبھی نہیں سنی اس نے کہا اے شہر والو! تم مذہم محمد کی بجائے کافروں کا بگاڑا ہوا نام، اور اس کے بے ساتھیوں کو قابو نہیں کر سکتے وہ تمہارے ساتھ جنگ کے لیے متحد ہو رہے ہیں۔

تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ اَذْبُ الْعُقَبِ (شیطان کا نام) کی آواز ہے (پھر شیطان کو مخاطب ہو کر فرمایا اے اَذْبُ الْعُقَبِ اے دشمن خدا! میری بات غور سے سن لے میں بھی تم سے ضرور نمٹوں گا۔ صلہ

آنحضرت کے قتل کی سازش میں شرکت

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ قریش کے تمام قبائل کے سردار "دار الندوہ" جمع ہوئے اور ابلیس ملعون بھی بڑھے بزرگ کی شکل میں اُن کے پاس پہنچ گیا۔ جب سردارانِ قریش نے اس کو دیکھا تو پوچھا تم کون ہو؟

کہا میں نجد کے علاقہ کا بزرگ ہوں، جس مقصد کے لیے تم جمع ہوئے ہو اس کو میں لے کر آ رہا ہوں اس لیے میں تمہارے پاس حاضر ہو گیا ہوں تم مجھ سے بڑی اہم رائے اور نصیحت ہی حاصل کرو گے۔

کفار نے کہا اچھا تم بھی اس مجلس میں شریک ہو جاؤ۔

چنانچہ شیطان داخل ہوا اور کہا تم اس شخص (آنحضرت) کے متعلق خوب غور کرو اور ان کی قسم! وہ وقت قریب آگیا ہے جب یہ تم پر غالب آجائے گا۔

تو ایک سردار نے کہا اس (حضرت محمد) کو مضبوط باندھ دو پھر تکلیف دیتے دیتے آگے کرتے رہو حتیٰ کہ یہ مر جائے جیسا کہ اس سے پہلے کے مشاعرے مر گئے تھے جیسے نابغہ کا دہیر (یہ مشاعرہ محمدؐ بھی ان جیسا ایک (شاعر) ہے۔ (نعود باللہ)

اللہ کے دشمن نجدی شیخ شیطان نے کہا اللہ کی قسم یہ کوئی رائے نہیں۔ اللہ کی قسم اس (محمدؐ) کی رائے قید خانہ سے نکل کر اس کے صحابہ تک پہنچے گی تو وہ فوراً تم پر حملہ کر کے اس کو تمہارے ہاتھوں سے پھڑالیں گے اور تمہارے آگے اس مقصد میں رکاوٹ بن جائیں گے پھر میں اس کی ذمہ داری نہیں دیتا کہ وہ تمہیں تمہارے علاقوں سے نکال دیں۔ اس لیے کوئی اور رائے سوچو۔

تو ایک اور سردار نے کہا اس (محمدؐ) کو اپنے علاقہ سے نکال کر سکھ کا سانس لے لو کیونکہ اگر یہ یہاں سے چلا گیا تو پھر یہ جو کچھ کرتا رہے تمہیں کوئی نقصان نہ ہوگا۔ تم سے اس کی تکلیف ہٹ جائے گی اور تم آرام سے رہو گے اور اس کی شرارت دوسروں کے سامنے ہی ہوگی۔

تو شیطان پھر بولا: اللہ کی قسم تمہاری یہ رائے بھی کوئی وقت نہیں رکھتی، تم نے اس (محمدؐ) کی حلاوتِ کلام اور فصاحتِ لسان کو نہیں دیکھا، اور تم نے یہ نہیں دیکھا کہ اس کی بات سننے والوں کے دلوں پر کیسے اثر کرتی ہے؟ اللہ کی قسم اگر تم نے یہ کیا تو یہ دوسرے علاقوں کے لوگوں میں دعوت شروع کر دے گا اور وہ عرب اس کی دعوتِ اسلام پر لبیک کہیں گے اور یہ اس طرح سے اُن کو لے کر کے تم پر چڑھ آئے گا اور تمہیں تمہارے شہروں سے نکال دے گا اور تمہارے سرداروں کو قتل کر دے گا۔

تو سب سرداروں نے کہا اللہ کی قسم! یہ شیخ (شیطان) درست کہہ رہا ہے تم کسی اور طریقہ پر غور کرو۔

تو ابو جہل (ملعون) نے کہا اللہ کی قسم ایک مشورہ میں بھی تمہیں دیتا ہوں جو میری سمجھ میں آ رہا ہے تم اس پر غور کر لینا، اس سے بہتر کوئی مشورہ نہیں ہے۔

سردارانِ کفار نے کہا وہ کیا ہے؟

ابو جہل نے کہا ہم ہر قبیلہ سے ایک ایک جنگجو درمیانہ قسم کا جوان لیتے ہیں اور ہر ایک تیز ترین تلواریں بھرتے ہیں، یہ سب اس (محمدؐ) کو ایک ہی آدمی کے وار کی طرح تلواریں مار کر ڈھیر

کر دیں گے۔ اس طرح سے جب تم اس کو قتل کر دو گے تو اس کا خون تمام قبائل میں پھیل جائے گا۔ مجھے یقین ہے اس طرح سے (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا) قبیلہ بنی ہاشم تمام قریش کے ہتھیاروں میں (بدلہ لینے کے لیے) نہیں بٹھرسکے گا اگر انہوں نے ہم سے جنگ چھیڑی تو ہم ان سب کو قتل کر دیں گے اور ان کی ایدام سے محفوظ ہو جائیں گے۔

شیطان نے کہا اللہ کی قسم! یہ ہے راتے۔ یہ ہے بات جو اس جوان نے کہی۔ میری بھی اس کے علاوہ اور کوئی راتے نہیں۔

جب یہ کفار اس مجلس سے اٹھے تو اس راتے پر اتفاق ہو گیا تھا۔

اور اسی وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں حضرت جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آپ جہاں آرام فرماتے ہیں آج اپنے اس بستر کو چھوڑ دیں پھر آپ کو کفار کے مکر کی اطلاع دی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس وقت ہجرت کا حکم فرمادیا۔

جنگ بدر میں شیطان کی شرکت اور فرار

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ابلیس جنگ بدر میں اپنی ایک فرج لے کر تھنڈا اٹھا کر مدیج قبیلہ کے آدمیوں کی شکل میں آیا۔ شیطان اس دن سراقہ بن مالک بن جشم کی شکل میں تھا شیطان نے کہا آج ان مسلمانوں میں سے کوئی بھی تم پر فتح پانے والا نہیں، میں تمہارا مددگار ہوں۔

تو حضرت جبریل علیہ السلام شیطان کی طرف متوجہ ہوئے جب شیطان نے آپ کو دیکھا اس وقت اس کا ہاتھ ایک مشرک کے ہاتھ میں تھا شیطان نے اپنا ہاتھ کھینچا اور پیٹھ دے کر بھاگا اور اس کی شیطانی فرج بھی بھاگ کھڑی ہوئی۔

تو اس آدمی نے پکارا اے سراقہ! تو ہمارا مددگار تھا؟ (اب کہاں بھاگ رہا ہے؟) شیطان نے کہا میں وہ کچھ دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھ سکتے (اس نے اس وقت فرشتے دیکھ

یہ تھے، بے شک میں اللہ سے ڈرتا ہوں اللہ بڑے سخت عذاب والا ہے۔

جنگ بدر میں ابلیس کی بدحواسی

حضرت رفاعہ بن رافع انصاریؓ فرماتے ہیں جب ابلیس نے جنگ بدر میں فرشتوں کو مشرکین کو قتل کرتے دیکھا تو خوف کے مارے قتل ہونے سے جان چھڑا کر بھاگنے لگا تو عمارت بن ہشام (ابو جہل) اس کو سراقہ بن مالک سمجھ کر قابو کرنے لگا۔ لیکن ابلیس نے ابو جہل کے سینہ میں ایسا گھونٹ مارا کہ اس کو نیچے گرا دیا اور وہاں سے بھاگ کر خود کو سمندر میں جاگرایا اور ہاتھ اٹھا کر یہ دعا مانگی اللہم عرانی اسئلک نفلک انیای دلے اللہ میں آپ سے میرے لیے دی ہوئی آپ کی مہلت کی بھیک مانگتا ہوں۔

(فائدہ) حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ ذکر کیا گیا ہے کہ جنگ سے فارغ ہونے کے بعد کفار قریش سراقہ بن مالک کے پاس گئے تھے اور اس کو ہاتھ چھڑا کر بھاگنے کا الزام لگایا تو اس نے اس سے انکار کر دیا کہ میں نے ایسی کوئی بات نہیں کہی تھی۔ (منہ)

جنگ حنین میں شیطان نے قتل حضورؐ کی تھوٹی منادی کی

حضرت مخاکؓ فرماتے ہیں کہ ایک منادی نے جنگ حنین میں یہ منادی کی کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اصحاب شکست کھا گئے اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو قتل کر دیا گیا (نعوذ باللہ) (فائدہ) یہ منادی ابلیس کی تھی (منہ)

۱۔ تفسیر ابن جریر، سيرة النبال، ابن منذر، ابن ابی حاتم، ابن مردودہ، بیہقی (منہ) ۲/۴۶۶، دلائل النبوة بیہقی ۲/۴۸-۴۹

۲۔ طبرانی، ابونعیم (منہ)

۳۔ عبد الرزاق (منہ)

۴۔ ابن جریر طبری (منہ)

۵۔ طبقات ابن سعد (منہ)

تِلْكَ الْغَرَائِيقُ الْعُلَى وَالِی رَوایت کی تحقیق

(فائدہ) یہاں پر علامہ سیوطیؒ نے تنک الغرائق العلیٰ کی روایت ذکر کی ہے ہم نے کسی مصحف کی وجہ سے اس کو یہاں پر چھوڑ دیا ہے جو حضرات اس کی تحقیق و تفصیل کے خواہاں ہوں وہ احکام القرآن للمحاذیؒ کی منزل چہارم سورۃ الحج آیت ۵۲ کے تحت ملاحظہ فرمائیں وہاں پر احقر مترجم نے خوب تفصیل سے مکمل بحث کی ہے۔ (امداد اللہ الفوری)

شیطان سے وحی کی حفاظت کے لیے فرشتوں کا نزول

فرمان خداوندی:

إِلَّا مَنْ ارْتَضَىٰ مِنْ رَسُولٍ فَإِنَّهُ لِيَسْلُكَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ رَصَدًا.

(پ سورتہ احسن: ۲۷)

(ترجمہ) ہاں مگر اپنے کسی برگزیدہ پیغمبر کو (اگر کسی ایسے علم پر مطلع کرنا چاہتا ہے جو کہ علم نبوت سے ہو خواہ مثبت نبوت ہو جیسے پیشگوئیاں خواہ فردی نبوت سے ہو جیسے علم احکام،

تو اس طرح اطلاع دیتا ہے کہ اس پیغمبر کے آگے اور پیچھے

(یعنی جمیع جہات میں وحی کے وقت) محافظ فرشتے بھیج دیتا ہے تاکہ وہاں شیاطین کا گزر

نہ ہو جو کہ وحی کو فرشتے سے من کر اور کسی سے جا کر کہیں یا کسی دوسرے وغیرہ کا القاء کر سکیں، چنانچہ
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایسے پہرہ دار فرشتے چار تھے کذا فی روح المعانی بروایت ابن المنذر من

ابن جبیر و بروایت ابن مردویه عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

اس کی تفسیر میں حضرت صفاک فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جب کسی فرشتہ

کو وحی دے کر بھیجا جاتا تھا تو اس کے ساتھ فرشتوں کی ایک روانہ کی جاتی تھی جو اُس کے سامنے سے

۲۷ تفسیر بیان القرآن سورة جن آیت ۲۷

و لکن یہ کہنا تھا اس لیے سوال کہ کے نکل گیا اگر وہ بیٹھتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کو
نہی بخش جواب دے دیتے۔ (مترجم)

جب کسی انسان کے ذہن میں شیطان کا یہ سوال آئے تو حکم یہ ہے کہ آدمی لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
 اِیَّاللہ اور اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ پڑھے اور مشہدِ اَن اللہ کہے اور اس سوال کو دل
 سے نکال دے اور یہ سمجھے کہ شیطان نے مجھے گمراہ کرنے کی شرارت کی ہے۔ (مترجم)

شیطان حضرت عمرؓ سے درتا تھا

(حدیث) حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

حضرت عمرؓ سے فرمایا :-

إِيَّاهُ يَا ابْنَ الْخَطَابِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَيْقِيكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا فُجَاءًا
إِلَّا سَلَكَ فُجَاءًا غَيْرَ فُجَاءٍ بِهِ

(ترجمہ) اے ابن خطاب! مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ میں راستہ چلتے میں شیطان کبھی نہیں ملتا وہ تیرے راستہ کو چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کر لیتا ہے۔

(حدیث) حضرت بریدہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

إِنَّ الشَّيْطَانَ لِيَخَافُ مِنْكَ يَا عَمْرُؤُ

اے عمر! شیطان تجھ سے خوف کھاتا ہے۔

۱۰ بخاری و مسلم (منہ) بخاری فضائل اصحاب النبی باب کتاب الادب باب ۱۰۰۰، عبدالحق باب ۱۰۰۰، مسلم فضائل الصحابة حديث

۲۲ سند احمدی / ۱۴۱۶۱۸۶۱۸۶

۱. ترمذی، نسائی، ترمذی، کتاب المناقب باب ۱، مسند احمد ۵/۲۵۳، بیہقی ۱، کنز العمال ۳۹/۳۵۸،

فتح الباری ۵۸۸/۱۱

اور پیچھے سے حفاظت کرتی تھی تاکہ شیطان کسی فرشتہ کی صورت وغیرہ میں بھی آکر شرارت نہ کر سکے۔

دین میں شک پیدا کرنے کی کوشش

(حدیث) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ہم جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ سب لوگوں سے بد صورت شخص آیا کپڑے بھی انتہائی گندے پہن رکھے تھے اور حد درجہ کی اس سے بدبو نکل رہی تھی، وہ لوگوں کو پھلانگتے پھلانگتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر بیٹھ گیا اور سوال کیا آپ کو کس نے پیدا کیا؟

فرمایا اللہ نے۔

کہا آسمان کو کس نے پیدا کیا؟

فرمایا اللہ نے۔

کہا زمین کو کس نے پیدا کیا؟ فرمایا اللہ نے

اس نے کہا اللہ کو کس نے پیدا کیا؟

آپ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کی ذات اس سے پاک ہے (اللہ کو کسی نے پیدا نہیں کیا) پھر آپ نے اپنی پیشانی پکڑ لی اور اپنا سر جھکا لیا۔

اور وہ شخص اٹھ کر چل دیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا اور فرمایا اس آدمی کو لے آؤ چنانچہ ہم نے اس کو تلاش کیا لیکن وہ تو ہوا ہو چکا تھا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا یہ ابلیس تھا تمہارے پاس اس لیے آیا تھا کہ تمہیں دین کے بارے میں شک میں مبتلا کرے۔

(فائدہ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شیطان کو جواب دینے کے لیے بلوایا تو تھا مگر اس کا مقصد

(حدیث) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

إِنِّي لَا أَنْظُرُ إِلَى شَيْءٍ إِلَّا جَلِيلٍ أَلْحِينَ وَالْإِثْسِ قَدْ فَتَرُوا مِنْ عَمْرٍ

ترجمہ میں جنات اور انسانوں میں کے شیاطین کو دیکھتا ہوں کہ وہ عمر سے بھاگ رہے ہوتے ہیں۔

(حدیث) حضرت حفصہؓ فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

مَا لَبِقَى الشَّيْطَانُ عَمْرًا مِّنْذُ اسْلَمَ إِلَّا خَرَّ لَوْحًا

ترجمہ عمرؓ کے مسلمان ہونے کے بعد جب بھی شیطان اس کو ملا ہے منہ کے بل گرا ہے۔

حضرت عمارؓ کی شیطان سے جنگ

(حدیث) حضرت عمار بن یاسرؓ فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر جن اور انسانوں سے جنگ کی ہے۔ پوچھا گیا (جن سے) کس طرح (جنگ کی تھی؟)

فرمایا ایک سفر میں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے چنانچہ ہم ایک منزل پر آتے اور میں نے اپنا مشکیزہ اور ڈول پانی لینے کے لیے اٹھایا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا ”تمہارے سامنے پانی کے پاس کوئی (شخص) آئے گا وہ تجھے پانی لینے سے منع کرے گا، تم اس سے خبردار رہنا۔“ چنانچہ جب میں کنویں کی منڈیر پر پہنچا تو ایک کالا سیاہ شخص نظر آیا گو یا کہ وہ گھوڑا ہی تھا اس نے

کہا اللہ کی قسم تم آج اس کنویں سے ایک ڈول بھی پانی کا نہیں لے سکتے۔ اس طرح سے ہماری آپس میں مڈبھیڑ ہو گئی اور میں نے اس کو چیت کر دیا پھر ایک پتھر اٹھایا اور اس سے اس کی ناک اور منہ توڑ دیئے پھر اپنا مشکیزہ بھرا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ گیا۔ آپؐ نے پوچھا کیا پانی پر تمہارے پاس کوئی آیا تھا؟ میں نے عرض کیا جی ہاں پھر میں نے آپ کو سارا واقعہ سنا

۱۔ ترمذی، نسائی (منہ) ترمذی کتاب المناقب باب حدیث ۳۶۹۱ وقال محدث حسن مہر غریب من ہذا الوجه، کنز العمال ۳۲، ۲۱

۲۔ ابن عساکر (منہ) استخفاف السادة ۲۸۶/۴، کنز العمال ۳۲، ۲۲

۱۔ عبد بن حمید، ابن جریر (منہ)

۲۔ دلائل النبوة بیہقی (منہ) ۱۲۵/۴ اسنادہ صحیح

دیا۔ آپ نے پوچھا تم جانتے ہو وہ کون تھا؟ میں نے عرض کیا نہیں میں نہیں جانتا۔ آپ نے فرمایا وہ شیطان تھا۔

ایک روایت میں مذکور واقعہ اس طرح سے منقول ہے کہ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ عمار بن یاسرؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جن اور انسانوں سے جنگ کی تھی کسی نے پوچھا انہوں نے جن سے کیسے جنگ کی تھی؟

فرمایا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے آپ نے حضرت عمارؓ سے فرمایا تم جاؤ اور ہمارے لیے پینے کا پانی لاؤ۔ چنانچہ چلے گئے اور شیطان ایک کالے سیاہ آدمی کی صورت میں سامنے آیا اور ان کے اور پانی کے درمیان رکاوٹ بن گیا۔ چنانچہ ان کا مقابلہ ہوا اور حضرت عمارؓ نے اس کو چیت کر دیا، شیطان لکھا مجھے تھوڑے دو میں تمہیں پانی سے نہیں روکوں گا۔ تو آپ نے اس کو تھوڑے دیا۔ لیکن شیطان پھر بھر گیا تو آپ نے پھر اس کو چیت کر دیا۔ تو شیطان نے پھر منت سماجت کی تو آپ نے اس کو تھوڑے دیا اور شیطان کو مقابلہ کی ہمت نہ ہوئی۔

ادھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان عمارؓ کے اور پانی کے درمیان کالے جثی کی شکل میں رکاوٹ ڈال رہا ہے اور اللہ تعالیٰ نے عمارؓ کو غالب کر دیا ہے۔

حضرت علیؓ فرماتے ہیں پھر ہم عمارؓ سے ملے اور ان کو کہا اے ابوبلیقان! تم تو شیطان پر غالب آ گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق ایسے ایسے ارشاد فرمایا ہے۔ حضرت عمارؓ نے فرمایا اگر مجھے معلوم ہو جاتا کہ وہ شیطان ہے تو میں اس کو قتل کر دیتا اگر اس سے سخت بدبو نہ آرہی ہوتی تو میں اس کی ناک ضرور کاٹ دیتا۔

۱۔ ابن سعد، مسند اسحاق بن راہویہ، ابن ابی الدنیا (منہ) مکائد شیطان (۶۴) ص ۸۷، مصابح النسل

ص ۱۳۴، طبقات ابن سعد ۱۷۹/۴

۲۔ کتاب الغلۃ ابو الشیخ، دلائل النبوة، ابو نعیم (منہ)

صحابہ کرامؓ پر شیطان کا بس نہ چلا

حضرت ثابت بنائیؓ فرماتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی بنا کر مبعوث کیا گیا تو شیطان نے اپنے شیاطین کو آپ کے صحابہ کے پاس روانہ کر دیا لیکن جب وہ خالی ہاتھ واپس آئے تو شیطان نے پوچھا کیا ہوا تم نے ان کو گمراہ کیوں نہ کیا؟ کہنے لگے ایسی قوم سے کبھی بھی ہمارا جوڑ نہیں پڑا تو شیطان نے کہا کچھ عرصہ انتظار کرو وقت قریب ہے جب ان کے سامنے دنیا فتح ہوگی اس وقت تم اپنے شر میں کامیاب ہو سکو گے۔ (چنانچہ صحابہؓ و تابعینؓ کے بعد کچھ ایسا ہی ہوا)۔

ابلیس کا تخت

(حدیث) حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

إِنَّ عَرْشَ ابْلِيسَ عَلَى الْبَحْرِ كَيْبَعَتْ سَرَايَاهُ تَيْفُتُونَ النَّاسَ، فَأَعْظَمُهُمْ
عِنْدَهُ مَنَزَلَةُ أَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً، يُعْنِي أَحَدُهُمْ يَقُولُ، مَا تَرَكْتُهُ
حَتَّى فَرَّقْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَأَتِهِ فَيُدْنِيهِ مِنْهُ وَيَقُولُ نِعْمَ أَنْتَ.

ابلیس کا تخت سمندر پر ہے، یہ (وہاں سے) لوگوں کو بہکانے کے لیے شیاطین کے گروپ بھیجتا رہتا ہے، ان شیاطین میں سے ابلیس کے پاس سب سے زیادہ مرتبہ اس شیطان کا ہے جس نے سب سے بڑا فتنہ کھڑا کیا ہو۔ ان میں سے ایک شیطان آکر یہ کہتا ہے کہ میں اس کے پیچھے پڑا رہا۔ یہاں تک کہ اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان عداوتی ڈال دی تو ابلیس اس

۱۔ ابن ابی الدنیا (منہ) مکائد شیطان (۲۹) ص ۷۶، طبیس ابلیس ص ۳۲، احیاء العلوم ۳/۳۳، ذم الدنیا لابن

ابی الدنیا (۱۷۰) بتحقیق مجددی سید ابراہیم

۲۔ مسند احمد، مسند مسلم، مسند ابی نعیم، مسند احمد ۲/۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۸۵، حلیۃ الاولیاء ۹۲/۷

شیطان کو اپنے قریب کر کے کہتا ہے تو بہت بڑا شیطان ہے۔

تخت ابلیس کے گرد سانپ ہیں

حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صیاد اہل بدر کے بارے میں صحابہ کرامؓ اپنے زمانہ میں دجال ہونے کا گمان کرتے تھے، اسے پوچھا تو کیا دیکھتا ہے؟ اس نے کہا میں ایک تخت کو پانی پر دیکھ رہا ہوں یا اس نے یہ کہا کہ ایک تخت کو سمندر پر دیکھ رہا ہوں جس کے گرد اگر دسانپ ہیں آپ نے فرمایا ”ذَٰلِكَ عَرْشُ ابْلِیْسَ“ یہ ابلیس کا تخت (دیکھ رہا) ہے۔

ابلیس ناکام شیاطین کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیتا ہے

(حدیث) حضرت ابوریحانؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اِنَّ ابْلِیْسَ اتَّخَذَ عَرْشًا عَلٰی الْمَاءِ وَكَانَ یُكَلِّمُ رَجُلًا مِّنْ سَیِّئَاتِنِ وَاجْلَمَ مَا سَنَّهٗ، فَاِنْ فَتَنَّاہُ وَاِلَّا قَطَعَ اَیْدِیْہِمَا وَارْجُلَہُمَا، ثُمَّ بَعَثَ لَہٗ شَیْطَانٰیْنِ اٰخَرٰیْنِ۔

ترجمہ۔ ابلیس نے پانی پر اپنا تخت بچھا رکھا ہے اور ہر آدمی پر ایک سال کی مدت دے کر دے کہ دو شیطان مقرر کر دیتا ہے اگر وہ اس کو فتنہ میں ملوث کر دیں تو ٹھیک ورنہ ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیتا ہے پھر اس شخص کے پاس دو اور شیاطین روانہ کر دیتا ہے۔

(فائدہ) علامہ ذہبیؒ نے اس روایت کو غریب اور منکر کہا ہے۔ (منہ)

۱۔ مسند احمد (منہ) مسند احمد ۳/۳۷، ۳۸۸، ۹، مسلم کتاب الفتن باب ۱۵، ترمذی کتاب الفتن باب ۱۵ وقال حدیث حسن صحیح
۲۔ تفسیر سنیہ (منہ)

حضرت سلیمانؑ کی شیطان سے ملاقات

شجاع بن نصرؒ نے شامیوں کے کسی شخص سے روایت کیا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے ایک عفریت جن سے فرمایا تو تباہ ہو جائے ابلیس کہاں رہتا ہے؟ اس نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! آپ کو اس کے متعلق کوئی حکم ملا ہے؟ فرمایا حکم تو نہیں ملا لیکن وہ رہتا کہاں ہے؟ تو اس نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! آپ تشریف لے چلیں (میں آپ کو اس کے پاس لے چلتا ہوں) چنانچہ وہ عفریت آپ کے آگے آگے دوڑ رہا تھا اور حضرت سلیمان اس کے ساتھ تھے حتیٰ کہ آپ اچانک سمندر پر جا پہنچے اور ابلیس کو پانی کی سطح پر بیٹھے دیکھا، جب اس نے حضرت سلیمانؑ کو دیکھا تو ڈر کے مارے کانپنے لگا پھر کھڑا ہوا آپ سے ملاقات کی اور کہا اے اللہ کے نبی! آپ کو میرے متعلق کوئی حکم ملا ہے؟

فرمایا نہیں میں تمہارے پاس صرف اس لیے آیا ہوں کہ تم سے یہ پوچھوں کہ تمہارا سب سے پسندیدہ کام کون سا ہے جو اللہ کے نزدیک بھی سب سے زیادہ بُرا ہو؟
ابلیس نے کہا قسم خدا کی اگر آپ میرے پاس چل کر نہ آئے ہوتے تو میں کبھی بھی آپ کو اس کا نہ بتلاتا۔ اللہ کے نزدیک سب سے بُرا یہ ہے کہ مرد مردے منہ کالا کرے، اور عورت عورت سے بلبے۔

شیطانوں کی کارگزاری

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ فرماتے ہیں جب صبح ہوتی ہے تو ابلیس اپنے (شیطانی) لشکر زمین میں پھیلا دیتا ہے اور کہتا ہے جو مسلمان کو گمراہ کر کے آئے گا میں اس کے سر پر تاج رکھوں گا (جب یہ شیاطین اپنے اپنے فتنے پھیلا کر شام کو واپس آتے ہیں تو ان میں ایک شیطان اپنی

۱۔ طوطی کتاب تحریم الفواحش (منہ)

کارگزاری سُناتے ہوئے، کہتا ہے میں فلاں آدمی کے پیچھے پڑا حتیٰ کہ اس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی۔ تو شیطان کہتا ہے وہ دوبارہ شادی کر لے گا (تو نے کوئی بڑا کام نہیں کیا) ایک اور شیطان کہتا ہے میں فلاں آدمی کے پیچھے پڑا ہر حاجتی کہ اس نے والدین کی نافرمانی کر دی شیطان کہتا ہے ہو سکتا ہے وہ ان سے اچھا سلوک بھی کر لے، ایک اور شیطان کہتا ہے میں فلاں آدمی کے پیچھے پڑا ہر حاجتی کہ اس نے دنیا کر لیا۔ شیطان کہتا ہے تو نے اچھا کیا۔ ایک اور شیطان کہتا ہے میں فلاں آدمی کے پیچھے پڑا ہر حاجتی کہ اس نے شراب پی لی۔ شیطان کہتا ہے تو نے بھی اچھا کیا۔ ایک اور شیطان کہتا ہے میں فلاں آدمی کے پیچھے پڑا ہر حاجتی کہ اس نے قتل کر ڈالا تو شیطان کہتا ہے ہاں تو ہی ہے بڑا شیطان (تو باقی شیطانوں سے بازی لے گیا)۔

عورت فتنہ شیطانی کی مددگار

(حدیث) حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

الْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ فَإِذَا أَخْرَجَتْ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ۔

ترجمہ عورت ننگ ہے جب یہ نکلتی ہے تو شیطان اس کی تاک میں رہتا ہے۔

لے ابن ابی الدنیا (منہ) مکائد الشیطان (۳۶) ص ۵۵، تلخیص ابلیس ص ۳۳-۳۴ بندہ عن ابن ابی الدنیا و ابن حبان ۲۴/۸ بندہ مرفوعاً، مستدرک حاکم ص ۲۵۰ بندہ وقال صحیح الاسناد ولم یخرجاه و اقروہ الذہبی مجمع الزوائد ۱۱/۴ وقال رواہ الطبرانی و فیہ عطاء بن السائب اختلط احد رواہ شاہدین حدیث جابر و اخرجه مسلم (۲۸۱۳) و احمد ۳۶۶/۴ و البیہقی ۹۲/۴ فی بحلیہ و رواہ شاہد آخر فی مجمع الزوائد ۱۱/۴ و قال رواہ الطبرانی فی المعجم و فیہ یحییٰ بن طلحة صنعہ النسائی و ذکرہ ابن حبان فی الثقات۔

لے ترمذی (منہ) ترمذی کتاب الرضاع باب و قال حدیث حسن غریب حدیث ۱۱۷۳، صحیح ابن خزیمہ ۱۳۸۲، کنز العمال حدیث ۴۵۰۴۵، نصب الرایہ ۱/۲۹۸، درمنثور ۵/۱۹۶، صحیح ابن حبان ۳۳۹

عورت شیطان کا آدھا لشکر

حسن بن صالحؒ فرماتے ہیں میں نے سنا ہے کہ شیطان نے عورت کو مخاطب کر کے کہا تھا "تو میرا آدھا لشکر ہے تو ہی میرا وہ تیر ہے جو نشانہ پر بیٹھتا ہے چوکتا نہیں، تو ہی میرے ہمید کا مقام ہے اور میری شکل میں تو ہی میری قاصد ہے۔"۔

شیطان کا جال

حضرت مالک بن دینارؒ فرماتے ہیں دنیا کی محبت ہر بُرائی کی جڑ ہے اور عورتیں شیطان کا جال ہیں شیطان کی طرف سے عورتوں سے زیادہ مضبوط اور کوئی جال نہیں۔

حضرت معبد بن السائبؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جس کسی نبی کو بھی مبعوث فرمایا ہے شیطان عورتوں کے ذریعہ ان کو ہلاک کرنے سے مایوس نہیں ہوا (لیکن اللہ کے فضل سے انبیاء کرام عورتوں کے ذریعہ شیطانی فتنوں سے محفوظ رہے)۔

لے ابن ابی الدنیا (منہ) تلخیص ابلیس ص ۳۳، احیاء العلوم ۳/۹۷

لے ابن ابی الدنیا (منہ) شعب الایمان بہیقی من کلام ابن مریم، تاریخ مصر لابن یونس من کلام سعد بن ابی وقاص، قال الدارقطنی فیہ ضعف، مسند الفردوس بلا ذکر سند، تاریخ ابن عساکر عن سعد بن مسعود الصدقی التابعی، ابن ابی الدنیا فی ذم الدنیا، حلیۃ الاولیاء ۳۸۸/۷، جامع صغیر حدیث ۳۶۶۲، احیاء العلوم ۳/۱۹۷، اہم، التذکرہ للذکر کشی باب الزہد حدیث (۱)، الدرر المنشرہ حدیث ۱۸۵، فیض القدر منادی ۳/۳۶۸، الاسرار المرفوعہ ۱۲۳، الغماز علی اللہ للسمہودی ۸۷، کشف الخفاء للعلفونی ۱۰۹۹

(حاشیہ لقطہ المرحبان)

لے ابن ابی الدنیا (منہ) مکائد الشیطان (۳۲) ص ۶۲، تلخیص ابلیس ابن جوزی ص ۳۱، احیاء العلوم ۳/۹۷

شیطان انسان میں کہاں کہاں ہوتا ہے

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ شیطان مرد کی تین جگہ پر رہتا ہے ① آنکھوں میں ② دل میں ③ آنہ تناسل میں اور عورت کے بھی تین جگہ پر رہتا ہے ① آنکھوں میں ② دل میں ③ سرین میں۔

شیطان کا سامان گمراہی

حضرت قتادہؓ فرماتے ہیں جب ابلیس کو آسمان سے بھگایا گیا تو اس نے کہا اے رب! مجھے آپ نے ملعون تو کر دیا میرا علم کیا ہو گا؟ فرمایا جادو۔ کہا میرا قرآن کون سا ہو گا؟ فرمایا شعر کہا میری کتاب کون سی ہو گی؟ فرمایا لوگوں کے جسموں پر گود لے کے نشانات۔ کہا میرا کھانا کیا ہو گا؟ فرمایا ہر ضرور اور جس حلال جانور پر اللہ کا نام نہ لیا جائے۔ کہا پینا کیا ہو گا؟ فرمایا شراب۔ کہا رہنا کیا ہو گا؟ فرمایا غسل خانوں میں۔ کہاں نشست گا ہیں کیا ہوں گی؟ فرمایا بازار۔ کہا میرا مؤذن کون ہو گا؟ فرمایا موسیقی۔ کہا میرا جال کیا ہو گا؟ فرمایا عورتیں۔

شیطان کا سرمہ اور چٹنی

(حدیث) حضرت سمرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔
إِنَّ لِلشَّيْطَانِ كُحْلًا وَلَعُوقًا فَإِذَا كُحِّلَ الْإِنْسَانُ مِنْ كُحْلِهِ نَامَتْ عَيْنَاهُ عَنِ الذِّكْرِ، وَإِذَا لَعِقَهُ مِنْ لَعُوقِهِ دَرَبَ لِسَانُهُ بِالشَّرِّ۔

۱۔ کتاب القلاد ابو بکر محمد بن احمد بن شیبہ (منہ)

۲۔ ابن ابی الدنیا (منہ) لم اجده فی مکائد الشیطان لہ۔

۳۔ ابن ابی الدنیا، ابن عدی، الطبرانی، شعب الایمان بیہقی (منہ) مکائد الشیطان (۷۷)، جامع صغیر (۲۳۸۱) فیض القدیر

مسادی الاخلاق خوافی (۴۵) (۳۲۹) طبرانی کبیر حدیث ۳۶۸۵۵، مجمع الزوائد ۹۶/۵ بحوالہ بزار، علیہ السلام

ترجمہ شیطان کا سرمہ بھی ہے اور چٹنی بھی جب انسان اس کا سرمہ لگا لیتا ہے تو خدا کا ذکر کرنے سے اس کی آنکھیں سو جاتی ہیں اور جب اس کی چٹنی کو چاٹ لیتا ہے تو اس کی زبان شرا گھٹنے لگتی ہے۔

شیطان کا سرمہ چٹنی اور نسوار کیا ہے؟

(حدیث) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔
إِنَّ لِلشَّيْطَانِ كُحْلًا وَلَعُوقًا وَنَشُوقًا، أَمَّا لَعُوقُهُ فَالْكَذِبُ وَأَمَّا نَشُوقُهُ فَالْغَضَبُ وَأَمَّا كُحْلُهُ فَالتَّوَمُّرُ۔

ترجمہ شیطان کا سرمہ بھی ہے چٹنی بھی اور نسوار بھی، چٹنی تو جھوٹ بولنا ہے اور نسوار غصہ کرنا ہے اور سرمہ نمینہ کرنا ہے۔

(فائدہ) آگے شیطان کے ان مطالبات کو مرفوع روایت سے بحوالہ ابن ابی الدنیا، طبرانی اور ابن مردویہ سے ذکر کیا ہے جس کا ہم دو عنوان اوپر ”شیطان کا سامان گمراہی“ میں ترجمہ کر آئے ہیں لیکن اس روایت میں اتنا اضافہ یہ ہے کہ شیطان نے جب مطالبہ کیا کہ میری حدیث کیا ہو گی تو اللہ تعالیٰ نے جھوٹ کو اس کی حدیث قرار دیا اور اس نے جب مطالبہ کیا کہ میرا رسول کون ہو گا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہانت (غیب کی باتیں جھوٹ سچ ملا کر بیان کرنا) اور

انسان شیطان کے قابو کب آتا ہے

حضرت دہب بن منبہؓ فرماتے ہیں سیاحین کا ایک عبادت گزرا شخص تھا شیطان نے

۱۔ ابن عدی، بیہقی (منہ) مجمع الزوائد ۲/۵۰۲۲۲/۹۶، اتحاف السادہ ۵/۱۸۵/۵۱۶، تحریج عراقی

لاجیار العلوم ۲۵۹/۳۰، کنز العمال ۱۲۳۳/۱۲۳۳، تاریخ اصبہان ابو نعیم ۲/۲۰۴، میزان الاعتدال

اس کو گمراہ کرنے کے بہت جتن کیے لیکن بس نہ چلا آخر کار شیطان نے اس کو کہا، کیا تم مجھ سے... نہیں پوچھتے جن میں انساؤں کو گمراہ کرتا ہوں؟ اس نے کہا کیوں نہیں ضرور مبتلاؤ تاکہ میں ہم کاموں سے بچتا رہوں جن سے تو لوگوں کو گمراہ کرتا ہے؟ کہا حرص، غصہ اور بخل کیوں کر... جب حرص ہوتا ہے تو ہم اس کی نظر میں مال کو کم کر کے دکھاتے ہیں اور اس کو لوگوں کے... میں رغبت دلاتے ہیں۔ اور جب انسان غصیل ہوتا ہے ہم اس کو اپنے درمیان ایسے گماتے ہیں جیسے بچے گیند کو گماتے ہیں پھر اگر وہ اپنی دُعا سے مُردوں کو بھی زندہ کرتا ہو ہم اس کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔ اور جب وہ نشہ میں ہوتا ہے ہم اس کو ہر قسم کی شہوت کی طرف گماتے ہیں جس طرح سے بکری کو کاؤں سے پکڑ کر گمادیا جاتا ہے۔

عبید اللہ بن موسیٰ کہتے ہیں کہ شیطان ایک نبی کے سامنے ظاہر ہوا تھا تو انہوں نے اس سے پوچھا تو کس طریقہ سے انسان پر قابو پالیتا ہے؟ کہا میں اس کو غصہ اور شہوت کے قابو کرتا ہوں۔

شیطان انسان کے کتنا درپے رہتا ہے

بعض لوگ کہا کرتے تھے کہ شیطان کہتا ہے "انسان مجھ پر کیسے غالب آسکتا ہے..." جب خوش ہوتا ہے تو میں اس کے دل پر مسلط ہوتا ہوں اور جب غصہ میں ہوتا ہے تو اُس کے دماغ پر سوار ہو جاتا ہوں۔

(فائدہ) اس لیے ضروری ہے کہ انسان کبھی غصہ نہ کرے اور نہ شیطان کی مرضی پر چلے بلکہ وقت اللہ کی مرضی پر چلتا ہے اس طرح کرے گا تو شیطان اس پر کبھی غالب نہیں آسکتا۔ (مترجم)

۱۔ ابن ابی الدنیا (منہ) و لکن با اختیار جزء واحد فی مکائد شیطان ص ۵۱ (۲۸)

۲۔ ابن ابی الدنیا (منہ) لم اجدہ فی مکائد شیطان (مترجم)

۳۔ ابن ابی الدنیا (منہ) لم اجدہ فی مکائد شیطان (مترجم)

لیا، پر شیطان کا آخری حربہ

حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں کہ شیطان مجالس ذکر میں ان کو فتنہ میں مبتلا کرنے کے لیے کومتا رہتا ہے جب ان میں تفریق کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا تو اس مجلس میں جاتا ہے جس میں لوگ دنیا کا ذکر کر رہے ہوتے ہیں اور ان کو ایک دوسرے کے خلاف اکساتا ہے حتیٰ کہ وہ آپس میں لڑنا شروع کر دیتے ہیں مگر اللہ کا ذکر کرنے والے ان کے درمیان میں آکر لڑنے سے روک دیتے ہیں اس طرح سے شیطان ذکرین خدا کو منتشر کر دیتا ہے کہ وہ لڑنے والوں کو پھرانے میں مصروف ہو جاتے ہیں۔

ماہواری کی زیادتی شیطان کی حرکت سے

(حدیث) حضرت حمزہ بنت جحش رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں مجھے استخاضہ (ماہواری کی بہت زیادتی ہوا کرتی تھی میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا :-
اِنَّمَا هِيَ رَكْعَةٌ مِنْ رَكْعَاتِ الشَّيْطَانِ۔

یہ شیطان کی حرکات میں سے ایک حرکت ہے اس کے ایک مخصوص رگ کو حرکت کر دینے سے یہ مرض لاحق ہو جاتا ہے۔

(فائدہ) جس حدیث میں استخاضہ کو دم عرق کہا گیا ہے یہ حدیث اس کے منافی نہیں ہے کیونکہ شیطان انسان میں خون کی طرح گردش کرتا ہے جب وہ اس عرق (رگ) کو حرکت دیتا ہے تو خون جاری ہو جاتا ہے۔ شیطان کا اس رگ کے ساتھ ایک خاص قسم کا تصرف ہوتا ہے، اتنا

۱۔ کتاب الزہد امام احمد (منہ)

۲۔ احمد، ابو داؤد، ترمذی (منہ) ابو داؤد کتاب الطہارت باب حدیث ۱۲۸، سنن دارمی کتاب الوضوء باب ۱،

موطا مالک کتاب الحج حدیث ۱۲۴، مسند احمد ۴/۲۳۹، ۴/۲۶۴، ترمذی کتاب الطہارت باب ۱۰ قال نہ اجدہ شیخ صحیح

بدن کی باقی رگوں کے ساتھ نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ جادوگر لوگ عورت کی اس رگ کے خون کو لے کر کئی بیماریوں کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ اس طرح سے وہ شیطان کی اس حرکت سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ (منہ)

مسلمانوں کی جماعت سے ہٹنے والا شیطان کے نرغے میں

(حدیث) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کھڑے ہو کر فرمایا :-

مَنْ أَرَادَ مِنْكُمْ مَجْبُوحَةً الْجَنَّةِ فَلْيُزِمِ الْجَمَاعَةَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ وَهُوَ مَعَ الْإِثْنَيْنِ أَبَدًا ۖ ۞

ترجمہ ہم میں سے جو شخص جنت کا میث چاہتا ہے وہ جماعت مسلمانان کے ساتھ چلتا رہے کیونکہ ایک شخص کے ساتھ شیطان ہوتا ہے اور دو کے ساتھ بہت کم ہوتا ہے۔

(حدیث) حضرت عروہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا :-

يَدُ اللَّهِ مَعَ الْجَمَاعَةِ وَالشَّيْطَانُ مَعَ مَنْ يَخَافُ الْجَمَاعَةَ ۖ ۞

ترجمہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت جماعت کے ساتھ ہوتی ہے اور جو جماعت کی مخالفت کرتا ہے اس کے ساتھ شیطان ہوتا ہے۔

(حدیث) حضرت اسامہ بن شریکؓ فرماتے ہیں کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

۱۔ احمد، ترمذی (منہ) منہ احمد ۲۶/۱، ترمذی کتاب الفتن باب وقال حسن صحیح مستدرک حاکم ۱۱۱/۱، ترمذی ۲۱۲۵، نصب الراية ۲۵۰/۲، کنز العمال ۲۲۲۸۸، الشریعۃ امام ابو جریٰ حدیث، تلبیس ابلیس ۵۔

۲۔ ابن صائد (منہ) تلبیس ابلیس ۶، طبرانی کبیر ۱۴۴/۱، بلقظ

ارشاد فرماتے ہوئے سنا :-

يَدُ اللَّهِ مَعَ الْجَمَاعَةِ فَإِذَا شَذَّ الشَّاذُّ مِنْهُمْ إِحْطَفَتْهُ الشَّيَاطِينُ كَمَا يَخْطِفُ الذِّئْبُ الشَّاةَ مِنَ الْغَنَمِ ۖ ۞

ترجمہ اللہ کی تائید جماعت کے ساتھ ہوتی ہے جب جماعت میں سے کوئی شخص علیحدہ ہو جاتا ہے تو اس کو شیاطین اس طرح سے ایک لیتے ہیں جس طرح سے بھیڑیا بکری کو ریوڑ سے۔

(حدیث) حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے ایک لائن بنائی پھر فرمایا :-

هَذَا سَبِيلُ اللَّهِ مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ۖ ۞

(ترجمہ) یہ سیدھا اللہ کا راستہ ہے اس کی پیروی کرو دوسرے راستوں پر مت چلو ورنہ راستہ سے ہٹ کر جاؤ گے۔

(حدیث) حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

إِنَّ الشَّيْطَانَ ذَنْبُ الْإِنْسَانِ كَذِبُ الْغَنَمِ يَأْخُذُ الْبَاشِيَةَ الْقَاصِيَةَ وَالنَّاصِيَةَ فَأَيَّاكُمْ وَالشَّعَابَ وَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَالْعَامَةِ وَالْمُسْجِدِ ۖ ۞

(ترجمہ) بکریوں کے بھیڑیوں کی طرح شیطان انسان کا بھیڑیا ہے جو دور و قریب کی بکریوں کا شکار کرتا ہے پس تم خود کو گروہوں میں بٹھنے سے بچو اور اپنے لیے جماعت، سواد اعظم اور مسجد کو لازم پکڑو۔

۱۔ دارقطنی (منہ) ترمذی بلقظ وحسنہ والطبرانی بلقظ انظر كشف الحقائق ۵۴۶/۲، حدیث ۳۲۲۳ طبرانی کبیر ۱۵۲/۱

۲۔ منہ احمد (منہ) ۲۶۵/۱، الشریعۃ لا تجزی ۱۰/۱۲، درمنثور ۵۶/۳

۳۔ منہ احمد (منہ) ۲۲۳/۵، مجمع الزوائد ۲۲/۵، مجمع البحار ۲۶۳۸، کنز العمال ۱۰۲۲، ۲۰۳۵۵

مشکوٰۃ ۱۸، تفسیر ابن کثیر ۶۲/۲، تلبیس ابلیس ۷، حلیۃ الاولیاء ۲۴۶/۲، اشحاف السادة المتقين ۲۳۶/۲،

ترغیب و ترہیب ۱۱۹/۱ ابن ماجہ فی مقدمہ

شیطان کے مقابلہ میں فقہ اور عابد

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

لَفَقِيَّةٌ وَاجِدٌ أَشَدَّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنَ الْفِ عَابِدٍ ۖ

(ترجمہ) دین کی صحیح سمجھ اور صحیح علم رکھنے والا عالم شیطان کے سامنے ہزار عابد کے مقابلہ میں بھاری ہے۔ (اس حدیث کی وضاحت ذیل کے واقعہ سے سمجھی جاسکتی ہے)

عالم اور عابد کا شیطان کے ساتھ عبرتناک قصہ

علی بن عاصمؓ ایک بصری سے نقل کرتے ہیں کہ ایک عالم اور ایک عابد آپس میں خدا واسطے کی محبت کرتے تھے، شیاطین نے ابلیس سے کہا ہم نے بہت کوشش کی ہے مگر ان میں جدائی نہیں ڈال سکے تو ابلیس ملعون نے کہا ان کو میں کافی ہوں پھر وہ عابد و عبادت گزار جو عالم دین نہیں تھا، کے راستہ میں جا بیٹھا جب عابد شیطان کے قریب پہنچا ابلیس اس کے سامنے بڑے سن رسیدہ کی صورت میں ملا اور اپنے ماتھے پر سجدے کا نشان بھی ظاہر کیے ہوئے تھا، چنانچہ ابلیس نے عابد سے پوچھا میرے دل میں ایک سوال ابھر رہا ہے میں نے چاہا کہ اس کے متعلق آپ سے معلوم کروں؟ عابد نے کہا پوچھو اگر مجھے علم ہوگا تو اس کا جواب اردوں گا؟

شیطان نے کہا کیا اللہ تعالیٰ اس کی طاقت رکھتا ہے کہ آسمانوں کو زمین کو پہاڑوں کو درختوں کو اور پانی کو ایک انڈے میں سمادے بغیر اس کے کہ انڈے کو بھی بڑا نہ کرے؟

۱۔ ترمذی (منہ) ترمذی کتاب العلم باب ابن ماجہ مقدمہ باب وقال الترمذی ہذا حدیث غریب ۱۰۰۰

جامع بیان العلم وفضلہ ۲۶۱/۲، منشور ۳۵۰، مجمع الزوائد ۱۲/۱، تاریخ بغداد ۲/۲، الاسرار ۲۰۰

۲۵۱، تذکرۃ الموضوعات ۲/۲، کشف الخفا ۲/۲

ان مخلوقات کو بھی چھوڑنا نہ کرے؟

عابد نے حیران ہو کر پوچھا بغیر ان کے کم کیے اور بغیر اس کے بڑھائے؟ اس طرح سے عابد سوچ میں پڑ گیا تو ابلیس نے عابد کو کہا اب آپ چلے جائیں، پھر شیطان اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہوا اور کہا میں نے اس کو اللہ تعالیٰ کے متعلق شک میں ڈال کر ہلاک کر دیا ہے۔

پھر وہ عالم کے راستہ میں بیٹھا جب وہ شیطان کے قریب پہنچا تو شیطان احترام میں کھڑا ہو گیا اور پوچھا اے حضرت! میرے دل میں ایک سوال کھٹک رہا ہے میں نے چاہا کہ اس کو آپ سے حل کراؤں۔

عالم نے فرمایا پوچھو اگر مجھے علم ہوگا تو تمہیں بتا دوں گا۔

شیطان نے کہا کیا اللہ تعالیٰ اس کی طاقت رکھتا ہے کہ تمام آسمانوں کو، زمین کو، پہاڑوں کو، درختوں کو اور پانی کو ایک انڈے میں سمادے، اس انڈے کو بڑھائے بغیر اور ان مخلوقات کو چھوڑا کیے بغیر؟

تو اس کو عالم نے جواب دیا بالکل سما سکتا ہے

تو شیطان نے انکار کے لہجہ میں کہا انڈے کو بڑھاتے بغیر؟ اور ان مخلوقات کو چھوڑا کیے بغیر؟ عالم نے اس کو جھڑک کر کہا ہاں ہاں، پھر یہ آیت پڑھی۔ اِنَّمَا اَمْرُهُ اِذَا اَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ (سورۃ یسین آیت ۸۲) اللہ تعالیٰ کا معاملہ تو یہ ہے کہ جب وہ کسی شے کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کو کہتے ہیں "کن" ہو جاتا وہ ہو جاتی ہے۔

تو ابلیس نے اپنے شیطانوں سے کہا اسی جواب کے سنو ان کے لیے میں تمہیں یہاں لایا تھا یہ ہے عالم اور عابد میں فرق کہ عابد تو شیطان کے جال میں پھنس سکتا ہے عالم نہیں، اللہ تعالیٰ ہمیں شیطان کے گمراہ کرنے سے محفوظ رکھے۔ آمین ۱۔

۱۔ ابن ابی الدنیا (منہ) مکائد الشیطان (۲۰) ص ۵

مصائب الانسان ص ۱۰۰ لابن منفلح المقدسی

شیطان سب سے زیادہ کب روتا ہے؟

حضرت صفوانؓ ایک شیخ سے نقل کرتے ہیں شیطان مومن پر اس وقت سب سے زیادہ روتا ہے جب کوئی مومن فوت ہو جائے اور شیطان کو اس کے دنیا میں گمراہ کرنے میں کامیابی نہ ہوئی ہو۔

شیطان امام احمدؒ کا خاتمہ خراب کرنے کی کوشش میں

حضرت صالحؒ بن امام احمد بن منبلؒ فرماتے ہیں میں اپنے والد (امام احمد بن حنبلؒ) کو موت کے وقت بار بار یہی کہتے سنا "ابھی نہیں بعد میں، ابھی نہیں بعد میں" میں نے عرض کیا اے آبا جان آپ یہ کیا کہہ رہے ہیں؟ فرمایا شیطان میرے سر ہانے کھڑا ہے اور کہہ رہا ہے اے احمد! مجھے فلاں سوال کا جواب دو فلاں مسئلہ بتاؤ؟ اور میں کہہ رہا ہوں "ابھی نہیں بعد میں، ابھی نہیں بعد میں"۔

شیطان سے نجات پانے پر فرشتوں کی داد

عبدالعزیز بن رفیعؒ فرماتے ہیں جب مومن کی روح آسمان میں لے جانی جاتی ہے تو فرشتے کہتے ہیں سبحان اللہ! یہ بندہ شیطان سے بچ کر آگیا واہ کیا خوب کامیاب ہوا۔

وفات کے وقت مسلمان کو شیطان سے بچانے کا طریقہ

(حدیث) حضرت واثلہ بن اسقعؒ سے روایت ہے کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

سَلَّمَ ابْنُ الدُّنْيَا (منہ) مَكَامَةُ الشَّيْطَانِ (۳۱) ص ۵۲

سَلَّمَ بَلَا تَوَالَهُ

سَلَّمَ ذُو الْاَنْدَرِ هَذَا اَمَامَ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَحْمَدَ (منہ)

نے ارشاد فرمایا۔

اُخْضَرُوا اَمْوَالَكُمْ وَلَقَدْ هُمُ لَدَالَةٌ اِلَّا اللّٰهُ وَبَشِّرُوهُمْ بِالْجَنَّةِ فَاِنَّ الْحَكِيمَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ يَتَحَيَّرُ عِنْدَ ذَلِكَ الْمَصْرَعِ وَاِنَّ الشَّيْطَانَ اَقْرَبُ مَا يَكُونُ مِنْ ابْنِ اٰدَمَ عِنْدَ ذَلِكَ الْمَصْرَعِ بَلَّ

(ترجمہ) اپنے مرنے والوں کے پاس (ان کی موت کے وقت) جمع ہوا کرد، اور ان کو "لا الہ الا اللہ" کی تلقین کیا کرو اور جنت کی بشارت سنایا کرو کیونکہ اس موت کے میدان میں بڑے بڑے دانشمند مرد و عورتیں حیران اور ششدر رہ جاتے ہیں اور اس وقت موت کے اکھاڑے میں شیطان انسان کے سب سے زیادہ قریب ہو جاتا ہے۔

ملک الموت نمازی سے شیطان کو بھگاتے ہیں

جعفر بن محمدؒ کہتے ہیں ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ ملک الموت نمازوں کے اوقات میں لوگوں سے مصافحہ کرتے ہیں (پھر ہر آدمی کو اس کی موت کے وقت) دیکھتے ہیں اگر وہ نماز کی حفاظت کرتا تھا تو اس کے قریب ہو جاتے ہیں اور شیطان کو دفع کر کے خود لا الہ الا اللہ کی تلقین کرتے ہیں۔

قبر میں شیطان کا فتنہ

حضرت سفیان ثوریؒ فرماتے ہیں جب (قبر میں) میت سے سوال کیا جاتا ہے کہ تیرا رب کون ہے؟ شیطان اس کو اپنی صورت ظاہر کر کے اپنی طرف اشارہ کر کے کہتا ہے کہ میں تمہارا رب ہوں (اگر وہ میت کافر و غیرہ ہو تو اس کو رب کہہ دیتا ہے ورنہ اس کے فتنے سے محفوظ

سَلَّمَ حَلِيَةُ الْبُلْعِيمِ (منہ)

سَلَّمَ ابْنُ ابِي حَاتِمٍ (منہ)

رہتا ہے)۔

(فائدہ) اس بات کی تائید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے ہوتی ہے جو آپ نے میت کو دفن کرنے کے وقت فرمایا تھا اَللّٰهُمَّ اَجِرْهُ مِنَ الشَّيْطَانِ اِنَّ الشَّيْطَانَ لَعَنَ اللّٰهُ اس کو شیطان سے محفوظ رکھنا۔ لہذا اگر شیطان وہاں ایسی شرارت نہ کرتا ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعائے فرماتے (منہ)۔

وہ کام جو سب سے پہلے شیطان نے کئے

- ① امام ابن سیرینؒ اور حضرت حن بصریؒ فرماتے ہیں قیاس سب سے پہلے شیطان نے کیا تھا۔
 - ② حضرت میمون بن مہرانؒ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے سوال کیا کہ سب سے پہلے عشاء کو عتہ کا نام کس نے دیا تھا؟ فرمایا شیطان نے۔
 - ③ امام بغویؒ فرماتے ہیں نوحہ اور ماتم سب سے پہلے شیطان نے کیا تھا۔
 - ④ حضرت جابرؓ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے ابلیس نے گانا گایا تھا۔
 - ⑤ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو پیدا کیا تو اس نے دسب سے پہلے، خردا لیا تھا۔
- ### بازار اور شیطان

(حدیث) حضرت سلمان (فارسی) فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

لے نو اور الاصول حکیم ترمذی (منہ)

لے مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الادا ائل ابن ابی عروبہ (منہ)

لے ابن ابی شیبہ (منہ) طبرانی کبیر ۲/۲۰۹، مجمع الزوائد ۴/۴، کنز العمال ۹۳۳، تاریخ بغداد ۲/۲۶، ملل متغایہ ۲/۱۰

لے ابن ابی الدنیا (منہ) مکائد الشیطان (۳۴) ص ۵۴

لَا تَكُنْ اَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ السُّوقَ وَلَا اٰخِرَ مَنْ يَخْرُجُ مِنْهَا، فَاِنَّهَا مَعْرَكَةٌ الشَّيْطَانِ وَبِهَا نَصَبٌ رَاٰيْتُمْ وَفِي لَفْظٍ فَيَقِيْمُهَا بَاغِ الشَّيْطَانِ وَفَرَّخَ بَلْ ترجمہ تم سب سے پہلے بازار میں داخل ہونے والے نہ بنو اور نہ اس سے آخری نکلنے والے بنو کیونکہ شیطان کے معرکہ کی جگہ ہے یہیں پر اس نے اپنا لوگوں کو گمراہ کرنے کا جھنڈا گاڑا ہوا ہے۔

ایک روایت میں اس طرح سے ہے کہ شیطان نے یہیں انڈے دیئے اور یہیں پر بچے دیئے۔

شیطان کی اولاد

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ ابلیس کے پانچ بیٹے ہیں ہر ایک کو اس نے ایک ایک کام مقرر کر رکھا ہے ان کے نام یہ ہیں ① شبرد ② امور ③ مسوط ④ داسم ⑤ زلقبور۔

شبر کے ذمہ مصیبتیں ہیں یہ مصیبت کے اوقات میں بے صبری کے ساتھ موت موت پکارنے کا، مگر بیان مچاڑنے کا، منہ پٹنے کا اور خلاف اسلام جہالت کی باتیں کہنے پر ابھارتا ہے۔

امور کے ذمہ زنا کاری کے کام ہیں۔ یہ زنا کا حکم کرتا اور اس کو خوبصورت دکھاتا ہے۔

مسوط کے ذمہ جھوٹ ہے یہ جھوٹ کو سن کر دوسرے شخص کو بتاتا ہے پھر وہ شخص اپنی قوم میں جا کر کہتا ہے کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا جس کو میں شکل سے پہچانتا ہوں نام معلوم نہیں اسی نے یہ بات مجھے بتائی ہے۔

داسم جو ہے یہ آدمی کے ساتھ اس کے گھر والوں کے پاس آتا ہے اور اس کو گھر والوں کے عیب بتا کر ان پر غصہ دلاتا ہے۔

زلقبور بازاروں کا نگراں ہے اس نے اپنا گمراہیوں کا جھنڈا بازار میں گاڑا ہوا ہے۔

لے طبرانی (منہ)

لے ابن ابی الدنیا (منہ) مکائد الشیطان (۳۵) ص ۵۴ تبیین ابلیس ۳، احیاء العلوم ۴/۴، الذرثور ۴/۲۴ بحوالہ ابن ابی حاتم۔

بچہ کی پیدائش کے وقت شیطان کی شرارت

(حدیث) حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مَا مِنْ بَعِيٍّ اِذَا دُمَّ مَوْلُوْدُ الْاِمْسَةِ الشَّيْطَانُ خَيْنٌ يُّوَلِّدُ، فَيَسْتَهْلِكُ صَارِحًا مِنْ مَنِ الشَّيْطَانُ غَيْرَ مَوْجِعٍ وَاِنْهَاءٍ ۝

(ترجمہ) انسان کا جو بچہ بھی پیدا ہوتا ہے شیطان اس کو چومکا دیتا ہے جس سے بچہ دور سے رونے لگتا ہے مگر حضرت مریم اور ان کے بیٹے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) شیطان کے اس چومکے سے محفوظ رہے۔

یہ حدیث بیان کر کے حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا اگر چاہا ہو تو اللہ تعالیٰ کا فرمان پڑھ لو: وَاِنِّيْ اُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ۝

(حضرت مریم کی والدہ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ اے اللہ میں اپنی بیٹی حضرت مریم اور اس کی اولاد کو شیطان سے حفاظت کے لیے تیری پناہ میں دیتا ہوں)۔

حضرت ابوہریرہؓ کی ایک روایت میں اس طرح سے ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا ہر انسان کے پہلو میں پیدائش کے وقت شیطان انگلی چبھتا ہے، سوائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے، ان کو بھی چبھنے لگا تھا مگر پردہ میں چھوئی (آپ کو نہ چبھ سکا) ۝

ایک روایت میں ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا بچہ اس وقت چبھتا ہے جب شیطان حرکت مارتا ہے ۝

۝ بخاری مسلم (منہ) کتاب الانبیاء باب ۱، مسلم کتاب الفضائل حدیث ۱۴۶، مشکوٰۃ ۶۹، کنز العمال ۲۲۳۴۵، تفسیر ابن جریر ۱۶۲/۱ ۝ سورۃ آل عمران آیت ۳۶

۝ بخاری (منہ) بخاری کتاب بد الخلق باب ۱، مسند احمد ۵۲۳/۲

۝ مسلم (منہ) صحیح مسلم کتاب الفضائل حدیث ۱۴۸

حضرت قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں کہ اس خصوصیت میں تمام انبیاء کرام حضرت عیسیٰؑ کے ساتھ شریک ہیں (یعنی ان کو بھی پیدائش کے وقت شیطان اپنی انگلی نہیں چبھ سکا) ۝

شیطان انسان میں خون کی طرح چلتا ہے

(حدیث) حضرت صفیہ بنت حیٰ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِيْ مِنْ اَبْنِ اَدَمَ مَجْرَى الدَّمْرِ ۝

(ترجمہ) شیطان انسان میں اس طرح سے دوڑتا ہے جس طرح خون (دوڑتا ہے)۔

(فائدہ) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ہم شیطان سے کیسے بچ سکتے ہیں جب کہ وہ ہم میں خون کی طرح چلتا ہے (اس لیے ہم کو شیطان سے بچنے کی بہت فکر کرنی ضروری ہے) (منہ) ۝

شیطان کی خبیث حرکات

حضرت ابراہیم نخعیؒ فرماتے ہیں یہ بات کہی جاتی تھی کہ شیطان انسان کے آلہ تناسل کے سوراخ میں چلتا اور پائخانہ کی جگہ انڈے دیتا ہے، اس کی وجہ سے انسان کو خیال لاحق ہوتا ہے کہ شاید اس کا وضو ٹوٹ گیا ہے۔ اس لیے تم میں سے کوئی مسلمان بھی جب تک ریح خارج نہ ہونے کی آواز نہ سنے یا بدبو نہ پائے یا تری نہ دیکھے تو نماز نہ توڑے ۝

۝ نووی شرح مسلم (منہ)

۝ بخاری مسلم (منہ) بخاری کتاب الاحکام باب ۱، کتاب بد الخلق باب ۱، فی الاعمکاف باب ۱۱، ۱۲

ابوداؤد کتاب الصوم باب ۱، ابن ماجہ ادب باب ۱، دارمی فی الرقاق باب ۱، مسند احمد ۱۵۶/۳، ۲۸۵

۳۰۹، ۳۴۶/۶

۝ ابن ابی الدنیا (منہ) مکاتبا شیطان (۴۰) منہ و اسنادہ صحیح

۝ مصنف عبد الرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الوصیۃ لابن ابی داؤد (منہ)

شیاطین سے حفاظت کی تدبیر

(حدیث) حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اِذَا كَانَ جُحُ الْلَّيْلِ اَوْ اَمْسَيْتُمْ فَكُفُّوا صَبِيًا نَكْرًا فَيَا الشَّيَاطِينَ تَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ فَاِذَا هَبَّ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ فَخَلُّوهُمْ وَاغْلِقُوا اَبْوَابَكُمْ وَاذْكُرُوا اَسْمَاءَ اللّٰهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُّغْلَقًا وَخَمِّرُوا اَيْنِيَّتَكُمْ وَاذْكُرُوا اَسْمَاءَ اللّٰهِ تَعَالَى وَلَوْ اَنْ تَعْرِضُوا عَلَيْهِمْ شَيْئًا وَاَطْلِقُوا مَصَابِيحَكُمْ بَلْ

(ترجمہ) جب رات شروع ہو تو تم اپنے بچوں کو دباہر نکلنے سے روک دیا کرو کیونکہ اس وقت شیاطین (فتنہ پھیلانے کے لیے) زمین میں پھیلنے ہیں۔ جب ایک گھڑی گزر جائے تو بچوں کو پھوڑ دیا کرو۔ اور اپنے دروازے بھی بند کر لیا کرو اور ان کو بند کرتے وقت اللہ کا نام لے لیا کرو کیونکہ بند شدہ دروازہ شیطان نہیں کھول سکتا۔ اپنے برتنوں کو بھی ڈھانپ دیا کرو اور ان (کو ڈھانپتے وقت) بھی اللہ کا نام لے لیا کرو چاہے کچھ بھی ملے برتنوں پر رکھ لیا کرو، اور اپنے چراغ بجھا دیا کرو (ایسا نہ ہو کہ رات کو کسی جن یا چوہے وغیرہ کی شرارت سے کسی چیز کو آگ لگ جائے)۔

دفع شر شیطان میں کبوتر کا استعمال

حضرت حمز (بصریؒ) فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لے بخاری مسلم نسائی، ابن ماجہ (منہ) بخاری کتاب بدر الخلق باب ۱۱۰۱۲ وغیرہ، مسلم کتاب الاشربة حدیث ۲۲، ترمذی کتاب الاطعمہ باب ۱۵، الادب باب ۴۴، دارمی کتاب الاشربة باب ۲۶، موطا مالک باب صفۃ النبی حدیث ۲۱، مسند احمد ۲/۳۶۳، ۳۱۱/۳۰، ۳۱۹، ۳۴۴، ۳۸۲، ۳۹۵، ۵۲/۵، مشکوٰۃ

۴۲۹۴، کنز العمال ۵۳۲۲، شرح السنۃ ۱۱/۳۹

اَتَّخِذُوا الْحَمَامَاتِ الْمُقْصُوصَاتِ فِي الْبُيُوتِ فَإِنَّهَا تُكَلِّمُ الشَّيْطَانَ عَنْ صَبِيًا نَكْرًا بَلْ (ترجمہ) تم کٹے ہوئے پروں والے کبوتر گھروں میں رکھا کرو یہ شیطان کو تمہارے بچوں کی بجائے اپنے ساتھ مشغول رکھیں گے۔

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آتاتے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اَتَّخِذُوا هَذِهِ الْمَقَاصِصَ فِي بُيُوتِكُمْ فَإِنَّهَا تُكَلِّمُ الْجِنَّ عَنْ صَبِيًا نَكْرًا بَلْ (ترجمہ) پکٹے کبوتر اپنے گھروں میں رکھا کرو یہ تمہارے بچوں کی بجائے جنات کو اپنی طرف مشغول کر دیں گے۔

(فائدہ) اس حدیث کی شرح میں علامہ منادیؒ فرماتے ہیں کبوتر اور اس قسم کے دوسرے خوب صورت پرندے قمری چڑیا وغیرہ خصوصاً سُرخ کبوتر اپنی خوبصورتی کی وجہ سے جنات کو اپنی طرف متوجہ کر دیتے ہیں اس کی وجہ سے جنات بچوں کی بجائے ان کی طرف مشغول ہو جاتے ہیں اور اس طرح سے بچے شیاطین اور جنات کے شر سے محفوظ رہتے ہیں بَلْ

شیطان کا بستر

حضرت قیس بن ابی حازمؒ فرماتے ہیں جس گھر میں کوئی بستر بچھا ہوا ہو مگر اس پر کوئی نہ سوتا ہو تو اس پر شیطان سوتا ہے بَلْ

(حدیث) حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لے کرماتی فی مسائلہ ومنہ، تاریخ بغداد ۵/۲۴۹، المعجمین ابن جبان ۲/۲۵۰، میزان الاعتدال ۵۵۶۲، ۵۵۶۴، المنار المنیف ۱۹۸، شیرازی فی الاقارب، تاریخ خلیف، دہلی (منہ) تاریخ بغداد ۵/۲۴۹، مسند الفردوس طبعی ۲۶/۸۳، الجامع لصغیر ۱۰۲، فیض القدیر ۱۱۱، ابن ہدی، معجمین ابن جبان ۲/۲۵۰، میزان الاعتدال ۵۵۶۲، ۵۵۶۴، المنار المنیف ابن قیم ۱۹۸، فیض القدیر شرح جامع صغیر ۱۱۱

لے ابن ابی الدنیا ومنہ، مکائد الشیطان (۵)، ۲۲، البقیع حلیہ ۵/۲۱۲، کلام خالد بن معدان

فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِامْرَأَتِهِ وَالثَّالِثُ لِلصَّيْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ ۖ
(ترجمہ) (بستر کی کئی اقسام ہیں) ایک بستر تو آدمی کا ہوتا ہے، ایک اس کی بیوی کا ہوتا
ہے، تیسرا مہمان کے لیے ہوتا ہے اور چوتھا شیطان کے لیے ہوتا ہے۔

شیطان دوپہر کو نہیں سوتا

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تم دوپہر کو قیلولہ کیا کرو کیونکہ شیطان دوپہر
کو قیلولہ نہیں کیا کرتا (قیلولہ کا معنی دوپہر کو کچھ دیر سونا ہے)۔

امام طبرانی اور امام ابو نعیم نے مذکورہ ارشاد کو بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ حضرت کے فرمان
مبارک سے نقل کیا ہے ۛ

شیطان کی گرہیں

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا :-

يُعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَائِمَةٍ رَأْسٍ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ
يَضْرِبُ عَلَى كُلِّ عُقْدَةٍ مَكَامًا عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ فَارْقُدْ، فَإِنْ
اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللَّهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ

ۛ مسلم، البدائع، نسائی، دمنہ، مسلم کتاب اللباس حدیث ۴۱، البدائع کتاب اللباس باب ۱، نسائی کتاب النکاح
باب ۸، مسند احمد ۲/۳۹۳، مشکوٰۃ (۴۳۱۰)، تحف السادہ ۵/۲۶۲

ۛ معجم اوسط طبرانی، الطب لابن نعیم (دمنہ)، مجمع الزوائد ۸/۱۱۲، تحف السادہ ۵/۱۴۲، الطب البیہقی (۱۵)
کنز العمال ۲۱۴، الاحکام النبویہ فی احیاء الطب لکمال ۱۱۳، فتح الباری ۱۱/۴۰، قرطبی ۱۳/۲۳،
کشف الخفا ۲/۱۵۴، قیسری ۵۳۸، درر ۱۲۲۔

صَلَّى انْعَلَتْ عُقْدَةٌ كُفَّهَا، فَاصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ، وَإِلَّا أَصْبَحَ
خَبِيثَ النَّفْسِ كَسَلَانَ ۖ

(ترجمہ) شیطان تم میں سے ہر ایک کے سر کی گردی پر سوتے وقت میں تین گرہیں لگاتا
ہے، ہر گرہ لگاتے وقت یہ کہتا ہے تم لمبی رات تک سوتے رہو، پھر اگر وہ شخص
جاگ جاتا ہے تو اس کی ایک گرہ کھل جاتی ہے، پھر اگر وہ صبح بھی کر لیتا ہے تو اس کی
اور گرہ بھی کھل جاتی ہے، اور اگر نماز بھی پڑھ لیتا ہے تو اس کی تمام گرہیں کھل جاتی
ہیں اور ہشاش بشاش ہو کر اٹھتا ہے ورنہ غیبت النفس سُست ہو کر اٹھتا ہے۔

شیطان کا پیشاب انسان کے کان میں

(حدیث) حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک
آدمی کا ذکر کیا گیا کہ وہ صبح تک سوتا ہی رہتا ہے نماز کے لیے بھی نہیں اٹھتا تو آپ نے ارشاد فرمایا :-
ذَلِكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطَانِ فِي أُذُنِهِ ۖ

(ترجمہ) یہ ایسا آدمی ہے جس کے کانوں میں شیطان پیشاب کر جاتا ہے۔

شیطانی خواب

(حدیث) حضرت ابو قتادہؓ فرماتے ہیں میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد
فرماتے ہوئے سنا :-

ۛ بخاری، مسلم، دمنہ، بخاری کتاب التہجد باب ۲، مسلم حدیث ۲۰، من المسافرین، البدائع فی التطوع باب ۱، ابن ماجہ اقامۃ
باب ۱، موطا مالک حدیث ۹۵، من السفر مسند احمد ۲/۲۴۳، بیہقی ۵/۳۰۵، ابن خلیفہ حدیث ۱۱۳، مسند حمیدی حدیث ۹۶۰
ۛ بخاری، مسلم، دمنہ، بخاری ۲/۴۸، مسلم صلوٰۃ المسافرین باب ۱، نسائی ۲/۲۰۲، مسند احمد ۴/۲۶، بیہقی ۳/۱۵، ابن ابی شیبہ
۲/۲۵۱، کنز العمال ۴۱۳۸۲، بدایہ و النہایہ ۱/۶۳، علیہ ابو نعیم ۹/۳۲، ابن ماجہ باب ۱ فی الامامۃ۔

الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَالْحُلُومُ مِنَ الشَّيْطَانِ. فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُتْ حِينَ يَسْتَيْقِظُ عَنْ كَيْسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَسْعُودْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ. ۞

ترجمہ: اچھے خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتے ہیں اور بُرے شیطان کی طرف سے، جب تم میں سے کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو بیداری کے وقت تین مرتبہ باتیں طرف تھوک دے اور اس کے شر سے اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگے اگر اس نے ایسا کر لیا، تو یہ خواب بد اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔

خواب کی تین اقسام

(حدیث) حضرت عوف بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

الرُّؤْيَا ثَلَاثَةٌ: مِنْهَا تَهَادِيْلُ مِنَ الشَّيْطَانِ لِيَحْزَنَ ابْنُ آدَمَ، وَمِنْهَا مَا يَهْمُ بِهِ الرَّجُلُ فِي يَقْظَتِهِ فَيَرَاهُ فِي مَنَامِهِ، وَمِنْهَا جُزْءٌ مِنْ سِتْرَةِ أَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوَّةِ. ۞

ترجمہ: خواب تین طرح کے ہوتے ہیں ایک تو ان میں سے شیطان کی طرف سے ڈراوا ہوتے ہیں تاکہ انسان کو خوف و دہشت ہو ایک وہ ہوتے ہیں جن کے متعلق آدمی جاگتے میں خیال کرتا ہے پھر اس کو خواب میں دیکھتا ہے اور ایک خواب نبوت کا

۱۔ بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی (منہ)، بخاری تبصیر الروایا باب ۳، ۴، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸

اللَّهُ مَعَ الْقَاضِي مَا لَمْ يُجْرِفَا ذَا جَارٍ تَحْتَلِي عَنْهُ وَلَزِمَهُ الشَّيْطَانُ .

(ترجمہ) جب تک حج اور فضیلہ کرنے والا قاضی ظلم اور زیادتی نہ کرے اللہ تعالیٰ کی مدد اس کے ساتھ ہوتی ہے لیکن جب وہ ظلم و زیادتی کرتا ہے تو اللہ کی مدد سبٹ جاتی ہے اور شیطان اس کو قابو کر لیتا ہے۔

اذان اور نماز کے وقت شیطان کی حالت

(ترجمہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سائے اور دُھوپ کے درمیان بیٹھنے سے منع فرمایا، آپ نے فرمایا یہ شیطان کی ہینٹھک ہے۔

(فائدہ) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے بھی منقول ہے کہ انسان کا کچھ دھوپ میں اور کچھ سائے میں بیٹھنا شیطان کی جگہ بیٹھنا ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے بھی ایسے ہی منقول ہے۔ حضرت قتادہؓ بھی فرماتے ہیں کہ شیطان دھوپ اور سائے کے درمیان بیٹھتا ہے۔

شیطان کی خواب گاہ

حضرت سعید بن مسیبؓ فرماتے ہیں کہ شیطان دھوپ اور سائے کے درمیان نیند کرتا ہے۔ ۵۰

ظالم حج شیطان کے نرغے میں

(حدیث) حضرت عبداللہ بن ابی اوفیؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

۶۲/۱
۱۰۰
۱۰۱
۱۰۲
۱۰۳
۱۰۴
۱۰۵
۱۰۶
۱۰۷
۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰
۲۰۱
۲۰۲
۲۰۳
۲۰۴
۲۰۵
۲۰۶
۲۰۷
۲۰۸
۲۰۹
۲۱۰
۲۱۱
۲۱۲
۲۱۳
۲۱۴
۲۱۵
۲۱۶
۲۱۷
۲۱۸
۲۱۹
۲۲۰
۲۲۱
۲۲۲
۲۲۳
۲۲۴
۲۲۵
۲۲۶
۲۲۷
۲۲۸
۲۲۹
۲۳۰
۲۳۱
۲۳۲
۲۳۳
۲۳۴
۲۳۵
۲۳۶
۲۳۷
۲۳۸
۲۳۹
۲۴۰
۲۴۱
۲۴۲
۲۴۳
۲۴۴
۲۴۵
۲۴۶
۲۴۷
۲۴۸
۲۴۹
۲۵۰
۲۵۱
۲۵۲
۲۵۳
۲۵۴
۲۵۵
۲۵۶
۲۵۷
۲۵۸
۲۵۹
۲۶۰
۲۶۱
۲۶۲
۲۶۳
۲۶۴
۲۶۵
۲۶۶
۲۶۷
۲۶۸
۲۶۹
۲۷۰
۲۷۱
۲۷۲
۲۷۳
۲۷۴
۲۷۵
۲۷۶
۲۷۷
۲۷۸
۲۷۹
۲۸۰
۲۸۱
۲۸۲
۲۸۳
۲۸۴
۲۸۵
۲۸۶
۲۸۷
۲۸۸
۲۸۹
۲۹۰
۲۹۱
۲۹۲
۲۹۳
۲۹۴
۲۹۵
۲۹۶
۲۹۷
۲۹۸
۲۹۹
۳۰۰
۳۰۱
۳۰۲
۳۰۳
۳۰۴
۳۰۵
۳۰۶
۳۰۷
۳۰۸
۳۰۹
۳۱۰
۳۱۱
۳۱۲
۳۱۳
۳۱۴
۳۱۵
۳۱۶
۳۱۷
۳۱۸
۳۱۹
۳۲۰
۳۲۱
۳۲۲
۳۲۳
۳۲۴
۳۲۵
۳۲۶
۳۲۷
۳۲۸
۳۲۹
۳۳۰
۳۳۱
۳۳۲
۳۳۳
۳۳۴
۳۳۵
۳۳۶
۳۳۷
۳۳۸
۳۳۹
۳۴۰
۳۴۱
۳۴۲
۳۴۳
۳۴۴
۳۴۵
۳۴۶
۳۴۷
۳۴۸
۳۴۹
۳۵۰
۳۵۱
۳۵۲
۳۵۳
۳۵۴
۳۵۵
۳۵۶
۳۵۷
۳۵۸
۳۵۹
۳۶۰
۳۶۱
۳۶۲
۳۶۳
۳۶۴
۳۶۵
۳۶۶
۳۶۷
۳۶۸
۳۶۹
۳۷۰
۳۷۱
۳۷۲
۳۷۳
۳۷۴
۳۷۵
۳۷۶
۳۷۷
۳۷۸
۳۷۹
۳۸۰
۳۸۱
۳۸۲
۳۸۳
۳۸۴
۳۸۵
۳۸۶
۳۸۷
۳۸۸
۳۸۹
۳۹۰
۳۹۱
۳۹۲
۳۹۳
۳۹۴
۳۹۵
۳۹۶
۳۹۷
۳۹۸
۳۹۹
۴۰۰
۴۰۱
۴۰۲
۴۰۳
۴۰۴
۴۰۵
۴۰۶
۴۰۷
۴۰۸
۴۰۹
۴۱۰
۴۱۱
۴۱۲
۴۱۳
۴۱۴
۴۱۵
۴۱۶
۴۱۷
۴۱۸
۴۱۹
۴۲۰
۴۲۱
۴۲۲
۴۲۳
۴۲۴
۴۲۵
۴۲۶
۴۲۷
۴۲۸
۴۲۹
۴۳۰
۴۳۱
۴۳۲
۴۳۳
۴۳۴
۴۳۵
۴۳۶
۴۳۷
۴۳۸
۴۳۹
۴۴۰
۴۴۱
۴۴۲
۴۴۳
۴۴۴
۴۴۵
۴۴۶
۴۴۷
۴۴۸
۴۴۹
۴۵۰
۴۵۱
۴۵۲
۴۵۳
۴۵۴
۴۵۵
۴۵۶
۴۵۷
۴۵۸
۴۵۹
۴۶۰
۴۶۱
۴۶۲
۴۶۳
۴۶۴
۴۶۵
۴۶۶
۴۶۷
۴۶۸
۴۶۹
۴۷۰
۴۷۱
۴۷۲
۴۷۳
۴۷۴
۴۷۵
۴۷۶
۴۷۷
۴۷۸
۴۷۹
۴۸۰
۴۸۱
۴۸۲
۴۸۳
۴۸۴
۴۸۵
۴۸۶
۴۸۷
۴۸۸
۴۸۹
۴۹۰
۴۹۱
۴۹۲
۴۹۳
۴۹۴
۴۹۵
۴۹۶
۴۹۷
۴۹۸
۴۹۹
۵۰۰
۵۰۱
۵۰۲
۵۰۳
۵۰۴
۵۰۵
۵۰۶
۵۰۷
۵۰۸
۵۰۹
۵۱۰
۵۱۱
۵۱۲
۵۱۳
۵۱۴
۵۱۵
۵۱۶
۵۱۷
۵۱۸
۵۱۹
۵۲۰
۵۲۱
۵۲۲
۵۲۳
۵۲۴
۵۲۵
۵۲۶
۵۲۷
۵۲۸
۵۲۹
۵۳۰
۵۳۱
۵۳۲
۵۳۳
۵۳۴
۵۳۵
۵۳۶
۵۳۷
۵۳۸
۵۳۹
۵۴۰
۵۴۱
۵۴۲
۵۴۳
۵۴۴
۵۴۵
۵۴۶
۵۴۷
۵۴۸
۵۴۹
۵۵۰
۵۵۱
۵۵۲
۵۵۳
۵۵۴
۵۵۵
۵۵۶
۵۵۷
۵۵۸
۵۵۹
۵۶۰
۵۶۱
۵۶۲
۵۶۳
۵۶۴
۵۶۵
۵۶۶
۵۶۷
۵۶۸
۵۶۹
۵۷۰
۵۷۱
۵۷۲
۵۷۳
۵۷۴
۵۷۵
۵۷۶
۵۷۷
۵۷۸
۵۷۹
۵۸۰
۵۸۱
۵۸۲
۵۸۳
۵۸۴
۵۸۵
۵۸۶
۵۸۷
۵۸۸
۵۸۹
۵۹۰
۵۹۱
۵۹۲
۵۹۳
۵۹۴
۵۹۵
۵۹۶
۵۹۷
۵۹۸
۵۹۹
۶۰۰
۶۰۱
۶۰۲
۶۰۳
۶۰۴
۶۰۵
۶۰۶
۶۰۷
۶۰۸
۶۰۹
۶۱

۱۵۱

حدیث ۹۶۷، ح الباری ۱۱/۱۲۷
 ۱۰ بخاری مسلم، البدایہ والنہای (منہ) بخاری کتاب الذان باب، واصل فی الصلوٰۃ ^{باب} مسلم کتاب الصلوٰۃ حدیث ۱۹، وفی المساجد
 حدیث ۸۳، ۸۴، البدایہ والنہای (منہ) بخاری کتاب الذان باب، واصل فی الصلوٰۃ باب، باب ۱، موطا مالک
 کتاب النہای حدیث ۶، مسند احمد ۲/۳۱۳، ۴۶۰، ۵۰۳، ۵۲۲، بیہقی ۱/۳۲۱، تجرید ۲۸۳، ترغیب وترہیب ۱/۱۶۰
 مجمع الزوائد ۳۳۴، کنز العمال ۲۰۸۸۳، ۲۰۹۴۷، ۲۰۹۴۹

اتنا زور سے کہ اذان کی آواز بھی نہیں سکتا، پھر جب اذان ہو چکتی ہے تو واپس آجاتا ہے، پھر جب نماز کی تکبیر کہی جاتی ہے تو پھر بھاگ جاتا ہے اور جب تکبیر ہو چکتی ہے تو پھر واپس آجاتا ہے اور نمازی کے دل میں اس کے متعلق خیال ڈالتا ہے کہتا ہے فلاں بات یاد کرو، فلاں بات یاد کرو جو اس کو پہلے یاد نہیں ہوتی تھی کہ آدمی کو یاد نہیں رہتا کہ اس نے کتنی رکعات پڑھیں ہیں۔

شیطان ایک جوتے میں چلتا ہے

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

لَا يَمْشِي أَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ وَاحِدٍ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَمْشِي فِي نَعْلٍ وَاحِدٍ
ترجمہ تم میں سے کوئی بھی ایک جوتا پہن کر نہ چلا کرے کیونکہ شیطان ایک جوتا پہن کر چلتا ہے۔

انسان کے سجدہ پر شیطان کا دادیلا

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

إِذَا قَرَأَ ابْنُ آدَمَ السُّجْدَةَ فَسَجَدَ إِعْزَلِ الشَّيْطَانُ يَبْكِي يَقُولُ
يَا ذِيئِلَّةُ أَمْرًا ابْنُ آدَمَ بِالسُّجُودِ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَأَمَرْتُ بِالسُّجُودِ

لے حب کرمانی فی مسائلہ (منہ) ابن ماجہ حدیث ۳۶۱۵، مشکل الآثار ۲/۱۴۱، تخرید ۲۶۷، بلفظہم، بخاری ۱۹۹۹، مسلم فی اللباس باب حدیث ۶۸، ابوداؤد ۴۱۳۶، ترمذی ۱۷۷۳، ابن ابی شیبہ ۲۲۸/۸، مشکوٰۃ ۴۴۱۱، فتح الباری ۱۰/۳۰۹، کنز العمال ۴۱۶۰۲

فَعَصَيْتُ فَلَئِذَا النَّارُ

ترجمہ جب انسان سجدہ والی آیت تلاوت کرتا ہے اور اس پر سجدہ کرتا ہے تو شیطان اس سے دُور ہٹ کر رونے لگ جاتا ہے اور کہتا ہے اے افسوس انسان کو سجدہ کا حکم دیا گیا تو اس نے سجدہ کیا اور اس کو جنت مل گئی، اور مجھے سجدہ کا حکم ملا اور میں نے نافرمانی کی اور مجھے دوزخ ملی۔

(فائدہ) حضرت عبید اللہ بن مقسمؓ کی روایت میں اس طرح سے ہے کہ جناب رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”جب تو شیطان پر لعنت کرتا ہے تو شیطان کہتا ہے تُو نے ملعون پر لعنت کی اور جب تو اس سے پناہ مانگتا ہے تو وہ کہتا ہے تُو نے میری کمر توڑ دی، اور جب تو سجدہ کرتا ہے تو شیطان کہتا ہے اے حسرت! انسان کو سجدہ کا حکم ملا تو اُس نے فرمانبرداری کی، اور شیطان کو حکم ملا تو اس نے سرکشی کی پس انسان کے لیے جنت ہو گئی اور شیطان کے لیے دوزخ۔“

شیطان کو گالیاں مت دو

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

لے احمد، مسلم، ابن ماجہ (منہ) مسند احمد ۲/۴۲۲، ابن ماجہ کتاب القامر باب ۱۰۵۲، مسلم کتاب الایمان حدیث ۱۳۳، بیہقی ۲۱۲/۲، صحیح ابن خزيمة ۵۲۹، شرح السنہ ۲/۱۴۶، مشکوٰۃ ۸۹۵، نصب الراية ۲/۱۷۸، علیہ ۶/۵، ترمذی ۲/۲۵۶، تخریج احیاء العلوم عراقی ۱/۱۴۹، زہد ابن مبارک ۲۵۳، ابن کثیر ۵/۳۹۹، دہمشور ۳/۱۵۸، تاریخ بغداد ۴/۲۲۲،

اتحاف السادة المتقين ۳/۱۹، کنز العمال ۳۱۰۸، بدایہ والنہایہ ۱/۹۱

لے ابن ابی الدنیا (منہ) لم اجده فی مکاتیب الشیطان، کنز العمال حدیث ۲۱۲، جلد اول بحوالہ مسند الفردوس البیہقی ولم اجده فیہ ایضاً۔ (مترجم)

لَا تَسْبُوا الشَّيْطَانَ وَتَعَوُّذُوا بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهِ ۖ

ترجمہ تم شیطان کو گالیاں مت دو بلکہ اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔

نماز میں شیطان کی شرارتیں

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں شیطان نماز میں تمہارے اوپر دو نماز کو ٹڑوانے کے لیے گھومتا ہے جب نماز ٹڑوانے سے مایوس ہوتا ہے تو نمازی کی دُبر میں پھونک مارتا ہے تاکہ نمازی یہ سمجھے کہ اس کا وضو ٹوٹ گیا ہے لیکن تم میں سے کوئی بھی اپنی نماز نہ توڑا کرے جب تک کہ بدبو نہ پائے یا آواز نہ سنے بلکہ

اور ایک روایت میں حضرت ابن مسعودؓ سے اس طرح سے منقول ہے کہ شیطان انسان کی رگ دپے میں ایسے دوڑتا ہے جیسے خون، حتیٰ کہ وہ تمہارے پاس نماز کی حالت میں بھی آجاتا ہے اور نمازی کی دُبر میں پھونک مارتا ہے اور راس ذکر کو ترک دیتا ہے پھر (نمازی سے) کہتا ہے تمہارا وضو ٹوٹ گیا ہے۔ لیکن سن لو! تم میں سے کوئی شخص اپنی نماز کو نہ توڑا کرے جب تک کہ بدبو نہ پائے یا آواز نہ سنے یا ٹھری نہ پائے بلکہ

نماز میں اُونگھنا شیطان کی طرف سے ہے

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جنگ کے وقت اُونگھنا اللہ کی طرف سے درجہت اور مُدَم ہوتا ہے اور نماز میں اُونگھنا شیطان (کی شرارت) سے ہوتا ہے بلکہ

۱۔ المخلص (منہ) کنز العمال حدیث ۲۱۲۰ بحوالہ مذکور

۲۔ مصنف عبدالرزاق، ابن ابی الدنیا (منہ)

۳۔ مصنف عبدالرزاق (منہ)

۴۔ طبرانی (منہ)

نماز میں چھینک اور جمائی شیطان کی طرف سے ہے

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ نماز میں جمائی اور چھینک شیطان کی طرف سے آتی ہے بلکہ

کون سی چیزیں شیطان کی طرف سے ہیں

حدیث، حضرت دینارؓ فرماتے ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
الْعَطَاسُ وَالتُّعَاسُ وَالتَّثَاؤُبُ فِي الصَّلَاةِ وَالْحَنِيصُ وَالْقَهْرُ وَ
الرَّعَافُ مِنَ الشَّيْطَانِ ۖ

ترجمہ چھینک، اُونگھ اور جمائی نماز میں اور ماہواری رتے اور تکبیر شیطان کی طرف سے آتی ہے۔

(فائدہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نماز میں جمائی اور غلط وضو وضو کے وقت چھینک اور اُونگھ کی زیادتی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے۔

شیطان کا قارورہ

حضرت عبدالرحمن بن یزیدؓ فرماتے ہیں مجھے اس کی اطلاع دی گئی ہے کہ شیطان کا ایک

۱۔ طبرانی، ابن ابی شیبہ (منہ)

۲۔ ترمذی (منہ) ترمذی کتاب الادب باب ۸۷، حدیث ۴۴۸، مشکوٰۃ ۹۹۹، حامی للفتاویٰ

۳۔ ۵۳۵، کنز العمال ۱۹۹۵۲، بہذ النقط و مستدرک حاکم ۲۶۴، مسند حمیدی ۱۱۶۱، ابن خزیمہ ۹۲۱،

انتخاف السادة المتقين ۲۸۴/۶، کنز العمال ۵۲۹ ۵۲۵، المغنی عن عمل الاسفار عراقی ۲۰۶/۲، عمل الیوم

واللیلہ ابن سنی ۲۲۰، کشف الخفاء ۹۴/۲، بنظہم و مجمع الزوائد ۸۶/۲، بنظہم

قارورہ بھی ہے شیطان اس کو نمازیں سُنکھاتا ہے تاکہ وہ جہائیاں لیں (اور نماز سے نہ ہٹتی رہے)۔

اور مصنف عبدالرزاق کی روایت میں اس طرح ہے کہ شیطان کا ایک قارورہ ہے اس میں کچھ چھڑکنے کی چیز ہے جب لوگ نماز کے لیے جاتے ہیں تو یہ ان کو سُنکھاتا ہے، اور وہ جہائیاں لینے لگتے ہیں۔ اس لیے ایسے شخص کو حکم دیا گیا ہے کہ جب کسی کی یہ حالت ہو تو وہ اپنے ہونٹ اور نتھنے بند رکھے۔

جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے

(حدیث) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

إِنَّا كُنَّا مِنَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ وَالْعُجْلَةِ مِنَ الشَّيْطَانِ

(ترجمہ) (انسان کا کسی کام میں) انتظار کرنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جلدی کرنا شیطان کی طرف سے ہے۔

گدھا شیطان کو دیکھتا ہے

(حدیث) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

إِذَا سَمِعْتُمْ صَوَاحِ الدُّيُكَةِ فَاسْكُتُوا مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّمَا رَأَتْ مَلَكًا، وَإِذَا

سَلَّ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ (منہ)

سَلَّ عَبْدُ الرَّزَّاقِ (منہ)

سَلَّ ترمذی (منہ) ترمذی کتاب البر باب ۶۶۔

سَمِعْتُمْ نَمِيقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّمَا رَأَتْ شَيْطَانًا سَلَّ (ترجمہ) جب تم مُرغ کی آواز سُنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو کیونکہ وہ (ہر وقت) فرشتے کو دیکھتا ہے۔ اور جب تم گدھے کی آواز سُنو تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شیطان سے پناہ مانگو کیونکہ وہ (اس وقت) شیطان کو دیکھتا ہے۔

مسجد والوں سے شیطان کی چال

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا كَانَ فِي الْمَسْجِدِ جَاءَهُ الشَّيْطَانُ فَانْسَ بِهِ كَمَا يَأْتِيَنَّ الرَّجُلُ بِدَايَتِهِ فَإِذَا اسْتَنَّ لَهُ ذَنْقَهُ أَوْ الْحَبْمَةَ

(ترجمہ) تم میں سے جب کوئی مسجد میں ہوتا ہے تو شیطان اس کے پاس آکر پہلے اپنے ساتھ مانوس کرتا ہے جب وہ اس سے اس طرح مانوس ہو جاتا ہے جیسے اپنے سواری کے جانور سے ہوتا ہے اور جب اس سے مطمئن ہو جاتا ہے تو اس کی گردن میں پھندا ڈال دیتا ہے یا اس کو لگام ڈال دیتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں تم اس کی اس شرارت کا مشاہدہ بھی کرتے ہو پھندے والے کو تو اس طرح سے کہ وہ تھکا ہوا ہوتا ہے مگر اللہ کا ذکر نہیں کر رہا ہوتا، اور لگام والے کو

سَلَّ بخاری، مسلم (منہ) بخاری کتاب بدء الخلق باب ۱، مسلم کتاب الذکر حدیث ۸۲، ترمذی کتاب الدعوات باب ۵۶،

مسند احمد ۲/۳۰۶، ۳۲۱، ۳۶۴، البدایہ والنہایہ ۵/۱۰۲، شرح السنۃ ۵/۱۲۶، مشکوٰۃ ۱۹/۲۲۱، الحاکم فی مستدرک

۱۲۹، تفسیر ابن کثیر ۶/۳۲۲، الادب المفرد ۱۲۳۶

سَلَّ مسند احمد (منہ) ۲/۳۳۰، مجمع الزوائد ۱/۲۲۲، مجمع البحار مع ۶/۱۱۵، کنز العمال ۱۲/۱۲۷، تفسیر ابن کثیر ۸/۵۵۹۔

اس طرح کہ اُس نے اپنا منہ کھولا ہوا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کر رہا ہوتا۔

نماز کی صفوں میں شیطان کا گھسنا

(حدیث) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

رَأَيْتُ أَصْفَوْكُمْ وَقَارِبُوا مِنْهَا وَحَاذُوا بَيْنَ الْأَعْنَاقِ، كَوَالِدِي نَفْسٍ مُّحْتَمِلٍ بِيَدِي إِنْ لَّا دَعَى الشَّيْطَانُ يَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ كَأَنَّهُ الْحَذَفُ ۖ

(ترجمہ) اپنی صفوں کو نماز میں ملا کر رکھو اور ان کے قریب کھڑا کرو، گردنوں کے درمیان برابری اختیار کرو، مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ میں محمدؐ کی جان ہے میں شیطان کو دیکھتا ہوں وہ بطخ کی شکل میں صف کے تنگافوں سے گھس رہا ہوتا ہے۔

مسجد سے نکلنے وقت شیطان سے حفاظت کا وظیفہ

(حدیث) حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

إِنْ أَحَدُكُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ تَدَاعَتْ جُودُ إِبْلِيسَ وَاجْلَبِثَتْ وَاجْتَمَعَتْ لَمَّا يَجْتَمِعُ النَّحْلُ عَلَى كَيْسُوْبَهَا. فَإِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ: "اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ إِبْلِيسَ وَجُودِهِ" فَإِنَّهُ إِذَا قَالَهَا لَمْ تَضُرَّهُ ۖ

۱۔ احمد و منہ، منہ احمد ۳/۲۶۰، نسائی ۲/۹۲، کنز العمال حدیث ۲۰۵۸۰

۲۔ عمل الیوم واللیلہ ابن سنی، منہ حدیث ۱۵۵، اتحاد السادہ ۵۹۲/۹، جمع الجوامع حدیث ۶۱۰۴، کنز العمال حدیث ۲۰۴۸۲

(ترجمہ) جب تم میں سے کوئی مسجد سے باہر نکلنے کا ارادہ کرتا ہے تو ابلیس کے لشکر ایک دوسرے کو بلاتے ہیں تو وہ دوڑ کر اس طرح جمع ہو جاتے ہیں جیسے شہد کی نکھیاں اپنے چھتے پر، پس (مسجد سے نکلنے وقت جب تم میں سے کوئی مسجد کے دوازے پر کھڑا ہو تو یہ دُعا پڑھے "اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ إِبْلِيسَ وَجُودِهِ" جب وہ یہ دُعا پڑھ لے گا تو یہ ابلیسی لشکر اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے۔

شیطان اور ابن خنظلہ کی ملاقات کی حکایت

حضرت صفوان بن سلیمؓ فرماتے ہیں کہ اہل مینہ کی حضرت عبداللہ بن خنظلہؓ کی مسجد سے باہر شیطان سے ملاقات ہو گئی۔ شیطان نے کہا اے خنظلہؓ کے بیٹے! مجھے پہچانتے ہو؟ فرمایا ہاں پہچانتا ہوں۔ کہا تو بتاؤ میں کون ہوں؟ فرمایا تو شیطان ہے۔ کہا تم نے مجھے کیسے پہچانا؟ فرمایا جب میں مسجد سے باہر نکلا تھا تو اللہ کا ذکر کر رہا تھا جب تجھے دیکھا تو اللہ کے ذکر کی بجائے میری نظری طرف متوجہ ہو گئی اس سے میں جان گیا کہ تو شیطان ہے۔ کہا اے خنظلہؓ کے بیٹے! تم نے درست کہا۔ میں ایک بات تمہیں سکھاتا ہوں اس کو میری طرف سے یاد رکھنا فرمایا۔ مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں۔ شیطان نے کہا دیکھ لیں اگر بہتر ہو تو قبول فرمائیں اگر غلط ہو تو ٹھکرا دیں "اے ابن خنظلہ! اپنی پسند کی چیز اللہ عزوجل کے سوا کسی سے مت مانگنا اور اس کا خاص خیال رکھنا کہ غصہ کے وقت آپ کی کیا حالت ہوتی ہے۔"

قارون کو شیطان کے گمراہ کرنے کا عبرتناک واقعہ

ابن ابی الحواریؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ابوسلیمانؓ اور دوسرے حضرات سے سنا ہے

۱۔ ابن ابی الدنیا، ابن عساکر (منہ) مکائد الشیطان (۶۵) احیاء العلوم ۳/۳۲، الاصابہ ۲/۵۹،

مصائب الانسان ص ۱۳۳

کہ اے ملعون قارون کے سامنے گمراہ کے کہنے سے ظاہر ہوا جب کہ قارون چالیس سال تک پہاڑ میں رہ کر عبادت کر چکا تھا اور بنی اسرائیل کی قوم میں عبادت کرنے کے اعتبار سے سبقت لے گیا تھا شیطان نے اس کو گمراہ کرنے کے لیے بہت سے شیطانی روانہ کیے مگر کوئی بھی اس کو گمراہ نہ کر سکا تو وہ خود اس کے مقابلہ میں آیا اور اس کے ساتھ ہی (پہاڑ میں) عبادت کرنے لگا قارون روزہ افطار کرتا تھا لیکن اے روزہ افطار نہیں کرتا تھا اور قارون کو اپنی عبادت گزاری ایسی دکھانے لگا کہ اس کے سامنے قارون کی قوت جواب دے جاتی تھی۔ اس طرح سے قارون نے اس کے سامنے گھٹنے ٹیک دیئے تو شیطان نے کہا اے قارون! تو اس پر قناعت کر کے بیٹھ گیا ہے تو بنی اسرائیل کے جہازوں میں بھی نہیں جاتا اور ان کے ساتھ جماعت میں بھی شریک نہیں ہوتا اس طرح سے اس نے قارون کو پہاڑ سے ڈرا کر گر جاگھر میں داخل کیا اور بنی اسرائیل (شیطان اور قارون) کے پاس کھانا لانے لگے، تو شیطان نے کہا اے قارون! ہم اس پر راضی ہو گئے، ہم تو بنی اسرائیل پر بوجھ بن چکے ہیں تو قارون نے کہا پھر کیا رائے ہے؟ شیطان نے کہا ہم ایک دن محنت کریں اور باقی ہفتہ عبادت میں گذاریں۔ قارون نے کہا درست ہے۔ (چند دن کے بعد) پھر شیطان نے کہا ہم تو اس پر خوش ہو کر بیٹھ گئے ہیں ہم صدقہ خیرات کیوں نہ کریں ہم (اس کے لیے زیادہ) محنت کیوں نہ کریں؟ تو قارون نے کہا پھر کیا رائے ہے ہم کیا کریں؟ شیطان نے کہا ہم ایک دن تجارت کریں اور ایک دن عبادت کریں جب اس نے یہ کام شروع کر دیا تو شیطان نے اس کو چھوڑ دیا اور قارون کے سامنے دنیا کے خزانے جمع ہونے لگے۔ بالآخر وہ حضرت موسیٰ کے مقابلہ آ رہا اور زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اس کے تمام خزانوں سمیت زمین میں دھنسا دیا (اللہ تعالیٰ ہمیں شیطان سے اور اس کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین)

قتل کا طریقہ شیطان نے سکھایا

ابن جریر کہتے ہیں کہ آدم علیہ السلام کے بیٹے نے اپنے بھائی کو قتل کرنے کا ارادہ تو کر لیا مگر یہ نہیں جانتا تھا کہ اس کو کیسے قتل کرے تو شیطان اس کے سامنے ایک پرندے کی شکل میں ظاہر ہوا اس نے ایک پرندے کو پکڑا اور اس کا سر دو پتھروں کے درمیان رکھ کر پھوڑ دیا، اس طرح سے شیطان نے اس کو قتل کرنے کا طریقہ سکھایا۔

قتل ہابیل پر حضرت آدم اور شیطان میں مکالمہ

جب آدم علیہ السلام کے بیٹے نے اپنے بھائی کو قتل کیا تو حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا۔
 تَغَيَّرَتِ الْبِلَادُ وَمَنْ عَلَيْهَا
 قَوَّحَهُ الْأَرْضُ مُغْبِرٌ قَبِيحٌ
 قَتَلَ قَابِيلُ هَابِيلًا أَخَاهُ
 قَوَّحَ كُلُّ ذِي طَعْمٍ وَكُونِ
 قَوْلَ بَشَاشَةٍ الْوُجْهِ الصَّبِيحِ
 قَوَّحَ جَزِي مَضَى الْوُجْهِ الْمَلِيحِ
 ۱۔ تمام علاقے اور ان میں رہنے والے لوگ پریشان ہیں، زمین کی سطح غبار آلود اور قبیح شکل ہو گئی ہے۔

۲۔ ہر مزرہ دار اور رنگدار شے بدل گئی ہے اور چمکدار چہرہ کی ترد تازگی ماند پڑ گئی ہے۔
 ۳۔ قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو مار ڈالا، اس نے مجھے پریشان کر دیا ہے۔ ۴۔ چہرہ رخصت ہو گیا ہے۔

تو آپ کو شیطان نے جواب میں کہا۔

تَنَحَّ عَنِ الْبِلَادِ وَسَاكِنِيهَا
 وَكُنْتَ بِهَا وَزَوْجَكَ فِي رُحَاةِ
 فَبِئْسَ فِي الْخُلْدِ صَاقَ بَكَ النَّسِيمُ
 وَقَلْبُكَ مِنْ أَذَى الدُّنْيَا مَرِيحٌ

فَمَا أَنْفَكْتُ مَكَايِدَاتِي وَمَكْرِي إِلَى أَنْ فَاتَكَ التَّمْرُ الدَّابِجُ

۱. تو شہروں سے اور اس کے باسیوں سے الگ ہو گیا۔ میری وجہ سے تجھ پر اتنا دین جنت تنگ ہو گئی۔

۲. جنت میں تُو اور تیری بیوی مزے میں تھے۔ اور تمہارا دل دنیا کی تکالیف سے محفوظ تھا

۳. میں نے بھی اپنے مکہ اور چالباذیاں برابر جاری رکھیں یہاں تک کہ تم سے تردد تادہ کجور بھی چھین گئی۔

شیطان نے حضرت زکریا کو کیسے قتل کرایا

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کرائی گئی آپ نے اس رات حضرت زکریا علیہ السلام کو آسمان پر دکھایا، آپ نے ان کو سلام کیا اور فرمایا اے ابوبکی! اپنے قتل کا واقعہ تو سنائیں کیسے پیش آیا تھا؟ اور آپ کو بنی اسرائیل نے کیوں قتل کیا تھا؟

انہوں نے فرمایا اے محمد! سچائی اپنے زمانہ میں سب سے زیادہ نیک تھا، اُن میں زیادہ خوبصورت اور بہترین چہرہ والا بھی تھا اور وہ ایسا ہی تھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے وَكَانَ سَيِّدًا اَوْحُودًا (اور وہ دین کا مقتدا ہو گا اور لذتِ نفس کو بہت روکنے والا ہو گا) چنانچہ بنی اسرائیل کے بادشاہ کی بیوی اس کی خواہش کر سبھی یہ عورت زنا کار تھی، اس نے سچائی کی طرف پیغام روانہ کیا لیکن اللہ نے سچائی کو سچایا اور سچائی رک گئے اور اس کے پاس جانے سے انکار کر دیا۔ تو اُس نے سچائی کو قتل کرنے کا پختہ ارادہ کر لیا۔ یہ لوگ ہر سال ایک عید منایا کرتے تھے اور بادشاہ کی یہ عادت تھی کہ وہ جب وعدہ کرتا تھا تو نہ تو اس کے خلاف کرتا تھا اور نہ تھوٹ بولتا تھا۔ چنانچہ یہ بادشاہ عید کے لیے روانہ ہوا تو اس کی ملکہ بھی اُٹھ کھڑی

۱۔ تاریخ بغداد، تاریخ دمشق ابن عساکر (منہ)

ہوئی اور اس کو رخصت کرنے لگی تو بادشاہ حیران ہو گیا کیونکہ ملکہ نے ایسا کبھی نہیں کیا تھا، جب وہ اس کو رخصت کر چکی تو بادشاہ نے کہا مجھ سے مانگو (آج) جو بھی مانگو گی دوں گا؟ ملکہ نے کہا میں تو سچائی بن زکریا کا خون مانگتی ہوں، بادشاہ نے کہا کچھ اور مانگو۔ ملکہ نے کہا میں تو یہی مانگتی ہوں۔ بادشاہ نے کہا اچھا اس کا خون تجھے بخشا۔ پھر اس نے سچائی کے پاس کچھ بہادر روانہ کیے سچائی اس وقت اپنی محراب میں نماز میں مصروف تھے اور میں بھی اس کے ساتھ ایک طرف نماز پڑھ رہا تھا چنانچہ آپ کو ایک تشری میں ذبح کر دیا گیا اور اُس کے سر اور خون کو ملکہ کے پیش کر دیا گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اس وقت آپ کے صبر کی کیا حالت تھی؟ حضرت زکریا علیہ السلام نے فرمایا میں نے اپنی نماز نہیں توڑی تھی جب سچائی کا سر مبارک اس کے پیش کیا گیا اور اس کے سامنے رکھا گیا (تو وہ بہت خوش ہوئی) لیکن جب شام ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے اس بادشاہ کو شاہی خاندان اور حشم و خدم سمیت زمین میں دھنسا دیا جب صبح ہوئی تو بنی اسرائیل نے زکریا کا خدا زکریا کی خاطر غضب ناک ہوا ہے تو ہم اپنے بادشاہ کی خاطر غصہ میں آکر زکریا کو قتل کر دیں۔ چنانچہ وہ میرے قتل کرنے کو تلاش میں نکل کھڑے ہوئے اور میرے پاس ایک ڈرانے والا آیا تو میں ان سے بھاگ نکلا، ابلیس اُن کے آگے آگے تھا وہ ان کو میری خبر دے رہا تھا جب میں اُن سے ڈر گیا کہ اب میں ان کو عاجز نہیں کر سکتا تو میں نے درخت کو آواز دی، تو درخت نے کہا میرے اندر آ جا میں چنانچہ وہ بھٹ گیا اور میں اس میں داخل ہو گیا ابلیس بھی وہاں پہنچ گیا اور میری چادر کا ایک کنارہ پکڑ لیا اور اسی دوران درخت مجھے اپنے اندر چھپا کر، مل گیا اور میری چادر کا ایک کنارہ درخت سے باہر گیا۔ جب بنی اسرائیل پہنچے تو جبریل نے کہا ”تم نے دیکھا نہیں وہ اس درخت میں گھس گیا ہے؟“ یہ اس کی چادر کا کنارہ ہے وہ اس میں اپنے جادو کے زور سے داخل ہوا ہے“ انہوں نے کہا ہم اس درخت کو آگ میں جلا دیں گے۔ ابلیس نے کہا ”بلکہ تم اس کو آ رہ سے دو ٹکڑے کر دو“ چنانچہ مجھے درخت سمیت آ رہ کے ساتھ دو ٹکڑے کر دیا گیا۔

۱۔ اسحق بن بشری ”المبتدأ“، ابن عساکر (منہ)

متفرقات

جہانی اور شیطان

(حدیث) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعَطَاسَ وَيَكْرَهُ النَّشَاؤَ، فَإِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَحَمِدَ اللَّهَ كَانَ حَقًّا عَلَى كُلِّ مَسْلُومٍ سَمِعَهُ أَنْ يَقُولَ لَهُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ. وَإِنَّمَا النَّشَاؤُ فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا نَشَأَ أَحَدُكُمْ فَلْيُرِدْهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَالَ: هَآ، ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ. ۛ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتے ہیں اور جہانی کو ناپسند کرتے ہیں تم میں سے جو کوئی چھینک مارے اور اس پر "اللہ رحمہ" کہے تو ہر مسلمان پر حق ہے جو اس کو سنے یوں کہے "یَرْحَمُكَ اللَّهُ" اللہ تم پر رحم فرمائے۔ اور جہانی شیطان کی طرف سے ہے تم میں سے جب کوئی جہانی لے تو حتی المقدور اس کو روکے کیونکہ تم میں جو کوئی (جہانی) کے وقت منہ کھول کر کہتا ہے "ہا" تو اس سے شیطان خوش ہوتا ہے۔

ۛ بخاری، ابوداؤد، ترمذی، مسند بخاری، کتاب الادب باب ۲۵، ۱۷۸، ترمذی، کتاب الادب باب ۱، مسند احمد ۲/۲۶۵، ۲۲۸، ۵۱۷، ابوداؤد ۵۰۲۸، بیہقی ۲/۲۸۹، مستدرک ۳/۲۶۳، ۲۶۴، جمع الجوامع حدیث ۵۲۴۰، ۵۲۴۱، کنز العمال ۱۱/۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ابن خزمیہ ۹۲۲، مشکوٰۃ ۳۲۳، الاذکار لودیع ۸۳۹، شرح السنۃ ۱۲/۳۱۶

شیطان جہانی لینے والے کہ پیٹ میں ہنستا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا: **الْعَطَاسُ مِنَ اللَّهِ وَالنَّشَاؤُ مِنَ الشَّيْطَانِ**، فَإِذَا نَشَأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلَى فِئِهِ. وَإِذَا قَالَ: اَاه، اَاه، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَضْحَكُ مِنْ جَوْفِهِ، وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ الْعَطَاسَ وَيَكْرَهُ النَّشَاؤَ. ۛ

ترجمہ: چھینک اللہ کی طرف سے ہے اور جہانی شیطان کی طرف سے، جب تم میں سے کوئی جہانی لے تو اپنا ہاتھ منہ پر رکھ لیا کرے کیونکہ جب آدمی (جہانی) لیتے وقت کہتا ہے آہ آہ۔ شیطان اس کے اندر سے ہنستا ہے اور اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتے ہیں اور جہانی کو ناپسند کرتے ہیں

جہانی کے وقت شیطان بندے کے پیٹ میں گھس جاتا ہے

(حدیث) حضرت ابو سعیدؓ روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **إِذَا نَشَأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلَى فِئِهِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ مَعَ النَّشَاؤِ**۔ ۛ

ترجمہ: جب تم میں سے کوئی جہانی لے تو اپنا ہاتھ منہ پر رکھ لیا کرے کیونکہ شیطان جہانی کے ساتھ اندر گھس جاتا ہے۔

ۛ ترمذی، دہلوی، ترمذی، کتاب الادب باب ۲۵، مستدرک ۳/۲۶۳، ۲۶۴، ابن خزمیہ ۹۲۲، مسند احمد ۲/۲۶۵، ۲۲۸، ۵۱۷، ابوداؤد ۵۰۲۸، بیہقی ۲/۲۸۹، مستدرک ۳/۲۶۳، ۲۶۴، جمع الجوامع حدیث ۵۲۴۰، ۵۲۴۱، کنز العمال ۱۱/۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ابن خزمیہ ۹۲۲، مشکوٰۃ ۳۲۳، الاذکار لودیع ۸۳۹، شرح السنۃ ۱۲/۳۱۶

ۛ احمد، بخاری، مسلم، دہلوی، مسند بخاری، کتاب الادب باب ۱، مسند احمد ۲/۲۶۵، ۲۲۸، ۵۱۷، ابوداؤد ۵۰۲۸، بیہقی ۲/۲۸۹، مستدرک ۳/۲۶۳، ۲۶۴، جمع الجوامع حدیث ۵۲۴۰، ۵۲۴۱، کنز العمال ۱۱/۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ابن خزمیہ ۹۲۲، مشکوٰۃ ۳۲۳، الاذکار لودیع ۸۳۹، شرح السنۃ ۱۲/۳۱۶

ۛ ترمذی، دہلوی، ترمذی، کتاب الادب باب ۲۵، مستدرک ۳/۲۶۳، ۲۶۴، ابن خزمیہ ۹۲۲، مسند احمد ۲/۲۶۵، ۲۲۸، ۵۱۷، ابوداؤد ۵۰۲۸، بیہقی ۲/۲۸۹، مستدرک ۳/۲۶۳، ۲۶۴، جمع الجوامع حدیث ۵۲۴۰، ۵۲۴۱، کنز العمال ۱۱/۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ابن خزمیہ ۹۲۲، مشکوٰۃ ۳۲۳، الاذکار لودیع ۸۳۹، شرح السنۃ ۱۲/۳۱۶

ۛ ترمذی، دہلوی، ترمذی، کتاب الادب باب ۲۵، مستدرک ۳/۲۶۳، ۲۶۴، ابن خزمیہ ۹۲۲، مسند احمد ۲/۲۶۵، ۲۲۸، ۵۱۷، ابوداؤد ۵۰۲۸، بیہقی ۲/۲۸۹، مستدرک ۳/۲۶۳، ۲۶۴، جمع الجوامع حدیث ۵۲۴۰، ۵۲۴۱، کنز العمال ۱۱/۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ابن خزمیہ ۹۲۲، مشکوٰۃ ۳۲۳، الاذکار لودیع ۸۳۹، شرح السنۃ ۱۲/۳۱۶

تیز چھینک اور جمائی شیطان کے اثر سے ہے

(حدیث) حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-
 الْعَطْسَةُ الشَّيْطَانِيَّةُ وَالْتِثَاؤُ الشَّيْطَانِيَّ مِنَ الشَّيْطَانِ ۖ
 (ترجمہ) زور سے چھینک آنا اور بہت بڑی جمائی لینا شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔

چھینک اور ڈکار میں بلند آواز شیطان کو پسند ہے

(حدیث) حضرت عبادہ بن صامتؓ اور حضرت شاذان بن اوسؓ اور حضرت واثلہ بن اسقعؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-
 إِذَا تَجَشَّي أَحَدُكُمْ أَوْ عَطَسَ فَلَا يَرْفَعَنَّ بِهَمَا الصَّوْتِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يُحِبُّ أَنْ يُرْفَعَ بِهَمَا الصَّوْتِ ۖ
 (ترجمہ) جب تم میں سے کوئی ڈکار لے یا چھینک لے تو ان میں آواز کو بلند نہ کرے کیونکہ شیطان ان دونوں میں آواز کو بلند کرنے کو پسند کرتا ہے۔

شیطان کا رنگ

(حدیث) حضرت افع بن یزید ثقفیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-
 إِنَّ الشَّيْطَانَ يُحِبُّ الْحُمْرَةَ فَإِيَّاكُمْ وَالْحُمْرَةَ وَكُلَّ تَوْبٍ ذِي شُمْرَةٍ ۖ

۱۔ ابن سنی (منہ) عمل الیوم واللیلہ حدیث ۲۶۴

۲۔ مرسل ابوداؤد، شعب الایمان بیہقی (منہ)، تحف السادة المتقين ۶/۲۸۶، کنز العمال حدیث ۲۵۵۳۲

۳۔ ابوالخیر، فی الکفی، کامل ابن عدی، ابن قلع، ابن السکن، ابن مندہ، ابونعیم فی المعرفۃ، بیہقی فی شعب الایمان (منہ) الجامع الصغیر، مجمع الزوائد ۵/۱۳۰، جامع البواہر ۵۶۱۹، کنز العمال ۱۱/۴۱، فتح الباری ۳۰۶، کامل ابن عدی ۱۱/۴۲، منہ الفردوس دیلمی حدیث ۳۶۸۸-۳۶۹/۲، مرسل ابوداؤد، الجامع الکبیر ۲۸/۴۸

(ترجمہ) شیطان سُرخ کو پسند کرتا ہے، تم اپنے کو سُرخ سے بچائے رکھنا اور تجریداً کرنے والے لباس سے بھی بچائے رکھنا۔

شیطان کا لباس

(حدیث) حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-
 اَطُودُوا شَيْئًا بَكُمُ تَرْجِعُ إِلَيْهَا أَسْرَ وَأُحْمًا فَإِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا وَجَدَ ثَوْبًا مَطْوًيًا لَمْ يَلْبَسْهُ وَإِذَا وَجَدَ مَنْشُورًا لَبَسَهُ ۖ
 (ترجمہ) تم اپنے لباس کے کپڑے پیٹ کر رکھا کرو ان کی طاقت ان میں قائم رہے گی، کیونکہ جب کوئی کپڑا پٹا ہوتا ہے شیطان اس کو نہیں پہن سکتا، لیکن جب وہ کھلا ہوا ہو تو اس کو وہ پہن لیتا ہے۔

شیطان کی پگڑی

حضرت طاؤسؓ فرماتے ہیں جو شخص پگڑی کا طرہ اپنے سر سے بلند کرے مگر اس کو نیچے نہیں چھوڑتا تو یہ شیطان کی پگڑی ہوتی ہے۔

شیطان پانی کیسے پیتا ہے؟

(حدیث) حضرت ابن شہابؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پانی نوش فرماتے تو تین سانس میں نوش فرماتے۔ آپ نے ایک ہی سانس میں غٹ غٹ کر کے پی جائے کہ منع فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا (اس طرح کا پینا) شیطان کا پینا ہے۔

۱۔ معجم اوسط طبرانی (منہ)، الجامع الکبیر ۱۱/۱۱، مجمع الزوائد ۵/۱۳۵، کنز العمال ۱۱/۹۹، ۱۱/۲۶۰

۲۔ بیہقی (منہ)

۳۔ بیہقی (منہ)

(فائدہ) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ ایک سانس میں پانی مت پیا کرو یہ شیطان کے پینے کا طریقہ ہے۔

کھلے برتن میں شیطان تھوکتا ہے

(حدیث) حضرت داؤدؑ فرماتے ہیں ”جب برتن ساری رات کھلا رہے اس پر کوئی ڈھکن نہ ہو اس میں شیطان تھوکتا دیتا ہے“ ابو جعفرؑ کہتے ہیں میں نے اُن کی یہ بات حضرت ابراہیمؑ (مخفی) سے ذکر کی تو آپ نے اس پر یہ بھی اضافہ فرمایا کہ ”یا اس سے پی لیتا ہے“۔

شیطان کا لقمہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تلی شیطان کا لقمہ ہے۔

شیطان کی سواری

(حدیث) حضرت خالد بن معدانؑ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اُونٹنی لے کر کے گزرے اس کی گردن میں گھنٹی بندھی ہوئی تھی آپؐ نے ارشاد فرمایا ”هَذِهِ مَطِيَّةُ الشَّيْطَانِ“ یہ شیطان کی سواری ہے (یعنی جس سواری کو گھنٹی بندھی ہوئی ہو اس پر شیطان کا بہت اثر ہوتا ہے)۔

۱۔ بیہقی (منہ)

۲۔ مصنف عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ (منہ)

۳۔ ابن ابی شیبہ (منہ)

۴۔ ابن ابی شیبہ (منہ)

ہر گھنٹی کے پیچھے شیطان

حضرت علی بن ابی لیلیٰؑ فرماتے ہیں ہر گھنٹی کے پیچھے شیطان ہوتا ہے۔

شیطان کی مومن کے سامنے بُزدلی اور جرات

(حدیث) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

لَا يَزَالُ الشَّيْطَانُ ذَاعِرًا مِنَ الْمُؤْمِنِ مَا حَافَظَ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ فَإِذَا فَتَعَلْنَ تَجَرَّأَ عَلَيْهِ دَاوَقَعَهُ فِي الْعِظَامِ وَطَمَعَ فِيهِ۔

(ترجمہ) جب تک مومن پانچوں نمازوں کی پابندی کرتا رہتا ہے شیطان اس سے دُجکار رہتا ہے لیکن جب ان نمازوں کو ضائع کرتا ہے تو شیطان اس پر دلیر ہو کر اس کو بڑے گناہوں میں مبتلا کر دیتا ہے اور اس کی گمراہی کے لالچ میں مبتلا ہے۔

شیطان کو گالیاں مت دو

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

لَا تَسُبُّوا الشَّيْطَانَ وَتَعُوذُوا بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهِ۔

۱۔ ابن ابی شیبہ (منہ)

۲۔ ابونعیم (منہ) الجامع الکبیر ۹۲۹/۱ بحوالہ ابونعیم والوبکر محمد بن حسن بخاری فی المالک والرافعی عن علیؑ

کنز العمال حدیث ۱۹۰۶۱ ج ۷

۳۔ دہلی (منہ) جامع کبیر سوطی ۸۹۱/۱، کنز العمال ۲۱۲۰، کشف الخفاء عجلونی ۲/۴۹۵، مسند الفردوس

دہلی ۵/۱۱ (۲۹۰)، فیض القدییر ۹۸۹/۱، زہر الفردوس ۴/۱۵۰

ترجمہ شیطان کو گالیاں مت دیا کرو بلکہ اللہ تعالیٰ سے اس کے شر سے پناہ مانگا کرو۔

شیطان کی کمین گاہیں

(حدیث) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

إِنَّ لِلشَّيْطَانِ مَصَالِي وَفُخُوحًا، وَإِنَّ مِنْ مَصَالِيهِ وَفُخُوحِهِ الْبَطْرُ
بِنِعْمَةِ اللَّهِ وَالْفَخْرُ بِعَطَاءِ اللَّهِ وَالْكِبْرُ عَلَى عِبَادِ اللَّهِ وَاتِّبَاعُ الْهَوَى
فِي غَيْرِ ذَاتِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۚ

ترجمہ شیطان کی کچھ حملہ کی جگہیں اور کمین گاہیں ہیں، اس کے حملوں اور اس کی کمین گاہوں میں سے (ایک تو) اللہ کی نعمت حاصل ہونے سے بہکنا اور اترانا ہے، (دوسرے) اللہ کی عنایت پر فخر کرنا ہے (تیسرے) اللہ کے بندوں پر تکبر میں مبتلا ہونا ہے (چوتھے) غیر ذات خداوندی میں خواہشات کی پیروی کرنا ہے۔

انسان شیطان کے قبضہ میں کب جاتا ہے

(حدیث) حضرت قتادہ بن عیاض الجبشتیؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

كُنْ يَزَالُ الْعَبْدُ فِي فُسْحَةٍ مِنْ دِينِهِ مَا كُنْ يَشْرَبُ الْخَمْرَ، فَإِذَا شَرِبَهُ
خَرَقَ اللَّهُ عَنْهُ سِتْرَهُ، وَكَانَ الشَّيْطَانُ وَلِيَّهُ وَتَمَعَهُ وَبَصَرُهُ وَ

۱۔ مکارم الاخلاق ابن لال، ابن عساکر (دمنہ) الجامع الکبیر ۲۶۴/۱، تاریخ کبیر بخاری ۸/۳۲۱،
درمنثور ۴/۱۱۶، کنز العمال ۱۲۳۹، بدایہ والنہایہ ۸/۲۴۵، دیلمی ۱/۲۰۸، حدیث ۴۹۳،
جمع الجوامع ۱۰۱۷، بیہقی،

رَجُلُهُ، يَسُوْقُهُ إِلَى كُلِّ شَرٍّ، وَكَيْصَرُفُهُ عَنْ كُلِّ خَيْرٍ ۚ

ترجمہ جب تک آدمی شراب نہ پئے تب تک اپنے دین میں ہمیشہ ترقی کرتا رہتا لیکن جب شراب پی لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے اپنی حفاظت کی ذمہ داری ہٹا لیتے ہیں اور شیطان اس کا دوست بن جاتا ہے اور اس کے کان بن جاتا ہے، اس کی نگاہ بن جاتا ہے، اس کے پاؤں بن جاتا ہے اور ہر شر کی طرف مائل کر لے جاتا ہے اور ہر خیر سے محروم کر دیتا ہے۔

شیطان کیسے برتن سے پیتا ہے

(حدیث) حضرت عمرو بن ابی سفیانؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

لَا تَشْرَبُوا مِنْ الشُّمَةِ الَّتِي تُكُونُ فِي الْقَدَحِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَشْرَبُ مَعَكُمْ ۚ
ترجمہ تم پیالے کی ٹوٹی ہوئی جگہ سے نہ پیا کرو کیونکہ یہاں سے شیطان پیتا ہے۔

شیطان ایک انگلی سے کھاتا ہے

(حدیث) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

أَلَّا كُلُّ يَأْصِيعٍ وَاحِدَةٍ أَكَلَ الشَّيْطَانُ وَبِاثْنَتَيْنِ أَكَلَ الْجَبَّارَةُ وَبِالثَّلَاثِ أَكَلَ الْأَنْبِيَاءُ ۚ

۱۔ طبرانی (دمنہ) طبرانی کبیر ۱۵۱/۱، الجامع الصغیر ۳۸۹، مع فیض القدر منادی بہتدرک حاکم بن ابن عمرو صحیح (فیض القدر ۵/۳۰۲،
ابن نعیم (دمنہ) جامع کبیر ۸۹۳، دیلمی ۴۳۶۸ ج ۵/۳۲، زہر الفردوس ۴/۱۸۲، کنز العمال ۴۱۰۸۴،
۲۔ دیلمی، ابن بخار (دمنہ) دیلمی حدیث ۴۳۶، تحف السادة المتقين ۵/۲۴۲، کنز العمال ۴۰۸۶۶، جامع صغیر
۳۔ بحوالہ ابوالحسن الغطریف فی جزئہ وابن بخار، جمع الجوامع ۱۰۵۲، فیض القدر ۳/۱۸۱

ترجمہ اور اگر آپ کو اتفاقاً ان کی حیثیت پر کوئی دوسرے شیطان کی طرف سے
(غصہ کا) آنے لگے جس میں احتمال ہو کہ کوئی بات خلاف مصلحت کے صادر ہو
جائے تو (ایسی حالت میں فوراً) اللہ کی پناہ مانگ لیا کریں شیطان مردود سے۔
اور اللہ کی قسم! میں نے جب بھی تمہیں محسوس کیا ہے تم سے پناہ مانگی ہے۔ اب میں نے کہا تم
نے سچ کہا اسی سے تم مجھ سے نجات پاتے ہو۔

تو اس پیغمبر نے پوچھا اب تم مجھے بتاؤ تم کس طریقہ سے انسان پر قابو پاتے ہو؟
شیطان نے کہا میں اس کو غصہ اور خواہش کے وقت قابو کرتا ہوں۔

دھوکہ بازی کی عجیب حکایت

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ہمارا ایک دوست رات میں اپنے گھر میں نواخل ٹپھا
کرتا تھا، جب وہ نماز شروع کرتا اور تکبیر تحریمہ کہتا ایک شخص سفید لباس پہنے اس کے پاس
آتا اور قریب میں نماز شروع کر دیتا، اس کا رکوع و سجدہ ہمارے دوست کے رکوع اور سجدہ
سے زیادہ خوب صورت ہوتا۔ اس نے اس کو حیرت میں ڈال دیا۔ تو اس نے کسی دوست سے
اس کا ذکر کیا اور اس نے اس کے بارے میں مجھ سے پوچھا کہ کیا ایسا ہو سکتا ہے؟

میں نے کہا: تم اس نمازی سے کہو کہ وہ سورۃ بقرہ پڑھ کر دیکھے اگر وہ اس پر بھی ٹپھا
رہا تو وہ فرشتہ ہے اور اس کو مبارک ہو۔ اور اگر بھاگ جائے تو وہ شیطان ہے۔

تو اس نے یہی بات اس آدمی سے کہی۔ چنانچہ جب اس نے نماز شروع کی تو وہ شخص
اُگیا اور اس کے ساتھ کھڑا ہو گیا جب اس نے سورۃ بقرہ پڑھی تو وہ شیطان پیٹھ دے
کر بھاگ گیا۔

۱۔ ابن جریر (منہ)

۲۔ حکایات الصوفیہ ابو عبد اللہ محمد بن باکویہ شیرازی (منہ)

ترجمہ ایک انگلی سے شیطان کھاتا ہے، دوسرے ظالم اور تین سے انبیاء کرام
کھاتے ہیں (یعنی تین انگلیوں سے کھانا انبیاء کرام کی سنت ہے)۔

شیطان کا ایک نبی سے مکالمہ

حضرت یزید بن قسیطؓ فرماتے ہیں کہ حضرات انبیاء کرام کی مساجد ان کے شہروں اور بستوں
سے باہر ہوتی تھیں، جب کوئی نبی اپنے رب تعالیٰ سے کسی شے کے متعلق معلوم کرنا چاہتا تو مسجد
کی طرف جاتا اور نماز کا فریضہ ادا کرتا پھر جو مناسب ہوتا اس کا سوال کرتا۔ چنانچہ اسی طرح ایک نبی
مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ابلیس حاضر ہوا اور ان کے اور قبلہ کے درمیان میں بیٹھ گیا تو اس
نبی نے تین مرتبہ اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ پڑھا۔ تو ابلیس نے کہا تم مجھے یہ بتاؤ کہ تم مجھ
سے کس طریقہ سے محفوظ ہو جاتے ہو؟

تو اس نبی نے فرمایا بلکہ تم مجھے بتاؤ کہ تم کس طریقہ سے اُن پر غالب ہو جاتے ہو؟
تو ان دونوں میں آپس کی تکرار چل نکلی تو اس نبی نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد
گرامی ہے۔

إِنَّ عِبَادِي لَكُنْ عَلَيْهِمْ مِنْ سُلْطَانٍ إِلَّا مَنْ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغَادِقِينَ.

(سورۃ الحجر: ۴۲)

ترجمہ میرے بندوں پر تیرا کوئی بس نہیں چلے گا مگر صرف ان پر جو تیری پیروی
کریں گے گمراہوں میں سے۔

ابلیس نے جواب میں کہا میں نے یہ بات تمہارے پیدا ہونے سے پہلے سن رکھی ہے۔

تو نبی نے فرمایا اور اللہ تعالیٰ یہ بھی ارشاد فرماتے ہیں:-

وَمَا يَنْزَعُكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْعٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ
الرَّجِيمِ.

شیطان کے آلات گمراہی

حضرت بنید بغدادی کی شیطان سے ملاقات

حضرت ابوالقاسم بنید (بغدادی) فرماتے ہیں میں پندرہ سال تک اپنی نماز میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا رہا کہ میری اہلیں سے ملاقات کرا دیں۔ چنانچہ میں ایک دن گرمیوں میں دو پہر کے وقت دو کواڑوں کے درمیان میں بیٹھ کر تسبیح پڑھ رہا تھا کہ شیطان آگیا، میں نے اُس سے پوچھا کون ہو؟ کہنے لگا میں ہوں (میں نے پھر کہا) کون ہو؟ کہا میں ہوں۔ میں نے تیسری مرتبہ پوچھا کون ہو؟ اس نے کہا میں ہوں۔ میں نے کہا پھر تم ابلیس ہی ہو؟ کہا ہاں (ابلیس ہوں)۔ تو میں چلا اور اس کے لیے دروازہ کھول دیا تو ایک بوڑھا شخص داخل ہوا اس پر بالوں کی ٹوپی اور اون کا کرتہ تھا ہاتھ میں اس کے ڈنڈا تھا جس کے نیچے پھل لگا ہوا تھا، تو میں واپس آکر اپنی جگہ دو کواڑوں کے درمیان میں بیٹھنے لگا۔ اس نے کہا تم میری جگہ سے اٹھ جاؤ کیونکہ دو کواڑوں کے درمیان میں میری نشست ہوتی ہے تو میں وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا اور وہ وہاں سے بیٹھ گیا۔ میں نے اس سے کہا تو کس طریقہ سے لوگوں کو گمراہ کرتا ہے؟ تو اس نے اپنی آستین سے ایک روٹی نکالی اور کہا اس سے میں نے پوچھا تو لوگوں کے سامنے بُرے اعمال اچھی شکل میں کیسے خوبصورت کرتا ہے؟ تو اس نے ایک آئینہ نکالا اور کہا میں اُن کے بُرے اعمال اس کے ذریعے خوبصورت دکھاتا ہوں۔ پھر اس نے کہا تم کیا چاہتے ہو اپنی بات کو مختصر کرو۔ میں نے کہا جب تمہیں حضرت آدمؑ کو سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا تھا تم نے سجدہ کیوں نہیں کیا تھا؟ کہا مجھے اس پر غیبت آئی تھی کہ میں کسی غیر کو سجدہ کروں۔ پھر وہ میرے سامنے سے چھپ گیا اور میں نے اس کو نہ دیکھا۔

شیطان کے استاد

عبدالغفار بن شعیب کہتے ہیں مجھے حضرت حسانؓ نے فرمایا میری شیطان سے ملاقات

لے تاریخ ابن سببار (منہ)

ہوئی اس نے مجھ سے کہا پہلے تو میں لوگوں کو (شیطانی) تعلیم دیتا تھا اب جو میں ان سے ملاقات کرتا ہوں تو ان سے (شیطانی) تعلیم حاصل کرتا ہوں (یعنی لوگ شیطانی کاموں میں مجھ سے بھی بڑھ گئے ہیں)۔

شیطان کا رفیق

(حدیث) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

إِذَا رَكِبَ الْعَبْدُ الدَّابَّةَ فَلَمْ يُدْكَرْ اسْمُ اللَّهِ تَعَالَى دَفَعَهُ الشَّيْطَانُ وَ قَالَ تَفَنَّنْ فَإِذَا كَانَ لَا يُحْسِنُ الْغِنَاءَ قَالَ لَهُ: تَمَنَّ. فَلَا يَزَالُ فِي أُمْنِيَّتِهِ حَتَّى يَنْزِلَ. لے

(ترجمہ) جب کوئی شخص سواری پر سوار ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیتا تو شیطان اس کا رفیق بن جاتا ہے اور اس کو کہتا ہے کچھ گاؤ، جب وہ اچھی طرح گانہیں سکتا تو اس کو کہتا ہے کوئی آرزو کرو چنانچہ وہ آرزو میں ہی لگا رہتا ہے حتیٰ کہ سواری سے اتر جاتا ہے۔

راستہ بھلانے والے شیاطین

(حدیث) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

إِنَّ لِلْبَلَّيْنِ مَرَدَّةً مِنَ الشَّيَاطِينِ، يَقُولُ لَهُمَا: عَلَيْكُمَا الْحُجَّاجُ وَ

لے تاریخ ابن سببار (منہ)

لے دہلی (منہ) کنز العمال حدیث ۲۲۹۹۵، الجامع الکبیر ۶۱

ترجمہ: ابلیس کے کچھ سرکش شیاطین ہیں ان کو شیطان کہتا ہے تم مجاہدوں اور مجاہدوں کے پاس جاؤ اور ان کو راستہ سے بھٹکا دو۔

شیاطین سے حفاظت کا ایک طریقہ

(حدیث) حضرت ابوامامہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا :-

أَجِئُوا أَبَوَانَكُمْ وَاصْبِرُوا لِنَيْتِكُمْ وَأَذْكُمُوا أَسْقِيَتَكُمْ وَأَطْفُوا أَسْرَجَكُمْ
فَإِنَّهُمْ لَمْ يُؤْذَنَ لَهُمْ بِالتَّسْوِيرِ عَلَيْكُمْ ۝

ترجمہ: اللہ کا نام لے کر اپنے دروازے بند کیا کرو، اپنے برتنوں کو ڈھانپ دیا کرو (یعنی اٹا کر دیا کرو یا کوئی ڈسکن دے دیا کرو) اپنے مشکیزوں کے منہ باندھ دیا کرو، اپنے چراغوں کو بجھا دیا کرو (اگر ایسا کر دو گے تو) ان کو تمہارے ان مذکورہ چیزوں میں) اثر انداز ہونے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

شیطان کے دوست کے عجائبات

محمد بن عصمت فرماتے ہیں میں نے بغداد میں ایک شیخ سے سنا ہے کہ انہوں نے عبد اللہ بن ہلال (کوئی جادوگر) کا واقعہ سنایا کہ یہ ایک دن کوفہ کی کسی گلی سے گزرا۔ وہاں کسی آدمی کا شہد بہہ گیا تھا اور لڑکے جمع ہو کر اس کو چاٹ رہے تھے اور کہہ رہے تھے ”اللہ ابلیس کو رسوا کرے اللہ ابلیس کو رسوا کرے“ تو عبد اللہ بن ہلال نے ان کو کہا تم اس طرح سے مت کہو بلکہ اس طرح سے کہو ”اللہ ہماری طرف سے ابلیس کو جزائے خیر دے اس نے شہد گرایا اور یہیں اس کا چاٹنا نصیب ہوا“ کہتے ہیں کہ ابلیس عبد اللہ بن ہلال کے پاس آیا اور اس کو کہا تمہارا مجھ پر احسان ہے کیوں کہ تو نے بچوں کو مجھے گالیاں دینے سے روکا ہے، میں تمہیں اس کا بدلہ دینا چاہتا ہوں پھر اس کو اپنی انگوٹھی دے کر کہا تجھے جو حاجت بھی ہو اس سے پوری کر لینا۔ چنانچہ اس کو جو بھی ضرورت پیش آتی تھی اسی وقت پوری ہو جاتی تھی۔ ۝

دوسرا عجوبہ

حجاج (ابن یوسف) عالم گورنر کی ایک لونڈی تھی جس سے وہ بہت محبت کرتا تھا، ایک دن ایک شخص نے اس کے محل میں مزدوری کی اور اس کی نظر اس لونڈی پر پڑ گئی اور محبت ہو گئی، تو وہ (عبد اللہ بن ہلال کے پاس آیا۔ یہ شخص عبد اللہ بن ہلال کی بھی خدمت کیا کرتا تھا اس سے اپنی حالت کی شکایت کی تو ابن ہلال نے کہا آج میں اس کو حیرے پاس پیش کر دوں گا۔ چنانچہ اندھیری رات ہونے پر وہ اس لونڈی کو لے کر اس شخص کے پاس پہنچ گیا۔ لونڈی رات بھر اس شخص کے پاس رہی۔ پھر وہ اس لونڈی کو ہر اس شخص کے پاس پیش کرتا رہا۔ اس خوف اور جاگنے کی وجہ سے لونڈی کا رنگ پیلا پڑ گیا۔ چنانچہ اس نے حجاج سے شکایت کی کہ جب لوگ

۝ طبرانی (معجم) جامع الکبیر ۲۵۴/۲، بحوالہ طبرانی کبیر، مجمع الزوائد ۲/۲۱۵، تحف السادة المتقين، ۱۲۸۸/۱

طبرانی کبیر ۱۱۲۱/۱، کنز العمال ۱۱۶۹۴، ۱۱۸۵۴

۝ ابن عدی (معجم) کامل ابن عدی ۶/۲۰۵۵، مجمع الزوائد ۸/۱۱۱، مسند احمد ۵/۲۶۲

سوجاتے ہیں میرے پاس کوئی شخص آتا ہے، مجھے ایک نوجوان کے گھر میں لے جاتا ہے۔
میں صبح تک اس میں رہتی ہوں۔ جب صبح ہوتی ہے تو میں اپنے آپ کو محل میں نکلتی ہوں۔
کہتے ہیں کہ حجاج نے دعفران کے رنگ والی خوشبو کا ایک تھاں منگایا اور لونڈی
سے کہا کہ جب تو اس شخص کے گھر تک پہنچ جاتے تو یہ اس کے دروازہ کو لگا دینا۔ چنانچہ اس
نے ایسا ہی کیا۔ ادھر حجاج نے محافظ بھیج دیئے۔ جب وہ اس جوان کو گرفتار کر کے لے آئے
تو حجاج نے اس سے کہا میں تجھے امان دیتا ہوں تم مجھے اپنا قضیہ سناؤ، چنانچہ اس نے سارا
واقعہ کہہ دیا، تو حجاج نے عبداللہ بن ہلال کو طلب کیا اور پوچھا اے عبداللہ! تو نے ساری دنیا
پھوڑ دی صرف میرے ساتھ یہ شرارت کرنی تھی؟ پھر اس نے تلوار اور چمڑے کا فرش اس
کے قتل کرنے کے لیے منگایا۔

کہتے ہیں کہ عبداللہ نے بھی دھاگے کا گولہ نکالا اور اس کا ایک کنارہ حجاج کو بھتا دیا
اور کہا تم اس کو قابو کر کے پکڑو میں تمہیں اپنے قتل کرنے سے پہلے ایک تماشا دکھاتا ہوں
پھر اس گولہ کو فضا میں پھینکا اور خود اس دھاگہ سے لپٹ گیا اور اوپر چڑھنے لگا جب وہ محل
کی اوپر والی منزل میں پہنچ گیا تو کہا "اے حجاج! تو میرا کیا بگاڑ سکتا ہے؟" اور فرار ہو گیا بلکہ

تیسرا عجوبہ

ایک مرتبہ حجاج کو اتفاق ہوا کہ اس نے عبداللہ بن ہلال کو گرفتار کر کے قید میں ڈال
دیا تو اس نے زمین پر کشتی کی طرح ایک نقشہ بنایا اور قیدیوں سے کہا جو بصرہ جانا چاہے وہ
میرے ساتھ سوار ہو جائے۔ کچھ لوگوں نے اس کا مذاق اڑایا لیکن کچھ سوار ہو گئے تو ان میں
کسی نے بھی ان کو جیل میں نہ دیکھا۔

۱۔ کتاب العجائب ابو عبد الرحمن محمد بن المنذر ہروی (منہ) لسان المیزان ۲/۳۷۲

۲۔ کتاب العجائب مذکور (منہ) لسان المیزان ۲/۳۷۲ درحالات عبداللہ بن ہلال صدیق الشیطان

چوتھا عجوبہ

احمد بن عبدالملک کہتے ہیں عبداللہ بن ہلال شیطان کا دوست تھا اور شیطان کی خاطر
عصر کی نماز نہیں پڑھتا تھا اس کے کام اسی وقت میں پورے ہوتے تھے۔ چنانچہ ایک شخص
اس کے پاس آیا اور کہا میرا ایک دولت مند ہمایہ ہے وہ مجھ پر سب سے زیادہ احسان کرتا
ہے اور بڑے کام آتا ہے، اس کی ایک حسین بیٹی ہے میں اس سے بہت محبت کرتا ہوں۔ میں
چاہتا ہوں کہ تم ابلیس کے پاس میرے لیے سفارش لکھ دو تاکہ وہ کوئی شیطان بھیج کر میرے
لیے اس لڑکی کو نکاح کا پیغام دے دے۔

کہتے ہیں کہ اس (عبداللہ بن ہلال) نے ابلیس کو اس طرح سے خط لکھا کہ "اگر تو یہ پسند
کرے کہ مجھ سے اور اپنے سے زیادہ خبیث اور شریر آدمی دیکھے تو میرے اس حاملہ رفیقہ کو
دیکھ لے اور اس کا کام کر دے۔"

پھر اس نے کہا اس جگہ کو دیکھو اور اس کے ارد گرد ایک دائرہ بنا دیا اور کہا جب
کوئی نظر آئے تو اس کو یہ خط دکھا دینا چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اس کے سامنے سے ایک
جماعت گزری تھی کہ ایک بوڑھا تخت پر بیٹھے ہوئے سامنے آیا اس تخت کو چار شیطانوں
نے اٹھا رکھا تھا جب اس نے شیطان کو دیکھا تو دور سے خط دکھایا تو اس نے سنشیدوں سے
کہا اور اس سے خط لے لیا گیا۔ جب شیطان نے اس کا مضمون دیکھا تو اس کو بوسہ دے کر سر
پر رکھ لیا۔ پھر اس کو پڑھا اور چیخ ماری تو جانے والے بھی اس کے پاس واپس آ گئے اور جو
پیچھے رہ گئے وہ بھی جمع ہو گئے۔ انہوں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ یہ میرے دوست کا خط ہے
اس نے اس میں کہا ہے۔

"اگر تمہیں پسند ہو کہ میرے سے اور اپنے سے بدترین شخص کو دیکھو تو میرے اس رفیقہ کو
کو دیکھ لو اور اس کا کام کر دو۔"

مآخذ لفظ المرجان

وہ حوالہ جاتی کتب جن کو علامہ سیوطیؒ نے اپنی کتاب میں استعمال فرمایا۔

- | | |
|--------------------------------|---|
| ① کتاب الفنون علامہ ابن عقیل | ①۸ نوادر الاصول حکیم ترمذی |
| ② المبتدأ اسحق بن بشر | ①۹ (تفسیر) ابن مردودیه |
| ③ تفسیر جوہر | ②۰ الاسماء والصفات بیہقی |
| ④ تفسیر عثمان ابن ابی شیبہ | ②۱ ابوشامہ سعید بن العاص الرازی: الالباب والوسم |
| ⑤ تاریخ محمد بن اسحق | ②۲ صحیح مسلم شریف |
| ⑥ تفسیر مقاتل بن سلیمان | ②۳ ابوبکر الباقعی |
| ⑦ (تفسیر) ابن جریر طبری | ②۴ ابن ابی شیبہ (مصنف) |
| ⑧ (تفسیر) ابو حاتم | ②۵ مسند احمد |
| ⑨ کتاب الغلطۃ ابوالشیخ | ②۶ سنن ترمذی |
| ⑩ فریابی | ②۷ بخاری شریف |
| ⑪ (تفسیر) ابن المنذر | ②۸ ابن العربی قاضی |
| ⑫ ابن ابی حاتم (تفسیر) | ②۹ سنن ابوداؤد |
| ⑬ (تفسیر) عبد بن حمید | ③۰ دلائل النبوة ابو نعیم |
| ⑭ طبرانی (معاجم ثلاثہ) | ③۱ دلائل النبوة بیہقی |
| ⑮ حاکم (مستدرک) | ③۲ الخادم نزہتشی |
| ⑯ شعب الایمان بیہقی | ③۳ مستدرک حاکم |
| ⑰ مکائد الشیطان ابن ابی الدنیا | ③۴ (تفسیر) عبد المذاق |

تم میرے پاس گونگا، بہرہ اور اندھا شیطان لے آؤ اور اس کو اس (دولت مند) شخص کے گھر روانہ کر دو تاکہ وہ اس کی بیٹی کا پیغام نکاح دے آئے۔

شیطان پلید ہے یا پاک؟

ابن عماد (حبشیؒ) نے لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الرَّجْسِ النَّجِسِ الْمَخْبِثِ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بظاہر یہی دلالت کرتا ہے کہ ابلیس نجس العین ہے۔

لیکن امام بغویؒ نے شرح السنہ میں ذکر کرتے ہیں کہ ابلیس مشرک کی طرح طاہر العین ہے اور انہوں نے استدلال اس سے کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شیطان کو نماز میں پکڑا تھا اور نماز نہیں توڑی تھی، تو اگر ابلیس نجس ہوتا تو آپ اس کو نماز میں نہ پکڑتے۔ ہاں یہ نجس الفعل اور نجس الطبع ضرور ہے۔

خاتمہ

والحمد لله وحده وصلى الله على سيدنا محمد وسلم تسليماً كثيراً ابداً دائماً الى يوم الدين والحمد لله رب العالمين.

۱۔ کتاب العجائب شکر (مند) لسان المیزان ۳/۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵

۲۔ سراج الوجوزۃ الجان (مند)

۳۔ شرح السنہ امام بغوی (مند)

- (٣٥) تحريم الفواحش طوطي
(٣٦) فقه اللغة الثعالبي
(٣٧) شرح الهداية ابو المعالي بن الهيثم حسيني
(٣٨) ابن الكلبي
(٣٩) ابن عساكر
(٤٠) نهبايه ابن اثير
(٤١) تنزيه المذاكرة
(٤٢) مسائل حرب بن ابي رافع
(٤٣) البوائق ابن ابى الدنيا
(٤٤) منية المفتي جمال الدين جتاني حنفي
(٤٥) اتباع السنن والآثار امام دارمي
(٤٦) امالي احمد بن سليمان النجاد
(٤٧) بوائق الحبان عجائب ما يسبح عن الكهان لطلحي
(٤٨) تذكرة صلاح الدين صفدي
(٤٩) ارجوزة ابن العماد
(٥٠) شرح الوجيز اليونسي
(٥١) توقيف الحكام على غوامض الاحكام
(٥٢) ابن سني (عمل اليوم والليل)
(٥٣) كتاب الرسوسه ابو بكر بن ابى داود
(٥٤) موطا امام مالك
(٥٥) دلمي (مسند الفردوس)
- (٥٦) الكنى للدولابي
(٥٧) مصنف عبد الرزاق
(٥٨) شرح الرافعي (فتح العزيز في شرح الوجيز للغزالي)
(٥٩) كامل ابن عدي
(٦٠) شرح سنن ابو داود شيخ ولي الدين عراقى
(٦١) كتاب الكفاية لابن الرفعة
(٦٢) تفسير كبير امام رازي
(٦٣) شرح بدء الامالي لغز الدين بن جماعة
(٦٤) فتاوى شسلي
(٦٥) زعفراني (كشاف)
(٦٦) ابن سلام
(٦٧) سنن الكبري بيهقي
(٦٨) كتاب الضعفاء عتيبي
(٦٩) كتاب السنن ابو علي بن ابي شعث
(٧٠) صفة الصفوة ابن جوزي
(٧١) الناسخ والمنسوخ امام احمد
(٧٢) الابانة ابو نصر السجزي
(٧٣) مسند بزار
(٧٤) تفسير سفيان ثوري
(٧٥) تاريخ مكة امام ازرقى
(٧٦) المجالسة امام دينوري

- (٧٧) رواة مالك خطيب بغدادى
(٧٨) ترجمة القاضي النخعي
(٧٩) فوائد ابن سيرى حزانى حسيني
(٨٠) نوادر ابن سيرى
(٨١) مكارم الاخلاق خزانى
(٨٢) جيزة عباس بن عبد الله ترمذي
(٨٣) القاب شيرازي
(٨٤) الاصابه ابن حجر
(٨٥) كتاب الضعفاء ابن حبان
(٨٦) كتاب الصحابة ابو موسى
(٨٧) كتاب مكة فاكهي
(٨٨) رباعيات ابو بكر بن محمد بن عبد الله شافعي
(٨٩) انباء النعمان ابن حجر عسقلاني
(٩٠) تاريخ كبير بخاري
(٩١) الملل والنحل ابن حزم
(٩٢) كتاب العجائب والغرائب لابن شاهين
(٩٣) تفسير منذر بن سعيد
(٩٤) القواعد الصغرى ابن عبد السلام
(٩٥) كتاب الرواية امام بيهقي
(٩٦) شرح ارجوزة في المحن
(٩٧) اسئلة الضعفاء
- (٩٨) المبعث والنشور بيهقي
(٩٩) غرائب السنن ابن شاهين
(١٠٠) كتاب العجائب ابو عبد الرحمن بن منذر معروف البكر
(١٠١) كتاب النوادر ابو الشيخ
(١٠٢) صحيح ابن حبان
(١٠٣) كتاب الزهد امام احمد
(١٠٤) سنن سعيد بن منصور
(١٠٥) (مسند) ابو يعلى موصلي
(١٠٦) ابو القاسم سبيلي
(١٠٧) سنن ابن ماجه
(١٠٨) مجموعة فتاوى ابن تيمية
(١٠٩) طبقات حنابلة قاضى ابو علي حسيني
(١١٠) عقلاء المجانين (ابن جوزي)
(١١١) تذكرة حمدونيه
(١١٢) رساله قشيري (امام ابو القاسم قشيري)
(١١٣) شمائل ترمذي
(١١٤) تاريخ ابن حبان
(١١٥) كتاب الطواغيت ابن ابى الدنيا
(١١٦) صحيح ابن خزيمة
(١١٧) اكمام المرحان
(١١٨) حلية الاولياء ابو نعيم

- (۱۱۹) فضائل القرآن ابن ضرس
(۱۲۰) سنن دارمی
(۱۲۱) کتاب الدعاء ابن ابی الدنیا
(۱۲۲) تاریخ بغداد خطیب بغدادی
(۱۲۳) کتاب الافراد دارقطنی
(۱۲۴) مسند حادث بن اسامه
(۱۲۵) ضعفاء ابن حبان
(۱۲۶) کتاب العرائس ابن جوزی
(۱۲۷) دبیر بن بکار
(۱۲۸) کتاب الصحابه ابن شهابین
(۱۲۹) مجلس للمعارفی
(۱۳۰) تاریخ ابن اسحق
(۱۳۱) الاستیعاب لابن عبد البر
(۱۳۲) الدلائل علی المعانی الحدیث بالمشاهد واثل
للحدیث قاسم ابن ثابت سرقسطی
(۱۳۳) کتاب العجائب ابوسلیمان محمد بن عبد الله بن برزنجی
(۱۳۴) اسمعیات للاصمعی
(۱۳۵) تاریخ محمد بن عثمان بن ابی شیبہ
(۱۳۶) مسند الحارث
(۱۳۷) فضائل اصحابه عبد الله بن امام احمد
(۱۳۸) اعتلال القلوب خزانة الطی
(۱۳۹) تفسیر ابوالشیخ
(۱۴۰) طواریات
(۱۴۱) الاخبار المنثورة ابن درید
(۱۴۲) تاریخ ابن بخار
(۱۴۳) فضائل بیت المقدس ابوبکر واسطی
(۱۴۴) فوائد سمویة
(۱۴۵) مختاره لفضیاء الدین مقدسی
(۱۴۶) طبقات ابن سعد
(۱۴۷) شرح دیوان الاعشى للاحدى
المختار
(۱۴۸) روض الراحین امام یافعی
(۱۴۹) درة الخواص للقاسم المحریری
(۱۵۰) فوائد البخیری
(۱۵۱) سنن نعیم بن حماد
(۱۵۲) معرفة الصحابة ابو نعیم هبهانی
(۱۵۳) سنن نسائی
(۱۵۴) ذم الغضب ابن ابی الدنیا
(۱۵۵) دوائد ذم ابن امام احمد
(۱۵۶) کتاب الزهد امام احمد
(۱۵۷) مسند اسحاق بن راهویه
(۱۵۸) تفسیر سنید

- (۱۶۰) کتاب القلائد ابوبکر محمد بن احمد بن شیبہ
(۱۶۱) ابن عساکر
(۱۶۲) سنن دارقطنی
(۱۶۳) کتاب الادا مل ابن ابی عروبه
(۱۶۴) نووی شرح مسلم
(۱۶۵) کتاب الطب لابن نعیم هبهانی
(۱۶۶) کتاب الادب ابوبکر الخلال
(۱۶۷) المختصر
(۱۶۸) ابن جریر
(۱۶۹) مراسیل ابوداؤد
(۱۷۰) مکارم الاخلاق ابن لال
(۱۷۱) حکایات الصوفیه محمد بن باکویه شیرازی
(۱۷۲) لسان المیزان ابن حجر عسقلانی
(۱۷۳) شرح ارجوزة الحیات
(۱۷۴) شرح السنه امام بغوی

ماخذ تخریج

تاریخ جنات و شیاطین

قرآن کریم

- (۱) کتاب الفنون علامه ابن عقیل
(۲) میزان الاعتدال امام ذہبی
(۳) تقریب التہذیب ابن حجر عسقلانی
(۴) تفسیر مقاتل بن سلیمان
(۵) تفسیر عثمان بن ابی شیبہ
(۶) تاریخ محمد بن اسحق (۷) تفسیر جویری
(۸) مستدرک حاکم (۹) مسند احمد
(۱۰) دلائل النبوة بیہقی
(۱۱) دلائل النبوة ابو نعیم هبهانی
(۱۲) مجمع الزوائد علامه بیہقی
(۱۳) مشکوٰۃ المناسیح
(۱۴) مصنف عبد الرزاق
(۱۵) الحباک فی اخبار الملائک سیدوطی
(۱۶) زاد المسیر ابن جوزی
(۱۷) تفسیر ابن کثیر
(۱۸) تفسیر قرطبی
(۱۹) الاسماء والصفات بیہقی
(۲۰) البدایہ والنہایہ ابن کثیر

- فتح الباری شرح بخاری (۱۲) تاریخ جرجان (۳۳)
 بخاری شریف (۱۴) مسلم شریف (۳۴) تهذیب تاریخ ابن عساکر (۳۵)
 ترمذی شریف (۱۶) ابوداؤد شریف (۳۵) مکائد الشیطان ابن ابی الدنیا (۳۶)
 نسائی شریف (۱۸) ابن ماجه شریف (۳۷) الهوائف ابن ابی الدنیا (۳۸)
 موطا امام مالک (۱۹) المجروحین لابن حبان (۳۹) طبرانی کبیر (۴۰)
 درمنثور (۲۰) طبرانی صغیر (۴۱) سنن الکبریٰ بیہقی (۲۱)
 کنز العمال علی متنی (۲۲) مستدرک حاکم (۴۲) سنن الکبریٰ بیہقی (۲۳)
 جامع صغیر علامہ سیوطی (۲۴) المطالب العالیہ ابن حجر عسقلانی (۴۳)
 احتاف السادة المتقین مرتضیٰ زبیدی (۲۵) مستخرج البوعوانہ (۴۴)
 تذکرۃ الموضوعات قیسرانی (۲۶) طبقات ابن سعد (۴۵)
 علیہ الاولیاء البونعیم حبیبانی (۲۷) اشکر لابن ابی الدنیا (۴۶)
 الجامع الکبیر امام سیوطی (۲۸) تذکرۃ الموضوعات علامہ پٹنوی (۴۷)
 مسند الفردوس دہلی (۲۹) لآلی مصنوعہ علامہ سیوطی (۴۸)
 صحیح ابن حبان (الاحسان) (۳۰) ترمذی و ترمذی (۴۹)
 مشکل الآثار امام طحاوی (۳۱) احتافات سنیه (۵۰)
 سنن دارمی (۳۲) الحادی للفتاوی علامہ سیوطی (۵۱)
 مسند البعلی (۳۳) معارف القرآن مفتی محمد شفیع (۵۲)
 احکام المرحبان (۳۴) تفسیر مظہری (۵۳)
 نصب الرایہ امام زلیحی (۳۵) تاریخ مکہ امام ازرقی (۵۴)

- جمع الجوامع (۵۲) جمع البحار الانوار (۴۵)
 الاذکار امام نووی (۵۵) تاریخ جرجان سہمی (۴۶)
 کامل ابن عدی (۵۶) موسوعة اطراف الحديث النبوی (۴۷)
 الادب المفرد (۵۷) حواشی لفظ المرحبان (۴۸)
 مصنف ابن ابی شیبہ (۵۸) تلخیص الجبیر (۴۹)
 نہایہ فی غریب الحديث ابن اثیر (۵۹) زہر الفردوس الدہلی (۸۰)
 صحیح ابن خزمیہ (۶۰) تسدید القدس علی الدہلی (۸۱)
 عمل الیوم واللیلہ ابن سنی (۶۱) تجرید الصحابة (۸۲)
 تعلیق التعلیق ابن حجر عسقلانی (۶۲) الاسرار المرفوعة (۸۳)
 تاریخ بغداد خطیب بغدادی (۶۳) کشف الخفاء للعجلونی (۸۴)
 کتاب الموضوعات ابن جوزی (۸۵) بذل الماعون فی فضل الطاعون ابن حجر عسقلانی (۱۰۵)
 تنزیہ الشریعۃ ابن عراق (۸۶) التمهید ابن عبد البر اندلسی (۱۰۶)
 فائدہ مجموعہ شوکانی (۸۷) جامع المسانید خوارزمی (۱۰۷)
 کتاب الضعفاء عقیلی (۸۸) مسند امام البوصینی (۱۰۸)
 البدور السافره علامہ سیوطی (۸۹) تاریخ بخاری (۱۰۹)
 البعث والنشور امام بیہقی (۹۰) مصابیح السنۃ (۱۱۰)
 استخراج احیاء العلوم عراقی (۹۱) المغنی عن حمل الاسفار (تخریج عراقی) (۱۱۱)
 علل متناسیہ ابن الجوزی (۹۲) معالم التنزیل لغوی (۱۱۲)
 تبیس البیس (۹۳) فاضل زہر منری (۱۱۳)
 نوادر الاصول حکیم ترمذی (۹۴) کتاب العلل ابن ابی حاتم (۱۱۴)
 فیض القدر شرح جامع صغیر (۹۵) کتاب الشریعۃ آجری (۱۱۵)

- ۹۶ احیاء علوم الدین امام غزالی
۹۷ مصائب اللسان من مصادد الشیطان
۹۸ ابن مفلح مقدسی
۹۹ کتاب الزہد امام احمد
۱۰۰ الطب النبوی امام ذہبی
۱۰۱ ذم الہودی ابن جوزی
۱۰۲ شرح السنۃ بغوی
۱۰۳ - موضح ادہام الجمع والتفریق خطیب بغدادی
۱۰۴ مجموعہ فتاویٰ ابن تیمیہ
۱۰۵ لسان المیزان ابن حجر عسقلانی
۱۰۶ روض الالف
۱۰۷ سیرت ابن اسحاق
۱۰۸ اسد الغابہ ابن اثیر
۱۰۹ الاصابہ ابن حجر عسقلانی
۱۱۰ الدولابی فی الکفی
۱۱۱ روض الریاحین امام یافعی
۱۱۲ کتاب الاحضاد ابن الانباری
۱۱۳ شعب الایمان امام بیہقی
۱۱۴ تفسیر عبد الرزاق بن الہمام
۱۱۵ تبلیس ابلیس ابن جوزی
۱۱۶ احکام المرجان فی احکام الجان
۱۱۷ جامع التحصیل للعلائی
۱۱۸ کتاب السنۃ ابن ابی عاصم
۱۱۹ المقاصد الحسنۃ امام سخاوی
۱۲۰ تجرید المہتہد لابن عبد البر
۱۲۱ الودیک فی اخبار الدیک سیوطی
۱۲۲ الفتاویٰ احمدیثیہ ابن حجر مکی
۱۲۳ سیرت ابن ہشام
۱۲۴ مالی الشجرى
۱۲۵ ہوائف الجان للخرالطی
۱۲۶ سیرت شامیہ للصالحی
۱۲۷ التذکرہ للذکرشتی
۱۲۸ الدرر المنتثرہ
۱۲۹ النماز علی المماز للمہودی
۱۳۰ مساوی الاخلاق خراطی
۱۳۱ تاریخ اصہبان ابو نعیم اصہبانی
۱۳۲ جامع بیان العلم و فضلہ ابن عبد البر
۱۳۳ تفسیر ابن جریر طبری
۱۳۴ المنار المنیف ابن قیم الجوزیہ
۱۳۵ الاحکام النبویہ فی الصناعات الطبیہ للکمال
۱۳۶ مسند حمیدی
۱۳۷ بدائع المنن ساعانی

- ۱۳۷ ذوائد کتاب الزہد ابن امام احمد
۱۳۸ ذم الدنیا لابن ابی الدنیا
۱۳۹ تفسیر بیان القرآن حضرت تھانوی
۱۴۰ تلخیص المستدرک امام ذہبی
۱۴۱ کتاب الزہد امام بیہقی
۱۴۲ تاریخ مصر لابن یونس
۱۴۳ مسند امام شافعی
۱۴۴ الاستذکار
۱۴۵ الفقیہ والمتفقہ خطیب بغدادی
۱۴۶ کتاب الزہد امام ابن مبارک
۱۴۷ مراسیل امام ابو داؤد

الحمد للہ کہ کتاب لقط المرجان فی احکام الجان تالیف لطیف امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ مع تخریج احادیث اور بعض فوائد تکمیل کو پہنچا اللہ تعالیٰ اس کو اپنی بارگاہ میں شرف قبول سے نوازیں اور مترجم اور اس کے تمام متعلقین والدین اساتذہ اور اولاد و احباب کے لیے ذخیرۂ آخرت بنائیں اور جنت میں ترقی درجات کا سبب بنائیں اور خاص اپنے لطف و کرم سے اپنے ہر طرح کے عذابوں سے دائمی طور پر محفوظ رکھیں۔

یاد رب صل وسلم مضعفا ابدا

علی النبی کما کانت لک الکلم

امداد اللہ انور

تاریخ تکمیل ترجمہ ۵ رذوالقعدۃ الحرام ۱۴۱۷ھ

۱۵ مارچ ۱۹۹۷ء

- ① ترجمہ القراءۃ الراشدہ حصہ اول (زیر تکمیل)
- ② ترجمہ مفید الطالبین (زیر تکمیل) حصہ دوم
- ③ غیر متقدمین کی غیر مستند نماز (کی تزیین و مقدمہ)
- ④ رکعتین بعد الوتر (مطبوعہ)
- ⑤ احکام عشر (مطبوعہ)
- ⑥ احکام زراعت (مطبوعہ)
- ⑦ قاضی شریح (مطبوعہ)
- ⑧ خصوصیات الاسلام (مطبوعہ)
- ⑨ مسیحی ذرائع تبلیغ و ترقی اور ان کا سد باب (مطبوعہ)
- ⑩ فضائل شب قدر (مطبوعہ)
- ⑪ تکمیل ترجمہ علماء السنن آٹھ جلد مکمل (غیر مطبوعہ)
- ⑫ اولیاء کرام اور ان کی پہچان (مطبوعہ)
- ⑬ عورت کی سربراہی (غیر مطبوعہ)
- ⑭ مسیحیت کا ماضی، حال اور مستقبل (مطبوعہ)
- ⑮ احکام تجارت (غیر مطبوعہ)

کل تعداد تالیفات ۴۰ عدد

اللہ تعالیٰ ان کو قبول فرما کہ ان کا نفع عام فرمائے اور مزید تالیفات کی توفیق عطا فرمائے۔

تصنیفات

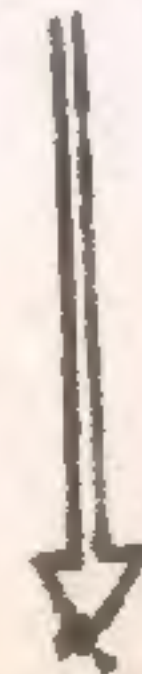
مولانا مفتی امداد اللہ انور

عربی تالیفات

- ① احکام القرآن للھاتفی منزل چہارم مع مفتی جمیل احمد نقوی قدس سرہ (تعداد صفحات ۲۰۰۰) (غیر مطبوعہ)
- ② وجوب التقلید (غیر مطبوعہ)
- ③ وراثۃ الانبیاء (غیر مطبوعہ)
- ④ علامات الاصفیاء و کرامات الاولیاء (غیر مطبوعہ)
- ⑤ ایصال الثواب فی الاسلام (غیر مطبوعہ)
- ⑥ مدالہجہ علی المحسن (غیر مطبوعہ)
- ⑦ کرامۃ الانسان (غیر مطبوعہ)
- ⑧ لقمۃ الانبیاء بعصمة الانبیاء (غیر مطبوعہ)
- ⑨ وجوب الاضحیہ (غیر مطبوعہ)
- ⑩ تراجم مدونی الفقہ الحنفی (غیر مطبوعہ)
- ⑪ حکم الدعوات عقبیہ الصلوات (غیر مطبوعہ)
- ⑫ حکم الرقی والحدوث فی ضوء الشرع (غیر مطبوعہ)
- ⑬ اللواطہ وعدہ عند الامتہ الاربعہ وترجیح التغزیر علیہ (غیر مطبوعہ)
- ⑭ احادیث حرمتہ اللواطہ (غیر مطبوعہ)
- ⑮ نجاستہ المنی (غیر مطبوعہ)

اردو تالیفات

- ① فضائل حفظ القرآن (مطبوعہ)
- ② جہنم کے خوفناک مناظر (مطبوعہ)
- ③ فرشتوں کے عجیب حالات (مطبوعہ)
- ④ آنسوؤں کا سمندر (مطبوعہ)
- ⑤ کرامات اولیاء (مطبوعہ)
- ⑥ تاریخ جنات و شیاطین (مطبوعہ)
- ⑦ عشق کی تباہ کاریاں (زیر تکمیل)
- ⑧ جنت کے حسین مناظر (زیر تکمیل)
- ⑨ ترجمہ موطا امام مالک (زیر تکمیل)



تصانیف
مولانا مفتی محمد امداد اللہ انور

(۱) آنسوؤں کا سمندر	(مطبوعہ) مجلد، ہدیہ 92/=
(۲) آداب حکومت	(مطبوعہ)، مجلد، ہدیہ 100/=
(۳) اسرار کائنات	(مطبوعہ) مجلد، ہدیہ 100/=
(۴) اکابر کا مقام عبادت	(مطبوعہ) مجلد، ہدیہ 110/=
(۵) تاریخ جنات و شیاطین	(مطبوعہ) مجلد، ہدیہ 132/=
(۶) جواہر نبوی ﷺ	(مطبوعہ) مجلد، ہدیہ 150/=
(۷) جہنم کے خوفناک مناظر	(مطبوعہ) مجلد، ہدیہ 110/=
(۸) جنت کے حسین مناظر	(مطبوعہ) مجلد، ہدیہ 150/=
(۹) رحمت کے خزانے	(مطبوعہ) مجلد، ہدیہ 160/=
(۱۰) ساٹھ علوم	(مطبوعہ) مجلد، ہدیہ 132/=
(۱۱) سیلاب مغفرت	(مطبوعہ) مجلد، ہدیہ 100/=
(۱۲) صحابہ کرام کے جنگی معرکے	(مطبوعہ) مجلد، ہدیہ 132/=
(۱۳) عشق مجازی کی تباہ کاریاں	(مطبوعہ) مجلد، ہدیہ 100/=
(۱۴) غیر مقلدین کی غیر مستند نماز	(مطبوعہ) مجلد، ہدیہ 100/=
(۱۵) فرشتوں کے عجیب حالات	(مطبوعہ) مجلد، ہدیہ 132/=
(۱۶) فضائل حفظ القرآن	(مطبوعہ) مجلد، ہدیہ 66/=
(۱۷) قیامت کے ہولناک مناظر	(مطبوعہ) مجلد، ہدیہ 132/=
(۱۸) قبر کے عبرتناک مناظر	(مطبوعہ) مجلد، ہدیہ 100/=
(۱۹) کرامات اولیاء	(مطبوعہ) مجلد، ہدیہ 100/=
(۲۰) لذت مناجات	(مطبوعہ) مجلد، ہدیہ 100/=
(۲۱) محبوب ﷺ کا حسن و جمال [مفتی محمد سلیمان]	(مطبوعہ) مجلد، ہدیہ 92/=
(۲۲) معجزات رسول اکرم ﷺ	(مطبوعہ) مجلد، ہدیہ 132/=
(۲۳) منتخب حکایات	(مطبوعہ) مجلد، ہدیہ 100/=
(۲۴) نفیس پھول [مولانا عبد المجید انور]	(مطبوعہ) مجلد، ہدیہ 132/=

تفصیلی تعارفی فہرست کتاب ہذا میں آخری صفحات پر دیکھیں